

شرح حسنی شریف

جلد 1 حصہ 1

تصنیف
امام ابو عبد الرحمن احمد بن محمد بن حنبل

طالب دعا زوہیب حسن عطاری

شرح
استاذ العلماء علامہ محمد لیاقت علی رضوی دامت برکاتہم العالیہ



تحقیقات چینل ٹیلیگرام

<https://t.me/tehqiqat/>

غوث غنیری

مسلك اہلسنت و جماعت کے عقائد و

نظریات۔۔

بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان

کے رد۔۔

اہلسنت پر کئے جانے والے

اعتراضات کے جوابات پر مشتمل

کتاب و رساٹل، آڈیو ویڈیو بیانات اور

والیپیپر حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

<https://t.me/tehqiqat>

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کیلئے تمام خوبیاں ہیں جس نے انسانی ہدایت کیلئے کتابوں کو نازل کیا ہے۔ اور کتابوں کے ذریعے علوم عطاء کیے ہیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر کروڑوں بار ورد و سلام ہو۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اس کے بعد صحابہ کرام و اہل بیت، تابعین و تبع تابعین اور فقہاء و محدثین امت مسلمہ جن کا علم امت مسلمہ کیلئے مینارہ نور بنا۔ ان پر سلام ہو۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے امت مسلمہ کو ایسے صالحین سے نوازا ہے جنہوں نے علوم حدیث کو محفوظ کرنے کیلئے اپنی ندگیوں کو وقف کیا ہے۔ اور سابقہ ام کے مقابلے میں ایک امتیاز و منفرد شرف حاصل کیا ہے کہ اپنے نبی مکرم ﷺ کے علم کو من و محفوظ کر کے امت مسلمہ پر احسان کیا۔ انہی علوم کے ورثاء میں سے ایک طبقہ علمائے حدیث کا ہے۔ جن میں مشہور محدثین جو مصنفین صحاح ستہ کہلاتے ہیں کیونکہ ان کی کتب شرق و غرب میں زیادہ مشہور اس لئے ہوئی ہیں کہ انہوں نے احادیث کو علوم حدیث کا سہرا پہنا کر پیش کیا۔ انہی ائمہ میں سے امام نسائی علیہ الرحمہ ہیں جن کی مشہور تصنیف ”سنن نسائی“ ہے جس کا ترجمہ فاضل جلیل عالم نبیل جناب محی الدین جہانگیر صاحب نے کیا اور اس کی دو جلدوں تک شرح بھی کی، لیکن مصروفیت کے سبب یہ شرح دو جلدوں تک ہوئی اس کے بعد مجھ جیسے کم علم شخص کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ اس کی شرح کو مکمل کر دیں تو میں نے اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرتے ہوئے اس کام کو شروع کر دیا ہے، اگر اس کتاب کی شرح میں آپ کو کوئی خوبی نظر آئے تو یہ اللہ کا کرم ہے اور اگر کوئی کمی یا نقص پائیں تو یہ مجھ جیسے کم فہم شخص کا کام ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ نے ایک حدیث کو متعدد مقامات پر تحریر کیا ہے اور اس سے مسائل بھی اخذ کیے ہیں۔ امام صاحب نے متعدد مسائل کے لیے مختلف ابواب تشکیل دیے ہیں۔ ایک حدیث کو بہت سارے لوگ روایت کر رہے ہوں تو امام نسائی رحمہ اللہ اس حدیث کے سب راویوں کا ذکر کر دیتے ہیں۔ فن اصول حدیث کی اصطلاح میں ایک حدیث کے بہت سارے راویوں کے سلسلے کو طرق کہتے ہیں۔ حدیث کا بیان کرنے والا راوی اپنے سے زیادہ مرتبہ کے آدمی کی مخالفت کریتے۔ امام نسائی رحمہ اللہ اس کا بھی تفصیل سے ذکر کرتے ہیں ایسی حدیث کو شاذ کہتے ہیں۔

حدیث بیان کرنے والے پہلے زمانے کے لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے، ان کے بعد تابعین آئے، پھر تبع تابعین آئے اس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنن نسائی شریف

ابوالعلاء محی الدین جہانگیر

ورڈز میسر

ملک شبیر حسین

ستمبر 2015ء

لے ایف ایس ایڈورٹائزر دور
0322-7202212

اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

750/- روپے

نام کتاب

مترجم

کمپوزنگ

باہتمام

سن اشاعت

سرورق

طباعت

ہدیہ

اشاکسٹ

شیڈلنگ کیشینرز
آفس: 042-37240084

شبیر برادرز
آفس: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی رسالہ کے مطابق اس کتاب سے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔



جميع حقوق الطبع محفوظة للنشر

All rights are reserved

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں



کے بعد فقہاء کا دور شروع ہوتا ہے تب محدثین کا زمانہ آتا ہے۔ کسی بھی حدیث میں کسی بھی زمانے کے راوی میں کوئی خامی ہو تو امام نسائی رحمہ اللہ اس کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ اس عمل کو فن اصول حدیث کی اصطلاح میں راوی پر نقد کرنا کہتے ہیں۔ بعض اوقات متن حدیث پر بھی نقد و جرح کرتے ہیں اور یہ آپ کی کسر نفسی ہے کہ بعض اوقات طویل بحث کر چکنے کے بعد بھی لکھ دیتے ہیں کہ میں اس بات کو حسبِ منشا نہیں سمجھا۔

علمائے حدیث نے امام نسائی رحمہ اللہ کی اخذ کردہ احادیث کو تین اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

پہلی قسم کی وہ احادیث ہیں جو امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ نے بھی اپنی کتابوں میں درج کی ہیں، یہ اعلیٰ درجے کی

احادیث ہیں۔

دوسری قسم کی وہ احادیث ہیں جو امام نسائی رحمہ اللہ نے درج کی ہیں اور وہ امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کی قائم کردہ سخت شرائط پر بھی پوری اترتی ہیں لیکن ان دونوں بزرگوں امام بخاری رحمہ اللہ و امام مسلم رحمہ اللہ نے بوجہ ان حدیثوں کو درج نہیں کیا۔

تیسری قسم کی احادیث وہ ہیں جو مذکورہ بالا دونوں اقسام میں نہیں آتیں۔

امام نسائی رحمہ اللہ نے اپنی اس تابعدار کتاب سنن نسائی شریف میں کم و بیش ساڑھے پانچ ہزار احادیث رقم کی ہیں۔ اس کتاب کے قبول عام کا اندازہ ان بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ صدیاں گزر جانے کے باوجود یہ کتاب زندہ ہے، آج بھی مشرق سے مغرب تک علوم اسلامیہ کے طلبہ و طالبات اور علماء و عالمت اس کتاب کی درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ اس کتاب کی بہت سی شروحات لکھی گئی ہیں، الاغانی فی شرح سنن نسائی، زوائد نسائی اور زہر الری علی الجبئی بہت مشہور ہیں آخر الذکر شرح کی تالیف حافظ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ جیسی ہستی کے قلم کا مبارک نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ امام نسائی رحمہ اللہ کو غریقِ رحمت کرنے اور اللہ کرے اس کتاب سے بھونٹنے والی کرنیں باغِ حدیث نبوی ﷺ کو تاقیامت روشن و تابندہ رکھیں۔

محمد لیاقت علی رضوی
چک سٹی کا بہاولنگر

عرض ناشر

اللہ تعالیٰ کا بے حد و شمار شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے پیارے حبیب کی امت میں پیدا کیا، ہمیں مسلمان گھرانے میں پیدا کیا اور بطور خاص ہمیں اسلامی علوم کی نشر و اشاعت کی خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت عطا کی۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد و شمار درود و سلام نازل ہو جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اس کے زیادہ محبوب اور برگزیدہ بندے ہیں۔ آپ کے ہمراہ آپ کی ساری امت کے تمام افراد پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت آپ کا ادارہ شبیر برادرز ایک طویل عرصے سے اسلامی کتب کی نشر و اشاعت کی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ ہم اس سے پہلے علم حدیث سے متعلق بہت سی کتب کے تراجم، شروح، تخریج شائع کر چکے ہیں جن میں سے چند ایک کے اسماء درج ذیل ہیں:

- (1) صحیح بخاری (2) صحیح مسلم (3) جامع ترمذی (4) سنن ابن ماجہ (5) مؤطا امام مالک
- (6) مؤطا امام محمد (7) الملوک والرجان (8) مسند امام شافعی (9) مسند امام زید (10) سنن دارمی
- (11) مستدرک حاکم (12) معجم صغیر (13) سنن دارقطنی (14) صحیح ابن حبان (15) زیاض الصالحین
- (16) اربعین نووی (17) جامع الاحادیث (18) امجد الاحادیث (19) آثار سنن

(20) مشکوٰۃ شریف (21) مرآۃ شرح مشکوٰۃ و دیگر

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت اور ہمارے معزز قارئین کی دعاؤں کے نتیجے میں اس وقت بھی ادارے کے رفقاء علم حدیث سے متعلق مختلف کتب کی مختلف حوالوں سے خدمت سرانجام دینے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی ”سنن نسائی“ کے ترجمہ و شرح کی شکل میں اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

ترجمہ و شرح کی خدمت ہمارے محترم دوست استاذِ زمن واقف اسرار آیات و سنن ابوالعلاء محمد نجی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ نے سرانجام دی ہے۔

کتاب اور اس کے مصنف کا مختصر تعارف فاضل شارح نے آئندہ صفحات میں بیان کر دیا ہے تاہم ہر علم دوست شخص اس بات سے بخوبی آگاہ ہے کہ سنن نسائی کا شمار علم حدیث کی ان چھ مستند کتابوں میں ہوتا ہے جنہیں عرف عام میں صحاح ستہ کہا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے یہ کتاب اس لائق تھی کہ اس میں مذکور احادیث کی تشریح کی جائے تاکہ قارئین احادیث میں مذکور علوم و

معارف اور احادیث کے مضمون سے متعلق اہل علم کی فکری و فقہی تحقیقات سے بخوبی آگاہ ہو سکیں۔ بحمدہ تعالیٰ فاضل شارح نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس بات کی پوری کوشش کی کہ مختصر اور جامع کلمات میں تمام اہم نکات و مضامین کو سمیٹ دیا جائے۔ انہوں نے حدیث کی شرح کرتے ہوئے غیر ضروری طوالت اور غیر متعلقہ مواد کی فراہمی سے گریز کیا ہے۔

ہم پورے اعتماد سے یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ یہ اردو زبان میں سنن نسائی کی پہلی شرح ہے۔ ہم سے جو خدمت ہو سکتی تھی وہ ہم نے کر دی ہے۔ اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ علم حدیث کے انوار سے خود بھی فیض یاب ہوں اور ان علوم و معارف کو دوسروں تک بھی منتقل کریں۔

کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے آپ مصنف، مترجم و شارح کے ہمراہ ادارہ اس کی انتظامیہ اور دیگر متعلقین کو اپنی نیک دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے پیارے دین کی تعلیمات کی زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر خدمت کرنے کی توفیق و سعادت عطا کرے۔

ملک شبیر حسین

حدیث دل

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جو اپنی ذات اور صفات کے اعتبار سے ہر اس چیز سے پاک ہے جو اس کی ذات یا صفات کے شایان شان نہ ہو اور وہ ہر اس صفت سے متصف ہے جو اس کی ذات اور صفات شایان شان ہو۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد و شمار درود و سلام نازل ہو جو اللہ تعالیٰ کی صفات کا کامل ترین مظہر ہیں۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کیا خوب کہا ہے:

خلقت مبراً من کل عیب کانک قد خلقت کما تشاء

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے تمام اصحاب تابعین تبع تابعین اور قیامت تک آنے والے تمام اہل ایمان پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت ہم نے علم حدیث سے متعلق کتب کے ترجمہ و تشریح کے کام کے جس سلسلے کا آغاز کیا تھا اس میں ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے ہم آپ کے سامنے ”سنن نسائی“ کا ترجمہ اور شرح پیش کر رہے ہیں۔

امام نسائی رحمہ اللہ کا شمار تیسری صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے ان جلیل القدر محدثین میں ہوتا ہے جن کی مرتب کردہ تصانیف کو امت میں قبول عام نصیب ہوا اور ہر دور میں اہل علم نے ان کتب سے علوم نبویہ کا فیض حاصل کر کے اسے امت تک منتقل کیا۔ امت میں جن کتابوں کو زیادہ قبول عام نصیب ہوا انہیں صحاح ستہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ صحاح ستہ کی اس روایتی ترتیب میں سنن نسائی کا شمار پانچویں درجہ پر ہوتا ہے۔ اہل علم اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ سنن ایسے مجموعہ احادیث کو کہا جاتا ہے جس میں صرف فقہی موضوعات سے متعلق روایات کو روایتی فقہی ترتیب کے مطابق درج کیا جاتا ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ کی سنن بھی اسی اسلوب پر مرتب کی گئی ہے۔

اہل علم اس بات سے بھی آگاہ ہیں کہ فقہی احکام سے متعلق روایات میں بعض مسائل میں مختلف نوعیت کی روایات نقل کی گئی ہیں جس کے نتیجے میں فقہاء کی فقہی آراء کے درمیان اختلاف رائے سامنے آیا۔ یہ بات بھی واضح ہے کہ وہ محدثین جن کی مرتب کردہ کتب کو قبول عام نصیب ہوا ان کے زیادہ تر اساتذہ وہ حضرات تھے جو فقہی معاملات میں فکری اعتبار سے امام شافعی رحمہ اللہ کے زیادہ قریب تھے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے کچھ دور تھے لیکن ہمارے معاشرے میں زیادہ تر وہ افراد بستے ہیں جو فقہی معاملات میں فکری اعتبار سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے وابستہ دامن ہیں اس لئے حدیث کی کتابوں کی تشریح کرتے ہوئے یہ

پہلو پیش کرنا زیادہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ روایات جو بظاہر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک سے مطابقت نہیں رکھتی ہیں ان کی تاویل کیا ہوگی؟ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے موقف کی دلیل کیا ہے؟

ہم نے اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کے مطابق یہ کوشش کی ہے کہ برادرانہ اسلام کے سامنے ایسی خدمت پیش کی جائے جو نہ زیادہ اتنی مختصر ہو کہ مطلوبہ معلومات فراہم نہ کر سکے اور نہ اتنی زیادہ طویل ہو کہ اکتاہٹ کا باعث بنے۔

ایک اور پہلو یہ بھی ہے کہ کتب احادیث میں زیادہ تر ایک جیسی روایات معمولی سے لفظی اختلاف یا سند کے اختلاف کے ساتھ نقل کی جاتی ہیں اگر ہر کتاب کی شرح لکھتے ہوئے تمام تفصیلی مباحث کو از سر نو تحریر کیا جائے تو کتاب کا حجم بھی زیادہ ہو جاتا ہے اور اضافی معلومات بھی حاصل نہیں ہو پاتی ہیں۔ اس لئے ہم نے زیادہ تر نزاعی مسائل پر تفصیلی بحث اپنی تصنیف ”جمال السنن“ میں تحریر کی ہیں۔

اس کتاب کا انتساب ہم نے خواجہ حمید الدین حاکم کے نام کیا ہے جو سہروردی سلسلہ کے مشہور شیخ طریقت شیخ رکن الدین ابوالفتح سہروردی کے خلیفہ خاص ہیں۔

اس کتاب کی تصنیف کے دوران جن احباب کا تعاون شامل رہا ہم ان سب کے شکر گزار ہیں جن میں سرفہرست برادر مکرّم خرم زاہد جنہوں نے تصنیف و تالیف کے لئے سازگار ماحول فراہم کیا۔ قاضی عابد درانی جنہوں نے حوالہ جات کی تلاش اور عربی عبارات کے ترجمے میں معاونت کی، ملک محمد یونس جنہوں نے مسودے کی تصحیح میں تعاون کیا۔ علی مصطفیٰ، فیصل رشید، رحمان علی جنہوں نے سرعت سے مسودہ کمپوز کیا۔ مخدوم قاسم شاہد اسے دیدہ زیب انداز میں مرتب کیا۔ شبیر احمد جنہوں نے خوبصورت سرورق ڈیزائن کیا۔ منصور عطاری جنہوں نے اپنی مگرانی میں یہ کام کروایا اور آخر میں ملک شبیر حسین جنہوں نے سینکڑوں صفحات پر پھیلے ہوئے مسودے کو برق رفتاری کے ساتھ کتابی شکل میں منتقل کر کے قارئین تک پہنچایا۔

تشکر و امتنان کے جذبات میں بڑا حصہ ہمارے اساتذہ و مشائخ اور والدین کے لئے بھی ہے جن کی تعلیم و تربیت کے نتیجے میں ہم اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لائق ہو سکے۔

سب سے آخر میں شکیب جلالی کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسب حال ہے:

مرا خزانہ ہے محفوظ میرے سینے میں

میں سو رہوں گا یونہی چھوڑ کر مکان کھلا

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

امام نسائی

آپ کا اسم گرامی ”احمد بن شعیب“ ہے اور کنیت ”ابوعبدالرحمان“ ہے۔

آپ خراسان کے شہر ”نسا“ میں 215 ہجری میں پیدا ہوئے۔

اسی شہر کی نسبت کی وجہ سے آپ کا اسم منسوب ”نسائی“ ہے جس کا درست تلفظ ”نس آئی“ ہے۔ امام نسائی نے خراسان کے مختلف شہروں میں موجود علم حدیث کے ماہرین سے اخذ و استفادہ کا آغاز کیا اس کے بعد انہوں نے علم حدیث کی طلب میں عراق، مصر، شام، حجاز اور دیگر بلاد اسلامیہ کا بھی سفر کیا۔

امام نسائی نے محدثین کی کثیر تعداد سے احادیث کا سماع کیا ہے۔ ان کے چند ایک اساتذہ کے اسماء یہ ہیں۔

اسحاق بن راہویہ، احمد بن منیع، حمید بن مسعد، زیاد بن ایوب، عبدالاعلیٰ بن واصل، بشر بن معاذ، عقدی، احمد بن عبدہ، ضعی، عباس بن عبدالمعظم، عبید بن محمد بن بشر، محمد بن شعیب اور ان کے علاوہ دیگر بہت سے حضرات ہیں۔

امام نسائی سے احادیث کا سماع کرنے والوں کی فہرست بھی خاصی طویل ہے جس میں سب سے زیادہ مشہور شخصیت امام طحاوی ہیں اس کے علاوہ ابوالبشر دلابی، ابوعلی نیشاپوری اور امام طبرانی کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے امام نسائی نے اپنی اس ”سنن“ میں صرف ایک روایت امام بخاری کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ روایت کتاب الصیام، باب الفضل والجمود فی شہر رمضان رقم الحدیث 2095 کے تحت ہے۔

علم حدیث کی متداول روایتی کتابوں کے مؤلفین میں سے امام حاکم کے ”مستدرک“ ہیں۔ امام نسائی سے ایک واسطے سے 6 روایات نقل کی ہیں۔

امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں امام نسائی کے حوالے سے صرف ایک روایت نقل کی ہے جو کتاب الصلوٰۃ، باب القراءة فی الظہر والعصر میں مذکور ہے۔

البتہ امام طحاوی نے ”مشکل الآثار“ میں کم و بیش 315 روایات امام نسائی کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

امام دارقطنی نے اپنی ”سنن“ میں امام نسائی کے حوالے سے کم و بیش 22 روایات نقل کی ہیں۔

امام طبرانی نے ”معجم صغیر“ میں امام نسائی کے حوالے سے صرف ایک روایت نقل کی ہے۔

امام طبرانی نے ”معجم اوسط“ میں امام نسائی کے حوالے سے 44 روایات نقل کی ہیں۔

امام طبرانی نے ”معجم کبیر“ میں امام نسائی کے حوالے سے 27 روایات نقل کی ہیں۔

اہل علم نے امام نسائی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔

امام حاکم فرماتے ہیں: فقہ الحدیث کے بارے میں امام نسائی کا کلام بہت سا ہے جو شخص ان کی ”سنن“ کا جائزہ لے گا، ان کے کلام کی عمدگی سے حیران رہ جائے گا۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں: ابو عبد الرحمن (یعنی امام نسائی) اپنے زمانے سے تعلق رکھنے والے ہر اس شخص پر مقدم ہیں جس کا اس ظلم (یعنی علم حدیث) کے حوالے سے ذکر کیا جاتا ہے۔

بعض محققین نے یہ بات بیان کی ہے کہ بارے میں امام نسائی کی شرائط امام بخاری اور امام مسلم سے بھی زیادہ سخت تھیں۔ امام ذہبی کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ انہوں نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بعض رجال کو ضعیف قرار دیا ہے۔

ذہبی نے یہ بھی کہا ہے: تیسری صدی ہجری کے اختتام پر امام نسائی سے بڑا حافظ الحدیث اور کوئی نہیں تھا۔

حدیث اس کے ظل اور اس کے رجال کے بارے میں وہ امام مسلم، امام ترمذی اور امام ابو داؤد سے زیادہ مہارت رکھتے تھے۔ اس حوالے سے وہ امام بخاری اور امام ابو زرعہ رازی کے پائے کی شخصیت ہیں۔

امام نسائی عبادت گزار شخص تھے۔ وہ حضرت داؤد علیہ السلام کے مطابق ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔

امام نسائی اپنے انتقال سے کچھ پہلے دمشق تشریف لے گئے تھے۔ وہاں خارجیوں نے آپ کو زد و کوب کر کے شدید زخمی کر دیا۔ امام نسائی نے یہ ہدایت کی کہ ان کو مکہ مکرمہ پہنچایا جائے۔ بعض تاریخی روایات کے مطابق انہیں مکہ مکرمہ پہنچا دیا گیا اور وہاں وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

امام نسائی کا انتقال شعبان 303 ہجری میں ہوا۔

مشہور روایت کے مطابق انہیں مکہ مکرمہ میں بھی مصفا اور مروہ کے درمیان دفن کیا گیا۔

بعض روایات کے مطابق امام نسائی کا انتقال پیر کے دن 13 صفر المظفر 303 ہجری میں فلسطین میں ہوا۔ امام ذہبی نے اس دوسری روایت کو ترجیح دی ہے۔

سنن نسائی

سنن نسائی کا جو نسخہ ہمارے سامنے ہے یہ دار المعرفۃ بیروت سے 1420 ہجری بمطابق 1999 عیسوی میں شائع ہوا۔ اس نسخے میں سنن نسائی کے متن کے ہمراہ امام جلال الدین سیوطی (متوفی 911 ہجری) کی شرح اور علامہ ابوالحسن سندھی (متوفی 1138 ہجری) کا حاشیہ بھی شامل ہے۔

اس نسخے کی تحقیق، ترقیم، تخریج اور فہرست سازی کا کام ”کتب تحقیق التراث الاسلامی“ کے فضلاء نے کیا ہے۔

ہم نے اس نسخے کی تخریج کو کسی مراجعت کے بغیر من وعن نقل کر دیا ہے۔

امام نسائی سے سنن نسائی کو کئی حضرات نے روایت کیا ہے جن میں ایک امام نسائی کے صاحبزادے ابو موسیٰ عبدالکریم ہیں اور دوسری نمایاں شخصیت ابو بکر احمد بن محمد بن اسحاق دینوری ہیں جو ”ابن السنی“ کے نام سے معروف ہیں۔ ہم تک سنن نسائی کا جو نسخہ پہنچا ہے وہ ابن السنی کے حوالے سے ہی منقول ہے۔ ابن السنی نے یہ نسخہ سماع اور قرأت دونوں طریقوں سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے 302 ہجری میں مصر میں اس کتاب کا سماع کیا تھا۔

مؤرخین کے بیان کے مطابق امام نسائی نے پہلے ”سنن کبریٰ“ مرتب کی تھی کسی نے ان سے دریافت کیا: کیا اس کی تمام روایات (محدثین کی اصطلاح کے مطابق) ”صحیح“ ہیں؟ امام نسائی نے جواب دیا: جی نہیں! تو اس شخص نے فرمائش کی آپ اس میں سے صرف ”صحیح“ احادیث پر مشتمل مجموعہ الگ سے مرتب کر دیں۔

تو امام نسائی نے ”اللمحیی من السنن“ (یعنی سنن کبریٰ کا منتخب حصہ) ترتیب دیا یہ کتاب ہمارے عرف میں ”سنن نسائی“ کے نام سے جانی پہچانی جاتی ہے۔

مؤرخین نے یہ بات بیان کی ہے سنن نسائی کبریٰ میں سے ”اللمحیی“ کے انتخاب اور ترتیب کی خدمت سنن نسائی کے راوی ”ابن السنی“ نے سر انجام دی تھی۔ تاہم یہ بات مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔

امام نسائی کی سب سے اعلیٰ سند وہ ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کے اور ان کے درمیان چار واسطے ہیں۔ سنن نسائی میں ایک روایت ایسی بھی ہے جس کی سند میں نبی اکرم ﷺ اور امام نسائی کے درمیان 9 واسطے ہیں۔ سنن نسائی کی زیادہ تر روایات میں نبی اکرم ﷺ اور امام نسائی کے درمیان 7 یا 8 یا 6 یا 5 واسطے ہیں۔

(i) سنن نسائی میں امام نسائی کا اسلوب یہ ہے کہ وہ بعض اوقات نامانوس لفظ کی وضاحت کرتے ہیں۔

(ii) بعض اوقات وہ حدیث میں مذکور فقہی مسئلے پر کلام کرتے ہیں۔

(iii) راویوں میں سے کسی مہمل راوی کی وضاحت کرتے ہیں یا اس کی کثیت کی وضاحت کر دیتے ہیں کہ راوی کا نام کیا ہے؟ اس طرح اگر کوئی شخص اپنی کثیت سے مشہور ہے اور سند میں اس کا نام مذکور ہو تو اس کی کثیت ذکر کر کے اس کا تعارف کر دیتے ہیں۔

ان بنیادی خصوصیات کے ہمراہ امام نسائی نے اختصار کے ساتھ علوم حدیث سے متعلق دیگر بہت سے نکات و فوائد کی نشاندہی بھی کی ہے۔ جیسے روایت کے کچھ الفاظ کا غریب یا زائد ہونا راوی کا کسی لفظ کو نقل کرنے میں منفرد ہونا۔ روایت کا مرسل یا منقطع یا منکر ہونا اور اس جیسے دیگر بہت سے حقائق ہیں جو سنن نسائی کے دامن میں بکھرے ہوئے ہیں۔

ترتیب

| | | | |
|----|--|---------------------------------|--|
| ۴۲ | باب: بکثرت مسواک کرنا | ۳ | شرف انتساب |
| ۴۲ | باب: روزہ دار شخص کے لیے شام کے وقت مسواک کرنے کی رخصت | ۴ | وعائے نبوی |
| ۴۳ | باب: کسی بھی وقت میں مسواک کرنا | ۵ | عرض ناشر |
| ۴۳ | باب: فطری امور کا تذکرہ (جن میں فقہ کرتا بھی شامل ہے) | ۷ | حدیث بدل |
| ۴۳ | فقہ کرنے کے احکام | ۹ | امام نسائی |
| ۴۳ | باب: ناخن تراشنا | ۱۱ | سنن نسائی |
| ۴۵ | باب: بغل کے بال صاف کرنا | طہارت کے بارے میں روایات | |
| ۴۵ | باب: زیر ناف بال صاف کرنا | ۳۳ | طہارت کا مفہوم |
| ۴۶ | باب: مونچھیں چھوٹی کرنا | ۳۳ | ترجمہ الباب کی وضاحت |
| ۴۶ | باب: اس بارے میں متعین مدت | ۳۳ | وضو میں پانی کا بہنا شرط ہے |
| ۴۷ | باب: مونچھیں چھوٹی کرنا اور داڑھی بڑھانا | ۳۳ | برف کے ساتھ وضو کا حکم |
| ۴۸ | باب: قضائے حاجت کے لیے دور جانا | ۳۳ | چہرے کی حدود کیا ہیں؟ |
| ۴۸ | استبراء کے احکام | ۳۳ | دوسرا فرض: بازوؤں کو دھونا |
| ۴۸ | استبراء کے آداب | ۳۳ | تیسرا فرض: پاؤں دھونا |
| ۴۹ | بیت الخلاء میں داخلے کی دعا | ۳۵ | چوتھا فرض: سر کا مسح |
| ۵۱ | باب: اسے ترک کرنے کی اجازت | ۳۶ | ٹوپی اور عمامہ پر مسح کا حکم |
| ۵۱ | باب: بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کی دعا | ۳۸ | باب: غیند سے بیدار ہونے پر مسواک کرنا |
| ۵۱ | باب: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنے کی ممانعت | ۳۸ | مسواک کے احکام |
| ۵۲ | باب: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے کی ممانعت | ۴۰ | مسواک کرنے کا طریقہ |
| ۵۲ | باب: قضائے حاجت کے وقت مشرق یا مغرب کی طرف منہ | ۴۰ | باب: مسواک کرنے کا طریقہ |
| | | ۴۱ | باب: کیا امام اپنی رعیت کی موجودگی میں مسواک کر سکتا ہے؟ |
| | | ۴۱ | باب: مسواک کی ترغیب دینا |
| | | ۴۲ | مسواک کے احکام |

| | |
|----|--|
| ۵۳ | باب: پانی کی مقدار متعین کرنا |
| ۵۳ | باب: پانی کی کوئی مقدار متعین نہ کرنا |
| ۵۳ | باب: ٹھہرے ہوئے پانی کا حکم |
| ۵۳ | باب: سمندر کے پانی کا حکم |
| ۵۳ | باب: برف کے ذریعے وضو کرنا |
| ۵۴ | باب: برف کے پانی کے ذریعے وضو کرنا |
| ۵۵ | باب: اولوں کے پانی سے وضو کرنا |
| ۵۵ | باب: کتے کے جوٹھے کا حکم |
| ۵۶ | باب: جس برتن میں کتے نے منہ ڈال دیا ہو اس کے پانی کو بہانے کا حکم |
| ۵۶ | باب: جس برتن میں کتے نے منہ ڈالا ہو اس کو مٹی کے ذریعے مانجھ کر صاف کرنا |
| ۵۸ | باب: بلی کے جوٹھے کا حکم |
| ۵۸ | باب: گدھے کے جوٹھے کا حکم |
| ۵۹ | باب: حیض والی عورت کا جوٹھا |
| ۸۰ | باب: مرد و خواتین (یعنی میاں بیوی) کا ایک ساتھ وضو کرنا |
| ۸۰ | باب: جنبی شخص کا بچایا ہوا پانی |
| ۸۰ | باب: پانی کی اس مقدار کا تذکرہ جو مرد کے وضو کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے |
| ۸۱ | باب: وضو میں نیت کرنے کا حکم |
| ۸۲ | باب: وضو کے استحباب |
| ۸۲ | باب: وضو کے مزید آداب |
| ۸۳ | باب: وضو کے دوران پڑھی جانے والی دعائیں |
| ۸۴ | باب: برتن سے وضو کرنا |
| ۸۵ | باب: وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا |
| ۸۶ | باب: خادم کا آدمی کو وضو کرانا |
| ۸۷ | باب: ایک ایک مرتبہ وضو کرنا |
| ۸۸ | باب: تین تین مرتبہ وضو کرنا |
| ۸۸ | باب: وضو کا طریقہ دونوں ہاتھوں کو دھونا |
| ۵۳ | کرنے کا حکم |
| ۵۳ | باب: گھروں میں اس کی اجازت |
| ۵۳ | باب: قضاے حاجت کے وقت شرم گاہ وائیں ہاتھ سے چھونے کی ممانعت |
| ۵۴ | باب: صحرا میں گھرے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت |
| ۵۵ | باب: گھر میں بیٹھ کر پیشاب کرنا |
| ۵۵ | باب: کسی چیز کی آڑ لے کر پیشاب کرنا |
| ۵۶ | باب: پیشاب سے بچنا |
| ۵۷ | دوسری فصل: نجس چیزوں کا بیان |
| ۵۷ | نجاست کی اقسام |
| ۵۹ | باب: پیشاب کے مخصوص برتن میں پیشاب کرنا |
| ۵۹ | طشت میں پیشاب کرنا |
| ۶۰ | باب: ہل میں پیشاب کرنے کی کراہت |
| ۶۰ | باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت |
| ۶۱ | باب: غسل خانے میں پیشاب کرنے کی کراہت |
| ۶۱ | باب: جو شخص پیشاب کرنے والے کو سلام کرے |
| ۶۲ | باب: وضو کرنے کے بعد سلام کا جواب دینا |
| ۶۲ | بڑی کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت |
| ۶۳ | باب: میتھی کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت |
| ۶۳ | باب: طہارت حاصل کرتے ہوئے تین پتھروں سے کم پر استنجاء کرنے کی ممانعت |
| ۶۳ | امام ابو جعفر طحاوی کی تحقیق: |
| ۶۳ | باب: دو پتھروں کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنے کی اجازت |
| ۶۴ | باب: ایک پتھر کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنے کی اجازت |
| ۶۵ | باب: پاکیزگی حاصل کرتے ہوئے کسی اور چیز کی بجائے پتھر پر استنجاء کرنا |
| ۶۷ | باب: پانی کے ذریعے استنجاء کرنا |
| ۶۷ | باب: وائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت |
| ۶۸ | باب: استنجاء کرنے کے بعد زمین پر ہاتھ ملنا |

| | |
|-----|---|
| ۸۹ | (ان دونوں ہاتھوں کو) کتنی مرتبہ دھویا جائے گا |
| ۹۰ | باب: وضو کی سنتوں کا بیان |
| ۹۰ | وضو میں تیرہ سنتیں ہیں |
| ۹۰ | دوسری سنت: دونوں ہاتھ دھونا |
| ۹۰ | تیسری سنت: کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا |
| ۹۱ | چوتھی سنت: مسواک کرنا |
| ۹۱ | مسواک کے احکام |
| ۹۱ | داڑھی کا خلال کرنا |
| ۹۱ | انگلیوں کا خلال کرنا |
| ۹۲ | اعضاء کو تین مرتبہ دھونا |
| ۹۲ | پورے سر کا مسح کرنا |
| ۹۲ | کانوں کا مسح کرنا |
| ۹۳ | وضو کی نیت کرنا |
| ۹۳ | ترتیب اور موالات کا خیال رکھنا |
| ۹۳ | باب: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا |
| ۹۵ | باب: دونوں میں سے کون سے ہاتھ سے کلی کی جائے؟ |
| ۹۶ | باب: ناک میں پانی ڈالنا |
| ۹۶ | باب: ناک صاف کرنے میں مبالغہ کرنا |
| ۹۷ | باب: ناک میں پانی ڈالنے کا حکم |
| ۹۷ | باب: نیند سے بیدار ہونے پر وقت ناک صاف کرنے کا حکم |
| ۹۷ | باب: کون سے ہاتھ کے ذریعے ناک صاف کی جائے؟ |
| ۹۸ | باب: چہرے کو دھونا |
| ۹۹ | باب: چہرے کو دھونے کی تعداد |
| ۱۰۰ | باب: دونوں بازوؤں کو دھونا |
| ۱۰۰ | باب: وضو کا طریقہ |
| ۱۰۱ | دونوں بازوؤں کو دھونے کی تعداد |
| ۱۰۲ | باب: دونوں بازوؤں کو دھونے کی حد |
| ۱۰۳ | باب: سر کا مسح کرنے کا طریقہ |
| ۱۰۳ | باب: سر کے مسح کی تعداد |
| ۱۰۴ | باب: وضو کے کردہات |
| ۱۰۵ | باب: عورت کا اپنے سر پر مسح کرنا |
| ۱۰۵ | باب: دونوں کانوں کا مسح کرنا |
| ۱۰۶ | باب: سر کے ساتھ دونوں کانوں کا مسح کرنا اور یہ جو دلیل پیش کی جاتی ہے "دونوں کان سر کا حصہ ہیں" |
| ۱۰۸ | باب: عمامہ پر مسح کرنا |
| ۱۰۸ | باب: پیشانی کے ساتھ عمامہ پر مسح کرنا |
| ۱۰۹ | باب: عمامہ پر کیسے مسح کیا جائے؟ |
| ۱۱۱ | باب: دونوں پاؤں دھونا فرض ہے |
| ۱۱۱ | باب: دونوں پاؤں میں سے کون سے پاؤں کو پہلے دھویا جائے؟ |
| ۱۱۲ | باب: دونوں ہاتھوں کے ذریعے پاؤں دھونا |
| ۱۱۲ | باب: انگلیوں کا خلال کرنے کا حکم |
| ۱۱۳ | باب: دونوں پاؤں کو دھونے کی تعداد |
| ۱۱۳ | باب: (دونوں پاؤں کو) دھونے کی حد |
| ۱۱۴ | باب: جوتے پہن کر وضو کرنا |
| ۱۱۴ | باب: دونوں موزوں پر مسح کرنا |
| ۱۱۴ | موزوں پر مسح کے احکام |
| ۱۱۴ | پہلی فصل: ان امور کا بیان جو موزوں پر مسح کے جواز کے لیے ضروری ہیں |
| ۱۱۵ | موزہ کی شرائط |
| ۱۱۵ | موزہ کے اوپری حصے پر مسح کرنا |
| ۱۱۷ | مسح کے جواز کی اہم شرط |
| ۱۱۷ | مسح کی مدت |
| ۱۱۸ | موزہ کا سالم ہونا |
| ۱۱۸ | دوسری فصل: موزوں پر مسح کو ختم کرنے والی چیزیں |
| ۱۲۰ | باب: سفر کے دوران موزوں پر مسح کرنا |
| ۱۲۱ | باب: مسافر شخص کے لیے موزوں پر مسح کرنے کی متعین مدت |
| ۱۲۲ | باب: مقیم شخص کے لیے موزوں پر مسح کی مدت کا تعین |

| | |
|---|-----|
| باب: اوٹھنے کا حکم | ۱۲۲ |
| باب: شرمگاہ کو چھونے پر وضو کرنا | ۱۲۳ |
| باب: ایسی صورت میں وضو نہ کرنے کا حکم | ۱۲۳ |
| باب: ثبوت کے بغیر مرد کے اپنی بیوی کو چھونے سے وضو لازم نہ ہونا | ۱۲۴ |
| باب: (وضو کے بعد) شرمگاہ پر پانی چھڑکنا | ۱۲۵ |
| باب: وضو کے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا | ۱۲۶ |
| باب: وضو کا فرض ہونا | ۱۲۷ |
| باب: وضو میں حد سے تجاوز کرنا | ۱۲۷ |
| باب: اچھی طرح وضو کرنے کا حکم | ۱۲۸ |
| باب: اس عمل کی فضیلت | ۱۲۸ |
| باب: جو شخص اسی طرح وضو کرے جس طرح حکم دیا گیا ہے اس کا ثواب | ۱۲۸ |
| باب: وضو سے فارغ ہونے کے بعد کیا پڑھا جائے؟ | ۱۳۰ |
| باب: وضو کا زیور ہونا | ۱۳۱ |
| باب: جو شخص اچھی طرح وضو کرنے کے بعد دو رکعات نماز ادا کرے اس کا ثواب | ۱۳۲ |
| باب: ہڈی میں سے کون سی چیز وضو کو توڑتی ہے اور کون سی چیز وضو کو نہیں توڑتی ہے؟ | ۱۳۲ |
| باب: وضو کو توڑنے والی چیزیں | ۱۳۳ |
| باب: وضو کے مزید فوائد | ۱۳۴ |
| باب: نماز میں قہقہہ لگانے کے احکام | ۱۳۴ |
| باب: مباشرت کے احکام | ۱۳۵ |
| باب: شک لاحق ہونے کے احکام | ۱۳۵ |
| باب: پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد وضو کرنا | ۱۳۷ |
| باب: پاخانے کے بعد وضو کرنا | ۱۳۸ |
| باب: ہوا خارج ہونے پر وضو کرنا | ۱۳۸ |
| باب: نماز کے دوران حدث لاحق ہونے کے احکام | ۱۳۹ |
| باب: (نماز کے دوران) ناچ بجانے کے احکام | ۱۳۹ |
| بعض ذیلی مسائل | ۱۴۱ |
| باب: سونے کی وجہ سے (وضو لازم ہونا) | ۱۴۲ |
| باب: مرد اور عورت کے مادہ تولید کے درمیان فرق | ۱۴۲ |
| باب: حیض کے بعد غسل کرنا | ۱۴۳ |

| | |
|---|-----|
| باب: قزو کا تذکرہ | ۱۶۶ |
| باب: استحاضہ کا شکار عورت کا غسل کرنا | ۱۶۸ |
| باب: نفاس کے بعد غسل کرنا | ۱۶۸ |
| باب: حیض اور استحاضہ کے خون کے درمیان فرق | ۱۶۹ |
| باب: بخیرے ہوئے پانی میں غسل جنابت کرنے کی ممانعت | ۱۷۱ |
| باب: بخیرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے اور پھر اسی میں غسل کرنے کی ممانعت | ۱۷۱ |
| باب: رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرنے کا تذکرہ | ۱۷۲ |
| باب: رات کے ابتدائی یا آخری حصے میں غسل کرنا | ۱۷۲ |
| باب: غسل کے وقت پردہ کرنا | ۱۷۲ |
| باب: پانی کی اس مقدار کا تذکرہ جو مرد کے غسل کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے | ۱۷۳ |
| باب: اس بات کی دلیل کہ اس حوالے سے کوئی متعین مقدار نہیں ہے | ۱۷۵ |
| باب: شوہر اور بیوی کا ایک ہی برتن سے غسل کرنا | ۱۷۵ |
| باب: جنسی کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی ممانعت | ۱۷۸ |
| باب: اس بارے میں رخصت کا بیان | ۱۷۸ |
| باب: اس برتن (میں پانی ڈال کر) غسل کرنا جس میں آنا گوندھا جاتا ہے | ۱۷۹ |
| باب: عورت جب غسل جنابت کرتی ہے اس وقت اس کا سر کی مینڈھیوں کو نہ کھولنا | ۱۷۹ |
| باب: حیض والی عورت جب احرام باندھنے کے لیے غسل کرتی ہے اس کو اس بات کا حکم دینا | ۱۷۹ |
| باب: جنسی شخص کا غسل کے وقت ہاتھ کو برتن میں ڈالنے سے پہلے دھونا | ۱۸۰ |
| باب: دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے کتنی مرتبہ دھویا جائے؟ | ۱۸۱ |
| باب: ہاتھوں کو دھونے کے بعد جنسی شخص کا اپنے جسم سے نجاست کو صاف کرنا | ۱۹۱ |
| باب: اپنے جسم پر موجود نجاست کو صاف کرنے کے بعد جنسی شخص کا دوبارہ ہاتھ دھونا | ۱۹۲ |
| باب: جنسی شخص کا غسل جنابت کرنے سے پہلے وضو کرنا | ۱۹۲ |
| باب: جنسی شخص کا اپنے سر میں خال کرنا | ۱۹۳ |
| باب: جنسی شخص کے لیے سر پر کس حد تک پانی بہانا کافی ہے؟ | ۱۹۳ |
| باب: حیض کے بعد غسل کرنے کا طریقہ | ۱۹۳ |
| باب: غسل کر لینے کے بعد وضو نہ کرنا | ۱۹۳ |
| باب: جس جگہ پر غسل کیا ہو وہاں سے ہٹ کر پاؤں دھونا | ۱۹۳ |
| باب: غسل کر لینے کے بعد رومال استعمال نہ کرنا | ۱۹۵ |
| باب: جنسی شخص جب کچھ کھانے کا ارادہ کرے اس وقت وضو کر لے | ۱۹۶ |
| باب: جنسی شخص جب کچھ کھانے لگے تو اس کا صرف ہاتھ دھونے پر اکتفاء کرنا | ۱۹۶ |
| باب: جنسی شخص جب کچھ کھانے یا پینے کا ارادہ کرے تو اس کا دونوں ہاتھ دھونے پر اکتفاء کرنا | ۱۹۷ |
| باب: جنسی شخص جب سونے لگے تو وضو کرے | ۱۹۷ |
| باب: جنسی شخص جب سونے کا ارادہ کرے تو اس کا وضو کرنا اور اپنی شرمگاہ کو دھولینا | ۱۹۸ |
| باب: جب کوئی جنسی شخص وضو نہ کرے (تو اس کا حکم) | ۱۹۸ |
| باب: جب جنسی شخص دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ کرے (تو اس کا حکم) | ۱۹۹ |
| باب: غسل کرنے سے پہلے بیوی سے دوبارہ صحبت کرنا | ۱۹۹ |
| باب: جنسی شخص کے لیے قرآن کی تلاوت کی ممانعت | ۱۹۰ |
| باب: جنسی شخص کو چھونا یا اس کے ساتھ بیٹھنا | ۱۹۱ |
| باب: حیض والی عورت سے خدمت لینا | ۱۹۲ |
| باب: حیض والی عورت کا مسجد میں چٹائی پکڑنا | ۱۹۳ |
| باب: جو شخص ایسی حالت میں قرآن کی تلاوت کرے کہ اس کا سر اس کی بیوی کی گود میں ہے اور وہ عورت اس وقت | |

| | |
|-----|---|
| ۲۵۸ | باب: حیض والی عورت کے ساتھ مباشرت کرنا |
| ۲۵۹ | باب: اس بات کا تذکرہ کہ جب نبی اکرم ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ کو حیض آتا تھا تو آپ ﷺ ان کے ساتھ کیا کرتے تھے؟ |
| ۲۵۹ | باب: حیض والی عورت کے ساتھ بیٹھ کر کھانا اور اس کے جوٹھے کو پی لینا |
| ۲۵۹ | باب: حیض والی عورت کے بچائے ہوئے (کھانے یا پانی) کو استعمال کرنا |
| ۲۶۰ | باب: کسی شخص کا ایسی حالت میں قرآن کی تلاوت کرنا جبکہ اس کا سر اس کی پیوی کی گود میں ہو اور وہ عورت اس وقت حیض کی حالت میں ہو |
| ۲۶۱ | باب: حیض والی عورت سے نماز کا ساتھ ہو جانا |
| ۲۶۲ | باب: حیض والی عورت سے خدمت لینا |
| ۲۶۳ | باب: حیض والی عورت کا نماز کی جگہ پر چٹائی بچھا دینا |
| ۲۶۳ | باب: حیض والی عورت کا اپنے شوہر کے سر میں ٹھکھی کرنا جبکہ وہ شخص مسجد میں مشغول ہو |
| ۲۶۳ | باب: حیض والی عورت کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا |
| ۲۶۳ | باب: حیض والی عورتوں کا عید کی نماز اور مسلمانوں کی اجتماعی دعا میں شریک ہونا |
| ۲۶۳ | باب: جس عورت کو طواف افاضہ کے بعد حیض آ جائے (اس کا حکم کیا ہے؟) |
| ۲۶۵ | باب: نفاس والی عورت احرام باندھنے کے بعد کیا کرے؟ |
| ۲۶۶ | باب: نفاس والی عورت کی نماز جنازہ ادا کرنا |
| ۲۶۶ | باب: حیض کے خون کا کپڑے پر لگ جانا |
| ۲۶۶ | باب: حیض والی عورت کے لیے ٹھہرنے ہوئے پانی میں غسل کی ممانعت |
| ۲۶۸ | باب: حمام میں داخل ہونے کی اجازت |
| ۲۶۹ | باب: برف اور اولوں (کے پچھلے ہوئے پانی) کے ذریعے غسل کرنا |
| ۲۷۰ | باب: ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا |
| ۲۷۰ | باب: سونے سے پہلے غسل کرنا |
| ۲۷۰ | باب: رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرنا |
| ۲۷۱ | باب: غسل کرتے وقت پردہ تان لینا |
| ۲۷۱ | باب: اس بات کی دلیل کہ غسل کرنے کے لیے پانی کی کوئی حد متعین نہیں ہے |
| ۲۷۳ | باب: آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ ایک ہی برتن میں سے غسل کرنا |
| ۲۷۳ | باب: اس بارے میں رخصت کا بیان |
| ۲۷۳ | باب: ایسے برتن میں (پانی ڈال کر) غسل کرنا جس میں آٹے کا اثر موجود ہو |
| ۲۷۴ | باب: غسل کے وقت عورت کا اپنی مینڈھیوں کو نہ کھولنا |
| ۲۷۵ | باب: جب کوئی شخص خوشبو لگا کر غسل کرے اور اس کی خوشبو کا اثر ابھی باقی ہو |
| ۲۷۵ | باب: جنبی شخص (غسل جنابت کرتے ہوئے) اپنے جسم پر پانی بہانے سے پہلے (جسم پر لگی ہوئی) نجاست کو دور کرے |
| ۲۷۶ | باب: غسل جنابت کرتے ہوئے شرمگاہ کو دھونے کے بعد ہاتھ کو |
| ۲۷۶ | باب: زمین پر ملنا (یعنی مٹی کے ذریعے صاف کرنا) |
| ۲۷۶ | باب: غسل جنابت کے آغاز میں وضو کرنا |
| ۲۷۷ | باب: وضو کرتے ہوئے دائیں جھکے کو پہلے دھونا |
| ۲۷۷ | باب: جنابت کی حالت میں وضو کرتے ہوئے سر پر مسح نہ کرنا |
| ۲۷۷ | باب: غسل جنابت میں جلد کو گیلیا کرنا |
| ۲۷۸ | باب: جنبی شخص کے لیے (غسل جنابت کے دوران) اپنے اوپر کسا حد تک پانی بہانا کافی ہے؟ |
| ۲۷۹ | باب: حیض کے بعد غسل کرنے کا طریقہ |

| | |
|-----|--|
| ۲۸۰ | باب: ایک ہی مرتبہ غسل کرنا (یعنی جسم پر ایک ہی مرتبہ پانی بہانا) |
| ۲۸۱ | باب: احرام باندھنے کے وقت نفاس والی عورت کا غسل کرنا |
| ۲۸۱ | باب: غسل کر لینے کے بعد وضو نہ کرنا |
| ۲۸۲ | باب: تمام بیویوں کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرنا |
| ۲۸۲ | باب: مٹی کے ذریعے تیمم کرنا |
| ۲۸۳ | باب: تیمم کے احکام |
| ۲۸۳ | باب: وہ امور جو تیمم میں ضروری ہیں |
| ۲۸۳ | باب: تیمم کی نیت |
| ۲۸۳ | باب: مختلف امور کے لیے تیمم کرنا |
| ۲۸۳ | باب: تیمم کا طریقہ |
| ۲۸۵ | باب: مٹی کا پاک ہونا |
| ۲۸۵ | باب: پانی پر قدرت نہ رکھنا |
| ۲۸۵ | باب: کسی خوف کی وجہ سے تیمم کرنا |
| ۲۸۶ | باب: پانی کے استعمال کا نقصان دہ ہونا |
| ۲۸۷ | باب: دوسری فصل: ان چیزوں کا بیان جو تیمم کو توڑ دیتی ہیں |
| ۲۸۸ | باب: تیمم کی فصل: تیمم سے متعلق متفرق مسائل |
| ۲۸۸ | باب: تیمم میں سات چیزیں سنت ہیں |
| ۲۸۸ | باب: تیمم کرنے کا عملی طریقہ |
| ۲۹۰ | باب: جو شخص نماز کے بعد پانی پالیتا ہے اس کے تیمم کا حکم کیا ہے؟ |
| ۲۹۱ | باب: ہڈی کے خروج پر وضو کرنا |
| ۲۹۳ | باب: نیند کے بعد وضو کرنے کا حکم |
| ۲۹۳ | باب: شرمگاہ کو چھونے پر وضو لازم ہونا |
| ۲۹۶ | باب: نماز کی فرضیت (کا واقعہ) |
| ۲۹۶ | باب: نماز سے متعلق احکام |
| ۲۹۶ | باب: نماز کی فرضیت |
| ۳۰۳ | باب: نماز کہاں فرض کی گئی؟ |
| ۳۰۳ | باب: نماز کیسے فرض کی گئی؟ |
| ۳۰۶ | باب: روزانہ تین نمازیں فرض کی گئی ہیں؟ |
| ۳۰۹ | باب: پانچ نمازیں ادا کرنے پر بیعت لینا |
| ۳۰۸ | باب: پانچ نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنا |
| ۳۰۹ | باب: پانچ نمازیں (ادا کرنے کی) فضیلت |
| ۳۱۰ | باب: نماز ادا نہ کرنے والے شخص کا حکم |
| ۳۱۰ | باب: نماز کے حوالے سے محاسبہ ہونا |
| ۳۱۲ | باب: نماز پڑھنے والے کا اجر و ثواب |
| ۳۱۲ | باب: حفر کے دوران ظہر کی رکعات کی تعداد |
| ۳۱۳ | باب: سفر کے دوران ظہر کی نماز (کی رکعات) |
| ۳۱۳ | باب: نماز عصر کی فضیلت |
| ۳۱۳ | باب: عصر کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنا |
| ۳۱۵ | باب: جو شخص عصر کی نماز ادا نہیں کرتا |
| ۳۱۵ | باب: حفر کے دوران عصر کی رکعات کی تعداد |
| ۳۱۶ | باب: سفر کے دوران عصر کی نماز |
| ۳۱۷ | باب: مغرب کی نماز (کے بارے میں روایت) |
| ۳۱۸ | باب: عشاء کی نماز ادا کرنے کی فضیلت |
| ۳۱۹ | باب: سفر کے دوران عشاء کی نماز ادا کرنے کا طریقہ |
| ۳۱۹ | باب: باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت |
| ۳۲۰ | باب: قبلہ (کی طرف رخ کرنا) فرض ہے |
| ۳۲۱ | باب: ایسی حالت کا بیان جس میں قبلہ کی طرف رخ نہ کرنا بھی جائز ہے |
| ۳۲۲ | باب: اجتہاد کے بعد خطا واضح ہو جانے کا حکم |

نماز (کے بارے میں روایات)

| | |
|-----|--------------------------|
| ۲۹۶ | نماز کی فرضیت (کا واقعہ) |
| ۲۹۶ | نماز سے متعلق احکام |
| ۲۹۶ | نماز کی فرضیت |

شرح سنن نسائی جلد اول جزء دوم

| | |
|-----|---|
| ۳۲۷ | (بلا عنوان) |
| ۳۲۸ | نمازوں کے اوقات کا بیان اور ان سے متعلق احکام |
| ۳۲۸ | نمازوں کے اوقات |

| | |
|-----|---|
| ۳۲۸ | نجر کی نماز کا وقت |
| ۳۲۸ | ظہر کی نماز کا وقت |
| ۳۲۹ | عصر و مغرب کی نماز کا وقت |
| ۳۲۹ | عشاء و وتر کی نماز کا وقت |
| ۳۳۰ | دوسری فصل: فضیلت والے اوقات کا بیان |
| ۳۳۰ | نماز فجر کا مستحب وقت |
| ۳۳۰ | ظہر و عصر کا مستحب وقت |
| ۳۳۰ | مغرب و عشاء کا مستحب وقت |
| ۳۳۱ | باب: ظہر کی نماز کا ابتدائی وقت |
| ۳۳۲ | باب: سفر کے دوران ظہر کی نماز جلدی ادا کرنا |
| ۳۳۳ | باب: سردی کے موسم میں ظہر کی نماز جلدی ادا کرنا |
| ۳۳۳ | باب: جب گرمی شدید ہو تو ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کرنا |
| ۳۳۳ | باب: ظہر (کی نماز) کا آخری وقت کیا ہے؟ |
| ۳۳۶ | باب: عصر کی نماز کا ابتدائی وقت (کیا ہے؟) |
| ۳۳۷ | باب: عصر کی نماز جلدی ادا کرنا |
| ۳۳۸ | باب: عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرنے کی شدید مذمت |
| ۳۳۹ | باب: عصر کی نماز کا آخری وقت |
| ۳۴۲ | باب: جو شخص عصر کی دو رکعات پالے (اس کا حکم) |
| ۳۴۳ | باب: مغرب کی نماز کا ابتدائی وقت |
| ۳۴۵ | باب: مغرب کی نماز جلدی ادا کرنا (سنت ہے) |
| ۳۴۶ | باب: مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کرنا |
| ۳۴۶ | باب: مغرب کا آخری وقت |
| ۳۴۹ | باب: مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد سونا مکروہ ہے |
| ۳۴۹ | باب: عشاء کی نماز کا ابتدائی وقت |
| ۳۵۱ | باب: عشاء کی نماز کو جلدی ادا کرنا |
| ۳۵۲ | باب: شفق (کے بارے میں روایات) |
| ۳۵۲ | باب: عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا مستحب ہے |
| ۳۵۲ | باب: عشاء کی نماز کا آخری وقت (کیا ہے؟) |
| ۳۵۵ | باب: اس وقت کا بیان جس میں مقیم شخص دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا |

| | |
|-----|--|
| ۳۸۵ | کر سکتا ہے۔ |
| ۳۸۶ | باب: اس وقت کا بیان جس میں مسافر شخص مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرے گا |
| ۳۸۹ | باب: اس حالت کا بیان جس میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جاسکتی ہیں |
| ۳۹۰ | باب: حضر کی حالت میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا |
| ۳۹۱ | باب: عرفہ میں ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کرنا |
| ۳۹۱ | باب: مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرنا |
| ۳۹۳ | باب: دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کا طریقہ |
| ۳۹۳ | باب: نمازوں کو ان کے مخصوص اوقات میں ادا کرنے کی فضیلت |
| ۳۹۵ | باب: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے اُسے کیا کرنا چاہیے؟ |
| ۳۹۵ | فوت شدہ نمازوں کو قضاء کرنا |
| ۳۹۵ | قضا کا لازم ہونا |
| ۳۹۶ | قضاء میں ترتیب کا حکم |
| ۳۹۶ | باجماعت قضاء میں جبر کا حکم |
| ۳۹۷ | وقت کی تنگی کا حکم |
| ۳۹۸ | تعداد میں اضافے کی وجہ سے ترتیب کا حکم ساقط ہونا |
| ۳۹۹ | فوت شدہ نمازوں کی دو اقسام |
| ۴۰۰ | دوسرے کے حصے کی قضاء نمازیں پڑھنے کا حکم؟ |
| ۴۰۰ | باب: جو شخص نماز کے وقت سوتا رہ جائے (اُسے کیا کرنا چاہیے؟) |
| ۴۰۱ | باب: جو شخص نماز کے وقت سویا رہ جائے اس کا اگلے دن اسی نماز کے وقت میں اس نماز کو ادا کرنا |
| ۴۰۲ | باب: فوت شدہ نمازوں کو کیسے ادا کیا جائے؟ |
| ۴۰۶ | باب: اذان کا آغاز (کیسے ہوا) |
| ۴۰۹ | اذان سے متعلق احکام |
| ۴۰۹ | اذان کا طریقہ اور مؤذن کے احوال |

اذان (کے بارے میں روایات)

| | |
|-----|---|
| ۴۰۹ | اذان سنت مؤکد ہے |
| ۴۰۹ | خواتین اذان نہیں دے سکتیں |
| ۴۱۰ | اذان دینے کا اہل کون ہے؟ |
| ۴۱۱ | مسافر کا اذان دینا |
| ۴۱۲ | باب: اذان کے کلمات کو دو مرتبہ پھینکا |
| ۴۱۳ | باب: اذان میں ترجیع کرتے ہوئے آواز پتک رختا |
| ۴۱۴ | باب: اذان میں کتنے کلمات ہیں؟ |
| ۴۱۴ | اذان اور اقامت کے کلمات اور انہیں ادا کرنے کا طریقہ |
| ۴۱۵ | اذان و اقامت کے آداب |
| ۴۱۶ | خوبصورت آواز میں اذان دینا |
| ۴۱۷ | اذان و اقامت کے درمیان دغا مانگنا |
| ۴۱۸ | اذان کا جواب دینا واجب ہے |
| ۴۱۸ | باب: اذان کس طرح دی جائے گی؟ |
| ۴۲۱ | باب: سفر کے دوران اذان دینا |
| ۴۲۲ | باب: جب دو آدمی سفر کر رہے ہوں تو ان کا اذان دینا |
| ۴۲۲ | باب: حضر کے دوران کسی بھی ایک شخص کا اذان دینا دوسروں کے لیے کافی ہوگا |
| ۴۲۳ | باب: ایک ہی مسجد میں دو مؤذن مقرر کرنا |
| ۴۲۳ | باب: کیا دونوں مؤذن ایک ساتھ اذان دیں گے؟ یا الگ الگ دیں گے؟ |
| ۴۲۵ | باب: نماز کے وقت سے پہلے ہی اذان دے دینا |
| ۴۲۶ | باب: فجر کی اذان کا وقت |
| ۴۲۶ | باب: مؤذن اذان دیتے ہوئے کیا کرے؟ |
| ۴۲۷ | باب: بلند آواز میں اذان دینا |
| ۴۲۸ | فجر کی اذان میں "تھویب" (سنت ہے) |
| ۴۲۹ | باب: اذان کا اختتام |
| ۴۲۹ | باب: جب رات کے وقت بارش ہو رہی ہو تو اذان کے دوران جماعت میں شریک نہ ہونے کا اعلان کرنا |

| | |
|--|---|
| باب: جو شخص دو نمازیں ایک ساتھ پہلی نماز کے وقت میں ادا کر رہا ہو اس کا اذان دینا | باب: اذان کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا |
| باب: جو شخص پہلی نماز کا وقت گزر جانے کے بعد دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے | باب: اذان کے وقت دعا کرنا |
| اس کا (ان نمازوں کے لیے) اذان دینا | باب: اذان اور اقامت کے درمیان نماز ادا کرنا |
| باب: جو شخص دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے اس کا اقامت کہنا | باب: اذان کے بعد مسجد سے باہر جانے کی شدید مذمت |
| باب: قضاء نماز ادا کرنے کے لیے اذان دینا | باب: مؤذن کا امام کو نماز کی اطلاع دینا (یا نماز کے لیے بلانا) |
| باب: اس طرح کی صورت حال میں ان تمام نمازوں کے لیے صرف ایک اذان دینا اور ہر نماز کے لیے الگ سے اقامت کہنا بھی جائز ہے | باب: امام کے آنے پر مؤذن کا اقامت کہنا |
| باب: ہر نماز کے لیے صرف اقامت پر اکتفاء کرنا | مساجد (کے بارے میں روایات) |
| باب: جو شخص نماز کی ایک رکعت کو بھول جائے اس کے لیے اقامت کہنے کا حکم | باب: مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت |
| باب: چرواہے کا اذان دینا | باب: مساجد (کی تعمیر میں) ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کا اظہار کرنا |
| باب: تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کا اذان دینا | باب: اس بات کا تذکرہ کہ کون سی مسجد سب سے پہلے بنائی گئی تھی؟ |
| باب: تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کا اقامت کہنا | باب: مسجد حرام میں نماز ادا کرنے کی فضیلت |
| باب: اقامت کس طرح کہی جائے؟ | باب: خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنا |
| باب: (جب کچھ لوگ موجود ہوں) تو ہر شخص کا اپنے لیے اقامت کہنا | باب: مسجد اقصیٰ اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت |
| باب: اذان دینے کی فضیلت | باب: مسجد نبوی کی فضیلت اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت |
| باب: اذان دینے کے لیے قرعہ اندازی کرنا | باب: اس مسجد کا تذکرہ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے |
| باب: ایسے مؤذن کو مقرر کرنا جو اذان دینے کا معاوضہ وصول نہ کرتا ہو | باب: مسجد قبا اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت |
| باب: مؤذن جو کہتا ہو اس کی مانند کلمات کہنا | باب: تین مساجد کی طرف سفر کیا جاسکتا ہے |
| باب: (اذان کا جواب دینے) کا اجر و ثواب | باب: اگر جا کو مسجد بنالینا |
| باب: مؤذن شہادت کے جو کلمات پڑھتا ہے اس کی مانند کلمات پڑھنا | باب: قبروں کو اکھیر کر اس زمین پر مسجد بنالینا |
| باب: جب مؤذن جی علی الصلوٰۃ اور جی علی الفلاح پڑھے تو کیا | باب: قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت |
| | باب: مساجد کی طرف آنے کی فضیلت |
| | باب: خواتین کو مسجد میں آنے سے روکنے کی ممانعت |
| | باب: کس شخص کو مسجد میں آنے سے روکا جائے گا؟ |
| | باب: کس شخص کو مسجد سے نکال دیا جائے گا؟ |

| | |
|---|---|
| باب: مسجد میں خیمہ لگانا | باب: مسجد میں بیٹھنے اور نماز ادا کرنے کی ترغیب |
| باب: بچوں کو مسجد میں لے کر آنا | باب: اونٹوں کے بازوے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت |
| باب: قیدی کو مسجد کے ستون کے ساتھ باندھنا | باب: اس بارے میں اجازت (کا بیان) |
| باب: اونٹ کو مسجد میں لے کے آنا | باب: چٹائی پر نماز ادا کرنا |
| باب: مسجد میں خرید و فروخت کی ممانعت اور جمعہ کی نماز سے پہلے حلقہ بنا کر (بیٹھنے کی ممانعت) | باب: چھوٹے کپڑے پر نماز ادا کرنا |
| باب: مسجد میں شعر سنانے کی ممانعت | باب: منبر پر نماز ادا کرنا |
| باب: مسجد میں اچھے اشعار پڑھنے کی اجازت | باب: گدھے پر نماز ادا کرنا |
| باب: مسجد میں گشودہ چیز کا اعلان کرنے کی ممانعت | قبلہ (کے بارے میں روایات) |
| باب: مسجد میں اسلحہ ظاہر کرنا | باب: قبلہ کی طرف رخ کرنا |
| باب: مسجد میں انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرنا | باب: اس حالت کا بیان جس میں قبلہ کی بجائے دوسری طرف رخ کرنا بھی جائز ہے |
| باب: مسجد میں چت لیٹنا | باب: قبلہ کی سمت کے بارے میں اجتہاد کرنے کے بعد غلطی ظاہر ہونا |
| باب: مسجد میں سونے (کا حکم) | باب: نمازی کے سترہ کا حکم |
| باب: مسجد میں تھوک پھینکنا | باب: سترہ کے قریب کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کا حکم |
| باب: مسجد میں قبلہ کی سمت میں تھوکنے کی ممانعت | باب: اس کی مقدار کا بیان |
| باب: نبی اکرم ﷺ کی اس ممانعت کا تذکرہ کہ آدی نماز کے دوران اپنے سامنے یا اپنے دائیں طرف تھوکے | باب: اس بات کا تذکرہ کہ کون سی چیز نماز کو توڑ دیتی ہے اور کون سی چیز نماز کو نہیں توڑتی ہے |
| باب: نمازی کے لیے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ اپنے پیچھے یا اپنے بائیں جانب تھوک سکتا ہے | باب: جبکہ نمازی کے سامنے سترہ موجود نہ ہو؟ |
| باب: کون سے پاؤں کے ذریعے آدی اپنے تھوک کو گڑے گا؟ | باب: نمازی اور اس کے سترے کے درمیان میں سے گزرنے کی شدید مذمت |
| باب: مسجد میں خوشبو استعمال کرنا | باب: اس بارے میں رخصت کا بیان |
| باب: مسجد میں داخل ہونے کے وقت اور باہر آنے کی دعا | باب: سوئے ہوئے شخص کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کی اجازت |
| باب: مسجد میں آنے کے بعد وہاں بیٹھنے سے پہلے نماز ادا کرنے کا حکم | باب: قبر کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کی ممانعت |
| باب: (مسجد میں آنے کے بعد نماز پڑھے بغیر بیٹھنے کی اور نماز سے پہلے ہی) | باب: ایسے کپڑے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم جس میں تصویریں موجود ہوں |
| باب: مسجد سے باہر چلے جانے کی اجازت | باب: جب امام اور نمازی کے درمیان سترہ موجود ہو تو اس کا حکم |
| باب: مسجد کے پاس سے گزرنے والے شخص کا نماز ادا کرنا | |

باب: جب رعایا میں سے کوئی شخص آگے ہو کر نماز پڑھنا شروع کر دے اور پھر والی بھی آجائے تو کیا وہ (رعایا کا فرد) پیچھے ہٹ جائے گا؟ ۵۰۲
باب: امام کا اپنی رعایا کے کسی فرد کے پیچھے نماز ادا کرنا ۵۰۳
باب: ملاقات کے لیے آنے والے شخص کا امامت کرنا ۵۰۴
باب: ایسا شخص کا امامت کرنا ۵۰۵
باب: بچے کا بالغ ہونے سے پہلے امامت کرنا ۵۰۶
باب: لوگوں کا امام کو دیکھ کر کھڑے ہونا ۵۰۷
باب: اگر امام کو اقامت کہنے کے بعد کوئی کام پیش آجائے ۵۰۸
باب: اگر امام کو اپنی جائے نماز پر کھڑے ہونے کے بعد یہ بات یاد آئے کہ وہ پاک نہیں ہے ۵۰۹
باب: جب امام خود موجود نہ ہو تو اس کا کسی کو اپنا نائب مقرر کرنا ۵۱۰
باب: امام کی پیروی کرنا ۵۱۱
کن چیزوں میں امام کی متابعت کی جائے گی اور کن چیزوں میں امام کی متابعت نہیں کی جائے گی؟ ۵۱۲
باب: اس شخص کی پیروی کرنا جو امام کی پیروی کر رہا ہو ۵۱۳
باب: شخص کی نماز کے احکام ۵۱۴
کچھ دیر کے لیے قیام کے قابل ہونے کا حکم ۵۱۵
بیٹھ کر نماز ادا کرنے کے احکام ۵۱۶
بیٹھ کر نماز ادا کرنے پر قادر نہ ہونا ۵۱۷
آگے یا پیچھے کے ذریعے اشارے کا اعتبار نہیں ہوگا ۵۱۸
باب: جب تین افراد موجود ہوں تو امام کے کھڑے ہونے کی جگہ (کون سی ہوگی؟) ۵۱۹
اس بارے میں اختلاف کا بیان ۵۲۰
امام اور مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ کے احکام ۵۲۱
باب: جب تین آدمی اور ایک خاتون موجود ہوں تو کھڑے ہونے کی ترتیب کیا ہوگی؟ ۵۲۲
باب: جب دو آدمی اور دو خاتون موجود ہوں (تو ان کا نماز ۵۲۳

امامت (سے متعلق روایات)

امامت اور جماعت کا تذکرہ اہل علم و فضل کا امامت کرنا ۵۱۱
امامت کے احکام ۵۱۲
جماعت کے احکام ۵۱۳
باب: ظالم حکمرانوں کی اقتداء میں نماز ادا کرنا ۵۱۴
اس بات کا تذکرہ کہ کون کون شخص امامت کر سکتا ہے؟ ۵۱۵
باب: امامت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ ۵۱۶
امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟ ۵۱۷
باب: عمر رسیدہ شخص (کو امامت کے لیے آگے کرنا) ۵۱۸
باب: کچھ لوگوں کا ایسی جگہ پر جمع ہونا جہاں وہ برابر کی حیثیت رکھتے ہوں ۵۱۹
باب: لوگوں کا اکٹھے ہونا جبکہ ان کے درمیان والی (حکمران) سردار یا محلے کا مخصوص امام موجود ہو ۵۲۰

پڑھنے کا طریقہ کیا ہوگا؟ ۵۲۱
باب: جب امام کے ہمراہ ایک بچہ اور ایک خاتون ہو تو وہ کہاں کھڑا ہوگا؟ ۵۲۲
باب: جب مقتدی بچہ ہو تو امام کس جگہ کھڑا ہوگا؟ ۵۲۳
باب: امام کے پیچھے اس کے قریب کون ہوگا اور پھر اس کے بعد کون ہوگا؟ ۵۲۴
باب: امام کے آنے سے پہلے صفیں درست کرنا ۵۲۵
باب: امام صفیں کس طرح درست کروائے؟ ۵۲۶
باب: جب امام صفیں درست کرنے کے لیے آگے بڑھے تو اس وقت کیا کہے؟ ۵۲۷
باب: کتنی مرتبہ یہ کہا جائے گا: ”سیدھے ہو جاؤ“ ۵۲۸
باب: امام کا صفوں کو ملانے اور ایک دوسرے کے قریب رکھنے کی ترغیب دینا ۵۲۹
باب: پہلی اور دوسری صف (میں شامل ہونے) کی فضیلت ۵۳۰
باب: آخری صف (کے بارے میں روایت) ۵۳۱
باب: جو شخص صف کو ملاتا ہے (اس کی فضیلت) ۵۳۲
باب: خواتین کی سب سے زیادہ بہتر اور مردوں کی سب سے کم بہتر صف کا تذکرہ ۵۳۳
باب: ستونوں کے درمیان صف قائم کرنا ۵۳۴
ان چیزوں کا بیان جو اقتداء کے درست ہونے میں رکاوٹ بنتی ہیں یا رکاوٹ نہیں بنتی ہیں ۵۳۵
باب: صف میں کون سی جگہ کھڑے ہونا مستحب ہے؟ ۵۳۶
باب: امام پر لازم ہے کہ وہ مختصر نماز ادا کرے ۵۳۷
باب: امام کے لیے طویل نماز پڑھانے کی اجازت ۵۳۸
باب: نماز کے دوران امام کے لیے کس حد تک کوئی عمل کرنا جائز ہے؟ ۵۳۹
باب: امام سے پہلے (کوئی رکن ادا کرنا) ۵۴۰
باب: کسی شخص کا امام کی نماز سے الگ ہو کر مسجد کے کونے میں اکیلے نماز ادا کر لینا ۵۴۱
باب: ایسے امام کی پیروی کا حکم جو بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو ۵۴۲
باب: امام اور مقتدی کی نیت میں اختلاف کا حکم ۵۴۳
باب: باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت ۵۴۴
باب: باجماعت نماز کا حکم ۵۴۵
باب: جب تین آدمی موجود ہوں تو جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جائے ۵۴۶
باب: جب تین افراد میں سے ایک مرد ایک بچہ اور ایک خاتون ہو تو ان کی جماعت کا حکم ۵۴۷
باب: جب دو افراد ہوں تو باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم ۵۴۸
باب: باجماعت نوافل ادا کرنا ۵۴۹
باب: قضاء نماز کو باجماعت ادا کرنا ۵۵۰
باب: جماعت میں شریک نہ ہونے کی شدید مذمت ۵۵۱
باب: جماعت میں شریک نہ ہونے کی شدید مذمت ۵۵۲
باب: ایسی جگہ یا قاعدگی کے ساتھ نمازیں ادا کرنا جہاں سے ان نمازوں کے لیے بلایا جاتا ہے ۵۵۳
باب: جماعت میں شریک نہ ہونے کا عذر ۵۵۴
باب: جماعت کو پانے کی حد کیا ہے؟ ۵۵۵
باب: آدمی کا تنہا نماز ادا کر لینے کے بعد اسی نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا ۵۵۶
باب: جو شخص تنہا فجر کی نماز ادا کر چکا ہو اس کا جماعت کے ساتھ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ۵۵۷
باب: نماز کا وقت رخصت ہو جانے کے بعد اسے باجماعت ادا کرنا ۵۵۸
باب: جو شخص مسجد میں جماعت کے ساتھ امام کی اقتداء میں نماز ادا کرے اس سے نماز ساقط ہو جاتی ہے ۵۵۹
باب: نماز کے لیے تیزی سے جانا ۵۶۰
باب: مسبوق اور لاحق شخص کے احکام ۵۶۱
امام اور مقتدی کے درمیان اختلاف سے متعلق چند ۵۶۲
ذیلی مسائل ۵۶۳

1- کِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کے بارے میں روایات

امام نسائی نے اس کتاب ”طہارت کے بارے میں روایات“ میں 204 تراجم ابواب اور 323 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 189 ہوگی۔

لفظ کتاب کا لغوی مطلب ”جمع کرنا“ ہے۔ اسی سے لفظ کتبہ ماخوذ ہے جو فوجی دستے کو کہتے ہیں، علم فقہ اور حدیث کے ماہرین جب ایک موضوع سے متعلق روایات یا مسائل کسی ایک باب میں جمع کرتے ہیں تو اس کے آغاز میں لفظ کتاب (بمعنی مجموعہ) کی اس موضوع کی طرف اضافت کے ساتھ باب کی سرخی تحریر کر دیتے ہیں جیسے کتاب الایمان سے مراد وہ باب جس میں ایمان کے بارے میں روایات منقول ہیں کتاب الطہارۃ سے مراد وہ باب جس میں طہارت سے متعلق روایات یا احکام موجود ہوں۔

محدثین اور فقہاء کی ”کتاب“ ہمارے اردو کے عام محاورے کے اعتبار سے ”باب“ کا ہم معنی ہوتا ہے۔ پھر اسے ذیلی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے عام طور پر اس کے لیے لفظ ”فصل“ استعمال کیا جاتا ہے۔ محدثین کا یہ اسلوب ہے کہ وہ عام طور پر کوئی روایت نقل کرنے سے پہلے چند الفاظ میں اس کی ذیلی سرخی قائم کرتے ہیں اسے ”ترجمۃ الباب“ کہا جاتا ہے۔

یہ بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ علم حدیث کے متداول زیادہ تر مجموعے تیسری اور چوتھی صدی ہجری میں مرتب کیے گئے ہیں اس زمانے میں اسلامی معاشرے میں خواندگی کی شرح اور درس و تدریس کا رسمی طریقہ ہمارے آج کے ترقی یافتہ زمانے سے بالکل مختلف تھا۔ کتابوں کے قلمی نسخے نقل کیے جاتے تھے اور عام طور پر عام قاری کو ”مطالعہ“ کے لیے مواد دستیاب نہیں ہوتا تھا کسی بھی فن کے روایتی طلباء ہی اس فن کی کسی ایک کتاب کا نسخہ نقل کرتے تھے اور اسی کتاب کا استاد سے درس لے لیتے تھے۔ یہی وجہ ہے مختلف اسلامی علوم و فنون کے بنیادی یا ذخیرہ تر قاعدوں کی شکل میں ہیں جنہیں اہل علم کے محاورے میں ”متون“ کہا جاتا ہے۔

حدیث کی درس و تدریس کا معاملہ کچھ مختلف ہوتا تھا عام طور پر کوئی محدث اپنے شاگردوں کے سامنے اپنی سند کے ساتھ کوئی حدیث بیان کر دیتا تھا اس میں زیادہ تر اپنی یادداشت پر اعتماد کیا جاتا تھا اور طلباء اس

| | | | |
|---|-----|---|-----|
| باب: عشاء کی نماز میں سورۃ الفتح کی تلاوت کرنا | ۶۶۳ | سجدۃ تلاوت کا وجوب | ۶۶۳ |
| باب: سورۃ الفتح کی تلاوت کرنا | ۶۶۳ | آیت سجدہ کی تلاوت میں تکرار کا حکم | ۶۶۳ |
| باب: عشاء کی نماز کی پہلی رکعت میں (کون سی سورت) | ۶۶۵ | سجدۃ سہو کا طریقہ | ۶۶۵ |
| تلاوت کرنا سنت ہے؟ | ۶۶۵ | سجدۃ شکر کے احکام | ۶۶۵ |
| باب: (نماز کی) پہلی دو رکعات میں طویل قیام کرنا | ۶۶۵ | سجدۃ شکر کا طریقہ | ۶۶۵ |
| باب: ایک ہی رکعت میں دو سورتیں ادا کرنا (بھی سنت ہے) | ۶۶۶ | باب: سورۃ النجم میں سجدۃ تلاوت | ۶۶۶ |
| باب: سورت کے کچھ حصے کی تلاوت کرنا | ۶۶۶ | سجدۃ تلاوت کے احکام | ۶۶۶ |
| باب: جب تلاوت کرنے والا شخص عذاب سے متعلق کسی | ۶۶۶ | اس سے متعلق احکام چند اصولوں پر مبنی ہیں | ۶۶۶ |
| آیت کو پڑھے تو (عذاب سے) پناہ مانگے | ۶۶۸ | باب: سورۃ الانشاق میں سجدۃ تلاوت | ۶۶۸ |
| باب: جب تلاوت کرنے والا شخص رحمت سے متعلق کسی | ۶۶۹ | باب: سورۃ الحلق میں سجدۃ تلاوت | ۶۶۹ |
| آیت کو پڑھے تو اس رحمت کو مانگے (یعنی اس کے | ۶۷۰ | باب: فرض نمازوں میں سجدۃ تلاوت | ۶۷۰ |
| حصول کی دعا کرے) | ۶۷۰ | باب: دن (کی نمازوں) میں قرأت (کا طریقہ) | ۶۷۰ |
| باب: ایک ہی آیت کو بار بار تلاوت کرنا | ۶۷۱ | باب: ظہر کی نماز میں تلاوت کرنا | ۶۷۱ |
| باب: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم اپنی نماز میں آواز زیادہ | ۶۷۲ | باب: ظہر کی نماز میں پہلی رکعت میں طویل قیام کرنا | ۶۷۲ |
| بلند بھی نہ کرو اور بالکل پست بھی نہ رکھو“ | ۶۷۲ | باب: ظہر کی نماز میں امام کا کوئی ایک آیت بلند آواز میں پڑھنا | ۶۷۲ |
| باب: بلند آواز میں تلاوت کرنا | ۶۷۳ | باب: ظہر کی نماز کی دوسری رکعت میں مختصر قیام کرنا | ۶۷۳ |
| باب: تلاوت کرتے ہوئے آواز کو کھینچنا (یعنی لفظ لیے کر کے | ۶۷۴ | باب: ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں تلاوت | ۶۷۴ |
| ادا کرنا) | ۶۷۴ | باب: عصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں تلاوت | ۶۷۴ |
| باب: قرآن کو آواز کے ذریعے آراستہ کرنا | ۶۷۵ | باب: مختصر قیام کرنا اور مختصر قرأت کرنا | ۶۷۵ |
| باب: رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہنا | ۶۷۶ | باب: مغرب کی نماز میں قصر مفصل کی تلاوت کرنا | ۶۷۶ |
| باب: رکوع میں جاتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں کی ٹونگ | ۶۷۷ | باب: مغرب کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرنا | ۶۷۷ |
| بلند کرنا | ۶۷۷ | باب: مغرب کی نماز میں سورۃ المرسلات کی تلاوت کرنا | ۶۷۷ |
| باب: رکوع میں جاتے ہوئے کندھوں تک رفع یدین کرنا | ۶۷۸ | باب: مغرب کی نماز میں سورۃ الطور کی تلاوت کرنا | ۶۷۸ |
| (سنت ہے) | ۶۷۸ | باب: مغرب کی نماز میں سورۃ الدخان کی تلاوت کرنا | ۶۷۸ |
| باب: اس کو (یعنی رکوع میں جاتے وقت رفع یدین کو) | ۶۷۸ | باب: مغرب کی نماز میں سورۃ المص کی تلاوت کرنا | ۶۷۸ |
| ترک کرنا | ۶۷۹ | باب: مغرب کے بعد دو رکعت (سنت) ادا کرنا | ۶۷۹ |
| باب: رکوع کے دوران پشت کو سیدھا رکھنا | ۶۸۰ | باب: سورۃ الاخلاص تلاوت کرنے کی فضیلت | ۶۸۰ |
| باب: رکوع کے دوران اعتدال کرنا | ۶۸۱ | باب: عشاء کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرنا | ۶۸۱ |

درس کو تحریری شکل میں محفوظ کر لیتے تھے۔ جب احادیث کی تصنیفی شکل میں تدوین کے کام آغاز ہوا تو علم حدیث کے ماہرین نے اپنے علمی ذخیرے کو اپنے پاس تحریری شکل میں محفوظ رکھنا شروع کیا اور اسی اصل مآخذ سے کسی محدث کے شاگرد عام طور پر سن کر اور بعض اوقات دیکھ کر نقل کر کے اس مآخذ کو آگے نقل کر دیتے تھے۔ اگر وہ محدث اپنے پاس موجود مسودے میں نظر ثانی کے کام کو جاری رکھتے تو وقت کے ساتھ ساتھ اس میں ترمیم و اضافہ بھی کیا کرتے تھے۔ اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں تھا کہ کسی محدث کے پاس جو اصل مسودہ موجود ہے اس کا سن و سن "الف" سے لے کر "ی" تک درس دیا جائے یہ بھی ہوتا تھا کہ درس لینے والا طالب علم پوری کتاب کے تمام دروس میں شریک نہیں ہوتا تھا وہ جن دروس میں شریک ہوا انہیں محفوظ کر لیا اور جن میں شریک نہیں ہوسکا وہ رہ گئے۔

اس کی نمایاں ترین مثال علم حدیث کا قدیم ترین مآخذ "موطا امام مالک" ہے اس مشہور ترین کتاب کو 16 راویوں نے امام مالک کے حوالے سے نقل کیا ہے لیکن ان تمام راویوں کی نقل میں جزوی طور پر اختلاف پایا جاتا ہے یعنی کسی راوی نے زیادہ حصہ نقل کیا اور کسی نے موطا کا کم حصہ نقل کیا۔ ہمارے زمانے میں جو کتاب موطا امام مالک کے نام سے مشہور ہے اس کے راوی امام مالک کے آخری دور کے شاگرد یحییٰ بن یحییٰ مصمودی ہیں جنہوں نے موطا نقل کرتے ہوئے امام مالک کے مرتب کردہ مجموعے کے ہمراہ امام مالک کی ذاتی فقہی آراء بھی نقل کر دی ہیں۔ اسی موطا کو فقہیہ عراق امام محمد بن حسن شیبانی نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے موطا کی بعض روایات کو ترجیح نہیں دی تو ان کے مقابلے میں دیگر روایات پیش کر دیں یعنی انہوں نے موطا کے اصل مسودے میں اضافہ کر دیا یہی وجہ ہے کہ ان کی نقل کردہ موطا ان کی اپنی نسبت کی وجہ سے "موطا امام محمد" کے نام سے مشہور ہوئی۔

لیکن امام محمد نے موطا نقل کرتے ہوئے امام مالک کی ذاتی فقہی جزوی آراء کو یحییٰ بن یحییٰ کی طرح نقل نہیں کیا۔ تاہم وہ کوئی بھی روایت نقل کرنے کے بعد یہ وضاحت کر دیتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ یا دیگر فقہائے عراق کی رائے یا امام محمد کی اپنی رائے اس روایت کے مطابق ہے یا نہیں۔

ہم تک جو ذخیرہ حدیث پہنچا ہے اس میں قدیم ترین مآخذ موطا کو قرار دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد امام عبدالرزاق بن حنبل صنعانی کی "مصنف" اور امام ابن ابی شیبہ کی "مصنف" کا نام آتا ہے۔

ان حضرات نے ہر موضوع سے متعلق احادیث نقل کرنے کے ہمراہ صحابہ کرام کے آثار اور تابعین کی فقہی آراء بھی نقل کی ہیں۔ اور یہی طرز موطا امام مالک کا بھی ہے کیونکہ اس میں بھی احادیث کے ہمراہ آثار

صحابہ اقوال تابعین اور امام مالک کی اپنی فقہی آراء بھی مذکور ہیں۔

اس کے بعد کے مرتبے میں اہم ترین نام امام احمد بن حنبل کی "مسند" کا ہے جس میں امام احمد نے صحابہ کرام کی مسانید کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔

اس کے بعد کا زمانہ وہ ہے جب موضوعاتی ترتیب کے ساتھ صرف "احادیث" نقل کرنے کا دور آیا موضوعاتی ترتیب کے حوالے سے دو بنیادی اقسام تھیں۔

(i) جوامع: اس سے مراد وہ مجموعہ جات ہیں جن میں ایمانیات، فقہ سیرت، تاریخ، فضائل و مناقب وغیرہ تمام موضوعات سے متعلق روایات نقل کی گئی ہیں۔

(ii) سنن: اس سے مراد وہ مجموعہ جات ہیں جن میں صرف فقہی معاملات اور مسائل سے متعلق روایات نقل کی گئی ہیں۔

جوامع میں امام بخاری کی صحیح، امام مسلم کی صحیح، امام ترمذی کی جامع کا نام قابل ذکر ہے۔

سنن میں امام ابو داؤد امام نسائی، امام ابن ماجہ امام دارمی وغیرہ کی سنن کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

ہم پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں کہ اس زمانے میں روایتی درس و تدریس میں وہ پھیلاؤ نہیں تھا جو آج موجود ہے اس زمانے میں کتاب کے نسخے اس طرح دستیاب نہیں ہوتے تھے جس طرح آج دستیاب ہوتے ہیں۔ اس زمانے میں عام قاری کی ذہنی سطح اتنی بلند نہیں ہوتی تھی جتنی آج ہے۔ اس زمانے میں کسی بھی فن کو سیکھنے والے طالب علم کے لیے بنیاد قائم کرنے کے لیے بنیادی معلومات کا احاطہ کرنے والی کتب دستیاب نہیں ہوتی تھیں۔

اسی لئے علم حدیث کے روایتی طلباء کے لئے ان محدثین نے یہ طرز اختیار کی کہ وہ حدیث نقل کرنے سے پہلے ایک ذیلی سرخی قائم کرتے ہیں جسے ترجمۃ الباب کہا جاتا ہے عام طور پر اس ترجمۃ الباب میں اس کے بعد ذکر ہونے والی حدیث کے کسی ایک پہلو کی طرف اشارہ موجود ہوتا ہے۔

امام نسائی نے بھی اپنی سنن میں احادیث نقل کرتے ہوئے تراجم ابواب قائم کیے ہیں اور امام نسائی کے قائم کردہ تراجم ابواب میں بہت زیادہ دقت اور خفا نہیں پایا جاتا۔ انسان سرسری نظر ڈال کر ہی ترجمۃ الباب اور حدیث میں موجود مناسبت سے آگاہ ہوسکتا ہے۔ اسی لیے ہم نے تراجم ابواب کی باقاعدہ وضاحت کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجے میں کتاب کا حجم زیادہ ہو جائے گا اندیشہ تھا۔

طہارت کا مفہوم

طہارت کا لغوی معنی نظافت اور حسی و معنوی میل اور گندگی سے پاک ہونا ہے۔ شرعی طور پر طہارت سے مراد حقیقی نجاست یعنی پیشاب، پاخانہ، خون وغیرہ اور حکمی نجاست یعنی بے وضو ہونا، جنبی ہونا، حیض والی ہونا وغیرہ سے پاک

ہوتا ہے۔

فقہ وحدیث کی کتب میں طہارت سے متعلق روایات اور احکام کو سب سے پہلے اس لیے بیان کیا جاتا ہے کیونکہ کل شہادت کے بعد نماز اسلام کا اہم ترین فرض ہے اور طہارت نماز کے لیے شرط کی حیثیت رکھتی ہے۔

ایک حدیث کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے بھی طہارت کو نماز کی کئی قرار دیا ہے۔

بَابُ تَاْوِيلِ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ)

باب ۱: اللہ تعالیٰ کے فرمان کی تفسیر:

”جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو اور دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھو لو“۔ (المائدہ: ۶)

شرح

ترجمہ الباب کی وضاحت

مسئلہ: یہاں ترجمہ الباب میں امام نسائی رحمہ اللہ نے قرآن مجید کی جو آیت پیش کی ہے اس آیت کے حکم کی بنیاد پر فقہاء نے یہ مسئلہ بیان کیا ہے کہ وضو میں چار چیزیں فرض ہیں: تین اعضاء کو دھونا فرض ہے اور ایک عضو پر مسح کرنا فرض ہے۔ دھونے کا مطلب پانی بہا دینا ہے اور مسح کا مطلب گیلیا ہٹ پہنچا دینا ہے۔ (الہدایہ)

وضو میں پانی کا بہنا شرط ہے

مسئلہ: شرح طحاوی میں یہ بات مذکور ہے کہ ظاہر الروایات کے حکم کے مطابق وضو میں پانی کو بہانا شرط ہے اس لیے جب تک پانی کے قطرے نہیں گرنے لگے اس وقت تک وضو درست نہیں ہوگا لیکن امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے ایک روایت منقول ہے کہ وضو میں پانی کا بہنا شرط نہیں ہے۔

برف کے ساتھ وضو کا حکم

مسئلہ: اگر کوئی شخص برف کے ساتھ وضو کرتا ہے تو اگر اس کے دو یا دو سے زیادہ قطرے بہہ جاتے ہیں تو اس بات پر اتفاق ہے کہ وضو جائز ہو جائے گا لیکن اگر دو یا دو سے زیادہ قطرے نہیں بہتے ہیں تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک وضو درست نہیں ہوگا جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک وضو درست ہو جائے گا۔ یہ بات ”ذخیرہ“ میں تحریر ہے۔

مسئلہ: اس بارے میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کا قول درست ہے یہ بات مضمرات میں تحریر ہے۔

چہرے کی حدود کیا ہیں؟

مسئلہ: ظاہر الروایۃ کے مطابق چہرے کی کوئی حد مذکور نہیں ہے یہ بات بدائع الصنائع میں تحریر ہے۔

مسئلہ: کتاب المغنی میں یہ بات تحریر ہے کہ چہرے سے مراد وہ حصہ ہے جہاں سے سر کے بال اگنا شروع ہوتے ہیں اور

پھر دونوں جڑوں کے نیچے اور ٹھوڑی کے نیچے تک کا حصہ جبکہ چوڑائی کی سمت میں ایک کان کی نو سے لے کر دوسرے کان کی نو تک (چہرہ شمار ہوگا) یہ بات عینی ”شرح الہدایہ“ میں تحریر ہے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص کے سامنے کے بال گر چکے ہوں تو صحیح قول یہ ہے کہ اس جگہ تک پانی پہنچانا واجب نہیں ہوگا۔ یہ بات ”خلاصہ“ میں تحریر ہے اور یہی قول درست ہے یہ بات ”زہدی“ میں تحریر کی گئی ہے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص کے بال زیادہ آگے آئے ہوئے ہوں وہ چہرے کی حد میں آچکے ہوں تو اس شخص کے لیے ان بالوں کو دھونا لازم ہوگا جو اس مقام سے نیچے ہوتے ہیں جہاں تک عام طور پر بال پائے جاتے ہیں یہ بات ”عینی شرح الہدایہ“ میں تحریر ہے۔

مسئلہ: آنکھ کے اندر تک پانی پہنچانا نہ واجب ہے نہ ہی سنت ہے اسی طرح پلکوں کی جڑ تک یا آنکھ کے کنارے تک پانی پہنچانے کے لیے آنکھ کے کھولنے یا بند کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بات ”ظہیریہ“ میں تحریر ہے۔

مسئلہ: البتہ شیخ ابن ہمام نے یہ بات بیان کی ہے کہ چہرہ دھوتے وقت آنکھ کو زیادہ زور سے بند نہیں کرنا چاہیے۔ (محبط)

مسئلہ: آنکھ کا وہ کنارہ جو ناک سے ملا ہوا ہوتا ہے وہاں تک پانی پہنچانا واجب ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: ہونٹ بند کرنے کے وقت جس قدر کھیلے رہتے ہیں وہ چہرے کے حکم میں شامل ہوں گے اور جو چھپ جاتے ہیں وہ منہ کے حکم میں شامل ہوں گے اور یہی قول درست ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: داڑھی جڑے اور کانوں کے درمیان میں جو سفیدی ہے وضو میں اس کو دھونا واجب ہے۔ (طحاوی) یہی قول صحیح ہے۔

مسئلہ: اکثر مشائخ اسی بات کے قائل ہیں۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: مونچھوں کے بال، بھنڈوں کے بال اور داڑھی کے وہ بال جو ٹھوڑی کی جڑ تک موجود ہوتے ہیں انہیں دھویا جائے گا لیکن جس جگہ سے بال جمع ہوئے ہوں وہاں تک پانی پہنچانا واجب نہیں ہے۔

دوسرا فرض: بازوؤں کو دھونا

مسئلہ: وضو کا دوسرا فرض دونوں بازوؤں کو دھونا ہے تینوں فقہاء کے نزدیک کہیاں بھی اس دھونے کے حکم میں شامل ہوں گی۔ (محبط)

مسئلہ: اگر وضو کے کسی بھی عضو پر کوئی چیز اضافی ہو یعنی زائد انگلی ہو یا زائد ہاتھ ہو تو اسے بھی دھونا واجب ہوگا۔

مسئلہ: اگر کسی شخص کے کندھے پر دو ہاتھ ہوں تو جو ہاتھ مکمل ہوگا وہی اصلی ہاتھ شمار ہوگا اور اسے دھونا لازم ہوگا جبکہ دوسرا ہاتھ اضافی شمار ہوگا اور جو اضافی ہے اس کا اتنا حصہ دھونا لازم ہوگا جتنا اصلی ہاتھ کے اس مقام کے سامنے ہے جس مقام کو دھونا فرض ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: البتہ اضافی حصے کو دھونا مستحب شمار ہوگا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اگر کسی کا ہاتھ گیلیا ہے اور وہ اس سے مسح کر لیتا ہے تو یہ مسح جائز ہوگا خواہ اس نے مسح کرنے کے لیے پانی لیا ہو یا اس نے بازو دھوئے ہوں اور ان کی گیلیا ہٹ ہاتھ میں باقی ہو صحیح قول یہی ہے لیکن اگر کوئی شخص گیلیے ہاتھ کے ذریعے سر یا موزے کا مسح کر لیتا ہے اور پھر بھی اس کا ہاتھ کچھ گیلیا ہے تو اب وہ اس کے ذریعے سر یا موزے کا مسح نہیں کر سکتا۔ (ذمہ)

مسئلہ: اگر وہ گیلیا ہٹ کسی عضو سے حاصل کرتا ہے تو اس کے ذریعے بھی مسح کرنا درست نہیں ہوگا خواہ اس عضو کو دھویا گیا ہو یا اس پر مسح کیا گیا ہو۔ (ذمہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص برف کے ساتھ مسح کر لیتا ہے تو یہ ہر صورت میں جائز ہوگا اس بارے میں فقہاء نے یہ شرط مقرر نہیں کی ہے کہ اس میں تری چپکتی ہو یا نہ چپکتی ہو۔ (نادی برہانیہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص منہ کے ساتھ سر کو بھی دھو لیتا ہے تو یہ مسح کے قائم مقام ہو جائے گا لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: اگر سر کے کچھ حصے پر بال ہیں اور کچھ حصے پر بال ہیں تو جہاں بال ہیں وہاں مسح کر لیتا ہے تو یہ جائز ہوگا۔

(جوہر و نیرہ)

مسئلہ: اگر سر پر سامنے کی طرف مسح نہیں کیا بلکہ پیچھے کی طرف یا دائیں بائیں مسح کر لیا تو یہ بھی جائز ہوگا۔ (۲۲۲۲ غائبہ)

ٹوپی اور عمامہ پر مسح کا حکم

مسئلہ: ٹوپی اور عمامے پر مسح کرنا جائز نہیں اسی طرح عورت کے لیے اپنی چادر پر مسح کرنا جائز نہیں ہے لیکن اگر اس میں سے پانی اس طرح ٹپک جائے کہ بالوں تک پہنچ جائے تو مسح جائز ہوگا۔ (غلامہ)

مسئلہ: عورت کے لیے افضل یہی ہے کہ وہ اپنی چادر کے اوپر مسح نہ کرے بلکہ اس کے نیچے مسح کرے۔ (قاضی خان)

۱۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا اسْتَقْبَطَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْسِمُ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنْ أَحَدُكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ "

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اس وقت تک اپنے ہاتھ وضو کے پانی میں نہ ڈالے جب تک وہ اسے پہلے تین مرتبہ دھونے کیونکہ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں بسر کی ہے۔

شرح

علامہ یعنی تحریر کرتے ہیں: روایت کا ابتدائی حصہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے (کہ برتن میں داخل کرنے سے پہلے

۱۔ أخرجه مسلم في الطهارة، باب كراهة غمس المتوضي، وغيره يده المشكوك في نجاستها في الإتياء قبل غسلها ثلاثاً (الحدیث

مسئلہ: ماوراء النہر کے نادانی میں یہ بات تحریر ہے کہ اگر وضو کے دھونے کے مخصوص مقامات میں سوئی کے کنارے سے بھی جگہ خشک روٹی یا ناخن کی جڑ میں کوئی چیز خشک روٹی یا اس میں کوئی مٹی بھری ہوئی تھی تو پھر وضو جائز نہیں ہوگا لیکن اگر پرمخیر لگا ہوا ہو یا مہندی لگی ہوئی ہو تو وضو جائز ہو جائے گا۔

مسئلہ: الجامع الصغیر میں یہ بات تحریر کی گئی ہے کہ شیخ ابوالقاسم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے بڑے ہوتے ہیں اور ان میں میل جمار ہوتا ہے یا کسی عورت نے ہاتھوں پر مہندی لگائی ہوئی ہے کوئی شخص چڑے کی دباغت کا کام کرتا ہے اور اس کے ناخن میں میل جمار ہوتا ہے یا کوئی شخص رنگ کا کام کرتا ہے تو کیا وضو جائز ہوگا یا نہیں ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: ان سب کی حالت ایک جیسی ہے اور ان کا وضو جائز ہوگا اس کی وجہ یہ ہے کہ چیزوں سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے ہاتھ میں ڈھیلی انگوٹھی پہنی ہوئی ہو تو اس کو حرکت دینا سنت ہے لیکن اگر وہ اتنی تنگ ہو کہ اس کے نیچے پانی پہنچنے کا امکان نہ ہو تو اب اس کو حرکت دینا فرض ہوگا۔ (غلامہ)

مسئلہ: ظاہر الروایۃ میں بھی یہی مذکور ہے۔ (محب)

تیسرا فرض: پاؤں دھونا

مسئلہ: وضو کا تیسرا فرض دونوں پاؤں دھونا ہے تینوں فقہاء کے نزدیک غنے بھی پاؤں کے دھونے میں شامل ہوں گے۔ مسئلہ: اگر کسی شخص کا ہاتھ یا پاؤں اس طرح کٹ جاتا ہے کہ کبھی اور ٹخنہ باقی ہی نہیں رہتا تو اب انہیں دھونا ساقط ہو جائے گا لیکن اگر کبھی یا ٹخنہ باقی رہتے ہیں تو انہیں دھونا واجب ہوگا۔ (عمرانی)

چوتھا فرض: سر کا مسح

مسئلہ: وضو کا چوتھا فرض سر کا مسح کرنا ہے اور وضو میں ایک چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض ہے۔

مسئلہ: صحیح قول کے مطابق مسح میں ہاتھ کی تین انگلیاں لگانا واجب ہے۔ (کتابہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک یا دو انگلیوں کے ذریعے مسح کرتا ہے تو ظاہر الروایۃ کے مطابق تو ایسا کرنا درست نہیں ہے چاہیے۔ (شرح غامدی)

مسئلہ: اگر کوئی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کے ذریعے اس طرح مسح کرتا ہے کہ وہ دونوں کھلے ہوں اور اس کے ساتھ ہاتھ کا کچھ حصہ سر کو لگ جائے تو ایسی صورت میں مسح کرنا جائز ہوگا اس کی وجہ یہ ہے کہ شہادت کی انگلی اور انگوٹھا دو انگلیاں ہیں ان کے درمیان ان کی جو ہتھیلی ہے وہ ایک انگلی کی مقدار ہے اس اعتبار سے تین انگلیاں ہو جائیں گی۔ (محیط فتاویٰ قاضی خان)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے لمبے بال رکھے ہوئے ہیں اور وہ تین انگلیوں کے ذریعے ان بالوں پر مسح کرتا ہے تو اگر اس کے نیچے آنے والے بال سر پر موجود ہیں تو پھر یہ سر کے مسح کا قائم مقام ہوگا اور اگر ان بالوں پر مسح کرتا ہے جس کے نیچے اتنا گردن ہے تو یہ مسح درست نہیں ہوگا۔

ہاتھ (دھونا واجب ہے کیونکہ دھونے سے پہلے برتن میں ہاتھ ڈالنے کی ممانعت کی گئی ہے لیکن اس کا آخری حصہ اس بات پر دلالت کرتا ہے اس صورت میں ہاتھ دھونا مستحب ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے (اس حکم کی) علت بیان کر دی ہے۔ ”وہ جس کا ہاتھ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا؟“ یعنی اس کا ہاتھ اس کے جسم کے پاک حصے پر رہا یا نجس حصے پر رہا۔ لہذا تعلیل میں رکاوٹ آنے کی وجہ سے جب وجوب کی نفی ہوگئی تو سنت ہونا ثابت ہو جائے گا کیونکہ اس کا مرتبہ وجوب سے کم ہے۔“

بَابُ السَّوَاكِ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

باب 2: نیند سے بیدار ہونے پر مسواک کرنا

2- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَفَيْصَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشْوِشُ فَاةً بِالسَّوَاكِ .
☆ ☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نیند سے بیدار ہوتے تو آپ ﷺ اپنے منہ کو مسواک کے ذریعے صاف کرتے تھے۔

شرح

مسواک کے احکام

مسئلہ: علامہ کا سانی تحریر کرتے ہیں: ان میں سے ایک حکم مسواک کرنا ہے اس کی دلیل وہ روایت ہے جو نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
”اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں جتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔“
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”ہر وضو کے وقت (مسواک کرنے کا حکم دیتا)۔“
مسئلہ: اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ منہ کو پاک کرنے کا باعث ہے جیسا کہ اس کے بارے میں حدیث بھی منقول ہے۔
(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے):
”مسواک منہ کی پاکیزگی کے حصول کا ذریعہ ہے اور پروردگار کی رضامندی کے حصول کا ذریعہ ہے۔“

۱- ”عمدة القاری“ کتاب الوضوء باب: الاستجمار وقرأ

2- أخرجه البخاری فی الوضوء، باب السواک (الحديث 245) وفي الجمعة، باب السواک يوم الجمعة (الحديث 889) وفي التهجید، باب طول القيام فی صلاة اللیل (الحديث 1136). أخرجه مسلم فی الطهارة، باب السواک (الحديث 46 و 47). و أخرجه ابو داؤد فی الطهارة، باب السواک لمن قام من اللیل (الحديث 55). و أخرجه النسائی فی قیام اللیل و تطوع النهار، باب ما یفعل اذا قام من اللیل من السواک (الحديث 1620، 1621) ذکر الاختلاف علی ابی حنيفة عثمان بن عاصم فی هذا الحديث (الحديث 1622، 1623) بمعناه. و أخرجه ابن ماجه فی الطهارة، باب السواک (الحديث 286). انظر: تحفة الاشراف للمزي (3336).

مسئلہ: اسی طرح روایات میں یہ بات منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
”جبریل مجھے مسواک کرنے کے بارے میں مسلسل تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مجھے اس کے لازم ہونے کے بارے میں بتائیں گے۔“

مسئلہ: اسی طرح یہ روایت بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
”قرآن کے راستوں کو مسواک کے ذریعے پاک کرو (یعنی اپنے منہ کو پاک کرو)۔“
مسئلہ: آدمی کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ جس مرضی مسواک سے چاہے مسواک کر لے خواہ وہ تر ہو یا خشک ہو خواہ اس پر تری لگی ہوئی ہو یا نہ لگی ہوئی ہو خواہ آدمی نے روزہ رکھا ہو یا نہ رکھا ہو خواہ زوال سے پہلے کا وقت ہو یا اس کے بعد کا وقت ہو کیونکہ مسواک کے بارے میں منقول احادیث مطلق ہیں۔

مسئلہ: امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک روزہ دار شخص کے لیے زوال کے بعد مسواک کرنا مکروہ ہے۔
مسئلہ: مسواک کے حکم پر بحث کرتے ہوئے علامہ عینی نے یہ بات تحریر کی ہے: احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مسواک کرنا سنت مؤکدہ ہے کیونکہ اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے دن اور رات میں باقاعدگی اختیار کی ہے اسی طرح اس بات پر اجماع بھی ہے کہ مسواک کرنا مستحب ہے یہاں تک کہ امام اوزاعی رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ وضو کا ایک حصہ ہے اس بارے میں بہت سی احادیث منقول ہیں کہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ ہمیشہ باقاعدگی کے ساتھ مسواک کیا کرتے تھے یہاں تک کہ روایات میں یہ بات بھی مذکور ہے کہ جب آپ ﷺ کے وصال کا وقت قریب آیا تو اس وقت بھی آپ نے مسواک کی تھی جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

”حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت نبی اکرم ﷺ نے میرے سینے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی کہ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے پاس ایک تر مسواک تھی جس کے ذریعے وہ مسواک کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے اپنی نگاہ ان کی طرف اٹھائی تو میں نے وہ مسواک لی اسے چبایا اسے نرم کیا اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے وہ مسواک کر لی۔“

مسئلہ: مسواک کے بارے میں علماء کے درمیان یہ اختلاف پایا جاتا ہے کہ یہ وضو کی سنت ہے یا یہ نماز کی سنت ہے بعض حضرات پہلے موقف کے قائل ہیں اور بعض دوسرے موقف کے قائل ہیں۔

مسئلہ: جبکہ بعض علماء اس بات کے قائل ہیں کہ یہ دینی سنت ہے اور یہی قول زیادہ قوی ہے اور یہی بات امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے بھی منقول ہے۔

مسئلہ: ہدایہ میں یہ بات تحریر ہے: صحیح یہ ہے کہ مسواک کرنا مستحب ہے امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک تو یہی حکم ہے جبکہ ابن حزم نے یہ کہا ہے کہ یہ سنت ہے اگر ممکن ہو تو آدمی ہر نماز کے لیے مسواک کرے یہ چیز زیادہ فضیلت رکھتی ہے البتہ جمعہ کے دن اسے کرنا لازم ہے۔

مسئلہ: شیخ ابو حامد اسفرائینی نے اور علامہ ماوردی نے یہ بات بیان کی ہے کہ اہل ظاہر اس کے وجوب کے قائل ہیں۔
مسئلہ: اسحاق بن راحویہ سے بھی یہی روایت نقل کی گئی ہے کہ مسواک کرنا واجب ہے اور اگر کوئی شخص اسے جان بوجھ کر ترک کرتا ہے تو اس پر نیک نماز باطل ہو جائے گی جبکہ امام نووی رحمہ اللہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ اسحاق کے حوالے سے یہ روایت درست نہیں ہے۔

مسواک کرنے کا طریقہ
مسئلہ: ہمارے نزدیک مسواک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے چوڑائی کی سمت میں کیا جائے گا لمبائی کی سمت میں نہیں کیا جائے گا اس وقت کیا جائے گا جب منہ میں کھل کی جاتی ہے۔
مسئلہ: حافظ ابویوسف اسنبہانی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ چوڑائی کی سمت میں مسواک کرتے تھے لمبائی کی سمت میں مسواک نہیں کرتے تھے۔

مسئلہ: کتاب المغنی میں یہ بات تحریر ہے کہ دانتوں اور زبان پر بھی مسواک کی جائے گی اور اس بارے میں کوئی مقررہ حد نہیں ہے اور آدمی اس وقت تک مسواک کرتا رہے گا جب تک اس کا دل مطمئن نہیں ہو جاتا آدمی دائیں ہاتھ میں پکڑ کر مسواک کرے گا اس بارے میں مستحب یہ ہے کہ تین مرتبہ پانی حاصل کیا جائے (یعنی تین مرتبہ کھل کی جائے)۔
مسئلہ: (علامہ بخاری نے یہ وضاحت کی ہے) مسواک کے فضائل بہت زیادہ ہیں اور اس بارے میں پچاس صحابہ کرام سے احادیث منقول ہیں۔ (مدۃ القاری کتاب: منہ و فم کا بیان باب: مسواک کا بیان ص ۱۸۵) (سابقہ حوالہ ہے: جامع الصنائع کتاب: طہارت کا بیان باب: مطلب مسواک کے احکام)

3- باب کَیْفَ یَسْتَاکُ

باب: مسواک کرنے کا طریقہ

3- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا غِلَاظُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَنْ وَطَرَفَ السِّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ وَهُوَ يَقُولُ "عَنَّا".

☆ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اس وقت مسواک کر رہے تھے مسواک کا ایک کنارہ آپ کی زبان پر تھا اور آپ عا کا کی آواز نکال رہے تھے۔

3- اخرجہ البخاری فی الوضوء باب السواک (الحديث 244). و اخرجہ مسلم فی الطہارۃ باب السواک (الحديث 45) مختصراً. و اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ باب کیف یستاک (الحديث 49). انظر: تحفة الاشراف (9123).

4- باب هَلْ یَسْتَاکُ الْإِمَامُ بِحَضْرَةِ رَعِیَّتِهِ

باب: کیا امام اپنی رعیت کی موجودگی میں مسواک کر سکتا ہے؟

4- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى - وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ - قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هَلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْشَارِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَكِلَاهُمَا سَأَلَ الْعَمَلَ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مِوَاكِهِ تَحْتَ شَفِيهِ قَلَصْتُ فَقَالَ "إِنَّا لَا - أَوْ لَنْ - نَسْتَعِينَ عَلَى الْعَمَلِ مَنْ أَرَادَهُ وَلَكِنْ أَذْهَبَ أَنْتَ". فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَرَدَفَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

☆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ اشعر قبیلہ کے دو آدمی بھی تھے ایک میرے دائیں طرف تھا اور دوسرا میرے بائیں طرف تھا نبی اکرم ﷺ اس وقت مسواک کر رہے تھے ان دونوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ درخواست کی کہ آپ انہیں سرکاری اہلکار مقرر کریں۔
میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے! ان دونوں نے مجھے نہیں بتایا تھا کہ ان دونوں کے ذہن میں کیا ہے مجھے یہ اندازہ بھی نہیں تھا کہ یہ آپ سے ملازمت مانگیں گے (حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: لکھ یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے مسواک نبی اکرم ﷺ کے ہونٹ کے نیچے تھی اور وہ اوپر اٹھا ہوا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم ایسے کسی شخص کو اپنا اہلکار ہرگز مقرر نہیں کریں گے جو اہلکار بننا چاہتا ہو (اے ابو موسیٰ!) البتہ تم چلے جاؤ۔

راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو یمن بھیج دیا پھر ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھی بھیجا دیا۔

5- باب التَّرْغِيبِ فِي السِّوَاكِ

باب: مسواک کی ترغیب دینا

5- أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَمَحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ يَزِيدَ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ

4- اخرجہ البخاری فی استنابة المرتدين و المعتدين و قتلهم باب حکم المرتد و استنابہم (الحديث 6923) مطولاً. و اخرجہ مسلم فی الامارة باب النهی عن طلب الامارة و الحرص علیہا (الحديث 15) مطولاً. و اخرجہ ابو داؤد فی الحدود باب الحكم فيمن ارتد (الحديث 4354) مطولاً. و الھدیت عند: البخاری فی الاجارة باب استجار الرجل الصالح (الحديث 2261) و فی الاحکام باب الحاكم يحكم بالقتل علی من وجب علیہ دون الامام الذي فوله (الحديث 7156, 7157). و ابو داؤد فی الافضیة باب فی طلب القضاء و التسرع الیہ (الحديث 3579). تحفة الاشراف (9083).
5- الفردیہ النسائی. تحفة الاشراف (16271).

الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَتِيبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "السَّوَاكُ مَطَهْرَةٌ لِّلْفَمِ مَرْصَاةٌ لِّللِّسَانِ" سَيِّدُهُ عَائِشَةُ صَدِيقَتُهُ نَبِيٌّ أَكْرَمُ النَّبِيِّينَ كَايَ فَرْمَانِ تَقَلُّ كَرْتِي هِيَ: سَوَاكُ مِنْهُ كِي صَفَاتِي كَاذَرِيعِهِ هِيَ: اُورِ پُروردگار

کی رضا کا باعث ہے۔

شرح

سواک کے احکام

مسئلہ: وضو کی سنتوں میں سے ایک عمل سواک کرنا ہے سواک کے لیے ایسے درخت کی ٹہنی کو استعمال کرنا چاہیے جن کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے کیونکہ اس کے نیچے میں منہ کی بو ختم ہو جاتی ہے دانت مضبوط ہوتے ہیں معدہ تندرست ہو جاتا ہے۔
مسئلہ: سواک کی لکڑی تر ہونی چاہیے یہ چھوٹی انگلی جتنی موٹی ہوئی چاہیے اور ایک ہاشٹ لمبی ہونی چاہیے۔
مسئلہ: یہ بات مستحب ہے کہ آدمی دائیں ہاتھ میں سواک کو اس طرح پکڑے کہ اس کی چھوٹی انگلی سواک کے نیچے ہو اور انگوٹھا سواک کے سرے کے نیچے ہو اور باقی انگلیاں سواک کے اوپر ہوں۔ (نہر الفائق)
مسئلہ: سواک کرنے کا وقت وہی ہے جو کھانے کا وقت ہے۔ (نہایہ)
مسئلہ: دانت کے اوپری طرف اور نیچے والی طرف چوڑائی کی سمت میں سواک کی جانی چاہیے اور سواک کا آغاز دائیں طرف سے کیا جائے۔ (جوہرہ نیر)
مسئلہ: جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ اگر اس نے سواک کی تو وہ تھکے کر دے گا تو وہ شخص سواک نہ کرے۔
مسئلہ: لیٹ کر سواک کرنا مکروہ ہے۔ (مرآۃ الوہاب)

...

6- باب الإكثار فِي السَّوَاكِ

باب: بکثرت سواک کرنا

6- أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَعِيسَى بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبَّابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قَدْ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السَّوَاكِ" ☆ ☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں تمہیں بکثرت سواک کرنے کی ہدایت کرتا ہوں۔

7- باب الرُّخْصَةِ فِي السَّوَاكِ بِالْعِشِيِّ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کے لیے شام کے وقت سواک کرنے کی رخصت

7- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَوْلَا أَنَّ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ" ☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت سواک کرنے کا حکم دیتا۔

8- باب السَّوَاكِ فِي كُلِّ حِينٍ

باب: کسی بھی وقت میں سواک کرنا

8- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى - وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ - عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمُقَدَّامِ - وَهُوَ ابْنُ شُرَيْحٍ - عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بَأْتِي شَيْءٌ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسَّوَاكِ. ☆ ☆ مقدم بن شریح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ جب گھر میں تشریف لاتے تھے تو آپ سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: سواک۔

9- باب ذِكْرِ الْفِطْرَةِ - الْإِخْتِانِ

باب: فطری امور کا تذکرہ (جن میں ختنہ کرنا بھی شامل ہے)

9- أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْفِطْرَةُ خَمْسُ الْإِخْتِانِ وَالْإِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَتَنْفِثُ الْإِطْبِطِ" ☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: فطری چیزیں پانچ ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، مونچھیں چھوٹی کرنا، ناخن تراشنا اور بظلوں کے بال صاف کرنا۔

شرح

مسئلہ: یہاں امام نسائی رحمہ اللہ نے فطرت کا تذکرہ کیا ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فیض القدیر کے مصنف علامہ 7- أخرجه البخاري في الجمعة، باب السواك يوم الجمعة (الحديث 887) . تحفة الاشراف (13842) .
8- أخرجه مسلم في الطهارة، باب السواك (الحديث 43، 44) . وأخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الرجل يستاك بسواك غيره (الحديث 51) . وأخرجه ابن ماجه في الطهارة وستهاء، باب السواك (الحديث 290) تحفة الاشراف (16144) .
9- أخرجه مسأظم في الطهارة، باب خصال الفطرة (الحديث 50) . تحفة الاشراف (13343) .

مبداء و مفہود متادی نے یہ بات تحریر کی ہے کہ یہاں فطرت سے مراد وہ قدیم طریقہ کار ہے جسے انبیاء کرام نے اختیار کیا تھا اور تمام شرائع میں اس کے بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے، گویا کہ یہ ایک طے شدہ طریقہ ہے جس پر لوگوں کی فطرت قائم ہے۔

ختہ کرنے کے احکام

مسئلہ: یہاں امام نسائی رحمہ اللہ نے ایک حدیث ذکر کی ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پانچ کام فطرت سے تعلق رکھتے ہیں انکے ابواب میں امام نسائی رحمہ اللہ نے اسی روایت کو اسناد کے اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے، لیکن ہر مرتبہ روایت نقل کرتے ہوئے ترجمہ الباب تبدیل کر دیا ہے، یہاں اس روایت سے پہلے انہوں نے ترجمہ الباب میں ختنہ کرنے کا ذکر کیا ہے۔

مسئلہ: اس کی وضاحت کرتے ہوئے ابن نجیم تحریر کرتے ہیں: ختنہ کرنا سنت ہے جیسا کہ اس بارے میں احادیث میں یہ بات منقول ہے اور یہ اسلام کی مخصوص نشانیوں میں سے ایک ہے اور اسلام کی خصوصیات میں سے ایک ہے، یہاں تک کہ اگر کسی مسلمان شہر کے افراد اس بات پر اتفاق کر لیتے ہیں کہ وہ ختنہ نہیں کریں گے تو حاکم وقت ان کے خلاف لڑائی کرے گا، کسی انتہائی ضرورت کے پیش نظر ہی ختنے کو ترک کیا جاسکتا ہے۔ اتن نے یہ بات تحریر کی ہے: ختنہ کرنے کا وقت سات برس کی عمر ہے، ایک قول یہ ہے کہ بالغ ہونے سے پہلے ختنہ نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ ختنہ کرنے کا بنیادی مقصد طہارت کا حصول ہے اور بالغ ہونے سے پہلے طہارت لازم نہیں ہوتی ہے اس لیے ایسی صورت میں کسی ضرورت کے بغیر وقت سے پہلے اذیت پہنچانے کی صورت پائی جائے گی۔ ایک قول یہ ہے کہ اس کی کم از کم عمر بارہ برس ہے، ایک قول یہ ہے کہ ۹ برس ہے، ایک قول یہ ہے کہ دس برس ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ دس برس کی عمر میں بچے کو نماز پڑھنے کا حکم دیا جاتا ہے تاکہ پھر عادت بن جائے اور وہ اخلاق سیکھ لے تو ایسے وقت میں اسے ختنہ کرنے کی ضرورت پیش آئے گی کیونکہ نماز کے لیے طہارت ضروری ہے۔

مسئلہ: ایک قول یہ بھی ہے کہ اگر بچے میں یہ طاعت موجود ہو کہ وہ ختنے کی تکلیف کو برداشت کر سکتا ہے تو اس کا ختنہ کر دیا جائے گا ورنہ نہیں کیا جائے گا اور یہ بات تیس کے زیادہ قریب ہے۔

مسئلہ: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے یہ بات فرمائی ہے: ختنہ کرنے کے وقت کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے (یعنی اس بارے میں کوئی روایت منقول نہیں ہے)۔

مسئلہ: اس بارے میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ سے بھی کوئی بات منقول نہیں ہے، بعد کے مشائخ نے اس مسئلے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

مسئلہ: لڑکی کا ختنہ کرنا سنت نہیں ہے، بلکہ یہ مردوں کے لیے پسندیدہ ہوتا ہے، اس سے انہیں صحبت کے وقت زیادہ لذت محسوس ہوتی ہے، ایک قول یہ ہے کہ لڑکی کا ختنہ کرنا بھی سنت ہے۔

۱۔ (بعض القدیروں، حروف جمعہ ح ۲ ص ۵۲، حدیث: ۲۳۱۳)

۲۔ (کتاب عملة جہانگیری، باب: جب کوئی قاضی کسی واقعے کے بارے میں کسی ثبوت کی بنیاد پر فیصلہ کرے)

اس حدیث میں ان پانچ چیزوں کا ذکر ہوا ہے اس پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن حجر عسقلانی نے یہ بات تحریر کی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے جمہور اصحاب اس بات کے قائل ہیں کہ ان پانچ امور میں سے ختنہ کرنا واجب ہے جبکہ باقی امور واجب نہیں ہیں، قدام میں سے عطاء بن ابی رباح بھی اسی بات کے قائل ہیں، وہ یہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بڑی عمر کا شخص اسلام قبول کر لیتا ہے تو اس کے لیے ختنہ کرنا ضروری ہوگا۔ امام احمد رحمہ اللہ اور بعض مالکیوں کے نزدیک بھی یہ واجب ہے جبکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ایک روایت کے مطابق واجب ہے اور ایک روایت کے مطابق یہ سنت ہے، تاہم اس کو ترک کرنے والا شخص گناہگار ہوگا۔

10 - باب تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ

باب: ناخن تراشنا

10 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَتَنْفِ الْأَبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَالِاسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ".

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پانچ چیزیں فطرت میں شامل ہیں: مونچھیں چھوٹی کرنا، بغلوں کے بال صاف کرنا، ناخن تراشنا، زیر ناف بال صاف کرنا اور ختنہ کرنا۔

شرح

ابن قدامہ لکھتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو جمعرات کے دن ناخن تراشتے ہوئے دیکھا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے علی! جمعرات کے دن ناخن تراش لو، بغل کے بال صاف کر لو، زیر ناف بال صاف کر لو، زیر ناف بال صاف کر لو اور جمعہ کے دن غسل کرو، خوشبو لگاؤ (دھلا ہوا) لباس پہنو۔

11 - باب نَتْفِ الْأَبْطِ

باب: بغل کے بال صاف کرنا

11 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرَزِيدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي

۱۔ باب فتح الباری، کتاب: لباس کا بیان، باب: مونچھیں چھوٹی کرنا، ص ۳۴۰

۲۔ (المغنی لابن قدامہ، کتاب الطہارۃ، فصول: الفطرة خمس)

10- أخرجه العرملي في الادب، باب ما جاء في تقليم الاظفار (الحدیث 2756). و أخرجه السالفي في الروية، شكر الفطرة (الحدیث 5240). لعملة الاشراف (13286).

11- أخرجه البخاري في الياس، باب قص الشارب (الحدیث 5889)، و باب تقليم الاظفار (الحدیث 5891)، و في الاستحذان، باب الختان بعد الكبر و تنف الابط (الحدیث 6297). و أخرجه مسلم في الطهارة، باب حصال الفطرة (الحدیث 49). و أخرجه ابو داود في الترحل، باب في اغل الشارب (الحدیث 4198). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و مسنها، باب الفطرة (الحدیث 292). لعملة الاشراف (13126).

مَرْبُورَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَتَقْلِيمُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأُظْفَارِ وَأَخَذُ الشَّارِبِ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: پانچ چیزیں فطرت میں شامل ہیں: ختنہ کرنا، زبرد ناف بال صاف کرنا، بغل کے بال صاف کرنا، ناخن تراشنا اور مونچھیں چھوٹی کرنا۔

شرح

ابن قدامہ کہتے ہیں: بغلوں کے بال صاف کرنا سنت ہے۔ کیونکہ یہ فطرت کا حصہ ہے اور اسے ترک کرنا بہت برا ہے۔ آدمی مونڈ کر یہ بال صاف کرے یا نورہ (بال صفا پاؤڈر) استعمال کرے (دونوں صورتیں) جائز ہیں۔ تاہم انہیں اکھاڑنا افضل ہے کیونکہ اس صورت میں حدیث کی موافقت ہو جائے گی۔

12- باب حَلْقِ الْعَانَةِ

باب: زیر ناف بال صاف کرنا

12- أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ سَيْكِبٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْأَظْفَارُ وَأَخَذُ الشَّارِبِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ".

☆☆ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: فطرت میں ناخن تراشنا اور مونچھیں چھوٹی کرنا اور زیر ناف بال (صاف کرنا شامل ہیں)۔

شرح

امام نووی تحریر کرتے ہیں: یہ (زیر ناف بال صاف کرنا) سنت ہے اور مراد یہ ہے کہ اس جگہ کو صاف کر دیا جائے۔ افضل یہی ہے کہ (ان بالوں کو) مونڈ دیا جائے تاہم (تختی سے) چھوٹے کرنا اکھاڑ دینا نورہ (بال صفا پاؤڈر) استعمال کرنا بھی جائز ہے "العانة" سے مراد وہ بال ہیں جو مرد کی شرمگاہ کے اوپر اور اس کے اطراف میں موجود ہوتے ہیں۔ عورت کی شرمگاہ کے ارد گرد موجود بالوں کا بھی یہی حکم ہے۔

13- باب قَصِّ الشَّارِبِ

باب: مونچھیں چھوٹی کرنا

۱- الخنثی لابن قدامہ کتاب الطہارۃ، فصول الفطرۃ (فصل)

۲- حاشیہ نووی علی صحیح مسلم کتاب الطہارۃ، باب: خصال الفطرۃ

12- أخرجه البخاری فی اللباس، باب تقليم الاظفار (الحدیث 5890)۔ والحدیث عند: البخاری فی اللباس، باب قص الشارب (الحدیث 5888)۔ تحفة الاشراف (7654)۔

13- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أُنْبِئَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ بَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ لَمْ يَأْخُذْ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا".

☆☆ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنی مونچھیں چھوٹی نہیں کرتا، اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

14- باب التَّوَقُّيْتِ فِي ذَلِكَ

باب: اس بارے میں متعین مدت

14- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ - هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ - عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ الْجَوْنِيَّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَلَّتْ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَتَقْلِيمِ الْإِبْطِ أَنْ لَا تَتْرَكَ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا. وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مونچھیں چھوٹی کرنے، ناخن تراشنے، زیر ناف بال صاف کرنے، بغلوں کے بال صاف کرنے کے بارے میں ہمارے لیے یہ وقت مقرر کیا تھا کہ تم چالیس دن سے زیادہ اسے ترک نہ کرو۔

راوی نے ایک مرتبہ دن کے بجائے لفظ رات استعمال کیا ہے۔

15- باب إِخْفَاءِ الشَّارِبِ وَاعْفَاءِ اللَّحْيِ

باب: مونچھیں چھوٹی کرنا اور داڑھی بڑھانا

15- أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى - هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ - عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَخْفُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللَّحْيَ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مونچھیں چھوٹی کرو اور داڑھی بڑھاؤ۔

شرح

علامہ ابن عبدالبر تحریر کرتے ہیں: "اہل لغت کے نزدیک "اخفاء" سے مراد بالوں کو مونڈ کر بالکل صاف کر دینا ہے۔ جبکہ

13- أخرجه الترمذی فی الادب، باب ما جاء فی قص الشارب (الحدیث 2761)۔ و أخرجه النسائی فی الزیة، اخفاء الشارب (الحدیث 5062)۔ تحفة الاشراف (3660)۔

14- أخرجه مسلم فی الطہارة، باب خصال الفطرۃ (الحدیث 51)۔ و أخرجه ابو داؤد فی الترجل، باب فی اخذ الشارب (الحدیث 4200)۔ و أخرجه الترمذی فی الادب، باب ما جاء فی توقیت فی تقليم الاظفار و اخذ الشارب (الحدیث 2758) و (2759) مطولاً۔ و أخرجه ابن ماجہ فی الطہارة و سننہ، باب الفطرۃ (الحدیث 295)۔ تحفة الاشراف (1070)۔

15- أخرجه مسلم فی الطہارة، باب خصال الفطرۃ (الحدیث 52)۔ و أخرجه النسائی فی الزیة، اخفاء الشارب و اعفاء اللحية (الحدیث 5241)۔ تحفة الاشراف (8177)۔

”اعضاء“ سے مراد بالوں کو نہ موٹنا ہے۔

اس کے بعد علامہ ابن عبد البر نے اس موضوع پر تفصیل سے بحث کی ہے کہ مونچھوں کو پست کیا جائے گا یا نہیں موٹ جائے گا؟

انہوں نے عجب کے حوالے سے امام مالک کا یہ قول نقل کیا ہے۔ مونچھوں کو موٹ دینا بدعت ہے۔ ابن عبد البر کے بیان کے مطابق امام شافعی، امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک مونچھوں کے بال چھوٹے کر کے مقابلے میں انہیں موٹ کر بالکل ختم کر دینا افضل ہے۔

16 - باب الْإِبْعَادِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْحَاجَةِ .

باب: قضاے حاجت کے لیے دور جانا

16 - أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطِيمِيُّ عُمَيْرُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ فَضِيلٍ وَعُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ قَابِطٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قُرَاحٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَلَاءِ وَكَانَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ (۱۶) عبد الرحمن بن البتراد عن سليمان بن عبد الرحمن بن أبي قُرَاحٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَلَاءِ وَكَانَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ .

(۱۶) عبد الرحمن بن البتراد عن سليمان بن عبد الرحمن بن أبي قُرَاحٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَلَاءِ وَكَانَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ .

شرح

استنجاء کے احکام

استنجاء کے آداب

مسئلہ: ہر ایسی چیز کے ذریعے استنجاء کرنا جائز ہے جو پتھر کے جیسے ہو جیسے مٹی کا ڈھیلا، مٹی، لکڑی، کپڑا، چمرا اور ان کی مانند دیگر چیزیں اس حوالے سے کوئی فرق نہیں ہوگا کہ نکلنے والی چیز عادت کے موافق ہے یا عادت کے خلاف ہے یہاں تک کہ اگر ان دونوں مقامات سے خون یا پیپ نکل آتے ہیں تو بھی پتھر کے ذریعے طہارت حاصل ہو جائے گی۔

استنجاء کرنے کے آداب میں یہ بات شامل ہے کہ بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھا جائے اور قبلہ کی طرف منہ یا پیچھ نہ کی جائے اسی طرح جس طرف سے ہوا آ رہی ہو اس طرف بھی رخ نہ کیا جائے اسی طرح سورج یا چاند کی طرف بھی رخ نہ کیا جائے۔

مسئلہ: افضل یہ ہے کہ پتھر اور پانی دونوں کے ذریعے استنجاء کرے۔ (تجبین)

۱۔ ان سدا کا رتبہ اشرف باب اصلاح اشرف

مسئلہ: استنجاء کرتے ہوئے شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہیں پکڑنا چاہیے۔ (زبدی)

مسئلہ: استنجاء کر لینے کے بعد ہاتھ بھی دھولینا چاہیے تاکہ وہ اچھی طرح صاف ہو جائے۔ روایات میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے استنجاء کر لینے کے بعد دیوار پر ہاتھ کول کر دھولیا تھا۔ (تجبین)

مسئلہ: ہمارے نزدیک اس بارے میں کھلی جگہ یا بند مکان میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ (شرح وقایہ)

مسئلہ: اسی طرح عورت اپنے بچے کو پیشاب یا پاخانہ کرواتے وقت اس کا رخ قبلہ کی طرف نہیں کرے گی۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: استنجاء کی پانچ صورتیں ہیں ان میں سے دو واجب ہیں۔

مسئلہ: پہلا واجب یہ ہے کہ جنابت، حیض یا نفاس کے بعد غسل کرتے وقت مخرج سے نجاست کو صاف کرنا تاکہ وہ باقی جسم پر نہ پھیل جائے۔

مسئلہ: دوسری صورت یہ ہے کہ جب نجاست اپنے مخرج سے تجاوز کر جائے تو امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک وہ کم ہو یا زیادہ ہو اسے دھونا واجب ہے اور زیادہ محتاط قول یہی ہے جبکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک جب وہ درہم کی مقدار سے زیادہ ہو جائے تو اسے دھونا واجب ہوگا ورنہ واجب نہیں ہوگا۔

مسئلہ: استنجاء کی تیسری قسم سنت ہے اور وہ یہ ہے کہ جب نجاست اپنے مخرج سے تجاوز نہیں کرتی تو اس وقت اسے دھولیا جائے۔

مسئلہ: استنجاء کی چوتھی قسم مستحب ہے اور وہ پیشاب کرنے کے بعد شرمگاہ کو (پانی کے ساتھ) دھونا ہے۔

مسئلہ: استنجاء کی پانچویں قسم بدعت ہے اور وہ ہوا خارج ہونے کے بعد استنجاء کرنا ہے۔ (التیاری شرح مختار)

مسئلہ: جب انسان بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جن کپڑوں میں نماز ادا کرتا ہے اس کے علاوہ کوئی دوسرا کپڑا پہن کر جائے اگر یہ اس کے لیے ممکن ہو اگر یہ نہیں ہو سکتا تو پھر اپنے کپڑوں کو نجاست اور مستعمل پانی سے بچانے کی بھرپور کوشش کرے اسی طرح سر و ہانپ کر بیت الخلاء میں جانا چاہیے اگر انگوٹھی پر اللہ تعالیٰ کا نام یا قرآن کا کچھ حصہ نقش ہو تو اسے پہن کر بیت الخلاء میں جانا مکروہ ہے۔ (سراج الوہاج)

بیت الخلاء میں داخلے کی دعا

”اے اللہ! میں ناپاکی اور ناپاک چیزوں سے تیرے لیے پناہ مانگتا ہوں۔“

مسئلہ: بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت بائیں پاؤں پہلے رکھنا چاہیے۔ (تجبین)

جواب نہیں دینا چاہیے اذان کا جواب نہیں دینا چاہیے اگر کوئی کھڑے ہو جائے تو اسے کھڑے رہنا چاہیے۔ (تجبین)

21- باب الأمر باستقبال المشرق أو المغرب عند الحاجة .

باب: قضائے حاجت کے وقت مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرنے کا حکم

22- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا عُذْرٌ قَالَ أَتَانَا مَعْمَرٌ قَالَ أَتَانَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْغَائِطُ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَكِنْ لِمَشْرِقٍ أَوْ لِمَغْرِبٍ" .

(۲۲) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص پاخانہ کرنے جائے تو قبلہ کی طرف رخ یا منہ نہ کرے بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرے۔

22- باب الرخصة في ذلك في البيوت

باب: گھروں میں اس کی اجازت

23- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ عَقِيبِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ حَبَّانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ ارْتَفَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَبَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ .

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو دو تین اینٹوں پر بیٹھ کر بیت المقدس کی طرف رخ کر کے قضائے حاجت کرتے ہوئے دیکھا۔

23- باب النهي عن مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِينِ عند الحاجة .

باب: قضائے حاجت کے وقت شرم گاہ دائیں ہاتھ سے چھونے کی ممانعت

24- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُوسٍ قَالَ أَتَانَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ - وَهُوَ الْقَنَادُ - قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذْ ذَكَرَهُ يَمِينِهِ" .

☆☆ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی

22- تقدم في الطهارة، باب النهي عن استقبال القبلة عند الحاجة (الحديث 21) .

23- أخرجه البخاري في الوضوء، باب من يبرز على لبتين (الحديث 145) مطولاً، و باب التبرز في البيوت (الحديث 148، 149) وفي فرض الخمس، باب ما جاء في بيوت أزواج النبي صلى الله عليه وسلم، و ما نسب من البيوت اليه (الحديث 3102) . و أخرجه مسلم في الطهارة، باب الاستنابة (الحديث 61) مطولاً، و (الحديث 62) نحوه . و أخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الرخص في ذلك (الحديث 12) . و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء من الرخصة في ذلك (الحديث 11) نحوه . و أخرجه ابن ماجة في الطهارة و مسها، باب الرخصة في ذلك في الكيف، و اباحت دون الصحاري (الحديث 322) . مطولاً . تحفة الاشراف (8552) .

"اے اللہ! میں خجاست اور غیث چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

19- باب النهي عن استقبال القبلة عند الحاجة .

باب: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنے کی ممانعت

20- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ سَيْكِنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْغَائِطُ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا" .

(۲۰) رافع بن اسحاق بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کو مصر میں یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ! (۲۰) مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں ان بیت الخلاء کا کیا کروں جبکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: جب کوئی شخص پاخانہ کرنے کے لیے یا پیشاب کرنے کے لیے جائے تو وہ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرے۔

شرح

احناف کے نزدیک پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ خواہ آدمی عمارت کے موجود ہو۔ احناف کے علاوہ دیگر فقہاء اس بات کے قائل ہیں۔ قضاء حاجت کے لیے تعمیر کی جانے والی جگہ (بیت الخلاء) ایسا کرنا مکروہ نہیں ہے۔

20- باب النهي عن استدبار القبلة عند الحاجة .

باب: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے کی ممانعت

21- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا لِعَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا" .

☆ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پاخانہ یا بول کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہ کرو بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو۔

☆ أخرجه البخاري في الوضوء، باب من يبرز على لبتين (الحديث 145) مطولاً، و باب التبرز في البيوت (الحديث 148، 149) وفي فرض الخمس، باب ما جاء في بيوت أزواج النبي صلى الله عليه وسلم، و ما نسب من البيوت اليه (الحديث 3102) . و أخرجه مسلم في الطهارة، باب الاستنابة (الحديث 61) مطولاً، و (الحديث 62) نحوه . و أخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الرخص في ذلك (الحديث 12) . و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء من الرخصة في ذلك (الحديث 11) نحوه . و أخرجه ابن ماجة في الطهارة و مسها، باب الرخصة في ذلك في الكيف، و اباحت دون الصحاري (الحديث 322) . مطولاً . تحفة الاشراف (8552) .

20- تقدم في الطهارة، باب النهي عن استقبال القبلة عند الحاجة (الحديث 21) .

21- أخرجه البخاري في الوضوء، باب من يبرز على لبتين (الحديث 145) مطولاً، و باب التبرز في البيوت (الحديث 148، 149) وفي فرض الخمس، باب ما جاء في بيوت أزواج النبي صلى الله عليه وسلم، و ما نسب من البيوت اليه (الحديث 3102) . و أخرجه مسلم في الطهارة، باب الاستنابة (الحديث 61) مطولاً، و (الحديث 62) نحوه . و أخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الرخص في ذلك (الحديث 12) . و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء من الرخصة في ذلك (الحديث 11) نحوه . و أخرجه ابن ماجة في الطهارة و مسها، باب الرخصة في ذلك في الكيف، و اباحت دون الصحاري (الحديث 322) . مطولاً . تحفة الاشراف (8552) .

ہے جب کوئی شخص پیشاب کرے تو وہ اپنی شرمگاہ و اعضاء ہاتھ سے نہ پکڑے۔

25- أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى - هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسُّ ذَكَرَهُ يَبْسُجُ"
 عبد اللہ بن ابوقادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب شخص بیت الخلاء میں جائے تو وہ اعضاء ہاتھ کے ذریعے اپنی شرمگاہ کو نہ چھوئے۔

24- باب الرخصة في البول في الصحراء قائما

باب: صحرائں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت

26- أَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خُزَيْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ لَبَّالٍ قَائِمًا.
 حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کھڑے کے ذخیر پر تشریف لائے تو وہاں آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

27- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ مُنْصَوِّرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ حَدَّثَهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ لَبَّالٍ قَائِمًا.
 ابوداؤد بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ کھڑے کے ذخیر پر تشریف لائے تو آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

28- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُثَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَى إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ لَبَّالٍ قَائِمًا. قَالَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ وَمَسَّ عَرَفُ خُفْيِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَنْصُورٌ الْمَسَّحَ.
 24- حرجہ اشعری فی الوضوء، باب الہی عن الاستحشاء باليمين (الحديث 153) مطبوعاً، و باب لا یمسک ذکرہ بيمينه الا باليمين (الحديث 154)، و فی الاشریہ، باب الہی عن النفس فی الالباء والحديث 5630) مطبوعاً، و ذکرہ مسلم فی الطہارۃ، باب النہی عن الاستحشاء بالیمن (الحديث 63) مطبوعاً، (الحديث 64) و (الحديث 65) مطبوعاً، و اخرجہ ابوداؤد فی الطہارۃ، باب کراهیۃ مس الذکر بالیمن فی الالباء (الحديث 31) مطبوعاً، و اخرجہ الترمذی فی الطہارۃ، باب ما جاء فی کراهیۃ الاستحشاء بالیمن (الحديث 15)، و اخرجہ السانی فی الطہارۃ، باب لیس فی مس الذکر بالیمن عند الحاجة والحديث 25) بنحوہ، و الہی عن الاستحشاء بالیمن (الحديث 47، 48)، و اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ، و صہا، باب کراهیۃ مس الذکر بالیمن و الاستحشاء بالیمن (الحديث 310) بنحوہ، و الحديث عند مسلم فی الاشریہ، کراهیۃ مس النفس فی الالباء و استحباب النفس ثلاثاً خارج الالباء (الحديث 121)، تحفة الاشراف (12105).

25- مسلم فی الطہارۃ، باب الہی عن مس الذکر بالیمن عند الحاجة (الحديث 24).
 26- تقدم فی الطہارۃ، الرجوع فی ترک ذلک (الحديث 18).
 27- تقدم فی الطہارۃ، الرجوع فی ترک ذلک (الحديث 18).
 28- تقدم فی الطہارۃ، الرجوع فی ترک ذلک (الحديث 18).

مسئلہ: جانور کو ذبح کرنے کے بعد جو خون اس کی رگوں میں باقی رہ جاتا ہے اگر وہ بہت سخت کپڑے پر لگ جائے تو بھی کپڑا خراب نہیں ہوتا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: گوشت میں باقی رہ جانے والے خون کا بھی یہی حکم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ خون جاری نہیں ہوتا۔ (مبیط سرخس)

مسئلہ: اگر جاری خون گوشت میں لگ جاتا ہے تو وہ ناپاک ہوگا۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: جگر اور کلی کا خون نجس نہیں ہوتا۔ (غزالی التادی)

مسئلہ: پھسر پتو جوں کا خون پاک ہے اگر چہ زیادہ ہو۔ (سراج المؤمن)

مسئلہ: پھلی اور پانی میں رہنے والے جانوروں کا خون امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک کپڑے کو ناپاک نہیں کرتا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: پاک پانی میں نجس مٹی ملا دی جائے یا نجس پانی میں پاک مٹی ملا دی جائے تو اس کا مفلوہ نجس ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی کتا کسی شخص کے کسی عضو یا کپڑے کو پکڑ لیتا تو جب تک اس پر کتے کے لعاب کی تری ظاہر نہیں ہوتی اس وقت تک وہ نجس شمار نہیں ہوگا۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: چیتے شیر اور ہاتھی کا لعاب نجس ہے اگر اس کی سونڈ سے کسی کپڑے پر لعاب گر جاتا ہے تو وہ کپڑا ناپاک ہو جائے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: جب کسی ایک ہی چیز پر خفیف اور غلیظ دونوں طرح کی نجاستیں لگ جاتی ہیں تو خفیف نجاست غلیظ کے تابع ہو جائے گی۔ (ظہیر)

28- باب البول في الاناء

باب: پیشاب کے مخصوص برتن میں پیشاب کرنا

32- أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي حُكَيْمَةُ بِنْتُ أُمِّمَةَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ يَبُولُ فِيهِ وَيَضَعُهُ تَحْتَ السَّرِيرِ.
 حکیمہ بنت امیمہ اپنی والدہ سیدہ امیمہ بنت رقیقہ کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا ایک نکرہ کا پتلا مخصوص برتن تھا جس میں آپ ﷺ پیشاب کیا کرتے تھے آپ اسے اپنی چارپائی کے نیچے رکھ دیا کرتے تھے۔

29- باب البول في الطست

طشت میں پیشاب کرنا

32- اخرجہ ابوداؤد فی الطہارۃ، باب فی الرجل یبول باللیل فی الاناء ثم یضعہ عندہ (الحديث 24) تحفة الاشراف (15782).

عَنْ نَّاسٍ غَيْرِ أَبِي عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا نبی اکرم ﷺ اس وقت پیشاب کر رہے تھے اس شخص نے آپ کو سلام کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔

34- باب رَدِّ السَّلَامِ بَعْدَ الْوُضُوءِ -

باب: وضو کرنے کے بعد سلام کا جواب دینا

38- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَخْبَانَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنٍ أَبِي سَائِسَانَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُصَيْبٍ أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتَّى تَوَضَّأَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّ عَلَيْهِ.

☆ حضرت مہاجر بن قنصلؓ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا نبی اکرم ﷺ اس وقت پیشاب کر رہے تھے تو آپ نے انہیں سلام کا جواب نہیں دیا پھر آپ نے وضو کیا جب آپ نے وضو کر لیا تو پھر ان کے سلام کا جواب دیا۔

35- باب النَّهْيِ عَنِ الْإِسْطِطَابَةِ بِالْعَظَمِ -

ہڈی کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت

39- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ بْنِ سَلَةَ الْخَزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُسْتَطَبَ أَخَذَ كُمَ بِعَظْمٍ رَدَّوْهُ.

☆ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص ہڈی یا مٹکی کے ذریعے استنجاء کرے۔

شرح

ماہرینی فرماتے ہیں ہڈی اور مٹکی کے ذریعے استنجاء کی ممانعت کا تعلق ہے تو اس بارے میں علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ثوری شافعی احمد اسحاق اور اہل خاہر اس بات کے قائل ہیں۔ ہڈی کے ذریعے استنجاء کرنا جائز نہیں ہے۔ ان حضرات نے اس بارے میں حدیث کے ظاہر کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے ابن قدامہ نے کتاب "المغنی" میں یہ بات تحریر کی ہے مگر اور 38- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب إيراد السلام وهو بول الحديث (17) مطرولاً. وأخرجه ابن ماجه في الطهارة ومنتها، باب الرجل يمسك عليه وهو بول الحديث (350) مطرولاً. نسخة الاشراف (11580).

ہڈیاں (کپڑے کے چھوٹے ٹکڑے) اور ہر وہ چیز جس کے ذریعے منڈی حاصل کی جاسکتی ہے جیسے پتھر وغیرہ (ان کے ساتھ استنجاء کیا جاسکتا ہے) البتہ مٹکی ہڈی اور انانج کے ساتھ نہیں کیا جاسکتا۔ خواہ وہ انانج مام خوراک میں شامل ہو یا نہ ہو اس کے ساتھ استنجاء کرنا جائز نہیں ہے۔ مٹکی یا ہڈی کے ساتھ استنجاء کرنا جائز نہیں ہے خواہ وہ پاک ہوں یا پاک نہ ہوں ثوری شافعی اسحاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

36- باب النَّهْيِ عَنِ الْإِسْطِطَابَةِ بِالرُّوْثِ -

مٹکی کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت

40- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْقَعْقَاعُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّمَا آتَا لَكُمْ مِنْ الرُّوْثِ أَعْلَمُكُمْ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْخَلَاءِ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدِيرُهَا وَلَا يَسْتَنْجِ بِمِصْبَحٍ" وَكَانَ يَأْمُرُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ نَقِيَّةٍ.

وہ ہر وہ چیز نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، میں تمہارے لیے باپ کی طرح ہوں میں سنا جب کوئی شخص بیت الخلاء میں جائے تو وہ قبلہ کی طرف رخ نہ پھیندے نہ اپنے دائیں ہاتھ کے

اکرم ﷺ لوگوں کو تمن پتھر کے ذریعے استنجاء کرنے کی ہدایت کرتے تھے آپ انہیں مٹکی سے منع کرتے تھے۔

فَهِ عَنِ الْإِسْطِطَابَةِ فِي الْإِسْطِطَابَةِ بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ

اصل کرتے ہوئے تین پتھروں سے کم پر اکتفاء کرنے کی ممانعت

نِسْطَانِ قَالَ أَخْبَانَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَزَلٍ أَنَّ صَاحِبَكُمْ لِيَعْلَمَكُمْ حَتَّى الْخِرَائَةِ. قَالَ أَحَلَّ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ أَوْ نَكُنَّ بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ.

☆ حضرت اسحاقؓ بیان کرتے ہیں اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص ہڈی یا مٹکی کے ذریعے استنجاء کرے۔

☆ أخرجه أبو داود في الطهارة، باب إيراد السلام وهو بول الحديث (17) مطرولاً. وأخرجه ابن ماجه في الطهارة ومنتها، باب الرجل يمسك عليه وهو بول الحديث (350) مطرولاً. نسخة الاشراف (11580).
☆ بغيره السائي نسخة الاشراف (9635).
☆ أخرجه الترمذي في الطهارة، باب السجاء بالحجارة (الحديث 16) مطرولاً. وأخرجه السائي في الطهارة، حديث (49). وأخرجه ابن ماجه في الطهارة وسجاء، باب لاسجاء بالحجارة والنهي عن لروث والرمه لاشراف (4505).

عبدالرحمن بن یزید حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے ان سے کہا: آپ کے آقا نے آپ کو ہر چیز کی تعلیم دی ہے یہاں تک کہ قضاے حاجت کا طریقہ بھی بتایا ہے تو حضرت سلمان فرمایا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم پانچ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کریں ہم اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کریں یا ہم تین پتھروں سے کم پر استنجاء کریں (ان سب چیزوں سے منع کیا ہے)۔

شرح استنجاء کے حکم کے حوالے سے احناف کی یہ رائے ہے: عام عادت کے اعتبار سے جب تک نجاست اپنے عورت سے نہ ہو کرے اس وقت تک استنجاء کرنا سنت مؤکدہ ہے یہ حکم مردوں اور خواتین دونوں کے لیے ہے۔

اس کی دلیل احناف نے یہ پیش کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "استنجاء کرنے کے لیے جو شخص پتھر استعمال کرے وہ طاق تعداد میں نہیں استعمال کرے جو ایسا کرے گا تو اس پر اچھا کیا اور جو نہیں کرتا تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ (ابوداؤد ابن ماجہ مسند احمد سنن بیہقی ابن حبان) لیکن اگر نجاست اپنے عورت سے تھماؤ کر جاتی ہے تو اگر تھماؤ کرنے والی نجاست کی مقدار ایک درہم جتنی ہو تو اس کے ذریعے صاف کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

دیگر فقہاء اس بات کے قائل ہیں: "سبیلین" سے عام عادت کے مطابق خارج ہونے والی ہر چیز کے لیے استنجاء پتھر کے ذریعے نہیں صاف کرنا واجب ہے۔ عام عادت کے مطابق خارج ہونے والی چیزوں میں پیشاب پانچ یا پیشاب شامل ہیں۔

ان حضرات نے اپنے موقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور تپاکی سے لعلق رہو۔" یہاں "امر" کا سبب استعمال کیا گیا ہے۔

اس حکم میں عمومی مفہوم پایا جاتا ہے اور یہ ہر جگہ اور محل کو عام ہوگا خواہ اس کا تعلق لباس کے ساتھ ہو یا جسم کے ساتھ ہو۔ ان حضرات نے اپنے موقف کی تائید میں یہ دلیل بھی پیش کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص تین پتھروں سے کم کے ذریعے استنجاء نہ کرے۔" حدیث کے یہ الفاظ امام مسلم نے نقل کیے ہیں۔

امام ابوجعفر طحاوی کی تحقیق: اس موضوع سے متعلق امام ابوجعفر طحاوی نے بعض روایات نقل کی ہیں انہیں نقل کرتے ہوئے امام ابوجعفر طحاوی نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے یہ ثابت ہوتا ہے نبی اکرم ﷺ نے سابقہ ذکر شدہ آثار میں طاق تعداد میں پتھر استعمال کرنے کا جو حکم دیا ہے وہ طاق تعداد کے استنجاء کے طور پر ہے یہ لازم نہیں ہے اس کے بغیر استنجاء کرنا جائز

"کچھ حضرات نے اس رائے کو اختیار کیا ہے: استنجاء کرتے وقت تین سے کم پتھر استعمال کرنا جائز نہیں ہیں اور انہوں نے دلیل کے طور پر وہ روایات نقل کی ہیں جنہیں ابھی ہم ذکر کر چکے ہیں۔

بعض دیگر حضرات نے اس کے برعکس رائے پیش کی ہیں وہ یہ کہتے ہیں: جب انسان (استنجاء کرتے ہوئے) پتھر استعمال کرے تو اتنے استعمال کرنے چاہئیں جس کے ذریعے گندگی صاف ہو جائے خواہ وہ تین ہوں یا اس سے زیادہ ہوں یا اس سے کم ہوں طاق تعداد میں ہو یا طاق تعداد میں نہ ہو تو وہ شخص پاک ہو جاتا ہے۔

ان حضرات نے اس بارے میں یہ دلیل پیش کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہاں طاق تعداد میں (پتھر لانے کا) جو حکم دیا ہے اس میں اس بات کا احتمال پایا جاتا ہے طاق تعداد استعمال کرنا استحب کے طور پر ہو ایسا نہ ہو کہ جو شخص طاق تعداد میں نہیں استعمال نہ کرے وہ پاک ہی نہ ہو اور اس میں اس بات کا بھی احتمال پایا جاتا ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ تعداد اس حوالے سے متعین کی ہو جو شخص طاق تعداد میں نہیں استعمال نہ کرے وہ (شرعی طور پر) پاک شمار نہ ہو۔

تو اب ہم اس بات کا جائزہ لیں گے: کیا ہمیں اس حوالے سے کوئی ایسی روایت ملتی ہے؟ جو اس بارے میں ہماری رہنمائی کر سکے!

اس حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "جو شخص سر نہ لگائے وہ طاق تعداد میں لگائے جو ایسا کرے گا تو اس نے اچھا کیا اور جو ایسا نہیں کرتا تو اس میں (شرعی اعتبار سے) کوئی حرج نہیں ہے اور جو شخص (استنجاء کرتے ہوئے) پتھر استعمال کرے وہ طاق تعداد میں کرے جو ایسا کرے گا اس نے اچھا کیا (اور جس نے ایسا نہ کیا تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں) اور جو شخص کسی (تیلی وغیرہ کے ذریعے دانتوں کا خلال کرے اسے) خلال کے نتیجے میں نکلنے والی چیز کو پھینک دینا چاہیے (اور جو شخص زبان کے ذریعے نکل کر (دانتوں میں سے کوئی چیز نکال دے) اسے وہ نکل لینی چاہیے جو شخص ایسا کرے گا تو اس نے اچھا کیا اور جو نہیں کرے گا تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے جو شخص قضاے حاجت کرنے کے لیے آئے اسے پردہ کر لینا چاہیے یہاں تک کہ پردہ کرنے کے لیے اسے نیلے ملے تو اسے ہی اکٹھا کر کے اس کے ذریعے پردہ کرے کیونکہ شیطان آدم کی شرمگاہوں کی کھلیتا ہے۔"

اس کے بعد امام ابوجعفر طحاوی نے یہ بات بیان کی ہے یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

"جو شخص (استنجاء کرتے ہوئے) پتھر استعمال کرے تو وہ طاق تعداد میں استعمال کرے اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اچھا کرتا ہے اگر وہ ایسا نہیں بھی کرتا تو کوئی حرج بھی نہیں ہے۔"

(امام ابوجعفر طحاوی نے یہ بات بیان کی ہے) اس سے یہ ثابت ہوتا ہے نبی اکرم ﷺ نے سابقہ ذکر شدہ آثار میں طاق تعداد میں پتھر استعمال کرنے کا جو حکم دیا ہے وہ طاق تعداد کے استحب کے طور پر ہے یہ لازم نہیں ہے اس کے بغیر استنجاء کرنا جائز

ہی نہیں ہے۔

اس کے بعد امام ابو جعفر طحاوی نے یہ بات بیان کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت نقل کی گئی ہے جو اس مفہوم کی وضاحت کرتی ہے۔
”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا آپ ﷺ قضاے حاجت کے لیے تشریف لے گئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تین پتھر لا دو۔ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے انہیں تلاش کیا تو مجھے دو پتھر اور ایک میٹھی ملی تو نبی اکرم ﷺ نے میٹھی کو پھینک دیا اور پتھر لے لیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (میٹھی) ناپاک ہوتی ہیں۔“

اس کے بعد ابو جعفر طحاوی نے اسی روایت کی ایک اور سند نقل کی ہے پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے نبی اکرم ﷺ قضاے حاجت کے لیے ایک ایسے مقام پر موجود تھے جہاں پتھر نہیں تھے کیونکہ آپ ﷺ کا حضرت عبداللہ کو یہ کہنا: مجھے تین پتھر لا دو یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے وہاں ایسی صورت حال تھی کیونکہ اگر نبی اکرم ﷺ کے پاس پتھر موجود ہوتے تو آپ ﷺ کو دوسرے کو کہنے کی ضرورت نہیں تھی وہ آپ ﷺ کو پتھر لا کر دے۔ پھر جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں دو پتھر اور ایک میٹھی لے کر حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے میٹھی کو ایک طرف کر دیا اور دو پتھر لے لیے۔

یہ بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس وقت دو پتھر استعمال کیے ہوں گے۔

اور یہ اس بات پر بھی دلالت کرتا ہے نبی اکرم ﷺ کے نزدیک ان دونوں پتھروں کے ذریعے طہارت حاصل کرنا اسی طرح جائز ہے جس طرح تین پتھروں کے ذریعے طہارت حاصل کرنا جائز ہے۔

کیونکہ اگر تین سے کم پتھروں کے ذریعے طہارت حاصل کرنا جائز نہ ہوتا تو نبی اکرم ﷺ دو پتھروں پر اکتفاء نہ کرتے۔ اور آپ ﷺ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دینے دو آپ ﷺ کے لیے تیسرا پتھر تلاش کر کے لائیں تو آپ ﷺ کا اس عمل کو ترک کرنا اس بات کی دلیل ہے: آپ ﷺ نے صرف دو پتھروں پر اکتفاء کیا۔

...—...—...—...

38 - باب الرخصة في الاستطابة بحجرين .

باب: دو پتھروں کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنے کی اجازت

42 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ لَيْسَ أَبُو عُبَيْدَةَ ذَكَرَهُ

وَلَكِنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطُ

42 - أخرجه الترمذي في المعجم، باب لا يستحي بروت (الحديث 156). وأخرجه ابن ماجه في الطهارة وستهاء، باب الاستنجاء بالحجارة و

وَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالتَّمَسْتُ الْثَالِثَ فَلَمْ أَجِدْهُ فَأَخَذْتُ رَوْثَةً فَاتَيْتُ بِهِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَآلَقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ "هَذِهِ رِثْمٌ".
قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّثْمُ طَعَامُ الْحِجْرِ .

☆ ☆ عبد الرحمن بن اسد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ قضاے حاجت کے لیے تشریف لے گئے آپ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں آپ کو تین پتھر لا کر دوں مجھے دو پتھر ملے لیکن میں نے جب تیسرا پتھر تلاش کیا تو وہ مجھے نہیں ملا۔ تو میں نے ایک میٹھی لی اور انہیں لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا نبی اکرم ﷺ نے پتھر لے لیے اور میٹھی کو پھینک دیا اور فرمایا: یہ ناپاک ہے۔
امام ابو عبد الرحمن نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میٹھی جنات کی خوراک ہے۔

39 - باب الرخصة في الاستطابة بحجر واحد .

باب: ایک پتھر کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنے کی اجازت

43 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا اسْتَجَمَرْتَ فَأَوْبِرْ".

☆ ☆ سلمہ بن قیس نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ جب تم نے استنجاء کرنا ہو تو طاق پتھر کے ذریعے کرو۔

40 - باب الاجتزاء في الاستطابة بالحجارة دون غيرها .

باب: پاکیزگی حاصل کرتے ہوئے کسی اور چیز کی بجائے پتھر پر اکتفاء کرنا

44 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَلْيَسْتَبْ بِهَا فَإِنَّهَا تَجْزِي عَنْهُ".

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص پاخانہ کرنے کے لیے جائے تو وہ اپنے ساتھ تین پتھر لے اور ان کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرے تو یہ چیز اس کے لیے کافی ہوگی۔

41 - باب الاستنجاء بالماء .

باب: پانی کے ذریعے استنجاء کرنا

43 - أخرجه الترمذي في المعجم، باب الاستنجاء بالحجارة (الحديث 27). وأخرجه النسائي في الطهارة، الأمر بالاستنجاء (الحديث 89). وأخرجه ابن ماجه في الطهارة وستهاء، باب المبالغة في الاستنجاء (الحديث 406). تحفة الاشراف (4556).

44 - أخرجه ابو داود في الطهارة، باب الاستنجاء بالحجارة (الحديث 40). تحفة الاشراف (15757).

45- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَانَا النَّضْرُ قَالَ أَخْبَانَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخِزْيَاءَ أَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ مَعِيَ نَحْمِي إِذَا وَدَّ قَيْنَ مَاءٍ فَيَسْتَجِي بِالْمَاءِ .

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تھے تو ہم (پانی اٹھا کر) ساتھ جاتا تھا میرے ساتھ ایک لڑکا بھی ہوتا تھا ہمارے پاس پانی کا برتن ہوتا تھا تو نبی اکرم ﷺ پانی کے ذریعے

استنجاء کیا کرتے تھے۔ 46- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَرَّ نَزْوًا جُكْرًا أَزْ

بَسِطُوا بِالْمَاءِ فَإِنِّي أَسْمِعُهُمْ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْعُلُهُ . (۳۶) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرماتے ہیں کہ تم لوگ اپنے شوہروں کو یہ کہو کہ وہ پانی کے ذریعے استنجاء کیا کریں کیونکہ مجھ

42- باب التَّهْنِي عَنْ الْإِسْتِجْاءِ بِالْيَمِينِ .

باب: دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت

47- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ أَخْبَانَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي إِيَّانِهِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسُّ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسُ بِيَمِينِهِ ."

☆ حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص کچھ پئے تو وہ برتن میں سانس نہ لے اور جب کوئی شخص تھوئے حاجت کے لیے جائے تو وہ اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی شرم گاہ کو نہ چھوئے اور دائیں ہاتھ کے ذریعے اُسے صاف نہ کرے۔

48- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّهَابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ وَأَنْ يَمَسَّ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ وَأَنْ يَسْتَيْطِبَ بِيَمِينِهِ .

45- أخرجه البخاري في الرضوء، باب الاستنجاء بالماء (الحديث 150)، و باب من حمل معه الماء لظهوره (الحديث 151) مختصراً، و باب حمل العرة مع الماء في الاستنجاء (الحديث 152)، و باب ما جاء في غسل البول (الحديث 217) بنحوه، و في الصلاة، باب الصلاة إلى المزر (الحديث 500) بنحوه . و أخرجه مسلم في الطهارة، باب الاستنجاء بالماء من التبرز (الحديث 69 و 70) و (الحديث 71) بنحوه . و أخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الاستنجاء بالماء (الحديث 43) . تحفة الاشراف (1094) .

46- أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الاستنجاء بالماء (الحديث 19) . تحفة الاشراف (17970) .

47- تقديم في الطهارة، باب النهي عن مس الذكر باليمين عند الحاجة (الحديث 24) .

48- تقديم في الطهارة، باب النهي عن مس الذكر باليمين عند الحاجة (الحديث 24) . والنهي عن الاستنجاء باليمين (الحديث 47) .

☆ ☆ ابوقادہ کے صاحب زادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی کچھ پیتے ہوئے برتن میں سانس لے یا دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی شرم گاہ کو چھوئے یا دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کرے۔

49- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَشُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّا لَنَرِي صَاحِبَكُمْ يَعْلَمُكُمْ الْخِرَائَةَ . قَالَ أَجَلُ نَهَانَا أَنْ يَسْتَجِي أَحَدُنَا بِيَمِينِهِ وَيَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَقَالَ "لَا يَسْتَجِي أَحَدُكُمْ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ ."

☆ ☆ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے ان سے کہا کہ ہم نے یہ بات دیکھی ہے کہ آپ کے آقا نے آپ کو استنجاء کرنے کی بھی تعلیم دی ہے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا ہی ہے آپ ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کرے یا قبلہ کی طرف رخ کر کے استنجاء کرے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی بھی شخص تین پتھروں سے کم سے استنجاء نہ کرے۔

43- باب ذَلِكَ الْيَدِ بِالْأَرْضِ بَعْدَ الْإِسْتِجْاءِ .

باب: استنجاء کرنے کے بعد زمین پر ہاتھ ملنا

50- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَلَمَّا اسْتَجَى ذَلِكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ .

☆ ☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا (وضو سے پہلے) جب آپ نے استنجاء کیا تو آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا۔ 51- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ - يَعْنِي ابْنَ حَرْبٍ - قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَتْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى الْخَلَاءَ فَقَضَى الْحَاجَةَ ثُمَّ قَالَ "يَا جَرِيرُ هَاتِ طَهُورًا . " فَأَتَيْتُهُ بِالْمَاءِ فَاسْتَجَى بِالْمَاءِ وَقَالَ بِيَدِهِ فَذَلِكَ بِهَا الْأَرْضُ .

☆ ☆ ابراہیم بن جریر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا نبی اکرم ﷺ تھوئے حاجت کے لیے تشریف لے گئے آپ نے اپنی حاجت کو پورا کیا اور پھر ارشاد فرمایا: اے جریر! وضو کے لیے پانی لے کر

49- تقديم في الطهارة، النهي عن الكفء في الاستطابة بأقل من ثلاثة أحجار (الحديث 41) .

50- أخرجه النسائي . تحفة الاشراف (14887) .

51- أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب من ذلك يده بالأرض بعد الاستنجاء (الحديث 359) بنحوه مختصراً . تحفة الاشراف (3207) .

آؤ میں پانی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پانی کے ذریعے استنجاء کیا پھر آپ نے اپنے دست مبارک اوردست پر گڑا۔

امام ابو عبد الرحمن نسائی بیحد فرماتے ہیں: یہ روایت شریک کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔ واللہ اعلم

44- باب التَّوَقُّيْتِ فِي الْمَاءِ .

باب پانی کی مقدار متعین کرنا

52- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُعْتَمِدٍ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ بَيْنَهُ مِنَ الثَّوَابِ وَالسَّبَاحِ . فَقَالَ "إِذَا كَانَ الْمَاءُ فَلَئِنْ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ ."

☆ عبد اللہ بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے اس پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں جانور اور درندے آکر پیچے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

شرح

احناف اس روایت کو تسلیم نہیں کرتے ہیں؛ احناف نے یہ بات بیان کی ہے: سند اور متن دونوں حوالوں سے اس روایت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

احناف نے دوسرا نکتہ یہ اٹھایا ہے: حدیث میں لفظ دو قلے یعنی کچی مٹی کے بنے ہوئے دو گھڑے استعمال ہوئے ہیں؛ گھڑے کی مقدار کیا ہوگی؟ اس کا کہیں ذکر نہیں ہے تو جب اس کی مقدار مجہول ہو جائے گی تو ہم اس کی بنیاد پر کوئی حکم نہیں کر سکیں گے۔

اس کے مقابلے میں نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر یہ بات ثابت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کیونکہ اس نے پھر اسی پانی سے غسل کرنا ہوگا۔"

اس بارے میں امام مسلم بیحد نے باقاعدہ ایک باب کے تحت تین روایات نقل کی ہیں ان میں ایک حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور بقیہ دو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں ان کے الفاظ میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن ان سب نفس مشمون یہی ہے "ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہیں کیا جاتا۔"

امام نسائی بیحد نے جو روایت نقل کی ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے اگر پانی کی مقدار دو قلے ہو تو اس میں نجاست شامل

52- اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ، باب ما یحس الماء (لحدیث 63)، وہابی فی المیاء، باب التوقیت فی الماء (الحدیث 327) . تحفة الاشراف (7272) .

ہونے سے وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

اگر اس روایت کو درست تسلیم کر لیا جائے تو اس سے یہ ثابت ہوگا اگر کسی جگہ پر دو قلے کی مقدار میں پانی موجود ہو اور کوئی شخص اس پانی میں پیشاب کر دے تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوگا لیکن اس بات کو کوئی بھی تسلیم نہیں کرے گا اور احناف بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

.....

45- باب تَرْكِ التَّوَقُّيْتِ فِي الْمَاءِ .

باب: پانی کی کوئی مقدار متعین نہ کرنا

53- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَعُوهُ لَا تُزِدْهُ . " فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ . قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي لَا تَقْطَعُوا عَلَيْهِ .

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا، ایک شخص اٹھ کر اُسے مارنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو تم اسے کچھ نہ کہو جب وہ فارغ ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے پانی کا ڈول منگوایا اور اس جگہ پر بہا دیا۔

امام ابو عبد الرحمن فرماتے ہیں: اس روایت کے الفاظ کا مطلب ہے کہ تم اس کو پیشاب کرنے کے دوران میں نہ روکو۔

54- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ .

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک آدمی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ پانی کا ایک ڈول اس پر بہا دیا جائے۔

55- أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبِئَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى الْمَسْجِدِ فَبَالَ فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اتْرُكُوهُ . " فَتَرَكَوْهُ حَتَّى بَالَ ثُمَّ

53- اخرجہ البخاری فی الادب، باب الرفق فی الامر کلہ (الحدیث 6065) . و اخرجہ مسلم فی الطہارۃ، باب و حوب غسل البول وغیرہ من النجاسات اذا حصلت فی المسجد، و ان الارض تطهر بالماء من غیر حاجة الی حفرها (الحدیث 98) . و اخرجہ السانی فی المیاء، باب التوقیت فی الماء (الحدیث 328) . و اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سننہا، باب الارض بصبھا البول کیف تغسل (528) . تحفة الاشراف (290) .

54- اخرجہ البخاری فی الوضوء، باب صب الماء علی البول فی المسجد (الحدیث 221) بحوہ . و اخرجہ مسلم فی الطہارۃ، باب و حوب غسل البول وغیرہ من النجاسات اذا حصلت فی المسجد و ان الارض تطهر بالماء من غیر حاجة الی حفرها (الحدیث 99) . و اخرجہ السانی فی الطہارۃ، ترک التوقیت فی الماء (الحدیث 55) . تحفة الاشراف (1657) .

55- تقدیم فی الطہارۃ، ترک التوقیت فی الماء (الحدیث 54) .

أَمْرٌ بِذَلِكَ فَصَبَّ عَلَيْهِ . حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک آدمی مسجد میں آیا اس نے وہاں پیشاب کر دیا لوگوں نے اسے چیخ کر روکنے کی کوشش کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے کرنے دو تو لوگوں نے اسے چھوڑ دیا اس نے پیشاب کر لیا تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اس جگہ پر پانی کا ڈول بہا دیا گیا۔

56- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "ذُكُوا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا يُعْتَمُّ مَيْسَرِينَ وَلَكُمُ تَبَعُوا مُعْتَبَرِينَ" . حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک دیہاتی مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اسے کرنے دو بعد میں پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دینا تم لوگوں کو آسانی فراہم کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے تمہیں تنگی پیدا کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا۔

46- باب الْمَاءِ الدَّائِمِ

باب: بٹھہرے ہوئے پانی کا حکم

57- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَتَوَضَّأُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ" . قَالَ عَوْفٌ وَقَالَ خِلَاسٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص بٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ وہ بعد میں اسی سے وضو کرے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

شرح

اس حدیث کا بنیادی مضمون نجاست کے احکام ہیں۔ جو ہم اس سے پہلے تفصیل کے ساتھ حدیث: 31 کے تحت ذکر کر چکے ہیں۔

58- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . 56- أخرجه البخاري في الوضوء، باب صب الماء على النبل في المسجد (الحديث 220)، وفي الادب، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم و يسروا ولا تمسروا، (الحديث 6128)، وأخرجه النسائي في المياه، باب التوقيت في الماء (الحديث 329)، تحفة الاشراف (14111)، 57- أخرجه النسائي، تحفة الاشراف (12304)، 58- أخرجه النسائي، تحفة الاشراف (14579).

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَتَوَضَّأُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ" . قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَ يَعْقُوبُ لَا يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ إِلَّا بِدِينَارٍ .

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص بٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے پھر وہ اسی سے غسل بھی کرے گا۔

امام ابو عبد الرحمن نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کے راوی یعقوب اس روایت کو ایک دینار کے عوض میں بیان کیا کرتے تھے۔

شرح

یعقوب نامی یہ راوی یعقوب بن ابراہیم بن کثیر العبدی القیسی ہیں۔ ان کی کنیت "ابو یوسف" ہے اور اسم منسوب "دورقی" ہے۔ ان کا انتقال 252 ہجری میں ہوا۔ یہ امام نسائی کے استاد ہیں۔

47- باب مَاءِ الْبَحْرِ

باب: سمندر کے پانی کا حکم

59- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرَكُوبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَتَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هُوَ الطَّهُّورُ مَاءُ الْبَحْرِ الْحِلُّ مَبْتَنُهُ" .

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم لوگ سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی ساتھ لے کر جاتے ہیں اگر اس کے ذریعے ہم وضو کرتے ہیں تو خود پیا سے رہ جائیں گے تو کیا ہم سمندر کے پانی کے ذریعے وضو کر لیا کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

شرح

سمندر کا پانی پاک ہوتا ہے جس طرح دیگر پانی پاک ہوتے ہیں۔

59- أخرجه ابو داود في الطهارة، باب الوضوء بماء البحر (الحديث 83)، وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في ماء البحر انه طهور (الحديث 69)، وأخرجه النسائي في المياه، الوضوء بماء البحر (331) وفي الصيد والذى يباح، باب ميتة البحر (الحديث 4361)، وأخرجه ابن ماجه في الطهارة و سنتها، باب الوضوء بماء البحر (الحديث 386) وفي الصيد، باب الطافي من صيد البحر (الحديث 3246) مختصراً تحفة الاشراف (14618).

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور عام فقہاء اسی بات کے قائل ہیں۔
حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو ثقات کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ان حضرات نے سمندر کے پانی کے ذریعے وضو کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔
امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی حدیث نقل کی ہے اس کے بعد وہ تحریر کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں جن میں سے حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس ثقات شامل ہیں۔ ان حضرات کے نزدیک سمندر کے پانی کے ذریعے (وضو یا غسل کرنے) میں کوئی حرج نہیں ہے۔
جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے سمندر کے پانی کے ذریعے وضو کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے ان میں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو ثقات شامل ہیں۔
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آگ ہے۔

48- باب الوضوء بالثلج

باب: برف کے ذریعے وضو کرنا

60- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ الْقَنْقَاعِ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَغْتَبَ الصَّلَاةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً فَقُلْتُ يَا أَبَا أُمَيٍّ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ لِي سَكَتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ "أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِذْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّئْنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرْدِ"

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں تھوڑی دیر خاموش رہا کرتے تھے ایک مرتبہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے والدین آپ پر قریبان ہوں! تکبیر تحریر اور قرأت کے درمیان آپ اس دوران خاموش ہوتے ہیں تو آپ کیا پڑھتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں:

۱ (جامع ترمذی 10001)

60- أخرجه البخاري في الاذان، باب ما يقول بعد التكبير (الحديث 744). وأخرجه مسلم في المصاحد ومواضع الصلاة، باب ما يقال بين التكبير والإحرام والقراءة (الحديث 147). وأخرجه ابن داود في الصلاة، باب السكوت عند الإفتاح (الحديث 781). وأخرجه النسائي في المنهاج، باب الوضوء بماء الثلج والبرد (333) مختصراً، وفي الإفتاح، باب الدعاء بين التكبير والقراءة (الحديث 894). وأخرجه ابن ماجه في إمامة الصلاة والسليها، باب الإفتاح لأصالة (الحديث 805). والحديث عند النسائي في الإفتاح، سكوت الإمام بعد الإفتاح الصلاة (الحديث 893). نسخة الإشراف (14896).

"اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فیصلہ پیدا کر دے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان کیا ہے اور میری خطاؤں کو اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اے اللہ! میری خطاؤں کو برف پانی اور اولوں کے ذریعے دھو دے۔"

49- باب الوضوء بماء الثلج

باب: برف کے پانی کے ذریعے وضو کرنا

61- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ"

☆ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

"اے اللہ! برف اور اولوں کے پانی کے ذریعے میری خطاؤں کو دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل سے پاک کرتا ہے۔"

50- باب الوضوء بماء البرد

باب: اولوں کے پانی سے وضو کرنا

62- أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ شَهِدْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى مِيتَةٍ فَمَسَحَتْ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَآكِرْهُ نُزُلَهُ وَأَوْسِعْ مَذْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ"

☆ جبیر بن نفیر بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا انہوں نے فرمایا: میں نے دیکھا ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی نماز جنازہ ادا کی تو میں نے آپ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

"اے اللہ! اس کی مغفرت کر دے اس پر رحم کر اس کو عافیت نصیب کر اس سے درگزر کر اس کی اچھی طرح سے

مہمان نوازی کر اس کی قبر کو کشادہ کر دے اور اسے پانی برف اور اولوں کے ذریعے دھو دے اور اس کو اس کی

61- أخرجه النسائي، وسنن أبي العباس، باب الوضوء بماء الثلج والبرد (الحديث 332). نسخة الإشراف (16779).
62- أخرجه مسلم في الجنائز، باب الدعاء للميت في الصلاة (الحديث 85 و 86) مطولاً. وأخرجه الترمذی في الجنائز، باب ما يقول في الصلاة على الميت (الحديث 1025) بحو، مختصراً. وأخرجه النسائي في الجنائز، الدعاء (الحديث 1982 و 1983) مطولاً، وهو في عمل اليوم والليلة، نوح آخر من الدعاء (الحديث 1087) من نفس الطريق. نسخة الإشراف (10901).

خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتے ہیں۔

51- باب سُورِ الْکَلْبِ .

باب: کتے کے جوٹھے کا حکم

63- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَخَذَ كُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ".

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کتا کسی کے برتن میں سے کچھ پی لے تو وہ شخص اس کو سات مرتبہ دھوئے۔

شرح

امام طحاوی فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب ثوری لیث فرماتے ہیں: کتے کا جوٹھا نجس ہے۔ اور ایسے برتن کو دھویا جائے گا جس میں کتے نے منہ ڈالا ہو۔

امام مالک فرماتے ہیں: یہ پاک ہے تاہم اگر کتا پانی میں منہ ڈال دے تو اس برتن کو دھونا مستحب ہے لیکن اگر وہ دودھ یا گھی میں منہ ڈال دے تو اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

کتے (کا جوٹھا برتن دھونے) کے بارے میں منقول حدیث کے بارے میں وہ فرماتے ہیں: مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ اس کی حقیقت کیا ہے؟

ابن قاسم نے ان کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے۔ انہوں نے کئی مرتبہ اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن قاسم کہتے ہیں: امام مالک کتے کو گھریلو (پالتو جانوروں) میں شمار کرتے ہیں۔

64- أَخْبَرَنِي إِسْرَاحِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ قَابِئَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَخَذَ كُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ".

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ شخص اسے سات مرتبہ دھوئے۔

65- أَخْبَرَنِي إِسْرَاحِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ

۱۔ مختصر اختلاف العلماء الجزء ۱: ۱۰۱ سورۃ الکلب

63- أخرجه البخاري في الوضوء، باب الماء الذي يعمل به شعر الانسان (الحديث 172). و أخرجه مسلم في الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب (الحديث 89). و أخرجه النسائي في المياه، باب سور الكلب (334). و أخرجه ابن الكلب (الحديث 90). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب غسل الاناء من ولوغ الكلب (الحديث 364). تحفة الاشراف (13799).

64- انفرد به النسائي، تحفة الاشراف (12230).

حِلَالُ بْنُ أَسَامَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. ☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

52- باب الْأَمْرِ بِارَاقَةِ مَا فِي الْإِنَاءِ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ .

باب: جس برتن میں کتے نے منہ ڈال دیا ہو اس کے پانی کو بہانے کا حکم

66- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَتَانَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي زَيْدٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَخَذَ كُمْ فَلْيُغْرِقْهُ ثُمَّ لْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ".

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ شخص اس برتن میں موجود پانی وغیرہ کو بہا دے پھر اس کو سات مرتبہ دھوئے۔

امام ابو عبد الرحمن نسائی فرماتے ہیں: روایت کے الفاظ میں بہانے کے الفاظ کو نقل کرنے میں ہمارے علم کے مطابق کسی بھی شخص نے علی نامی راوی کی متابعت نہیں کی ہے۔

شرح

اس حدیث کا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے دھونے کا طریقہ کیا ہوگا؟ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایسے برتن کو آٹھ مرتبہ دھویا جائے گا اور آٹھویں مرتبہ مٹی کے ساتھ دھویا جائے گا۔

امام مالک کے نزدیک ایسے برتن کو استعمال کے وقت سات مرتبہ دھویا جائے گا۔ بعض فقہاء نے یہ روایت بیان کی ہے کہ امام شافعی نے پہلے یہ فتویٰ دیا تھا کہ ایسے برتن کو ایک مرتبہ دھونا کافی ہے۔

امام ابو حنیفہ اس بات کے قائل ہیں کہ کتے کے جوٹھے کا حکم دیگر نجاستوں کی مانند ہے اور اس میں عام نجاستوں کی طرح نجاست کے زائل ہونے کے غالب گمان کا اعتبار کیا جائے گا اگر وہ ایک مرتبہ دھونے سے حاصل ہو جائے تو مزید دھونے کی ضرورت نہیں ہے لیکن جب تک نجاست کے زائل ہونے کا غالب گمان نہ ہو اس وقت تک اسے بار بار دھویا جائے گا۔ اگرچہ: میں مرتبہ ہی کیوں نہ دھونا پڑے۔

فقہاء کے درمیان اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے کہ یہ جوٹھا پانی نجس ہے یا پاک ہے؟

65- انفرد به النسائي، تحفة الاشراف (15352).

66- أخرجه مسلم في الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب (الحديث 89). و أخرجه النسائي في المياه، باب سور الكلب (334). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب غسل الاناء من ولوغ الكلب (الحديث 363). تحفة الاشراف (14607).

احناف شوافع اور حنابلہ کے نزدیک یہ نجس ہے اور اسے وضو فرض ہے۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ (برتن یا پانی) پاک ہے لیکن اسے وضو مسنون عبادت ہے۔

امام ابو جعفر طحاوی نے اس موضوع پر پہلے دو روایات نقل کی ہیں جن میں ایسے برتن کو سات مرتبہ دھونے کا حکم موجود ہے

پھر آپ تحریر کرتے ہیں:
"ان آثار کی بنیاد پر اہل علم کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ جب کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو وہ اس وقت تک پاک نہیں ہوگا جب تک اسے سات مرتبہ دھونا یا جائے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔"

53- باب تَغْيِيرُ الْإِنَاءِ الَّذِي وَلَعَ فِيهِ الْكَلْبُ بِالتَّرَابِ .

باب: جس برتن میں کتے نے منہ ڈالا ہو اس کو مٹی کے ذریعے مانجھ کر صاف کرنا

67- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَرَخَصَ فِي كُلِّ الْقَيْدِ وَالْغَنَمِ وَقَالَ "إِذَا وَلَعَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَأَغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَفْرُوهُ الثَّامِنَةَ بِالتَّرَابِ ."

☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا ہے تاہم شکار کے لیے استعمال ہونے والے کتے اور مکاریوں کی حفاظت کے لیے استعمال ہونے والے کتے کو رکھنے کی اجازت دی ہے آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو سات مرتبہ دھو اور آٹھویں دفعہ اسے مٹی کے ذریعے مانجھ لو۔

54- باب سُورِ الْهَرَّةِ .

باب: بلی کے جوٹھے کا حکم

68- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كُبَيْشَةَ بِنْتِ كَعْبٍ بِنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَكَرَتْ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هَرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَأَضَعِي لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ . قَالَتْ كُبَيْشَةُ - لَرَأَيْتُ أَنْظُرَ إِلَيْهِ فَقَالَ اتَّعَجِبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ . قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّهَا لَبَسَتْ بَنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَافِقِ عَلَيْكُمْ

67- أخرجه مسلم في الطهارة، باب حكم ولع الكلب (الحديث 93) . وأخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الوضوء بسور الكلب (الحديث 74) . وأخرجه النسائي في المصنف، باب تغيير الإناء بالتراب من ولع الكلب فيه (الحديث 335 و 336) . وأخرجه ابن ماجه في الطهارة و سنن، باب غسل الإناء من ولع الكلب (الحديث 365) معتبراً . والحديث عند مسلم في المسألة باب الأمر بقتل الكلاب و بيان نسخه و بيان تحريم ألسنتها الا لصيد او زرع او ماشية و نحو ذلك (الحديث 48، 49) . و ابن ماجه في الصيد، باب قتل الكلاب الا كلب صيد او زرع (الحديث 3200 و 3201) . نسخة الاشراف (9665) .

68- أخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب سور الهرة (الحديث 65) . وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في سور الهرة (الحديث 92) . و أخرجه النسائي في المصنف، باب سور الهرة (339) . وأخرجه ابن ماجه في الطهارة و سنن، باب الوضوء بسور الهرة و الرحمة في ذلك (الحديث 367) بحره . نسخة الاشراف (12141) .

وَالطَّوَافِقِ ."

☆ سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوقتاہہ رضی اللہ عنہ ان کے ہاں تشریف لائے پھر اس کے بعد اس خاتون نے کوئی بات ذکر کی جس کے بعد انہوں نے یہ بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوقتاہہ کے وضو کا پانی رکھا ہوا تھا ایک بلی آئی اور اس پانی میں سے پینے لگی تو حضرت ابوقتاہہ نے اس بلی کے لیے اس برتن کو اس کی طرف کر دیا اس بلی نے پانی پی لیا سیدہ کبشہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوقتاہہ نے میری طرف دیکھا کہ میں غور سے اس کا جائزہ لے رہی ہوں تو انہوں نے دریافت کیا: اے میری بیٹی! کیا تم اس بات پر حیران ہو رہی ہو تو میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ (یعنی بلی) ناپاک نہیں ہے بلکہ یہ گھر میں آنے جانے والے (پالتو جانوروں) میں شامل ہے۔

شرح

امام طحاوی فرماتے ہیں: امام ابو حنیفہ امام محمد اور ابن ابی لیلیٰ نے اسے (یعنی بلی کے جوٹھے) کو مکروہ قرار دیا ہے۔ اسی طرح کی روایت حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ کے بارے میں بھی منقول ہے۔ امام مالک امام اوزاعی امام ابو یوسف اور حسن بن صالح کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

55- باب سُورِ الْحِمَارِ .

باب: گدھے کے جوٹھے کا حکم

69- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَانَا مَنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَانِي عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَإِنَّهَا رَجَسٌ . ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی طرف سے منادی کرنے والا شخص میرے پاس آیا اور بولا: اللہ اور اس کے رسول نے گدھے کے گوشت کو کھانے سے تمہیں منع کر دیا ہے کیونکہ یہ ناپاک ہیں۔

شرح

امام طحاوی فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب (یعنی فقہاء احناف) فرماتے ہیں اس (یعنی گدھے یا بچر کے جوٹھے) کے ذریعے وضو کرنا جائز نہیں ہے۔ سفیان ثوری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک امام شافعی اور امام اوزاعی فرماتے ہیں: جائز ہے۔

۱- مختصر اختلاف العلماء الجزء 1: فی سور الحمر

69- أخرجه البخاري في الجهاد، باب التكبير عند الحرب (الحديث 2991) مطولاً . و في المغازي، باب غزوة خيبر (الحديث 4198) مطولاً . و أخرجه النسائي في الصيد و الذبائح، تحريم أكل لحوم الحمر الأهلية (4352) مطولاً . و أخرجه ابن ماجه في الذبائح، باب لحوم الحمر الوحشية (الحديث 3196) . و الحديث عند البخاري في المناقب، باب 28 . (الحديث 3647) . نسخة الاشراف (1457) .

۲- مختصر اختلاف العلماء الجزء 1: فی سور الحمر و البتل

56- باب سُورِ الْحَائِضِ -

باب: حیض والی عورت کا جوٹھا

70- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْمُقَدَّمِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَتَعَرِّقُ الْفَرْقَ لِبَضْعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْ حَيْثُ وَضَعْتُ وَأَنَا حَائِضٌ وَكُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الْإِنَاءِ لِبَضْعِ فَأَهْ حَيْثُ وَضَعْتُ وَأَنَا حَائِضٌ .

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بعض اوقات میں کوئی ہڈی چوستی تھی تو بعد میں نبی اکرم ﷺ بھی اپنا منہ اسی جگہ پر رکھ دیتے تھے جہاں میں نے رکھا ہوتا تھا حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں تھی تو نبی اکرم ﷺ بھی اپنا منہ اسی جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے منہ رکھا ہوتا تھا حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

57- بابُ وَضُوءِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيعًا -

باب: مرد و خواتین (یعنی میاں بیوی) کا ایک ساتھ وضو کرنا

71- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَعْلَبُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّؤْنَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا .

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں مرد اور خواتین (یعنی میاں بیوی) ایک ساتھ وضو کر لیا کرتے تھے۔

58- بابُ فَضْلِ الْجُنُبِ -

باب: جنبی شخص کا بچایا ہوا پانی

70- أخرجه مسلم في الحیض، باب حوار غسل الحائض راس زوجها ورجله واطمئنانها في حجرة لها وقرأ القرآن فيها (حديث 14) . و أخرجه ابو داود في الطهارة، باب في مواكلة الحائض ومجانعتها (الحديث 259) . و أخرجه النسائي في الطهارة، باب مواكلة الحائض والشرب من سورها (الحديث 278) مطولاً (الحديث 279) . و باب الانتفاع بفضل الحائض (الحديث 280 و 281) . و في المياه، باب سور الحائض (الحديث 340) . و في الحیض والانتحاض، باب مواكلة الحائض والشرب من سورها (الحديث 375) مطولاً (الحديث 376) . و الانتفاع بفضل الحائض (الحديث 377 و 378) . و في عشرة النساء من الكبرى، مواكلة الحائض والشرب من سورها والانتفاع بفضلها (الحديث 234) . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة وسنها، باب ما جاء في مواكلة الحائض وسورها (الحديث 643) . نسخة الاشراف (16145) .

71- أخرجه البخاري في الوضوء، باب وضوء الرجل مع امرأته، ولصل وضوء المرأة (الحديث 193) . و أخرجه ابو داود في الطهارة، باب الوضوء بفضل وضوء المرأة (الحديث 79) . و أخرجه النسائي في المياه، باب الرخصة في فضل المرأة (الحديث 341) . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة وسنها، باب الرجل والمرأة يتوضآن من ماء واحد (الحديث 381) بنحوه . نسخة الاشراف (8350) .

72- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ .

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک ہی برتن میں غسل کر لیا کرتی تھیں۔

59- باب الْقَدْرِ الَّذِي يَكْتَفِي بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوءِ -

باب: پانی کی اس مقدار کا تذکرہ جو مرد کے وضو کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے

73- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَكْوٍ وَيَغْتَسِلُ بِخُمْسَةِ مَكَايٍ .

☆ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ مکوک کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور پانچ مکا ایک کے ذریعے غسل کر لیا کرتے تھے۔

74- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِبَادَ بْنَ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّتِي وَهِي أُمُّ عَمَارَةَ بِنْتُ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَاثْنَيْ بِنَاءٍ فِي إِنَاءٍ قَدَرِ ثَلَاثِي الْمِائَةِ .

☆ عباد بن تمیم سیدہ ام عمارہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کرنا تھا تو آپ کے لیے جس برتن میں پانی لایا گیا وہ دو تہائی مد کے برابر تھا۔

شعبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس روایت میں مجھے یہ الفاظ یاد ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے دونوں بازوؤں کو

72- أخرجه مسلم في الحیض، باب القدر المصنوع من الماء في غسل الجاهة، و غسل الرجل والمرأة في انا واحد في حالة واحدة، و غسل احدهما بفضل الآخر (الحديث 41) مطولاً . و أخرجه النسائي في الطهارة، باب ذكر القدر الذي يكفي به الرجل من الماء للغسل (الحديث 228) مطولاً، وفي المياه، الرخصة في فضل الجنب (الحديث 343) . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة وسنها، باب الرجل والمرأة يتسلان من ماء واحد (الحديث 376) . نسخة الاشراف (16586) .

73- أخرجه البخاري في الوضوء، باب الوضوء بالماء (الحديث 201) بمعناه . و أخرجه مسلم في الحیض، باب القدر المصنوع من الماء في غسل الجاهة، و غسل الرجل والمرأة في انا واحد في حالة واحدة، و غسل احدهما بفضل الآخر (الحديث 50) و (الحديث 51) و أخرجه ابو داود في الطهارة، باب ما يجزي من الماء في الوضوء (الحديث 95) بمعناه و (الحديث 95م) تعليقا . و أخرجه الترمذي في الصلاة، باب قدر ما يجزي من الماء في الوضوء (الحديث 95) بمعناه و (الحديث 609م) تعليقا . و أخرجه النسائي في الطهارة، باب ذكر القدر الذي يكفي به الرجل من الماء للغسل . (الحديث 229) . و في المياه، باب القدر الذي يكفي به الانسان من الماء للوضوء والغسل (الحديث 344) . نسخة الاشراف (963) .

74- أخرجه ابو داود في الطهارة، باب ما يجزي من الماء في الوضوء (الحديث 94) . نسخة الاشراف (18336) .

دھویا اور آپ نے انہیں مٹا پھر آپ نے اپنے دونوں کانوں کے اندر دھوئی ہے کا مسح کیا تاہم اس روایت میں مجھے یہ بات یاد نہیں ہے کہ راوی نے نبی اکرم ﷺ کے دونوں کانوں کے باہر والے حصے کا بھی ذکر کیا تھا۔

60 - باب النِّیَّةِ فِي الْوُضُوءِ

باب: وضو میں نیت کرنے کا حکم

75 - أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَفَّادٍ وَالْعَارِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ ح وَأَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ رُقَاصٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مِمَّا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَالْإِلَى رَسُولِهِ فِهْجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَالْإِلَى رَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فِهْجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ".

☆ غلقمہ بن وقاص بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہوتا ہے اور ہر شخص کو وہی اجر ملتا ہے جس کی اس نے نیت کی ہو جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے حصول کے لیے ہوگی یا کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے کے لیے ہوگی تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی جس کی طرف نیت کر کے اس نے ہجرت کی تھی۔

شرح

باب: وضو کے مستحبات

مسئلہ: متون میں وضو کے دو مستحبات کا تذکرہ موجود ہے ان میں پہلا دائیں طرف سے آغاز کرنا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں پاؤں سے پہلے اور دائیں پاؤں کو بائیں پاؤں سے پہلے دھویا جائے۔ صحیح قول کے مطابق اسی میں

75 - أخرجه البخاري في بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 1) - مختصراً، وفي الإيمان، باب ما جاء من الأعمال بالنية والاحسان، وفي كل أمر من ما روي (الحديث 54) وفي العتق، باب الخطأ والنسيان في العتاق والطلاق ونحوه (الحديث 2529)، وفي صاف الامتياز، باب محررة النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه إلى المدينة (الحديث 3898)، وفي النكاح، باب من هاجر أو عمل حبراً أو ربيع امرأة فله ما روي (الحديث 75070)، وفي الإيمان والنذور، باب النية في الإيمان (الحديث 6689)، وفي الحبل، باب في ترك الحبل، وفي كل أمر من ما روي (الحديث 6953)، وأخرجه مسلم في الامارة، باب قوله صلى الله عليه وسلم، أما الأعمال بالنية، وإن يدخل فيه العزو وغيره من الأعمال (الحديث 155)، وأخرجه أبو داود في الطلاق، باب فيما عسى به الطلاق والبيان (الحديث 2201)، وأخرجه الترمذي في فائيل الجهاد، باب فيس يقاتل رياء، وللديا (الحديث 1647)، وأخرجه النسائي في الطلاق، باب لكلام إذا قصد به فيما يحتمل معناه (الحديث 3437) وفي الإيمان والنذور، باب في البين (الحديث 3803)، وأخرجه ابن ماجه في الزهد، باب النية (الحديث 4227)، فحة الاشراف (10612)۔

فضیلت ہے جن اعضاء کو دھویا جاتا ہے ان میں سے کانوں کے علاوہ باقی ہر عضو کے دائیں کو پہلے دھونا مستحب ہے (صرف کانوں کا مسح ایک ساتھ کیا جاتا ہے)۔

مسئلہ: اگر کسی شخص کا صرف ایک ہی ہاتھ ہو یا اس کے ایک ہاتھ میں کوئی علت ہو جس کی وجہ سے وہ دونوں کانوں کا ایک ساتھ مسح نہ کر سکتا ہو تو پہلے دائیں کان کا مسح کرے گا پھر بائیں کان کا مسح کرے گا۔ (جوہرہ نمبر)۔
مسئلہ: دوسرا مستحب گردن کا مسح کرنا ہے اس سے مراد ہاتھ کے ظاہری حصے کے ذریعے مسح کرنا ہے۔
مسئلہ: حلقوم (یعنی گردن کے اگلے حصے) کا مسح کرنا بدعت ہے۔ (بحر الرائق)

وضو کے مزید آداب

مسئلہ: یہاں وضو کی چند اور سنتیں اور چند اور آداب بھی ہیں جن کا تذکرہ مشارح نے کیا ہے۔
مسئلہ: ان میں ایک سنت یہ ہے کہ پاؤں کو دھوتے وقت دائیں ہاتھ سے انسان پانی کا برتن پکڑے اور پہلے دائیں پاؤں پر پاؤں کے اگلے حصے پر پانی بہائے اور بائیں ہاتھ کے ذریعے اسے ملے تین مرتبہ اس طرح دھو لینے کے بعد بائیں پاؤں پر اگلے حصے پر پانی ڈالے اور اس کو بھی مل لے۔ (حمید)

مسئلہ: ان میں سے ایک سنت یہ ہے کہ ہاتھ اور پاؤں دھوتے وقت انگلیوں کے کناروں سے دھونا شروع کیا جائے۔
(فتح القدیر محیط)

مسئلہ: سر کے اگلے حصے سے مسح شروع کرنا سنت ہے۔ (زاہدی)
مسئلہ: کلی کرتے ہوئے اور ناک میں پانی ڈالتے ہوئے ترتیب کا خیال رکھنا چاہیے یعنی پہلے کلی کی جائے گی پھر ناک میں پانی ڈالا جائے گا یہ عمل ہمارے نزدیک سنت ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: کلی کرتے ہوئے اور ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کرنا سنت ہے۔ (کانی شرح طحاوی) روزہ دار شخص کے لیے مبالغہ کے ساتھ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت نہیں ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: کلی کرنے میں مبالغہ کرنا یہ ہے کہ انسان غرغرہ کرے۔ (کانی)
مسئلہ: ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کرنا یہ ہے کہ دونوں ہتھوں میں پانی ڈال کر اسے اوپر کی طرف چڑھایا جائے

یہاں تک کہ پانی ناک کی اس جگہ تک پہنچ جائے جو سخت حصہ ہوتا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: آداب میں یہ بات شامل ہے کہ پانی استعمال کرتے ہوئے نہ تو اسراف کرے اور نہ ہی کمی کرے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب نہر کے پانی کے ساتھ یا اپنی ملکیت کے پانی کے ساتھ وضو کر رہا ہو اگر کوئی شخص ایسے پانی کے ساتھ وضو کر رہا ہو جسے وضو کرنے والوں کے لیے وقف قرار دیا گیا ہو (یعنی کوئی شخص مسجد میں وضو کر رہا ہے) تو اب پانی استعمال کرنے میں زیادتی اور اسراف حرام ہوگا اس بارے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ (بحر الرائق)

وضو کے دوران پڑھی جانے والی دعائیں

مسئلہ: کئی کرتے ہوئے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِكَ وَتَحْمِيلِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ،
”اے اللہ! قرآن کریم کی تلاوت کرنے کے لیے اپنے ذکر کے لیے اپنے شکر کے لیے اور اچھی طرح سے اپنی عبادت کے لیے میری مدد کر۔“

مسئلہ: تاک میں پانی ڈالتے وقت آدمی کو یہ دعا مانگنی چاہیے:

اللّٰهُمَّ اِرْحَمْنِي رَحْمَةً الْجَنَّةِ وَلَا تُرْخِصْنِي رَحْمَةً النَّارِ ،
”اے اللہ! مجھے جنت کی خوشبو سونگھنا نصیب کر اور جہنم کی خوشبو سونگھنے سے مجھے بچا۔“

مسئلہ: منہ کو دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ نَبِيضِ رُجُوعٍ وَتَسْوَدُ وَجُوهٌ ،
”اے اللہ! میرے چہرے کو اس دن روشن رکھنا جس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے۔“

مسئلہ: دائیں ہاتھ کو دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اللّٰهُمَّ اَعْطِنِي كِتَابِي يَمِينِي وَحَاسِبِي حَسَابًا يَسِيرًا ،
”اے اللہ! میرا نامہ اعمال میرے دائیں ہاتھ میں عطا کرنا اور مجھ سے آسان حساب لینا۔“

مسئلہ: بائیں ہاتھ کو دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِي كِتَابِي بِشَيْءٍ اِلَّا مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي ،
”اے اللہ! میرا نامہ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں عطا نہ کرنا اور میری پشت کے پیچھے بھی نہ دینا۔“

مسئلہ: سر کا مسح کرتے وقت یہ دعا مانگنی چاہیے:

اللّٰهُمَّ اِظْلِمْنِي نَحْتِ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ ،
”اے اللہ! مجھے اپنے عرش کے سائے میں جگہ نصیب کرنا جس دن تیرے عرش کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔“

مسئلہ: کانوں کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ لِيَتَّبِعُوا اَحْسَنَهُ ،
”اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں شامل کر دے جنہوں نے قول (یعنی قرآن مجید یعنی تیرے حکم) کو غور سے سنا اور اس کے اچھے احکام کی پیروی کی۔“

مسئلہ: گردن کا مسح کرتے ہوئے یہ دعا مانگنی چاہیے:

اللّٰهُمَّ اَعِنِّي رَقِيَّتِي مِنَ النَّارِ ،

”اے اللہ! میری گردن کو جہنم سے آزاد کر دے۔“

مسئلہ: دائیں پاؤں کو دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اللّٰهُمَّ كَيْتُ قَلْبِي عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزُولُ الْأَقْدَامُ ،

”اے اللہ! تو اس دن میرے پاؤں کو پل صراط پر ثابت قدم رکھنا جس دن پاؤں بھسل جائیں گے۔“

مسئلہ: بائیں پاؤں کو دھوتے وقت یہ دعا مانگنی چاہیے:

اللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِي مَغْفُورًا وَسَعْيِي مَشْكُورًا وَتَجَارِبِي لَنْ تَبُورَ ،

”اے اللہ! میرے گناہوں کو ایسا کر دے کہ ان کی مغفرت ہو جائے اور میری کوشش کو ایسا کر دے جو قبول کر لی جائے اور میری تجارت کو ایسا کر دے جس میں خسارہ نہ ہو۔“

مسئلہ: ایک منہ سے کم پانی سے وضو نہیں کرنا چاہیے۔ (تجین)

.....

61 - باب الْوُضُوءِ مِنَ الْإِنَاءِ .

باب: برتن سے وضو کرنا

76 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاطَتْ صَلَاةُ الْغُضْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوُضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوُضُوءٍ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّعُوا فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ حَتَّى تَوَضَّعُوا مِنْ عِنْدِ أَخِيرِهِمْ .

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا لوگوں نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا، لیکن پانی نہیں ملا، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں وضو کے لیے پانی لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا اور لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ وضو کرنا شروع کریں تو میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی نکلنے لگا، یہاں تک کہ وہاں تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔

77 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَأَتَى بِتَوْرٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ

76- أخرجه البخاري في الوضوء، باب التماس الوضوء إذا حانت الصلاة (الحديث 169)، وفي المساقب، باب علامات النبوة في الإسلام (الحديث 3573)، وأخرجه مسلم في الفضائل، باب في معجزات النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 5)، وأخرجه الترمذي في المساقب، (الحديث 3631)، بحلة الاشراف (201)، 77- أخرجه النسائي، بحلة الاشراف (9436).

تو حاتم جابر بن عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا: اس وقت آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا ۵۰۰ تھی۔

شرح
امام نسائی نے متن میں جو روایت نقل کی ہے۔ وہ ملکہ کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے منقول ہے۔ یہ روایت نقل کرنے کے بعد امام نسائی نے نقل کے طور پر اعمش کے حوالے سے سالم بن ابوالجعد کا یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے اس موقع پر حاضرین کی تعداد دریافت کی تھی۔ اعمش کا نام سلیمان مہران ہے ان کا انتقال ۱۴۷ ہجری میں ہوا۔ سالم بن ابوالجعد کجی کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک اور حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سمیت کئی صحابہ کرام کی زیارت کی ہوئی ہے۔ سالم کا انتقال ۹۷ ہجری میں ہوا۔ یہ "کوثر" کے رہنے والے تھے۔

62 - باب التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوءِ .

باب: وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا

78 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا عِنْدَ الرَّزَاقِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَابِيتٍ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ طَلَّتْ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخُذْنَا لِقَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هَلْ مَعَ أَحَدٍ مَسْكَةٌ مَاءً" . فَرَوَّحَ يَدَا فِي الْمَاءِ وَيَقُولُ "تَوَضَّؤْنَا بِسْمِ اللَّهِ" . فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ حَتَّى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ أَحِبِّهِمْ . قَالَ قَابِيتٌ فَلْتٌ لَا نَسِ كَمْ تَرَاهُمْ قَالَ نَحْنُ مِنْ سَبْعِينَ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا (لیکن وہ انہیں نہیں ملا) تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی موجود ہے؟ (اس پانی کو لایا گیا) تو

شرح
امام نسائی نے متن میں جو روایت نقل کی ہے۔ وہ ملکہ کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے منقول ہے۔ یہ روایت نقل کرنے کے بعد امام نسائی نے نقل کے طور پر اعمش کے حوالے سے سالم بن ابوالجعد کا یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے اس موقع پر حاضرین کی تعداد دریافت کی تھی۔ اعمش کا نام سلیمان مہران ہے ان کا انتقال ۱۴۷ ہجری میں ہوا۔ سالم بن ابوالجعد کجی کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک اور حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ سمیت کئی صحابہ کرام کی زیارت کی ہوئی ہے۔ سالم کا انتقال ۹۷ ہجری میں ہوا۔ یہ "کوثر" کے رہنے والے تھے۔

63 - باب صَبِّ الْخَادِمِ الْمَاءَ عَلَى الرَّجُلِ لِلْوُضُوءِ .

باب: خادم کا آدمی کو وضو کروانا

79 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحَارِثُ بْنُ سَيْكِبٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ وَيُونُسَ وَعَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُبَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ غُرَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ سَكَبْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَضَّأَ لِي غُرَّةَ تَبَوَّكَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَمْ يَذْكُرُ مَالِكٌ غُرَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ .

عروہ بن مغیرہ بیان کرتے ہیں انہوں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غُرَّةَ بن حبوک کے موقع پر وضو کیا تو میں نے آپ پر پانی اُنڈیلا آپ نے موزوں پر مسح کر لیا تھا۔ امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: امام مالک رحمہ اللہ نے سند میں عروہ بن مغیرہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

79 - أخرجه البخاري في الوضوء، باب الرجل يوضئ صاحبه (الحديث 182) بسحوه، و باب المسح على الخفين (الحديث 203) بسحوه، و في المعاري، (الحديث 4421) مطولا، و في اللباس، باب لبس جبة الصوف في المرو (الحديث 5799) مطولا، و أخرجه مسلم في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 75)، و (الحديث 79) مطولا، و (الحديث 80) مختصرا، و في الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلي بهم إذا سار الإمام ولم يحالوا مفسدة بالتقديم (الحديث 105) . وأخرجه أبو داود في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 149 و 151) مطولا . و أخرجه النسائي في الطهارة، باب صفة الوضوء غسل الكفين (الحديث 82) مطولا . و باب المسح على الخفين (الحديث 124) . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننهما، باب ما جاء في المسح على الخفين (الحديث 545) . و الحديث عند البخاري في الوضوء، باب إذا غسل رجله و هما طاهران (الحديث 206) . نسخة لاشراف (11514) .

64 - باب الوضوء مرة مرة .

باب: ایک ایک مرتبہ وضو کرنا

80 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا بَعْثٌ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ أَبِي عَتَّابٍ قَالَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِوُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَرَوْهُ مَرَّةً مَرَّةً .

☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقے کے بارے میں بتاؤں تو انہوں نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا۔

65 - باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً .

باب: تین تین مرتبہ وضو کرنا

81 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَتَانَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَلٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا يُسَيِّدُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہوں نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور اس بات کی نسبت نبی اکرم ﷺ کی طرف کی۔

66 - باب صفة الوضوء - غسل الكفين .

باب: وضو کا طریقہ دونوں ہاتھوں کو دھونا

82 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبرَاهِيمَ النَّصْرِيُّ عَنْ يَسْرِ بْنِ الْمُظَلِّ عَنْ ابْنِ عَزْزٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ الْمُغِيرَةِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ رَجُلٍ حَتَّى رَدَّهَ إِلَى الْمُغِيرَةِ - قَالَ ابْنُ عَزْزٍ وَلَا أَقْطَعُ .

80 - أخرجه البخاري في الوضوء . باب الوضوء مرة مرة (الحديث 157) . أخرجه معمر . وأخرجه أبو داود في الطهارة . باب الوضوء مرة مرة (الحديث 138) . وأخرجه الصنعدي في الطهارة . باب ما جاء في الوضوء مرة مرة (الحديث 42) . أخرجه ابن ماجه في الطهارة . باب ما جاء في الوضوء مرة مرة (الحديث 411) . أخرجه مختصراً . تحفة الاشراف (5976) .

81 - أخرجه ابن ماجه في الطهارة . باب ما جاء في الوضوء ثلاثاً ثلاثاً (الحديث 414) . تحفة الاشراف (7458) .

82 - أخرجه البخاري في الوضوء . باب الرجل يوضئ صاحبه (الحديث 182) . مختصراً . وفي المغازي . باب . 81 . (الحديث 442) . مختصراً . وفي الناس . باب ليس جبة انصرف في العزوة (الحديث 5799) . مختصراً . وأخرجه مسلم في الطهارة . باب الممسح على الحنك (الحديث 75) . مختصراً . وفي الصلاة . باب تغصيم الجماعة من يصلي بهم إذا أواخر الإمام ولم يحالوا مفسدة بالتقديم (الحديث 105) . وأخرجه أبو داود في الطهارة . باب الممسح على الحنك (الحديث 149 و 151) . وفي الحديث عبد: البخاري في الوضوء . باب الممسح على الحنك (الحديث 203) . وباب إذا أدخل رجله وهدأ طهرتان (الحديث 206) . ومسلم في الطهارة . باب الممسح على الحنك (الحديث 80) . وفي السنن في الطهارة . باب الممسح على الحنك (الحديث 79) . وباب الممسح على الحنك (الحديث 124) .

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَرَعَ ظَهْرِي بِعَصَا كَانَتْ مَعَهُ فَعَدَلْتُ مَعَهُ حَتَّى أَتَى كَذَا وَكَذَا مِنَ الْأَرْضِ فَأَنَاحَ ثُمَّ انْطَلَقَ . قَالَ فَلَذَهَبَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ "أَمَعَكَ مَاءٌ" . وَتَمَعِي سَاطِجَةً لِي فَأَتَيْتُهَا بِهَا فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ فَعَمَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَذَقَبَ لِغَيْسَلٍ ذِرَاعِيهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ صَيِّفَةٌ الْكُمَيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعِيهِ وَذَكَرَ مِنْ نَاصِيَتَيْهِ شَيْئًا وَعِمَامَتِهِ شَيْئًا - قَالَ ابْنُ عَزْزٍ لَا أَحْفَظُ كَمَا أُرِيدُ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى حُقَيْهِ - ثُمَّ قَالَ "حَاجَتُكَ" . قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَتْ لِي حَاجَةٌ فَجِئْتُ وَقَدْ آمَ النَّاسُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَقَدْ صَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً مِنَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَلَقَبْتُ لَأُؤَدِّنَهُ لَهَا بَيْنِي فَصَلَّيْنَا مَا أَدْرَكْنَا وَقَطَبْنَا مَا سَبَقْنَا .

☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک میں موجود چھڑی کو میری پشت پر مارا (یعنی مجھے ساتھ آنے کا اشارہ کیا) پھر آپ راستے سے الگ ہو گئے میں بھی الگ ہو گیا پھر آپ فلاں جگہ پر چلے گئے آپ نے مجھے وہاں بیٹھنے کے لیے کہا اور تشریف لے گئے۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جاتے ہوئے میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے پھر واپس آئے اور دریافت کیا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ اس وقت میرے پاس ایک مشکیزہ تھا میں اُسے لے کر آپ کے پاس آیا میں نے اس کے ذریعے آپ پر پانی اٹھایا شروع کیا اور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا اپنے چہرے مبارک کو دھویا پھر جب آپ اپنے بازو دھونے لگے تو اس وقت آپ نے ایک شامی جہ پہنا ہوا تھا جس کی آستینیں ٹگ تھیں (اس لیے آپ اس کے بازو اوپر نہیں کر سکے) تو نبی اکرم ﷺ نے خچے سے ہاتھ نکال کر اپنے چہرہ مبارک اور دونوں بازوؤں کو دھویا یہاں راوی نے پیشانی اور سر پر مسح کرنے کے حوالے سے ذکر کیا ہے تاہم اگلا راوی اس کو صحیح طور پر یاد نہیں رکھ سکا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے دونوں موزوں پر مسح کیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قضائے حاجت کر لو تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے پھر جب ہم لوگ آئے تو اس وقت حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے انہوں نے ان لوگوں کو فجر کی نماز میں ایک رکعت پڑھائی میں انہیں اس بات کی اطلاع دینے کے لیے جانے لگا کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے منع کر دیا جتنی نماز باقی رہ گئی تھی ہم نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی اور جو رکعت پہلے گزر چکی تھی اسے بعد میں ادا کیا۔

67 - باب كم تغسلان

(ان دونوں ہاتھوں کو) کتنی مرتبہ دھویا جائے گا

83 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ - وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ - عَنْ شُعْبَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْسٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوَكَّفَ ثَلَاثًا .

☆ ابن ابی اوس اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو تین مرتبہ ہاتھوں کو دھوتے ہوئے دیکھا ہے۔

شرح

باب: وضو کی سنتوں کا بیان

وضو میں تیرہ سنتیں ہیں

مسئلہ: متون میں یہ بات مذکور ہے کہ وضو میں تیرہ چیزیں سنت ہیں ان میں سے ایک وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا ہے اور ہر وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا سنت ہے اس کے لیے یہ بات شرط نہیں ہے کہ جب آدمی سونے کے بعد بیدار ہوئے وقت وضو کرتا ہے تو اس وقت بسم اللہ پڑھے گا۔

مسئلہ: یہاں یہ بات یاد رکھنی ہے کہ وضو کے آغاز میں بسم اللہ کا اعتبار کیا جائے گا اگر کوئی شخص آغاز میں بسم اللہ پڑھتی ہوئی جاتا ہے اور بعض اعضا کو دھونے کے بعد اسے بسم اللہ پڑھنی یاد آتی ہے اور وہ اس وقت اسے پڑھ لیتا ہے تو سنت اور نہیں ہوئی البتہ کہنے اور اس طرح کے باقی کاموں کا حکم مختلف ہے کیونکہ ان میں بسم اللہ پڑھنے کا یہ حکم نہیں ہے یہ بات ”تیسریں“ میں تحریر ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا بھول جاتا ہے اور وضو مکمل کرنے سے پہلے اسے یہ بات یاد آ جاتی ہے تو وہ اسی وقت بسم اللہ پڑھ لے تاکہ اس کا وضو بسم اللہ کے بغیر نہ ہو۔ (سراج الوہاج)

دوسری سنت: دونوں ہاتھ دھونا

مسئلہ: وضو کی دوسری سنت یہ ہے کہ وضو کے آغاز میں دونوں ہاتھ مکمل دھوئے جائیں ایک قول یہ بھی ہے کہ ان ہاتھوں کو دھونا تو فرض ہے لیکن بالکل آغاز میں دھونا سنت ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: کتاب الاصل (یعنی امام محمد رحمہ اللہ کی مہسوط) میں امام محمد رحمہ اللہ کے قول میں بھی اسی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ (عبر الائق)

تیسری سنت: کھلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا

مسئلہ: وضو کی تیسری سنت کھلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا ہے اس کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے تین مرتبہ کھلی کرے پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے اور دونوں میں سے ہر ایک کے لیے نئے سرے سے پانی لے۔ (مجموعہ نسخی)

مسئلہ: کھلی کرنے کی حد یہ ہے کہ پورے منہ کے اندر پانی بھر جائے اور ناک میں پانی ڈالنے کی حد یہ ہے کہ جہاں تک ناک کا نرم حصہ ہے وہاں تک پانی پہنچائے۔ (غلام)

مسئلہ: (وضو میں) کھلی کرنے یا ناک میں پانی ڈالنے کو ترک کرنا صحیح قول کے مطابق گناہ شمار ہوگا کیونکہ دونوں سنت مؤکدہ ہیں کیونکہ سنت مؤکدہ کو چھوڑنا نافرمانی ہے جبکہ سنن زوائد کا حکم مختلف ہے کیونکہ انہیں ترک کرنے کے نتیجے میں بُرائی لازم نہیں آتی ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک مرتبہ ہاتھ میں چلو میں پانی لے کر اسی سے تین مرتبہ کھلی کرے تو یہ بھی جائز ہے اور اگر کوئی شخص ایک مرتبہ چلو میں پانی لے کر اس کو تین مرتبہ ناک میں ڈال دے تو یہ جائز نہیں ہوگا اس کی وجہ یہ ہے کہ ناک میں پانی ڈالنے کے بعد استعمال شدہ پانی چلو میں واپس آ جائے گا جبکہ کھلی کرنے میں یہ صورت نہیں پائی جاتی ہے۔ (مجموعہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص چلو میں پانی لے کر تھوڑے سے پانی کے ذریعے وضو کر لیتا ہے پھر باقی پانی کو ناک میں ڈال لیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہے لیکن اس کے برعکس کرنا درست نہیں ہوگا۔ (سراج الوہاج)

چوتھی سنت: مسواک کرنا

مسواک کے احکام

مسئلہ: وضو کی سنتوں میں سے ایک عمل مسواک کرنا ہے مسواک کے لیے ایسے درخت کی ٹہنی کو استعمال کرنا چاہیے جن کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں منہ کی بو ختم ہو جاتی ہے دانت مضبوط ہوتے ہیں معدہ تندرست ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: مسواک کی لکڑی تر ہونی چاہیے یہ چھوٹی انگلی جتنی موٹی ہونی چاہیے اور ایک بالشت لمبی ہونی چاہیے۔

مسئلہ: یہ بات مستحب ہے کہ آدمی دائیں ہاتھ میں مسواک کو اس طرح پکڑے کہ اس کی چھوٹی انگلی مسواک کے نیچے ہو اور انگوٹھا مسواک کے سرے کے نیچے ہو اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر ہوں۔ (نہر الائق)

مسئلہ: مسواک کرنے کا وقت وہی ہے جو کھلی کرنے کا وقت ہے۔ (نہجۂ جہانگیری)

مسئلہ: دانت کے اوپری طرف اور نیچے والی طرف چوڑائی کی سمت میں مسواک کی جانی چاہیے اور مسواک کا آغاز دائیں طرف سے کیا جائے۔ (جوہرہ نمبر)

مسئلہ: جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ اگر اس نے مسواک کی تو وہ تے کر دے گا تو وہ شخص مسواک نہ کرے۔

مسئلہ: لیٹ کر مسواک کرنا مکروہ ہے۔ (سراج الوہاج)

داڑھی کا خلال کرنا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت داڑھی کا خلال کرنا ہے قاضی خان نے ”الجامع الصغیر“ کی شرح میں یہ بات تحریر کی ہے: تین مرتبہ منہ دھو لینے کے بعد داڑھی کا خلال کرنا امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک سنت ہے۔

مسئلہ: داڑھی کا خلال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیچے کی جانب سے داڑھی میں انگلیاں داخل کر کے اوپر کی طرف لایا جائے گا اور خلال کیا جائے گا یہ بات شمس الائمہ کردری نے بیان کی ہے۔ (مضمرات)

انگلیوں کا خلال کرنا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت انگلیوں میں خلال کرنا ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ انگلیوں کو دوسری انگلیوں میں اس طرح داخل کیا جائے کہ ان سے پانی ٹپک رہا ہو اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ (نہر الائق)

تو مدت جہانگیری توجہ وضو سنن نسائی

مسئلہ: وضو کے دوران انگلیوں میں خذل کرنا اس وقت سنت شمار ہوگا جب پہلے پانی ان انگلیوں کے درمیان پہنچ چکا ہو لیکن اگر انگلیوں کے بند ہونے کی وجہ سے پانی وہاں تک نہ پہنچا تو اب یہ خذل کرنا واجب ہوگا۔ (تمین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنی انگلیاں پانی میں داخل کر دیتا ہے تو یہ بھی خذل کے قائم مقام ہو جائے گا۔

مسئلہ: ہاتھوں کی انگلیوں کا خذل کرتے ہوئے زیادہ بہتر طریقہ یہ ہے کہ انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کی جائیں جیسے پاؤں کی انگلیوں کا خذل کرتے ہوئے مناسب یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ذریعے خذل کرے اور دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے خذل شروع کرے بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔ (نہر الخاق)

اعضاء کو تین مرتبہ دھونا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت یہ ہے کہ جن اعضاء کو دھونا فرض ہے انہیں تین مرتبہ دھویا جائے یعنی منہ دونوں بازو اور پاؤں تین مرتبہ دھوئے جائیں۔ (عیلا)

مسئلہ: ان اعضاء کو ایک مرتبہ مکمل دھونا فرض ہے۔ (غیر یہ)

مسئلہ: صحیح مذہب کے مطابق انہیں دو مرتبہ دھونا سنت مؤکدہ ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اسے مکمل اور اچھی طرح دھونے کا مطلب یہ ہے کہ تمام عضو تک پانی پہنچ جائے اور اس پر بہہ بھی جائے اور اس سے پانی کے قطرے نہیں۔ (غدر)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنے دل کے اطمینان کے لیے یعنی ایسی حالت میں اسے خشک واقع ہو رہا ہو تین مرتبہ سے زیادہ ان اعضاء کو دھو لیتا ہے یا دوسری مرتبہ وضو کرنے کی نیت کر لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (نہایہ سراج الوہاب)

پورے سر کا مسح کرنا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت پورے سر کا ایک مرتبہ مسح کرنا ہے یہ بات متون میں تحریر ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی عذر کے بغیر پورے سر کے مسح کرنے کو ہمیشہ ترک کیے رکھتا ہے تو وہ گناہگار شمار ہوگا۔ (قدیہ)

کانوں کا مسح کرنا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت کانوں کا مسح کرنا ہے آدھی کانوں کے آگے سے بھی مسح کرے گا اور پیچھے سے بھی مسح کرے گا اور اس پانی کے ذریعے مسح کرے گا جس کے ذریعے سر کا مسح کیا ہے۔ (شرح غفرانی)

مسئلہ: اگر آدھی کے سر کے مسح کرنے کے بعد اس کے ہاتھ میں تری باقی ہو لیکن وہ کانوں کے مسح کے لیے نئے سرے سے پانی لے تو یہ بہتر ہوگا۔ (عمر الخاق)

مسئلہ: کان کے پیچھے کی طرف انگوٹھے کے ذریعے اور کان کے اندرونی حصے میں شہادت کی انگلی کے ذریعے مسح کیا جائے گا۔ (سراج الوہاب)

تو مدت جہانگیری توجہ وضو سنن نسائی

وضو کی نیت کرنا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت نیت کرنا بھی ہے۔

مسئلہ: وضو کی نیت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان یہ نیت کرے کہ میں اس وضو کے ذریعے اس عبادت کو ادا کروں گا جو طہارت کے بغیر ادا نہیں ہوتی ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انسان اس کے ذریعے عدم طہارت کو ختم کرنے کی نیت کر لے جو بے وضو ہونے کی حالت میں ہوتی ہے۔ (تمین الخاق)

مسئلہ: نیت اس وقت کرنی چاہیے جس وقت انسان منہ دھوتا ہے اور نیت کا محل دل ہے البتہ زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا مستحب ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

ترتیب اور موالات کا خیال رکھنا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت یہ ہے کہ وضو میں مختلف اعضاء کو دھوتے ہوئے (اور مسح کرتے ہوئے) ان میں ترتیب کا خیال رکھا جائے اس ترتیب کا اصول یہ ہے کہ اللہ نے جس چیز کا ذکر پہلے کیا ہے اسے پہلے کیا جائے۔ (تمین)

مسئلہ: امام قدوری رحمہ اللہ نے وضو کے آغاز میں نیت کرنے، وضو کے دوران ترتیب اختیار کرنے اور پورے سر کے مسح کرنے کو مستحبات میں شمار کیا ہے جبکہ ہدایہ کے مصنف محیط برہانی کے مصنف اور دیگر فقہاء نے اسے سنتوں میں شمار کیا ہے اور یہی قول درست ہے۔ (سراج الدہایہ)

مسئلہ: وضو کی ایک سنت یہ ہے کہ اس میں موالات کا خیال رکھا جائے اس سے مراد یہ ہے کہ ایک عضو کو دھونے کے فوراً بعد دوسرا عضو بھی دھویا جائے اور فوراً بعد کی حد یہ ہوگی کہ معتدل موسم میں پہلے عضو کے خشک ہونے سے پہلے دوسرے عضو کو دھویا جائے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: کسی عذر کے بغیر وضو میں تفریق کر دینا یعنی کچھ اعضاء کو دھونے کے بعد تھوڑی دیر کے لیے ویسے ہی رہنا پھر اس کے بعد باقی وضو کرنا یہ مکروہ ہے لیکن اگر کوئی عذر آ جاتا ہے یعنی پانی ختم ہو جاتا ہے اور یہ شخص پانی لینے چلا جاتا ہے یا اس طرح کی کوئی اور صورت حال پیش آتی ہے تو پھر صحیح قول کے مطابق اس صورت میں مضائقہ نہیں ہوگا غسل اور تیمم کے درمیان تفریق کر دینے کا بھی حکم ہوگا۔ (سراج الوہاب)

68 - باب الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ .

باب: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

84 - أَخْبَرَنَا سُؤْيُدُ بْنُ نَصْرِ قَالَ أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَ هُمَا ثُمَّ تَمَضَّمَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ

نورۃ جہانگیری ترجمہ و شرح سنن نسائی

مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْبَيْتِي ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ تَوَضُّؤِي ثُمَّ قَالَ "مَنْ تَوَضَّأَ تَوَضُّؤِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى وَكَتَبَتَيْنِ لَا يُحْدِثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بَشْيَءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ".

☆ حمران بن ابان بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈال کر انہیں تین مرتبہ دھویا پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنے دونوں بازوؤں کو دھویا پیسے دائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر انہوں نے اپنے سر کو مس کیا پھر انہوں نے اپنے دائیں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر بائیں پاؤں کو بھی اسی طرح دھویا پھر یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے میں نے وضو کیا ہے نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے "جو شخص اس طرح سے وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے جس کے دوران وہ اپنے خیالات میں گم نہ ہو جائے تو اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔"

شرح

وضو کے دوران کھلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے لیکن اس کا سنون طریقہ کیا ہے؟

احناف کے نزدیک وضو کے دوران کھلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سبب مؤکدہ ہے اور اس عمل کے دوران پانچ چیزیں

سنت ہیں

(1) ترتیب کا خیال رکھنا (2) تین مرتبہ کھلی کرنا اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا (3) ہر مرتبہ نئے سرے سے پانی لینا (4) دائیں ہاتھ سے پانی ناک یا منہ میں ڈالنا (5) جو شخص روزہ دار نہ ہو اس کا کھلی کے دوران غرغرا کرنا اور ناک میں پانی ڈالنے کے دوران نرم ہانے تک پانی پہنچانا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ناک میں پانی ڈالنا اور کھلی کرنا وضو اور غسل دونوں کے دوران سنت ہیں۔

خواجه حسن بھری ایٹ بن سعد اوزاعی اور شافعی بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابوحنیفہ کے نزدیک کھلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا غسل جنابت کے دوران واجب ہیں اور وضو میں واجب نہیں ہیں۔ صاحب ہدایہ لکھتے ہیں "وضو کے دوران کھلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقاعدگی سے ایسا کیا ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ تین مرتبہ کھلی کی جائے گی جس کے دوران ہر مرتبہ نئے سرے سے پانی لیا جائے گا۔

کمال الدین ابن ہمام تحریر کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ میں بائیس (۲۲) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

84- حرجہ البحر فی الوضوء باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً (الحديث 159)، وباب المصضة في الوضوء (الحديث 164) وفي الصيام باب سواك الرطب واليابس للصائم (الحديث 1934) و أخرجه مسلم في الطهارة باب صفة الوضوء و كماله (الحديث 3، 4) و أخرجه ابو داود في الطهارة باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 106) و أخرجه النسائي في الطهارة بابي اليدين يتمضمض (الحديث 85) وباب حد العمل (الحديث 116) تحفة الاشراف (9794).

نورۃ جہانگیری ترجمہ و شرح سنن نسائی

بعضین نے قوی و قلی طور پر نقل کیا ہے (ان میں سے دو روایات درج ذیل ہیں)

(1) حضرت عبداللہ بن زید ان سے حدیث فعلی منقول ہے جس میں یہ بات ذکر ہے کہ تین تین مرتبہ چلو میں پانی لے کر کھلی کی جائے گی اور ناک میں پانی ڈالا جائے گا اس کے علاوہ اس میں یہ بات بھی موجود ہے کہ سر کے مسح کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی مرتبہ ہاتھ آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے اور پھر واپس آگے لے آئے۔

(ابن ہمام لکھتے ہیں) اس روایت کو صحاح ستہ کے مؤلفین نے نقل کیا ہے اور یہاں عبداللہ بن زید سے مراد حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم ہیں اس روایت کے بارے میں شیخ ابن حبیب کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ ان سے مراد عبداللہ بن زید بن عبد البر ہیں جنہوں نے اذان سے متعلق حدیث روایت کی ہے اور اس روایت میں جہاں دو مرتبہ مسح کرنے کا ذکر ہے اس سے مراد ایک ہی مسح کے دوران ہاتھ آگے سے پیچھے تک لے جانا اور پھر واپس آگے کی طرف لے آنا۔

(2) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے حدیث فعلی منقول ہے جسے معیین (کے مؤلفین نے نقل کیا) ہے لیکن اس میں کھلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے دوران چلو کی تعداد کا ذکر نہیں ہے اور مسح کے دوران ہاتھ آگے سے پیچھے کی طرف لے جانے کا ذکر نہیں ہے۔

69- باب بَايَ الْيَدَيْنِ يَتَمَضَّمُضُ -

باب: دونوں میں سے کون سے ہاتھ سے کھلی کی جائے؟

85- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ - هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ بْنُ كَثِيرٍ - دِينَارُ بْنُ الْحَمِصِيِّ عَنْ - شُعْبَةَ - هُوَ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ - عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَأَلْفَرَعَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِيَّانِهِ فَغَسَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَذْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوَضُوءِ فَتَمَضَّمُضَ وَاسْتَشْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَبَدَّيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ مِنْ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَالَ "مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَكَتَبَتَيْنِ لَا يُحْدِثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ بَشْيَءٍ غُفِرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ".

☆ حمران بن ابان بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کے لیے پانی منگوایا پھر برتن میں سے اپنے دونوں پر پانی اٹھال کر تین مرتبہ دھویا پھر اپنا دایاں ہاتھ پانی میں ڈال کر اس کے ذریعے کھلی کی ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر دونوں میں سے ایک پاؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے گا اور پھر دو رکعت ادا کرے گا جس کے درمیان وہ اپنے خیالوں میں گم نہ ہو

نہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گنہوں کی مغفرت کر دے گا۔

70 - باب اتِّخَاذِ الْإِسْتِشَاقِ .

باب: ناک میں پانی ڈالنا

86 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ مُسْنَدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّا تَوَضَّأْنَا أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَسْتَنْشِرْ".
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص وضو کرے تو اپنے ناک میں بھی پانی ڈال کر اسے صاف کیا کرے۔

شرح علامہ فیضی لکھتے ہیں: استنشاق کا مطلب ناک میں پانی ڈالنا ہے۔ اور قول کے مطابق استنشاق سے مراد یہ ہے پانی ناک کے بائیں ٹک پہنچ جائے۔ جس کا مطلب کسی چیز کو ظاہر کرنا ہے۔ ایک قول کے مطابق ان دونوں جگہ لفظ "استنثار" لفظ "نثر" سے ماخوذ ہے۔ مطلب ایک ہی ہے۔

71 - باب الْمُبَالَغَةِ فِي الْإِسْتِشَاقِ .

باب: ناک صاف کرنے میں مبالغہ کرنا

87 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَحْثِيُّ بْنُ مُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ ح وَأَبْنَاءِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبْنَاءُ وَبَحْثِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ قَبِيضٍ عَنْ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ "أَتَسْبِغُ الْوُضُوءَ وَتَبَالِغُ فِي الْإِسْتِشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا".
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو کر وضو کرے تو وہ تین مرتبہ ناک میں بھی پانی ڈالے کیونکہ شیطان نے اس کے ناک میں رات بسر کی ہوتی ہے۔

۱۔ فہم فی التاریخ کتاب الوضوء باب غسل الوجه بالیدین
86 - أخرجه البخاري في الوضوء، باب الاستحجار، وقرأ (الحديث 162) مطولاً. وأخرجه مسلم في الطهارة، باب الايتار في الاستنثار (الحديث 22). وأخرجه ابن ماجه في الطهارة وسته، باب المبالغة في الاستنثار (الحديث 409). تحفة الاشراف (13547).
87 - أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في المضضة والاستنثار (الحديث 27). وأخرجه ابن ماجه في الطهارة وسهبا، باب المبالغة في الاستنثار (الحديث 406). وأخرجه عبد الله بن مسعود في الطهارة، باب الرخصة في الاستنابة بحجر واحد (الحديث 43). تحفة الاشراف (4556).
90 - أخرجه البخاري في بدء الخلق، باب صفه ابليس وجوده (الحديث 3295). وأخرجه مسلم في الطهارة، باب الايتار في الاستنثار والاستحجار (الحديث 23). تحفة الاشراف (14284).

72 - باب الْأَمْرِ بِالْإِسْتِشَارِ .

باب: ناک میں پانی ڈالنے کا حکم

88 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِفْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِرْ وَمَنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُزَيِّرْ".
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص وضو کرے وہ ناک میں بھی پانی ڈال کرے اور جو شخص استجماء کرے وہ طاق تعداد میں پتھر استعمال کرے۔
89 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسْتَنْشِرْ وَإِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَأَزَيِّرْ".
حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم وضو کرو تو ناک میں بھی پانی ڈالو جب تم استجماء کرو تو (طاق تعداد میں) پتھر استعمال کرو۔

73 - باب الْأَمْرِ بِالْإِسْتِشَارِ عِنْدَ الْإِسْتِيقَاطِ مِنَ النَّوْمِ .

باب: نیند سے بیدار ہونے پر وقت ناک صاف کرنے کا حکم

90 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِثُّ عَلَى خَبْثُوهِ".
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو کر وضو کرے تو وہ تین مرتبہ ناک میں بھی پانی ڈالے کیونکہ شیطان نے اس کے ناک میں رات بسر کی ہوتی ہے۔

74 - باب بَايَ الْيَكْدَيْنِ يَسْتَنْشِرُ .

باب: کون سے ہاتھ کے ذریعے ناک صاف کی جائے؟

88 - أخرجه البخاري في الوضوء، باب الاستنثار في الوضوء (الحديث 161). وأخرجه مسلم في الطهارة، باب الايتار في الاستنثار والاستحجار (الحديث 22). وأخرجه ابن ماجه في الطهارة وسته، باب المبالغة في الاستنثار (الحديث 409). تحفة الاشراف (13547).
89 - أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في المضضة والاستنثار (الحديث 27). وأخرجه ابن ماجه في الطهارة وسهبا، باب المبالغة في الاستنثار (الحديث 406). وأخرجه عبد الله بن مسعود في الطهارة، باب الرخصة في الاستنابة بحجر واحد (الحديث 43). تحفة الاشراف (4556).
90 - أخرجه البخاري في بدء الخلق، باب صفه ابليس وجوده (الحديث 3295). وأخرجه مسلم في الطهارة، باب الايتار في الاستنثار والاستحجار (الحديث 23). تحفة الاشراف (14284).

91- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عُلْفَةَ عَنْ عَبْدِ حَبِيبٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَضَمَّضَ وَاسْتَشَقَّ وَتَرَبَّيَّدَ الْيُسْرَى فَقَعَلَ هَذَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَا طَهَّرَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہوں نے وضو کا پانی منگو کر کلی کی ناک میں پڑھا اور اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے ناک صاف کیا ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا اور پھر بولے: یہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ ہے۔

75- باب غَسْلِ الْوُجْهِ .

باب: چہرے کو دھونا

92- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُلْفَةَ عَنْ عَبْدِ حَبِيبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَقَدْ صَلَّى لَدُنَّا مَا بَصُغَ بِهِ وَقَدْ صَلَّى مَا يُرِيدُ إِلَّا لِيَعْلَمَنَا فَأَتَى بِنَاءً فِيهِ نَارٌ وَطَسِبَ فَافْتَرَعَ مِنَ الْإِنَاءِ عَلَى يَدَيْهِ لَفَسَلَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَضَمَّضَ وَاسْتَشَقَّ ثَلَاثًا مِنَ الْكُفِّ الَّتِي يَأْخُذُ بِهَا النَّاسُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى ثَلَاثًا وَبَدَأَ الْيَمَانِ ثَلَاثًا وَغَسَّحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى ثَلَاثًا وَرِجْلَهُ الْيَمَانِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا هُوَ

☆ ☆ عبد خیر بیان کرتے ہیں: ہم حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ نماز ادا کر چکے تھے انہوں نے پانی منگوایا ہم نے سوچا کہ یہ اس کے ذریعے کیا کریں گے؟ جبکہ یہ تو نماز ادا کر چکے ہیں یہ ضرور ہمیں اس کی تعمیل میں دے دیں گے ان کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا جس میں پانی موجود تھا اور ایک ٹشت لایا گیا تو انہوں نے اس برتن میں سے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیل کر انہیں تین مرتبہ دھویا پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایسا انہوں نے اسی ہتھیلی سے کیا جس میں انہوں نے پانی لیا تھا پھر انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا اور پھر اپنے دائیں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر بائیں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا اور پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر دائیں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر بائیں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقے کے بارے میں جان لے تو وہ طریقہ یہ ہے۔

91- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 111 و 112 و 113) . محلة الإشراف (10203) . حديث عبد الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم كيف كان (الحديث 49) . والسنن في الطهارة، باب غسل الوجه (الحديث 92) ، و عدد غسل الوجه (الحديث 93) . وغسل اليدين (الحديث 94) .

92- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 111 و 112 و 113) . وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم كيف كان (الحديث 49) . وأخرجه السنن في الطهارة، عدد غسل الوجه (الحديث 93) . غير اليدين (الحديث 94) . مختصراً . والحديث عبد السنن في الطهارة، باب اليدين يستشر (الحديث 91) . محلة الإشراف (10203) .

76- باب عَدَدِ غَسْلِ الْوُجْهِ .

باب: چہرے کو دھونے کی تعداد

93- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ - وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ - عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفَةَ عَنْ عَبْدِ حَبِيبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَمَرَ بِكُرْسِيِّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ فِيهِ مَاءٌ فَكَفَّ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَضَمَّضَ وَاسْتَشَقَّ بِكَفِّهِ وَاحِدٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَآخَذَ مِنَ الْمَاءِ قَمَاحَ بَرَأِيهِ -

وَأَشَارَ شُعْبَةُ مَرَّةً مِّنْ نَّاصِيَتِهِ إِلَى مَوْجِعِ رَأْسِهِ - ثُمَّ قَالَ - لَا أَذْرِي أَرَدْتُمَا أَمْ لَا - وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طَهْوَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا طَهْوَرُهُ .

وَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ خَالِدُ بْنُ عُلْفَةَ كَيْسَ مَالِكِ بْنِ عُرْفَةَ .

☆ ☆ عبد خیر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ان کے لیے تخت لایا گیا پھر وہ تشریف فرما ہوئے پھر انہوں نے برتن منگوایا جس میں پانی موجود تھا پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی انڈیل کر پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا انہوں نے ایک ہی مرتبہ چلو میں پانی لے کر تین مرتبہ ایسا کیا پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر انہوں نے پانی لے کر اپنے سر کا مسح کیا۔

یہاں شعبہ نامی راوی نے ایک مرتبہ اشارہ کرتے ہوئے بتایا: انہوں نے سر کی پیشانی سے لے کر سر کے پچھلے حصے تک مسح کیا پھر راوی نے یہ بات بیان کی کہ مجھے یہ پتہ نہیں ہے کہ وہ ہاتھوں کو واپس آگے کی طرف لائے تھے کہ نہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا اور یہ ارشاد فرمایا: جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقے کو جان سکے تو یہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ ہے۔

امام ابو عبد الرحمن نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: یہ غلط ہے صحیح روایت وہ ہے جو خالد بن علقمہ سے منقول ہے مالک بن عرفطہ سے منقول نہیں ہے۔

شرح

یہاں امام نسائی نے ایک راوی کے نام کی تصحیح کی ہے۔ یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے۔ جسے ”عبد خیر“ نامی راوی نے نقل کیا۔ نقل کرنے والے راوی کا نام اس روایت کی سند میں مالک بن عرفطہ ہے۔ اور مالک سے شعبہ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام نسائی فرماتے ہیں: شعبہ نے راوی کا یہی نام ذکر کیا ہے لیکن اس میں شعبہ کو وہم ہوا ہے کیونکہ اس راوی کا اصل نام

خالد بن عرفطہ ہے۔
اس راوی نے "عبد خیر" کے حوالے سے وضو کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

اس راوی سے سفیان ثوری اور شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

۷۷- باب غَسْلِ الْيَدَيْنِ -

باب: دونوں بازوؤں کو دھونا

94 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ عَنْ يَزِيدَ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا دَعَا بِكُرْسِيِّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ فَقَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَبَدَأَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيَّ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ وَضُوءُهُ.

عبد خیر بیان کرتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا انہوں نے ایک کرسی منگوائی پھر اس پر بیٹھ کر فرمایا ہو گئے پھر انہوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا پھر انہوں نے اپنے ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر کھلی کی پھر ناک میں پانی ڈالا انہوں نے ایک ہی چلو میں پانی لے کر تین مرتبہ ایسا کیا پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنے دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر انہوں نے اپنا ہاتھ برتن کے اندر ڈبوایا پھر انہوں نے اپنے سر کا مسح کیا پھر انہوں نے اپنے پاؤں تین مرتبہ دھوئے اور یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقے کو دیکھ سکے تو یہ نبی اکرم ﷺ کے ہر کا طریقہ ہے۔

78- باب صِفَةِ الرُّضُوءِ -

باب: وضو کا طریقہ

95 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي شَيْبَةُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَلِيُّ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ دَعَانِي أَبِي عَلِيُّ بِوَضُوءٍ فَقَرَّبْتُهُ لَهُ لَقَدْ أَفْسَلُ كَفِّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهُمَا فِي وَضُوءِهِ ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى إِلَى الْبِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى كَذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى كَذَلِكَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ نَارِلِي فَأَوَّلَتْهُ الْإِنَاءَ الَّذِي فِيهِ فَضْلُ وَضُوءِهِ

94- مقدمہ فی الطہارۃ، باب غسل الوجه (الحديث 92)۔

95- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب معاذ وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 117) تعليقاً مختصراً، نسخة الاشراف (10075)۔

فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِهِ وَضُوءُهُ قَائِمًا فَعَجِبْتُ لَلْمَاءِ رَائِي قَالَ لَا تَعْجَبْ فَإِنِّي رَأَيْتُ أَبَاكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ مِثْلَ مَا رَأَيْتَنِي صَنَعْتُ يَقُولُ لَوْ وَضُوءُهُ هَذَا وَشَرِبَ فَضْلُ وَضُوءِهِ قَائِمًا.

☆ امام محمد الباقری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے والد حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ میرے والد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے وضو کا پانی منگوایا میں وہ لے کر آپ کے پاس آیا تو انہوں نے وضو کرنا شروع کیا پہلے انہوں نے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے انہوں نے وضو کے پانی میں ان کو داخل کرنے سے پہلے انہیں دھویا پھر انہوں نے تین مرتبہ کھلی کی پھر انہوں نے تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر انہوں نے اپنے دائیں بازو کو تین مرتبہ دھویا پھر بائیں بازو کو اسی طرح دھویا پھر انہوں نے ایک مرتبہ سر کا مسح کیا پھر انہوں نے اپنے پاؤں کو تینوں تک اسی طرح دھویا پھر بائیں پاؤں کو اسی طرح دھویا پھر وہ کھڑے ہوئے اور بولے: یہ مجھے پکڑاؤ میں نے وہ برتن انہیں پکڑا دیا جس میں ان کا بچا ہوا وضو کا پانی موجود تھا تو انہوں نے اپنے وضو کے بچے ہوئے پانی میں سے پانی لی لیا اور کھڑے ہو کر پیا مجھے اس بات پر بہت حیرانگی ہوئی انہوں نے مجھے دیکھا تو فرمایا: تم اس بات پر حیران نہ ہوتے ہمارے نانا جان نبی اکرم ﷺ کو میں نے اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) انہوں نے اپنے وضو کے طریقے کے بارے میں اور وضو کے بچے ہوئے پانی کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔

79- باب عَدَدِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ -

دونوں بازوؤں کو دھونے کی تعداد

96 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَبِةَ - وَهُوَ ابْنُ قَيْسٍ - قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - تَوَضَّأَ فَقَسَلَ كَفَّيْهِ حَتَّى اتَّقَاهُمَا ثُمَّ تَمَضَّمَصَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَحَذَ فَضْلَ طَهُورِهِ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحَبِّتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ طَهُورُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆ ابو حبیہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا تو دونوں ہاتھوں کو دھو کر اچھی طرح صاف کیا پھر تین مرتبہ کھلی کی پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر انہوں نے اپنے سر کا مسح کیا پھر پاؤں کو تینوں تک دھویا پھر وہ کھڑے ہوئے اور اپنے وضو کے بچے ہوئے پانی کو

96- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب معاذ وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 116) تعليقاً مختصراً، وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم كيف كان (الحديث 48)۔ وأخرجه النسائي في الطهارة، عدد غسل الرجلين (الحديث

115) - نسخة الاشراف (10321)۔

کمرے ہو کر پانی پھر انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی: میری یہ خواہش ہوئی کہ میں تم لوگوں کو یہ بات دکھاؤں کہ نبی اکرم ﷺ اس طرح وضو کیا کرتے تھے۔

80 - باب حَدِّ الْفَسْلِ -

باب: دونوں بازوؤں کو دھونے کی حد

97 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قَرَأَهُ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ ابْنِ الْقَسْبِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَدَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لَقَبِدُ اللَّهِ بِنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى - قَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ تَمَضَّضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ يَمِينًا وَأَذْبَرَ بَدَأَ بِمَقْدَمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ -

☆ عمرو بن یحییٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا: جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی تھے اور یہ عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں (انہوں نے کہا): کیا آپ مجھے کر کے دکھا سکتے ہیں؟ کرنا؟ اگر نبی اکرم ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ تو حضرت عبداللہ بن زید نے فرمایا: جی ہاں! پھر انہوں نے وضو کا پانی منگوایا اور انہوں نے اسے دونوں ہاتھوں پر ڈال کر دونوں ہاتھوں کو دو مرتبہ دھویا پھر انہوں نے گلی کی پھر انہوں نے ناک میں پانی ڈالا انہوں نے ایسا تین مرتبہ کیا پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنے دونوں بازوؤں کو دو مرتبہ کہنیوں تک دھویا پھر دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کا مسح کرتے ہوئے آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے کر آئے یعنی پیچھے کے آگے والے حصے سے پیچھے گدی تک لے کر گئے اور پھر واپس اسی جگہ پر لے کر آئے جہاں پر انہوں نے مسح کا آغاز کیا تھا پھر انہوں نے دونوں پاؤں دھو لیے۔

97 - أخرجه البخاري في الوضوء، باب مسح الرأس كله (الحديث 185) و باب غسل الرجلين إلى الكعبين (الحديث 186) و باب مضمض واستنشق من غرلة واحدة (الحديث 191) مختصراً و باب مسح الرأس مرة (الحديث 192) و باب الغسل و الوضوء في المعصية الفتح و الحبش و الحجاره (الحديث 197) مختصراً و باب الوضوء من النور (الحديث 199) - و أخرجه مسلم في الطهارة، باب في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 18) - و أخرجه أبو داود في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 118 و 119) و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب المضمضة والاستنشق من كف واحدة (الحديث 28) مختصراً و باب ما جاء في مسح الرأس مع اليد سفهم الرأس إلى مفرجه (الحديث 32) و باب ما جاء في مسح يمينه و يده و قوله مرلين (الحديث 47) مختصراً - و أخرجه السائي في الطهارة، باب صفة مسح الرأس (الحديث 98) و عدد مسح الرأس (الحديث 99) مختصراً - و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و مستها، باب ما جاء في مسح الرأس (الحديث 434) - و الحديث عند أبي داود في الطهارة، باب الوضوء في أنية الصفر (الحديث 100) - و ابن ماجه في الطهارة، باب المضمضة والاستنشق من كف واحد (الحديث 405) و باب الوضوء بالصفر (الحديث 471) - تحفة الاشراف (5308) -

81 - باب صِفَةِ مَسْحِ الرَّأْسِ -

باب: سر کا مسح کرنے کا طریقہ

98 - أَخْبَرَنَا عُثْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَالِكٍ - هُوَ ابْنُ أَنَسٍ - عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لَقَبِدُ اللَّهِ بِنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ - وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى - هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بِنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى - قَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ الْيُمْنَى فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضَّضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ يَمِينًا وَأَذْبَرَ بَدَأَ بِمَقْدَمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ -

☆ عمرو بن یحییٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے جو عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں یہ کہا: کیا آپ مجھے یہ کر کے دکھا سکتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! پھر انہوں نے وضو کا پانی منگوایا پھر انہوں نے اسے اپنے دائیں ہاتھ پر بہایا پھر انہوں نے وضو کا پانی منگوایا پھر اسے اپنے دائیں ہاتھ پر بہا کر دو مرتبہ دھویا پھر انہوں نے گلی کی پھر انہوں نے ناک میں پانی ڈالا ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا پھر انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر دونوں بازوؤں کو دو مرتبہ کہنیوں تک دھویا پھر انہوں نے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے سر کا مسح کیا پہلے ہاتھ آگے سے پیچھے کی طرف لے کر گئے پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے کر آئے انہوں نے سر کے آگے والے حصے سے آغاز کیا پھر دونوں ہاتھوں کو پیچھے گدی تک لے گئے اور پھر واپس اسی جگہ پر لے آئے جہاں سے انہوں نے مسح کا آغاز کیا تھا پھر انہوں نے دونوں پاؤں دھو لیے۔

شرح

امام حمادی فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب (فقہاء احناف) فرماتے ہیں: (سر کا) مسح ایک مرتبہ کیا جائے گا۔
امام مالک سفیان ثوری حسن جی امام اوزاعی بھی اسی بات کے قائل ہیں۔
امام شافعی فرماتے ہیں: (سر پر) تین مرتبہ مسح کیا جائے گا۔
ہمارے فقہاء یہ فرماتے ہیں: اگر آدمی (صرف) چوتھائی سر کا مسح کر لے تو یہ اس کے لیے جائز ہوگا۔
آدمی سر کے اگلے حصے سے مسح کا آغاز کرے گا اور پیچھے تک (ہاتھ) لے جائے گا۔
حسن بن جی فرماتے ہیں: سر کے پچھلے حصے سے آغاز کرے گا۔
امام مالک فرماتے ہیں: پورے سر کا مسح کرنا فرض ہے۔ اگر کوئی شخص سر کا کچھ حصہ چھوڑ دیتا ہے تو یہ بالکل اسی طرح ہوگا

98 - تقديم في الطهارة، باب حد الفسل (الحديث 97) -

جیسے وہ (وضو میں) منہ دھوتے ہوئے منہ کا کچھ حصہ چھوڑ دے۔

امام اوزاعی اور لیث بن سعد فرماتے ہیں: (صرف) سر کے اگلے حصے پر مسح کیا جائے گا۔

امام شافعی فرماتے ہیں: سر کے کچھ حصے کا مسح کرنا فرض ہے۔

تاہم انہوں نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں کی۔

82 - باب عَدَدِ مَسْحِ الرَّأْسِ -

باب: سر کے مسح کی تعداد

99 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ

الَّذِي أَرَى الْبَيْتَاءَ - قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَغَسَلَ

رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَتَسَبَّحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ -

☆ عمرو بن یحییٰ اپنی والدہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: یہ وہی صحابی ہیں جن کو اذان دینے کا طریقہ دکھایا گیا تھا وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ ﷺ نے اپنے چہرہ مبارک کو تین مرتبہ دھویا دونوں بازوؤں کو دو مرتبہ دھویا دونوں پاؤں کو دو مرتبہ دھویا اور اپنے سر پر دو مرتبہ مسح کیا۔

شرح

وضو کے مکروہات

(۱) سختی سے منہ پر پانی مارنا۔

(۲) بائیں ہاتھ سے کھلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا لیکن یہ شرط ہے کہ یہ کسی عذر کے بغیر ہو۔

مسئلہ: ہر مرتبہ نئے سرے سے پانی لے کر تین مرتبہ مسح کرنا۔

مسئلہ: وضو کر لینے کے بعد تویہ یا رد مال کے ذریعے سے اعضاء کو خشک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (تمیز)

مسئلہ: اپنے لیے کوئی ایسا برتن مخصوص کر لینا کہ دوسرا اس کے ساتھ وضو نہ کر سکے یہ مکروہ ہے اسی طرح مسجد میں اپنے لیے کوئی جگہ مخصوص کر لینا بھی مکروہ ہے۔ (الوجہ للکردی)

.....

83 - باب مَسْحِ الْمَرْأَةِ رَأْسَهَا -

باب: عورت کا اپنے سر پر مسح کرنا

100 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ جُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ سَالِمٌ سَبْلَانٌ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ

تَتَخَفُجِبُ بِأَمْسَالِيهِ وَتَسْتَأْجِرُهُ فَارْتَبَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَتَمَضَّطُ

وَأَسْتَشْرَتْ ثَلَاثًا وَغَسَلَتْ وَجْهَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَتْ يَدَيَهَا الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَالْيُسْرَى ثَلَاثًا وَوَضَعَتْ يَدَيَا فِي مَقْدَمِ

رَأْسِهَا ثُمَّ مَسَحَتْ رَأْسَهَا مَسْحَةً وَاحِدَةً إِلَى مُؤَخَّرِهِ ثُمَّ أَمَرَتْ يَدَيْهَا بِأُذُنَيْهَا ثُمَّ مَرَّتْ عَلَى الْخَدَيْنِ

قَالَ سَالِمٌ كُنْتُ أَيْهَا مَكَايَا مَا تَخْفِي يَدِي فَتَجْلِسُ بَيْنَ يَدَيَّ وَتَتَحَدَّثُ مَعِي حَتَّى جَنَّتْهَا ذَاتَ يَوْمٍ

فَقُلْتُ ااذْعِنِي لِي بِالْبُرْكَ يَا أُمَ الْمُؤْمِنِينَ - قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ أَعْتَفَنِي اللَّهُ - قَالَتْ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ - وَارْعَيْتِ

الْجَعَابَ ذُوْنِي فَلَمْ أَرَهَا بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ -

☆ ابو عبداللہ سالم بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان کی ایمان داری سے بہت خوش تھیں اس لیے انہیں

مزدوری کے لیے کام مہیا کرتی تھیں ایک مرتبہ انہوں نے یہ کر کے دکھایا کہ نبی اکرم ﷺ وضو کس طرح سے کیا کرتے تھے؟ تو

انہوں نے تین مرتبہ کھلی کھلی ناک میں پانی ڈالا اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا دائیں بازو کو تین مرتبہ دھویا بائیں بازو کو تین مرتبہ

دھویا پھر اپنا ہاتھ سر کے آگے والے حصے پر رکھا اور اسے سر کے پیچھے آخری حصے تک لے گئیں انہوں نے ایک مرتبہ مسح کیا پھر

انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں پر پھیرا۔

سالم نامی راوی بیان کرتے ہیں میں ان کی خدمت میں ایک مکتب غلام کے طور پر رہتا تھا اس لیے وہ مجھ سے پردہ نہیں

کیا کرتی تھیں اور میرے ساتھ گفتگو کر لیا کرتی تھیں ایک مرتبہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: اے ام

المؤمنین! آپ میرے لیے برکت کی دعا کریں انہوں نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ میں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے مجھے

آزادی نصیب کر دی ہے تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت نصیب کرے پھر انہوں نے میرے اور اپنے درمیان پردہ کر

لیا اس دن کے بعد میں نے کبھی بھی انہیں نہیں دیکھا۔

84 - باب مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ -

باب: دونوں کانوں کا مسح کرنا

101 - أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي تَيْمٍ الطَّلَقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ

عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَمَضَّضَ

وَأَسْتَنْشَقُ مِنْ عَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ وَغَسَلَ رِجْلَهُ وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّةً مَرَّةً وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَذْنَيْهِ مَرَّةً . قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَدْنٍ : أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ فِي ذَلِكَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ .
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یاد ہے کہ آپ نے ہر
کرتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر ہر ایک کی پھر ناک میں پانی ڈالا یہ آپ نے ایک ہی چلو کے ذریعے کیا پھر آپ نے اپنے
چہرہ مبارک کو دھویا پھر دونوں بازوؤں کو ایک ایک مرتبہ دھویا پھر اپنے سر کا اپنے کانوں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔
ایک راوی نے یہاں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: پھر آپ نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

شرح

امام حمادی فرماتے ہیں: ہمارے فقہاء فرماتے ہیں: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔ ان کے آگے والے اور پیچھے والے حصے
مسح کیا جائے گا۔

سفیان ثوری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام اوزاعی فرماتے ہیں: یہ دونوں سر کا حصہ ہیں ان کے ظاہری اور باطنی حصے پر مسح کیا جائے گا۔

اشب نے امام مالک کا یہ قول نقل کیا ہے۔ دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

ابن القاسم نے بھی اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔ تاہم اس میں یہ اضافہ کیا ہے:

”جس پانی سے سر کا مسح کیا گیا تھا اس کے علاوہ دوسرا پانی لے کر ان پر مسح کیا جائے گا“ امام شافعی فرماتے ہیں: (کانوں پر
مسح کے لیے) نئے سرے سے پانی لیا جائے گا اور یہ دونوں اپنی مخصوص حیثیت رکھتے ہیں۔ نہ یہ چہرے میں شامل ہیں۔ نہ سر
حصہ ہیں۔ امام حسن بن حبی فرماتے ہیں: کانوں کے اندرونی حصے کو چہرے کے ساتھ دھویا جائے گا اور ان کے ظاہری حصے کا
کے ساتھ مسح کیا جائے گا۔

85- باب مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ مَعَ الرَّأْسِ وَمَا يُسْتَدَلُّ بِهِ عَلَى أَنَّهُمَا مِنَ الرَّأْسِ .

باب: سر کے ساتھ دونوں کانوں کا مسح کرنا اور یہ جو دلیل پیش کی جاتی ہے ”دونوں کان سر کا حصہ ہیں“

102- أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ عَرْفَةً فَمَضْمَضَ

101- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب الوضوء، مؤلف (الحديث 137) مطولاً . وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في مسح الأذن
طاهرهما (الحديث 36) مختصراً . وأخرجه ابن ماجه في الطهارة و مسها . باب ما جاء في مسح الأذنين (الحديث 439) بعد
مختصراً . وأخرجه عبد الحارث في الوضوء، باب غسل الوجه باليمن من عرفة واحدة (الحديث 140) . وابن ماجه في الطهارة مؤلفاً،
باب المستند والاستنشاق من كف واحد (الحديث 403) . تحفة الأشراف (5978) .

في مختصر اختلاف العلماء الجزء 1 (مسألة في الأذنين)

102 مقدم في الطهارة، مسح الأذنين (الحديث 101) .

وَأَسْتَنْشَقُ مِنْ عَرْفَةٍ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ عَرَفَ عَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَيْهِ الْيَمْنَى ثُمَّ عَرَفَ عَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى
ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَذْنَيْهِ بَاطِنِيهِمَا بِالسَّيَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِيهِمَا بِإِبْهَامَيْهِ ثُمَّ عَرَفَ عَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ الْيَمْنَى ثُمَّ عَرَفَ
عَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ الْيُسْرَى .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے وضو کرتے ہوئے ایک چلو میں پانی لے کر
اس کے ذریعے کلی کی آپ نے ناک میں پانی ڈالا پھر ایک مرتبہ چلو میں پانی لے کر اپنے دائیں بازو کو دھویا پھر ایک مرتبہ چلو
میں پانی لے کر اپنے بائیں بازو کو دھویا۔ پھر آپ نے اپنے سر مبارک کا مسح کیا اور دونوں کانوں کے اندرونی حصے میں شہادت کی
انگی کے ذریعے اور بیرونی حصے میں انگوٹھے کے ذریعے مسح کیا پھر آپ نے چلو میں پانی لے کر اس کے ذریعے اپنے دائیں
پاؤں کو دھویا پھر چلو میں پانی لے کر اپنے بائیں پاؤں کو دھویا۔

103- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَغُبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
الصَّنَابِيحِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ
فِيهِ فَإِذَا اسْتَنْشَقَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ
أَنْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ
خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أَذْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ
تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهُ نَافِلَةً لَهُ . " قَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ الصَّنَابِيحِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ .

حضرت عبداللہ مناہجی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب مؤمن وضو کرتا
ہوا کلی کرتا ہے تو اس کے منہ میں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں پھر وہ ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اس کی ناک میں سے گناہ
نکل جاتے ہیں پھر جب وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے میں سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی دونوں
آنکھوں کی پلکیوں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں پھر جب وہ اپنے دونوں بازو دھوتا ہے تو اس کے دونوں بازوؤں میں سے اس
کے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا
ہے اس کے سر میں سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے دونوں کانوں میں سے بھی نکل جاتے ہیں پھر جب وہ اپنے
دونوں پاؤں دھوتا ہے تو دونوں پاؤں میں سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں میں سے بھی نکل
جاتے ہیں پھر جب وہ چل کر مسجد کی طرف جاتا ہے وہاں نماز ادا کرتا ہے تو یہ اس کے لیے مزید ثواب کے حصول کا باعث بنتا
ہے۔

86 - باب الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ .

باب: عمامہ پر مسح کرنا

[illegible]

☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سوز و دل پہ

مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔
 108۔ أَخْبَرَنَا هَذَا بْنُ السَّيِّدِي عَنْ وَكِيعٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ
 قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ عَلَى الْخِمَارِ وَالْخُفَّيْنِ .
 ☆ ☆ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو چادر اور موزل
 مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔
 109۔ أَخْبَرَنَا هَذَا بْنُ السَّيِّدِي عَنْ وَكِيعٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ
 قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ عَلَى الْخِمَارِ وَالْخُفَّيْنِ .
 ☆ ☆ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو چادر اور موزل

87 - باب الْمَسِيحِ عَلَى الْعِمَامَةِ مَعَ النَّاصِيَةِ .

باب: پیشانی کے ساتھ عمامہ پر مسح کرنا

107- أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَزْرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَبِي الْمُبَيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُبَيْرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ

105- معرفة الساتي - تحفة الاشراف (2032) .
 106- معرفة الساتي - تحفة الاشراف (2043) .
 107- اخرج مسلم في الطهارة، باب المسح على الناصية والعمامة والحديث 82 و 83) . و اخرج ابو داود في الطهارة، باب المسح على شعبي (الحديث 150) . و اخرج الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في المسح على العمامة والحديث 100، تعليقا مختصرا . و الحديث عدد رمدي في الطهارة، باب ما جاء في المسح على العمامة والحديث 100، تحفة الاشراف (11494) .

107- أخرجه مسلم في الطهارة، باب المسح على الناحية والعمامة (الحديث 82 و 83). وأخرجه أبو داود في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 150). وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في المسح على العمامة (الحديث 100) تعليقا مختصرا. والحديث عدد رمدي في الطهارة، باب ما جاء في المسح على العمامة (الحديث 100). تحفة الأشراف (11494) -

مرمدي في الظهار، باب ما جاء في المسيح علم العامة (الحديث 100). تحفة الاشراف (1149).

فَمَسَحَ نَاصِيَتَهُ وَعِمَامَتَهُ وَعَلَى الْحُفَيْنِ . قَالَ بَكَرٌ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي الْمُعِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ .
☆☆ حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وضو کرتے ہوئے اپنی پیشانی اور عمامہ پر بھی مسح کیا اور
موزوں پر بھی مسح کیا۔

☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ سفر کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے پیچھے ہو گئے۔ آپ کے ساتھ میں بھی پیچھے ہو گیا۔ پھر آپ نے قضائے حاجت کی اداہیں آ کر آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ تو میں آپ کے پاس دھوا کا برتن لے کر آیا۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، اپنے چہرے کو دھویا، پھر آپ اپنے بازو دھونے لگے تو آپ انہیں باہر نہیں نکال سکے، کیونکہ اس (چب) کی آستینیں جھک گئیں، آپ نے کندھے کے پاس سے انہیں باہر نکالا اور پھر دونوں بازوؤں کو دھویا، پھر آپ نے پیشانی کا اور عمامہ کا مسح کیا اور اپنے دونوں موزوں کا بھی مسح کیا۔

88- باب كَيْفَ الْمَسِيحِ عَلَى الْعِمَامَةِ
باب: عمامہ پر کیسے مسح کیا جائے؟

109 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ وَهَبٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغْبِرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ خَصَلْتَانِ لَا أَسْأَلُ عَنْهُمَا أَحَدًا بَعْدَ مَا فَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ - كُنَّا مَعَهُ فِي سَفَرٍ فَبَرَزَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ جَاءَ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ بِخَاتَمَتِهِ وَجِائَنِي عِمَامَتِهِ وَمَسَحَ عَلَى خَفَتَيْهِ قَالَ وَصَلَاةُ الْإِمَامِ خَلْفَ الرَّجُلِ مِنْ رَعِيَّتِهِ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَخْبَسَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا الصَّلَاةُ وَقَلَّمُوا ابْنَ عَوْفٍ فَصَلَّى بِهِمْ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى خَلْفَ ابْنِ عَوْفٍ

108 - أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الطَّهَارَةِ، بَابِ الْمَسْحِ عَلَى الْخَاتَمِ وَالْعِمَامَةِ (الْحَدِيثُ 81) - وَالْحَدِيثُ عَنِ عَبْدِ مُسْلِمٍ فِي الصَّلَاةِ، بَابِ تَقْدِيمِ الْجَمَاعَةِ مَنْ يَصَلِّي بِهِمْ إِذَا تَأَخَّرَ الْإِمَامُ وَلَمْ يَخْلُ الرَّأْيُ مَعْدَةً بِالتَّحْدِيدِ (الْحَدِيثُ 105) - وَالسَّائِي فِي الطَّهَارَةِ، بَابِ الْمَسْحِ عَلَى الْخَاتَمِ فِي السَّفَرِ (الْحَدِيثُ 125) - نَحْوَةُ الْإِشْرَافِ (11495) -

109 - التَّرْغُوبَةُ السَّائِي - وَابْنُ مَاجَهَ فِي الْإِمَامَةِ الصَّلَاةِ وَالسَّائِي فِيهَا، بَابِ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ (الْحَدِيثُ 1236) - نَحْوَةُ الْإِشْرَافِ (11521) -

109-نعم ربه السني . و ابن ماجه في الصلاة و السنة فيها ، باب ماجاء في صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم خلف رجل من

مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا سَلَّمَ اِنْ غُوبَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَضَى مَا شَقِيَ بِهِ .
 حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں دو کام ایسے ہیں جن کے بارے میں میں کسی سے بھی سوال نہیں
 کروں گا جبکہ میں نے خود نبی اکرم ﷺ کو ایسے کرتے ہوئے دیکھا ہے ایک مرتبہ ہم لوگ آپ کے ساتھ سفر کر رہے تھے اس
 دوران آپ قضاے حاجت کے لیے تشریف لے گئے (بعد میں) آپ نے وضو کرتے ہوئے اپنی پیشانی پر اور عمامہ کی دونوں
 جانب مسح کیا اور آپ نے اپنے موزوں پر بھی مسح کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں حاکم وقت اپنی رعایا کے پیچھے بھی نماز ادا کر سکتا ہے۔ (حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نبی
 اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھا کہ نماز کا وقت ہو گیا نبی اکرم ﷺ لوگوں تک نہیں پہنچ سکے ان لوگوں نے نماز کے
 لیے اقامت کہہ دی اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کر دیا تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی شریعت
 کی تو اسی دوران نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں باقی رہ جانے
 والی نماز ادا کی جب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سلام پھیر لیا تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو گئے اور جو نماز پہلے گزر چکی تھی
 آپ نے وہ ادا کی۔

شرح

امام طحاوی تحریر کرتے ہیں: ہمارے اصحاب (امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد) امام مالک، حسن بن حنی، امام شافعی
 فرماتے ہیں: عمامہ پر مسح نہیں کیا جائے گا نہ ہی چادر پر مسح کیا جائے گا۔
 سفین ثوری اور امام اوزاعی فرماتے ہیں: عمامہ پر مسح کیا جاسکتا ہے۔
 حنابلہ عمامہ پر مسح کے جواز کے قائل ہیں کیونکہ تلف روایات میں عمامہ پر مسح کرنے کے بارے میں منقول ہے۔
 حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت انس، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہم اس بات کے قائل ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول منقول ہے۔
 "جس شخص کو عمامہ پر مسح کر کے طہارت حاصل نہیں ہوئی اللہ تعالیٰ اسے پاک نہ کرے" (حنابلہ کے نزدیک) عمامہ
 اکثر حصے پر مسح کرنا واجب ہے کیونکہ موزہ کی طرح یہ بھی بدل کی حیثیت رکھتا ہے۔ عمامہ کے درمیان میں (سر کے اوپر کی جگہ)
 پر مسح کرنے کی بجائے اس کے اطراف کے چاروں طرف مسح کیا جائے گا کیونکہ وہ موزے کے زیریں حصے کے ساتھ مشابہت رکھتا
 ہے۔

89- باب إيجاب غسل الرجلين .

باب: دونوں پاؤں دھونا فرض ہے

110- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَرْقِيَةُ بْنُ دُرَيْعٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَآبَتَا مُزْمَلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
 عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَيْلٌ لِلْعَقِيبِ مِنَ
 النَّارِ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ابوالقاسم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
 "بعض ایڑیوں کے لیے جہنم کی برہادی ہے۔"

111- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَآبَتَا عُمَرُو بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 عَمْرٍو قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَوَضَّئُونَ فَرَأَى أَغْفَابَهُمْ تَلُوحُ فَقَالَ "وَيْلٌ لِعَقَابِ
 مِنَ النَّارِ اسْبِغُوا الْوُضُوءَ".

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے ہوئے
 دیکھا آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ان کی ایڑیوں کے کچھ حصے خشک ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا:
 بعض ایڑیوں کے لیے جہنم کی برہادی ہے تم لوگ اچھی طرح وضو کیا کرو۔

90- باب بآي الرجلين يبدأ بالغسل

باب: دونوں پاؤں میں سے کون سے پاؤں کو پہلے دھویا جائے؟

112- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْأَشْعَثُ قَالَ

110- أخرجه البخاري في الوضوء، باب غسل العقب (الحديث 165)، مسطوراً، وأخرجه مسلم في الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين
 بكمالهما (الحديث 29)، نسخة الاشراف (14381).

111- أخرجه مسلم في الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكاملهما (الحديث 26)، مسطوراً، وأخرجه برز في الطهارة، باب في اسباغ
 الوضوء (الحديث 97)، وأخرجه ابن ماجه في الطهارة، باب غسل العقب (الحديث 450)، والحديث عند النسائي في الطهارة، الأمر
 بأسباغ الوضوء (142)، نسخة الاشراف (8936).

112- أخرجه البخاري في الوضوء، باب التيمم في الوضوء والغسل (الحديث 168)، وفي الصلاة، باب التيمم في دخول المصحة وغيره
 (الحديث 446)، في الاطعمة، باب التيمم في الأكل وغيره، (الحديث 5380)، وفي اللباس، باب يترك باطن اليمى (الحديث 5854)، باب
 الرجل والتيمم فيه (الحديث 5926)، وأخرجه مسلم في الطهارة، باب التيمم في الطهور وغيره (الحديث 66 و 67)، وأخرجه ابو داود
 في اللباس، باب في الانتعل (الحديث 4140)، وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما يستحب من التيمم في الطهور (الحديث 608)،
 وأخرجه الترمذي في فضائل الشمال، باب ما جاء في غسل رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 80)، وأخرجه النسائي في الغسل والتيمم،
 باب التيمم في الطهور (419)، وفي التزينة، باب التيمم في الترحيل (الحديث 5255)، وأخرجه ابن ماجه في الطهارة، باب التيمم في
 الوضوء (الحديث 401)، نسخة الاشراف (17657).

نزمات جاگیری توجہ و ضرورت سنائی

سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ النَّيَّاسَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طَبُورِهِ وَتَغْلِيهِ وَتَرَجُّلِهِ -
لَمَّا لُحِقَتْ لَمْ يَسِغْ إِلَّا شَعْرًا يَوَاسِطُ يَقُولُ يُحِبُّ النَّيَّاسُ لَمَّا كَثُرَ شَاتُهُ كُلُّهُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ بِالْكَوْكِيلِ يَقُولُ يُحِبُّ النَّيَّاسُ مَا اسْتَطَاعَ -

☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جہاں تک ہو سکتا تھا وضو کرنے میں جو باتیں ممکن تھیں ان میں دائیں طرف سے آغاز کیا کرتے تھے۔
یہاں پر روایت کے الفاظ نقل کرنے میں بعض راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

91 - باب غَسْلِ الرَّجُلَيْنِ بِالْيَدَيْنِ -

باب: دونوں ہاتھوں کے ذریعے پاؤں دھونا

113 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ - يَحْنِي غُتَارَةً - قَالَ حَدَّثَنِي الْقَبِيصِيُّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَتَى بِمَاءٍ فَقَالَ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِنَاءِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّةً وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ مَرَّةً مَرَّةً وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ بَيْنَهُمَا رِجْلَيْهِمَا -

☆ حضرت قیس بن عتبہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ دو سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے پانی لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے برتن میں سے دونوں ہاتھوں پر پانی اٹھایا پھر انہیں ایک مرتبہ دھویا پھر آپ نے اپنا چہرہ دھویا پھر دونوں بازوؤں کو ایک ایک مرتبہ دھویا پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے دونوں پاؤں کو دھویا۔

92 - باب الْأَمْرِ بِتَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ -

باب: انگلیوں کا خلال کرنے کا حکم

114 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي بَحْثِيُّ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ وَكَانَ يُكْنَى أبا هَاشِمٍ ح وَأَبَا مُحَمَّدٍ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَحْثِيُّ بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسْبِغْ الوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ -"

113 - معجمه السنن، تحفة الاشراف (15648) .

114 - أخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الاستنار (الحديث 142 و 143 و 144) مطولاً، وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في تحلل الأصابع (الحديث 38) مختصراً، وفي الصوم، باب ما جاء في كراهية مبالغة الاستنار للصائم (الحديث 788) مطولاً، وأخرجه ابن ماجه في الطهارة و منها (الحديث 448) - والحديث عند أبي داؤد في الصوم، باب الصائم يصب عليه الماء من العطش و يبالغ في الاستنار (الحديث 2366) وفي الحروف القراءات، باب 1 - (الحديث 3973) - والنسائي في الطهارة، المعلقة في الاستنار (87) - تحفة الاشراف (11172) -

نزمات جاگیری توجہ و ضرورت سنائی

☆ عاصم بن لقیط اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم وضو کرو تو اچھی طرح وضو کرو اور اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کر لیا کرو۔

93 - باب عَدَدِ غَسْلِ الرَّجُلَيْنِ -

باب: دونوں پاؤں کو دھونے کی تعداد

115 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَبِةٍ الزَّوَادِيِّ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَتَمَضَّضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ هَذَا وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

☆ حضرت ابو حبیہ دادی بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا پھر کمرے کی پھر ناک میں پانی ڈالا ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا پھر انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر اپنے دونوں پاؤں کو تین مرتبہ دھوئے پھر یہ بات بیان کی: یہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ ہے۔

94 - باب حَيْدِ الْغَسْلِ -

باب: (دونوں پاؤں کو) دھونے کی حد

116 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ وَالْحَارِثُ بْنُ مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ وَغَابِرَ وَضُوءًا فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضَمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَامَ لِرُكْعَةٍ رُكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غَيْرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ -"

115 - أخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 116) مختصراً، والحديث عند الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم كيف كان (الحديث 48) - والنسائي في الطهارة، عده غسل 'يدين' (الحديث 96) - تحفة الاشراف (10321) -

116 - أخرجه البخاري في الوضوء، باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً (الحديث 159)، وباب المضمضة في الوضوء (الحديث 164)، وفي اصابع، باب سواك الرطب و الباس للصائم (الحديث 1934) - وأخرجه مسلم في الطهارة، باب صفة الوضوء و كماله (الحديث 3 و 4) - وأخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 106) - وأخرجه النسائي في الطهارة، المضمضة و الاستنار (84) - مختصراً، و باي اليمين بالمضمض (85) - تحفة الاشراف (9794) -

مسئلہ: موزے کے نیچے کی جانب یا ایڑی پر یا پنڈلی پر یا اس کے اطراف میں یا تختے پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ (تمیم)
مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک پاؤں پر دو انگلیوں کے برابر مسح کرتا ہے اور دوسرے پاؤں پر پانچ انگلیوں کے برابر مسح کر لیتا ہے تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ (بخاری)

مسئلہ: موزے پر ایسی جگہ پر مسح کرنے کا اعتبار نہیں ہوگا جو پاؤں سے خالی ہوتی ہے اگر اس جگہ اپنا پاؤں لے جا کر وہاں مسح کر لیتا ہے تو یہ جائز ہے اگر بعد میں اس کا پاؤں اس جگہ سے الگ ہو جاتا ہے تو دوبارہ مسح کرے گا۔ (سراج الوہاج)
مسئلہ: اگر ایک شخص کا ایک پاؤں زخمی ہے اور وہ اسے دھو سکتا ہے اور نہ مسح کر سکتا ہے تو دوسرے پاؤں پر مسح کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی شخص کا پاؤں تختے کے اوپر سے کٹا ہو تو اس کے لیے بھی حکم ہے۔
مسئلہ: اس بارے میں ایک بنیادی حکم یہ بھی ہے کہ تین انگلیوں کے ذریعے مسح کیا جائے۔ (کانی)
مسئلہ: یہاں تک کہ اگر کوئی شخص نئے سرے سے پانی لیے بغیر صرف ایک انگلی کے ذریعے مسح کر لیتا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا، لیکن اگر ایک انگلی کے ذریعے تین مرتبہ پانی لے کر تین مرتبہ مسح کرتا ہے تو یہ جائز ہوگا۔ (تمیم)
مسئلہ: اگر کوئی شخص انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے مسح کرتا ہے تو اگر یہ دونوں انگلیاں کھلی ہوں تو یہ جائز ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اس طرح مسح کرتا ہے کہ تین انگلیاں رکھ دیتا ہے لیکن انہیں کھینچتا نہیں ہے تو یہ جائز ہے لیکن سنت کے خلاف ہوگا۔ (مدیہ المسلمی)
مسئلہ: اگر انگلی کے سرے کے ذریعے موزے پر مسح کرتے وقت پانی ٹپک جاتا ہے تو یہ جائز ہوگا ورنہ جائز نہیں ہوگا۔

مسئلہ: موزے پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی انگلیاں دائیں موزے کے اگلے حصے پر رکھے اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں موزے کے اگلے حصے پر رکھے ان انگلیوں کو کشادہ کرے اور انہیں پنڈلی کی طرف ٹخنوں سے اوپر تک کھینچتا ہوا لے جائے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: یہ مسنون طریقہ کا بیان ہے لیکن اگر کوئی شخص پنڈلیوں کی طرف سے پاؤں کی انگلیوں کی طرف لے جاتا ہے یا دونوں موزوں پر چوڑائی کی سمت میں مسح کر لیتا ہے تو مسح ہو جائے گا۔ (جوہرہ)

مسئلہ: مسح میں خطوط یعنی لکیروں کا ظاہر ہونا شرط نہیں ظاہر الرولیہ سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے۔ (زاہدی)
مسئلہ: تاہم مستحب یہ ہے کہ وہ لکیروں نظر آتی چاہئیں۔ (مدیہ المسلمی)
مسئلہ: ایک سے زیادہ مرتبہ مسح کرنا سنت نہیں ہے۔ (قاضی خان)
مسئلہ: موزے پر مسح کرنے کے لیے نیت شرط نہیں ہے۔ (بخاری)

مسئلہ: اگر کوئی شخص وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کرتا ہے اور نیت یہ کرتا ہے کہ موزوں پر مسح کرنے کے طریقے کی تعلیم دے رہا ہے طہارت حاصل کرنے کی نیت نہیں کرتا تو بھی مسح درست ہوگا۔ (غلام)
مسح کے جواز کی اہم شرط

مسئلہ: مسح میں جو چیزیں ضروری ہیں ان میں سے ایک چیز یہ ہے کہ موزہ پہننے کے بعد جو حدث طاری ہوتا ہے وہ ایسی مکمل طہارت پر طاری ہونا چاہیے جو پہننے سے پہلے یا اس کے بعد کمال تھیں محیط میں اسی طرح تحریر ہے۔
مسئلہ: اسی بنیاد پر اگر کوئی شخص دونوں پاؤں پہلے دھو لیتا ہے اور پھر موزے پہن لیتا ہے یا ایک پاؤں دھو کر اس میں موزہ پہن لیتا ہے پھر دوسرا پاؤں دھو کر اس میں موزہ پہن لیتا ہے پھر طہارت کو حدث لاحق ہونے سے پہلے مکمل کر لیتا ہے تو ایسا کرنا جائز ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص پاؤں دھو کر موزے پہن لیتا ہے لیکن وضو مکمل کرنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے تو مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (کانی)

مسئلہ: جو شخص کسی حدث کے لیے تیمم کر لیتا ہے اس کے لیے موزے پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ (خزانہ المعین)
مسئلہ: جس شخص کو موزے پہننے کے بعد یا موزے پہننے سے پہلے ہی جنابت لاحق ہوگئی ہے اب اس کے لیے موزے پر مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔ اس کے جواز کی صرف ایک صورت ہو سکتی ہے کہ آدمی پہلے جنابت کے لیے تیمم کرے پھر حدث کے لیے وضو کرے پھر دونوں پاؤں دھو کر موزہ پہن لے۔ (مضرات)

مسئلہ: اگر وضو کرتے ہوئے وضو کا کوئی ایک عضو کسی جگہ سے سوکھا رہ گیا وہاں تک پانی نہیں پہنچا پھر آدمی نے پاؤں دھو کر موزے پہن لیے اور پھر اس حصے تک پانی پہنچانے سے پہلے حدث لاحق ہو گیا تو اب موزے پر مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔

مسح کی مدت

مسئلہ: موزوں پر مسح کے حکم سے متعلق ایک اہم چیز موزہ پہننے کی مدت ہے یہ مدت مقیم شخص کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے جبکہ مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہیں۔ (محب)

مسئلہ: اس بارے میں اس حوالے سے کوئی فرق نہیں ہوگا کہ وہ سفر کسی نیکی کے کام کے بارے میں ہے یا گناہ کے بارے میں ہے۔ (سراجیہ)

مسئلہ: اس مدت میں اس وقت سے ابتداء معتبر ہوگی جب موزہ پہن لینے کے بعد حدث لاحق ہوتا ہے لہذا اگر کوئی شخص فجر کے وقت وضو کر کے موزہ پہن لیتا ہے اور حدث اسے عصر کے وقت لاحق ہوتا ہے پھر وہ وضو کر کے موزے پر مسح کر لیتا ہے تو اگلے دن کے اسی وقت تک یعنی عصر کے وقت تک موزے پر مسح کی مدت باقی رہے گی جس وقت پہلے دن اسے حدث لاحق ہوا تھا اگر وہ شخص مسافر ہو تو چوتھے دن اسی وقت مسح کی مدت باقی رہے گی۔ (محب نحسی)

فتاویٰ جہانگیری مجموعہ وضو سنن نسائی
مسئلہ: مقیم شخص نے اقامت کی مدت کے دوران سفر اختیار کیا تھا تو وہ سفر کی مدت کو پورا کرے گا۔ (غلام)

موزہ کا سالم ہونا
مسئلہ: موزوں پر مسح کے جواز کے لیے ایک ضروری چیز یہ ہے کہ موزہ بہت زیادہ پھٹا ہوا نہیں ہونا چاہیے اور اس کی مقدار

یہ ہے کہ پاؤں کی تین چوٹی انگلیوں کے برابر حصہ پھٹا ہوا نہیں ہونا چاہیے اس سے کم ہونا چاہیے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اس بارے میں اس حوالے سے کوئی فرق نہیں ہوگا وہ سوراخ موزے کے نیچے کی طرف ہے اوپر کی طرف ہے یا

ایڑی کی طرف ہے۔ (مجدد نسائی)

مسئلہ: لیکن اگر وہ شکاف موزے کی پندلی کی طرف ہے تو پھر یہ مسح میں رکاوٹ نہیں بنے گا۔ (غلام)

مسئلہ: تین انگلیوں کی اس مقدار کا حکم ایک موزے کے لیے ہے یہاں تک کہ ایک موزہ میں ایک انگلی کے برابر اور

دوسرے موزہ میں دو انگلیوں کے برابر سوراخ ہو تو ان پر مسح کرنا جائز ہوگا۔

دوسری فصل: موزوں پر مسح کو ختم کرنے والی چیزیں

مسئلہ: وضو کے نواقض موزے پر مسح کے بھی نواقض شمار ہوں گے ان میں ایک انسانی چیز یہ ہے کہ اگر آدمی موزہ اٹھارے

ہے تو بھی مسح کا حکم ختم ہو جائے گا دوسری انسانی چیز مخصوص مدت کا گزر جانا ہے جس کے نتیجے میں مسح ختم ہو جاتا ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: لیکن وقت گزرنے کا حکم اس وقت ہوگا جب آدمی کو وضو کے لیے پانی دستیاب ہو جائے جب پانی دستیاب نہیں ہوتا

تو محض مخصوص مدت گزر جانے کی وجہ سے مسح نہیں ٹوٹے گا بلکہ اس مسح کے ذریعے نماز ادا کرنا جائز ہوگا۔

(مجموعہ فتاویٰ خان زادہ بی جوبہرہ)

مسئلہ: جب کوئی شخص موزہ اتارتے وقت با وضو ہو تو اب اس پر صرف پاؤں دھونا واجب ہوگا اسی طرح اگر موزے پر مسح

کے جواز کی مخصوص مدت ختم ہوگئی ہے تو اب اس شخص پر موزے اتار کر صرف پاؤں دھونا لازم ہوگا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر کسی شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ موزے اتارنے کی وجہ سے اس کے پاؤں سردی کی وجہ سے خراب ہو جائیں گے تو

اب اس پر مسح کرنا جائز ہوگا خواہ کتنا ہی عرصہ کیوں نہ گزر جائے اور اس کی مثال اسی طرح ہوگی جس طرح ٹوٹی ہڈی پر بانڈی

ہوئی لکڑی پر مسح کیا جاتا ہے۔ (تجربہ جرائد)

مسئلہ: دستانوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ (کافی)

مسئلہ: اگر کسی دوسرے شخص سے اپنے موزے پر مسح کر دیا جائے تو یہ بھی جائز ہے۔ (غلام)

مسئلہ: موزوں پر مسح کے حکم میں عورت کے احکام بھی مرد کی مانند ہیں کیونکہ موزوں پر مسح کے جواز کا جو سبب ہے وہ دونوں

میں برابری کی حیثیت سے پایا جاتا ہے۔ (مجدد)

119 - أَخْبَرَنَا الْقَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ

أَبِي نُجَيْبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ النَّضَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ -

☆ جعفر بن عمرو اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو وضو کرتے ہوئے اور موزوں پر

مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

120 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دُحَيْمٍ وَسَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ

بْنِ قَبِيصٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَبِلَالُ الْأَسْوَاقِ فَلَمَّحَتْ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ أَسَامَةُ فَسَأَلْتُ بِلَالَ مَا صَنَعَ فَقَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَعَسَلَ وَجْهَهُ وَبَدَنَهُ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلَّى -

☆ حضرت أسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بازار میں تشریف

لائے پھر نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے جب نبی اکرم ﷺ بازار سے تشریف لے گئے تو میں نے

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے کیا کیا تھا؟ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا کہ پہلے نبی اکرم ﷺ نے

چار قضائے حاجت کی پھر آپ نے جا کر وضو کیا آپ نے اپنے چہرہ مبارک اور دونوں بازوؤں کو دھویا پھر سر کا مسح کیا پھر

آپ نے اپنے دونوں موزوں پر بھی مسح کر لیا پھر نماز ادا کی۔

121 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحَارِثُ بْنُ مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ

عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ -

☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے اپنے دونوں

موزوں پر مسح کیا تھا۔

122 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ - عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي

سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ -

☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: موزوں پر مسح کے بارے

میں آپ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

123 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ الْمُعِيزَةِ بِنْتِ

119- أخرجه البخاري في الوضوء، باب المسح على الخفين (الحديث 204 و 205). وأخرجه ابن ماجة في الطهارة و سننها، باب ما جاء في

المسح على المعصاة (الحديث 562) بنحو: تحفة الاشراف (10701).

120- انفرده السائي، تحفة الاشراف (2030).

121- أخرجه البخاري في الوضوء، باب المسح على الخفين (الحديث 202) مطولاً. تحفة الاشراف (3899).

122- تقديم في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 121).

99- باب التَّوَقُّفِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ -

باب: مقيم شخص کے لیے موزوں پر مسح کی مدت کا تعین

128- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَانَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمَدَنِيِّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيَّمَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلِلْيَاكِلِ يَوْمًا وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا فِي الْمَسْحِ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مسافر شخص کو تین دن اور تین راتوں تک جبکہ مقيم شخص کو ایک دن اور ایک رات تک کی اجازت دی ہے۔

(راوی کہتے ہیں: یعنی موزوں پر مسح کرنے کے حوالے سے اجازت دی ہے۔)

129- أَخْبَرَنَا هُشَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيَّمَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ أَتَيْتُ عَلِيًّا فَإِنَّهُ أَغْلَمَ بِذَلِكَ مِنِّي . فَاتَّبَعْتُ عَلِيًّا فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَمْسَحَ الْمُقِيمُ يَوْمًا وَلِلْمَسَافِرِ ثَلَاثًا .

شرح: بن ہانی بیان کرتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے موزوں کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے مسح کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ حکم دیتے تھے کہ مقيم شخص ایک دن اور ایک رات تک جبکہ مسافر تین دن اور تین راتوں تک موزوں پر مسح کرے۔

100- باب صِفَةِ الْوُضُوءِ مِنْ غَيْرِ حَدِّثٍ -

باب: پہلا وضو پانی ہونے پر وضو کرنے کا طریقہ

130- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ لِحَوَائِجِ النَّاسِ فَلَمَّا خَضَعَتْ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ (الحديث 129) . و أخرجه ابن ماجة في الطهارة و منها ، باب ما جاء في التوقيت في المسح للمقيم و المسافر (الحديث 552) مطولاً . نسخة الاشراف (10:26) .

129- تقديم في الطهارة، التوقيت في المسح على الخفين للمقيم (الحديث 128) .

130- أخرجه البحري في الاشارة، باب الشرب قائماً (الحديث 5616) محصراً و أخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في صفة شرب رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 200) . و الحديث عند: البحري في الاشارة، باب الشرب قائماً (الحديث 5615) . و أبي داود في الاشارة، باب في الشرب قائماً (الحديث 3718) . نسخة الاشراف (10:293) .

الْعَصْرُ أَيْ يَتَوَرَّيْنِ مَاءً فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَمَسَحَ بِهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَرَجُلَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ فَضْلَهُ فَشَرِبَ قَائِمًا وَقَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ هَذَا وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ وَهَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يُخْدِثْ .

☆ نزال بن سبرہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے ظہر کی نماز ادا کی پھر اس کے بعد لوگوں کے معاملات نبھانے کے لیے تشریف فرما ہوئے اور پھر عصر کی نماز کا وقت ہوا تو ان کے پاس وضو کا برتن لایا گیا انہوں نے اس میں سے پانی پیا اور اس کے ذریعے اپنے چہرے دونوں بازوؤں اپنے سر اور دونوں پاؤں پر مسح کر لیا پھر انہوں نے باقی بچا ہوا پانی لیا اور اسے کھڑے ہو کر پی لیا پھر یہ بات بیان کی: لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے یہ اس شخص کے وضو کا طریقہ ہے جو پہلے سے با وضو ہو۔

101- باب الْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ -

باب: ہر نماز کے لیے وضو کرنا

131- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ بِإِنَاءٍ صَغِيرٍ فَتَوَضَّأَ . قُلْتُ أَكُنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ نَعَمْ . قَالَ فَاتَّخَذْتُمْ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَاةَ مَا لَمْ نُخْدِثْ قَالَ وَقَدْ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَاةَ بِوَضُوءٍ .

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک چھوٹا برتن لایا گیا تو آپ نے اس سے وضو کر لیا۔

راوی کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

راوی کہتے ہیں: آپ لوگ کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم لوگ جب تک ہمارا وضو نہیں ٹوٹ جاتا تھا اس وقت تک ایک ہی وضو کے ساتھ مختلف نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: ہم بھی ایک ہی وضو کے ساتھ کئی نمازیں ادا کر لیا کرتے ہیں۔

شرح

وضو کی تین اقسام

(۱) فرض: اس سے مراد بے وضو شخص کا نماز ادا کرنے کے وقت وضو کرنا ہے۔

131- أخرجه البخاري في الوضوء، باب الوضوء من غير حدث (الحديث 214) مختصراً . و أخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الرجل يصلي الصلوات بوضوء واحد (الحديث 171) مختصراً . و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الوضوء لكل صلاة (الحديث 60) مختصراً . و أخرجه ابن ماجة في الطهارة و منها ، باب الوضوء لكل صلاة . و الصلوات كلها بوضوء واحد (الحديث 509) مختصراً . تحفة الاشراف (11:10) .

نوامت جاتیبری ترجمہ و شرح سنن نسائی

137 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَأَخْرَجَ يَلَالُ فَضْلَ وَضُوءِهِ فَأَبْتَدَرَهُ النَّاسُ فَبَلَغَتْ مِنْهُ حَيْثُ وَرَكَّزَتْ لَهُ الْعِزَّةَ فَضَلَّى بِالنَّاسِ وَالْحُمْرُ وَالْكِلَابُ وَالْمَرْأَةُ تَمْرُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ .

☆ ☆ عاون بن ابوجہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے موجود تھا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر باہر آئے تو لوگ ان کی طرف لپکے مجھے بھی اس میں سے کچھ حصہ ملا پھر نبی اکرم ﷺ کے لیے عزہ (یعنی چھوٹا تیز سترہ) کے طور پر گاڑا گیا نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اس وقت کچھ گدھے کے اور خواتین سترے کے دوسری طرف سے آپ کے آگے سے گزرے۔

138 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ مَرَّضْتُ فَاتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ يَقُولُ إِنِّي قَدْ أَغْمَيْتُ عَلَى قَتَوَضًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَى وَضُوئِهِ .

☆ ☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں بیمار ہو گیا نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں حضرات میری تیمارداری کے لیے تشریف لائے ان لوگوں نے مجھے ایسی حالت میں پایا کہ مجھ پر بے ہوشی طاری ہو چکی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور اپنا بچا ہوا وضو کا پانی مجھ پر ڈالا۔

104 - باب فَرَضِ الْوُضُوءِ .

باب: وضو کا فرض ہونا

139 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ بَغِيرِ طَهْرٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ" .

☆ ☆ ابوالحسین اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر

137 - أخرجه البخاري في المصاب، باب صلاة النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 3566) بمضمونه . و أخرجه مسلم في الصلاة، باب من

المصلي (الحديث 251) . تحفة الاشراف (11818) .

138 - أخرجه البخاري في المرحي، باب عيادة المصلي عليه (الحديث 565) مطولاً، وفي الفرائض، باب قول الله تعالى: (و هو حكيم الله له

اولادكم . . .) الايات (11 و 12) من سورة المائدة . (الحديث 6723) مطولاً، وفي الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما كان النبي صلى الله

عليه وسلم يسأل معالم يرسل عليه الرحي فيقول لا الذي او لم يحب حتى يرسل عليه الرحي، ولم يقل برأي او قياس (الحديث 7309) مطولاً .

و أخرجه مسلم في الفرائض، باب ميراث الكلاله (الحديث 5) مطولاً . و أخرجه ابوداؤد في الفرائض، باب في الكلاله (الحديث 2886) مطولاً . و أخرجه الترمذي في الفرائض، باب ميراث الاحوات (الحديث 2097) مطولاً . و أخرجه النسائي في التفسير: سورة النساء، قول

لنعماني (يستفرك قل الله بكم في الكلاله) (الحديث 354) مطولاً . و أخرجه ابن ماجه في الفرائض، باب الكلاله (الحديث 2727) . و

الحديث عد الترمذي في تفسير القرآن، باب "ومن سورة النساء" (الحديث 3015) . و ابن ماجه في الجناز، باب ما جاء في عيادة المريض

(الحديث 1436) . تحفة الاشراف (3028) .

139 - أخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب فرض الوضوء (الحديث 59) . و أخرجه النسائي في الزكاة، باب الصدقة من غلول (الحديث

2523) . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و منها، باب لا يقبل الله صلاة بغير طهور (الحديث 271) . تحفة الاشراف (132) .

نوامت جاتیبری ترجمہ و شرح سنن نسائی

نماز کو اور حرام مال میں سے دیئے گئے صدقے کو قبول نہیں کرتا ہے۔

105 - باب الْإِعْتِدَاءِ فِي الْوُضُوءِ .

باب: وضو میں حد سے تجاوز کرنا

140 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو

بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوءِ قَارَأَهُ

الْوُضُوءَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ "هَكَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا فَقَدْ آسَاءَ وَتَعَدَّى وَظَلَمَ" .

☆ ☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ سے وضو کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے اسے تین تین مرتبہ وضو کر کے دکھایا پھر ارشاد فرمایا: یہ وضو کا طریقہ ہے جو اس سے زیادہ مرتبہ وضو کر دھوئے گا وہ غلط کرے گا زیادتی کرے گا اور ظلم کرے گا۔

106 - باب الْأَمْرِ بِاسْبَاغِ الْوُضُوءِ .

باب: اچھی طرح وضو کرنے کا حکم

141 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَهْظٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ إِلَّا بِثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ فَإِنَّهُ أَمَرَنَا أَنْ نُسَبِّحَ الْوُضُوءَ وَلَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَلَا نُنْزِي الْحُمْرَ عَلَى

الْحَبْلِ .

☆ ☆ عبد اللہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو

انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے باقی لوگوں کو چھوڑ کر بطور خاص ہمیں کبھی چیز کا حکم نہیں دیا البتہ تین چیزیں ایسی ہیں جن کا

(بطور خاص ہمیں حکم دیا ہے) آپ نے ہمیں ہدایت کی ہے کہ ہم اچھی طرح وضو کریں یہ کہ ہم زکوٰۃ نہ کھائیں اور یہ کہ ہم

گدھوں کو گھوڑی کے ساتھ جفتی کے لیے نہ دیں۔

142 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

140 - أخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً (الحديث 135) مطولاً . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و منها، باب ما جاء في

التقص في الوضوء و كراهية التعدي فيه (الحديث 422) . تحفة الاشراف (8809) .

141 - أخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب قدر القراءة في صلاة الظهر و العصر (الحديث 808) مطولاً . و أخرجه الترمذي في الجهاد، باب ما جاء

في كراهية ان تنزى الحمر على الخيل (الحديث 1701) . و أخرجه النسائي في الخيل، باب التشديد في حمل الحمير على الخيل (الحديث

3583) مطولاً . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و منها، باب ما جاء في اسباغ الوضوء (الحديث 426) مختصراً . تحفة الاشراف (5791)

142 - تقديم في الطهارة، باب ايجاب غسل الرجلين (الحديث 111) .

غیر و قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اتَّبِعُوا الْوُضُوءَ".
 ☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اچھی طرح وضو کرو۔

107 - باب الفضل فی ذلک .

باب: اس عمل کی فضیلت

143 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ ثَالِبِ بْنِ الْغَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ إِبْسَاحُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخَطَايَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكَ لَكُمْ الرِّبَاطُ فَذَلِكَ لَكُمْ الرِّبَاطُ".
 ☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں بتاؤں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور جس کے ذریعے درجات کو بلند کر دیتا ہے؟ جس وقت طبیعت آمادہ نہ ہو تو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا مسجد کی طرف دور سے چل کر آنا اور ایک نماز ادا کر لینے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی تیاری ہے یہی تیاری ہے۔

شرح

امام سیوطی فرماتے ہیں: الرباط سے مراد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہے۔
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا (آل عمران ۲۰۰)
 علامہ سندھی فرماتے ہیں: ایک قول کے مطابق یہاں "رباط" سے مراد "افضل" ہوتا ہے۔
 (سنن نسائی: مذکورہ حدیث کے حواشی میں یہ بات تحریر ہے)

108 - باب ثواب مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ .

باب: جو شخص اسی طرح وضو کرے جس طرح حکم دیا گیا ہے اس کا ثواب

144 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ فَفَاتَهُمُ الْغَزْوُ فَرَابَطُوا ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ أَبُو أَيُّوبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ عَاصِمٌ يَا أَبَا أَيُّوبَ فَاتَنَا الْغَزْوُ الْعَامَ وَقَدْ أَخْبَرْنَا أَنَّهُ مَنْ صَلَّى فِي الْمَسَاجِدِ الْأَرْبَعَةِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ. فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَذَلِكَ عَلَى أَمْسَرٍ مِنْ ذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ وَصَلَّى كَمَا أُمِرَ غُفِرَ لَهُ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ". أَكَذَلِكَ يَا عُقْبَةُ قَالَ نَعَمْ.

143 - اخرجہ مسلم فی الطہارۃ، باب فضل إيساغ الوضوء على المكاره (الحدث 41) . تحفة الاشراف (14087) .

144 - اخرجہ ابن ماجہ فی الصلاة و السنة لہا ، باب ما جاء في الصلاة كفارة (الحدث 1396) . تحفة الاشراف (3462) .

☆ ☆ عاصم بن سفیان ثقفی بیان کرتے ہیں: ان لوگوں نے غزوہ سلاسل میں شرکت کا ارادہ کیا، لیکن وہ لوگ اس جنگ میں شریک نہیں ہو سکے تو انہوں نے سرحد پر گھمبائی کے فرائض انجام دینا شروع کیے پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آئے اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے تو عاصم نے کہا: اے حضرت ابویوب! ہم لوگ اس سال جنگ میں شریک نہیں ہو سکے ہیں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ جو شخص جلد مسجد میں نماز ادا کر لیتا ہے تو اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی تو حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے بھتیجے! میں تمہاری رہنمائی اس سے بھی زیادہ آسان عمل کی طرف کرتا ہوں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اسی طرح وضو کرتا ہے جس طرح اُسے ہدایت کی گئی ہے اور وہ اُسی طرح نماز ادا کرتا ہے جس طرح ہدایت کی گئی ہے تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(پھر انہوں نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے عقبہ! کیا ایسا ہی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

145 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ أَخْبَرَ أَبَا بُرْدَةَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَنْ آتَمَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالصلوات الخمس كفارات لما بينهن".

☆ ☆ جامع بن شداد بیان کرتے ہیں میں نے مسجد میں حمران کو ابو بردہ کو یہ حدیث سنا تے ہوئے سنا انہوں (حمران) نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اسی طرح مکمل وضو کرے جیسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو پانچ نمازیں ان کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔

146 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُوةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَنَّ عُثْمَانَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَا مِنْ امْرِئٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وَضُوءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْأُخْرَى حَتَّى يُصَلِّيَهَا".

☆ ☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے تو اس کے اس نماز اور اگلی نمازوں کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اگلی نماز ادا کرے۔

147 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ - هُوَ ابْنُ سَعْدٍ - قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو يَحْيَى سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ وَسَمُرَةُ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو طَلْحَةَ نَعِيمُ بْنُ زِيَادٍ

145 - اخرجہ مسلم فی الطہارۃ، باب فضل الوضوء و الصلاة عقبه (الحدث 1710) . و اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سبھا، باب ما جاء في الوضوء على ما امر الله تعالى: (الحدث 459) . تحفة الاشراف (9789) .

146 - اخرجہ البخاری فی الوضوء، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا (الحدث 160) مطولاً . و اخرجہ مسلم فی الطہارۃ، باب فضل الوضوء و الصلاة عقبه (الحدث 5 و 6) مطولاً . تحفة الاشراف (9793) .

147 - اخرجہ النسائي . تحفة الاشراف (10760) .

ترجمہ جاتیری ترجمہ و شرح سنن نسائی

قَالُوا سَمِعْنَا أَبَا أُمَامَةَ النَّاهِلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَو بْنَ عَبَّاسَةَ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الْوُضُوءُ قَالَ "أَتَمُّ الْوُضُوءِ لِبَانِكَ إِذَا تَوَضَّأْتَ لَغَسَلْتَ كَفَّكَ لَمَّا نَقَبْتَهُمَا خَرَجْتَ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ أَظْفَارِكَ وَأَتَمِّمَكَ لِيَاذًا مَضْمَضْتَ وَاسْتَنْشَقْتَ مَنَحْرَكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَتَبَدَّلَكَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحْتَ رَأْسَكَ وَغَسَلْتَ رِجْلَيْكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ اغْتَسَلْتَ مِنْ غَامَةِ خَطَايَاكَ فَإِنْ أَنْتَ وَضَعْتَ وَجْهَكَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجْتَ مِنْ خَطَايَاكَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ" قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَقُلْتُ يَا عُمَرُو بْنَ عَبَّاسَةَ انْظُرْ مَا يَقُولُ أَكُلُّ هَذَا يُعْطَى فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَقَالَ أَمَّا وَاللَّهِ لَقَدْ كَبَّرْتُ بَيْنِي وَدَنَا أَجَلِي وَمَنَابِي مِنْ فِقْرِ فَأَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ أَذْنًاى وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وضو کیسے کیا جاتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک وضو کا تعلق ہے تو جب تم وضو کرنے لگو تو اپنے دونوں ہاتھوں کو جو کراچی طرح صاف کرو تو تمہارے ناخنوں میں سے اور تمہارے انگلیوں کے پوروں میں سے بھی تمہارے گناہ نکل جائیں گے پھر تم کلی کرو اور ناک میں پانی ڈالو پھر اپنے چہرے کو دھو دو اور دونوں بازوؤں کو کہیں تک دھو دو اور پھر اپنے سر کا مسح کرو اور دونوں پاؤں کو کھنوں تک دھو دو تمہارے سب گناہ دھل جائیں گے اگر تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی پیشانی کو زمین پر رکھ دو تو تم اپنے گناہوں سے یوں پاک ہو جاؤ گے جس طرح اس دن تھے جب تمہاری والدہ نے تمہیں جنم دیا تھا۔

☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن عبسہ سے کہا: آپ غور کریں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ کیا یہ سارے فوائد ایک ہی محفل میں حاصل ہو جائیں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میری عمر زیادہ ہو چکی ہے میرے مرنے کا وقت قریب آچکا ہے اور میں محتاج بھی نہیں ہوں تو ایسی حالت میں میں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے جھوٹی بات بیان کروں گا؟ میں نے اپنے ان دونوں کانوں کے ذریعے یہ بات سنی اور نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے اور اپنے ذہن میں اسے محفوظ رکھا ہے۔

109 - باب الْقَوْلِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوُضُوءِ .

باب: وضو سے فارغ ہونے کے بعد کیا پڑھا جائے؟

148 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حَرْبٍ الْقُرَوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَأَبِي عُثْمَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ

148 - أخرجه مسلم في الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء (الحديث 17) مطولاً. وأخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة، ما يقوله إذا فرغ من وضوئه (الحديث 84). وأخرجه ابن ماجه في الطهارة ومنتها، باب ما يقال بعد الوضوء (الحديث 470). تحفة الاشراف (10609).

ترجمہ جاتیری ترجمہ و شرح سنن نسائی

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ "مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءِ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَتَحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ".

☆ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر بعد میں یہ پڑھے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

تو اس شخص کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ وہ ان میں سے جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔

110 - باب حِلْيَةِ الْوُضُوءِ .

باب: وضو کا زیور ہونا

149 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ خَلْفٍ - وَهُوَ ابْنُ خَلِيفَةَ - عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَكَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْلُغَ إِبْطِيهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هَذَا الْوُضُوءُ فَقَالَ لِي يَا بَنِي فَرُوحٍ أَنْتُمْ هَاهُنَا لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ هَاهُنَا مَا تَوَضَّأْتُ هَذَا الْوُضُوءَ سَمِعْتُ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "يَبْلُغُ حِلْيَةُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ".

☆ ابو حازم بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے موجود تھا وہ نماز کے لیے وضو کر رہے تھے انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا یہاں تک کہ بغلوں کو دھویا تو میں نے دریافت کیا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ وضو کون سا طریقہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اے بنو فروخ! تم یہاں موجود تھے؟ اگر مجھے پتا ہوتا کہ تم یہاں ہو تو میں اس طرح وضو نہ کرتا میں نے اپنے خلیل نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جنت میں بندہ مومن کو وہاں تک زیورات پہنائے جائیں گے جہاں تک وہ وضو کرے گا۔

150 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمَقْبَرَةِ فَقَالَ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَا حِقُونَ وَدِدْتُ أَنِّي قَدْ رَأَيْتُ إِخْوَانَنَا" قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا إِخْوَانَكَ قَالَ "بَلْ أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانِي الَّذِينَ لَمْ

149 - أخرجه مسلم في الطهارة، باب تبلغ الحلية حيث يبلغ الوضوء (الحديث 40) تحفة الاشراف (13398).

150 - أخرجه مسلم في الطهارة، باب استحباب الطالة الغرة والتحجيل في الوضوء (الحديث 39) مطولاً. والحديث عبد الله بن داود في الجنائز

، باب ما يقول إذا زار القبور أو مر بها (الحديث 3237). تحفة الاشراف (14086).

يَا بَنُو آدَمَ لَا تَكُونُوا خَالِفِينَ عَلَى الْحَوْضِ. قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَعْرِفُ مَنْ يَأْتِي بَعْدَكَ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ "أَزَاكِبُ يَأْتُونَ بَعْدَ آدَمَ وَأَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ". قَالُوا بَلَى. قَالَ "فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ حَبْلٌ غُرٌّ مَحْجَلَةٌ فِي حَبْلِ بَيْنِهِمْ ذُفْعُ الْأَبْعُوثِ خَبَلَةٌ". قَالُوا بَلَى. قَالَ "فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرًا مُتَحَلِّينَ مِنَ الْوُضُوءِ وَأَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ قبرستان تشریف لے گئے اور وہاں جا کر آپ نے یہ دعا پڑھی:

تم پر سلام ہوا اے اہل ایمان کی بستی والو! اگر اللہ نے چاہا تو تم سے آئیں گے۔ اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میری یہ خواہش تھی کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھ لوں لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میرے ساتھی ہو میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو بعد میں آئیں گے اور میں حوض پران کا خطر ہوں گا لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اپنے بعد میں آنے والی امت کو کس طرح پہچانیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی شخص کا ایسا گھوڑا جس کی پیشانی پر سفید نشان ہو اور وہ گھوڑا سیاہ گھوڑوں کے درمیان موجود ہو تو کیا وہ شخص اپنے گھوڑے کو پہچان نہیں لے گا لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ قیامت کے دن اس طرح آئیں گے کہ وضو کرنے کی وجہ سے ان کی پیشانیاں چمک رہی ہوں گی اور میں حوض پران کا پیش رو ہوں گا۔

111 - باب ثَوَابِ مَنْ أَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ.

باب: جو شخص اچھی طرح وضو کرنے کے بعد دو رکعات نماز ادا کرے اس کا ثواب

151 - أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَأَبِي عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ السَّحْطَرِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ".

☆ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر اس کے بعد دو رکعت ادا کرے جنہیں ادا کرتے ہوئے وہ ذہنی اور جسمانی طور پر مکمل طور پر متوجہ رہے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔

112 - باب مَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ وَمَا لَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ مِنَ الْمَذْيِ.

باب: مذی میں سے کون سی چیز وضو کو توڑتی ہے اور کون سی چیز وضو کو نہیں توڑتی ہے؟

51 - أخرجه مسلم في الطهارة. باب ذكر المستحب عقب الوضوء (الحديث 17) مطرولاً. وأخرجه أبو داود في الطهارة، باب ما يقول الرجل إذا توضأ (الحديث 169) مطرولاً، وفي الصلاة، باب كراهية الرسوخة وحديث النفس في الصلاة (الحديث 906). تحفة الاشراف (9914).

152 - أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ كُنْتُ رَجُلًا مُلَاءً وَكَانَتْ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخِينِي فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ فَقُلْتُ لِرَجُلٍ جَالِسٍ إِلَى جَنْبِي سَلْهُ. فَسَأَلَهُ فَقَالَ "فِيهِ الْوُضُوءُ".

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں میری مذی بکثرت خارج ہوا کرتی تھی کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ تھیں اس لیے مجھے آپ سے اس بارے میں دریافت کرتے ہوئے حیا محسوس ہوئی تو میں نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص سے کہا کہ نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کرو اس شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایسی صورت میں وضو کرنا ہوگا۔

شرح

وضو کو توڑنے والی چیزیں

(i) وہ چیز جو سمیلین سے نکلے ہے یعنی پیشاب پاخانہ اور پھچل شرمگاہ سے نکلنے والی ہوا

(ii) ودی

(iii) مذی

(iv) منی

(v) کیڑا

(vi) پتھری

مسئلہ: پاخانہ تھوڑا نکلے یا زیادہ نکلے اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے پیشاب کا بھی یہی حکم ہے اور پاخانہ کے مقام سے نکلنے والی ہوا کا بھی یہی حکم ہے۔ (مبیط)

مسئلہ: مرد یا عورت کے پیشاب کے مقام سے نکلنے والی ہوا کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔ (جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ: مذی اور ودی کے مطلق خروج سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جبکہ منی کے لیے حکم یہ ہے کہ اگر وہ شہوت کے بغیر نکل آتی ہے تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا جیسے کوئی شخص وزن اٹھاتا ہے اور اس کی منی خارج ہو جاتی ہے یا کسی بلند جگہ سے گر جاتا ہے اور اس کی منی خارج ہو جاتی ہے تو ایسی صورت میں اس کا وضو ٹوٹے گا (غسل لازم نہیں ہوگا)۔ (مبیط)

مسئلہ: سمیلین کے علاوہ جو چیز انسان کے جسم سے خارج ہوتی ہے اور ظاہر ہونے کے بعد پہنچے لگتی ہے اس کی وجہ سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے اس میں خون پیپ زخم کا پانی آبلے کا پانی اور اس طرح کی دیگر مانع چیزیں شامل ہیں۔

مسئلہ: پہنچنے کی حد یہ ہے کہ وہ مواد ظاہر ہونے کے بعد زخم کے نشان سے آگے پیچھے ہو جائے۔ (مبیط و نخی)

مسئلہ: اگر زخم کے سرے پر خون نمودار ہوتا ہے تو یہ خون وضو نہیں توڑتا اگرچہ زخم کے اکثر حصے پر وہ خون نمودار ہو

جائے۔ (طہیرہ)

مسئلہ: اصول یہ ہے کہ انسان کے جسم سے جو بھی ایسی چیز باہر نکلتی ہے جس کے ذریعے وضو نہیں ٹوٹتا تو وہ چیز نجس شمار نہیں ہوتی جس طرح تھوڑی تے یا ایسا خون جو بہتا نہیں دو باہر آ جائے تو وضو نہیں ٹوٹتا تو یہ ناپاک بھی شمار نہیں ہوں گے۔ (تہیین)

وضو کے مزید نو اقص

مسئلہ: وضو توڑنے والی چیزوں میں سے ایک سونا ہے نماز کے دوران یا نماز کے علاوہ لیٹ کر سونے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس میں فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے اسی طرح اگر کوئی شخص تورک کے طور پر بیٹھے ہوئے سو جاتا ہے تو بھی

یہی حکم ہوگا چٹ لیٹ کر سونے والے کے لیے بھی یہی حکم ہوگا۔ (عمرانی)
مسئلہ: وضو توڑنے والے امور میں سے ایک بے ہوشی جنون غشی اور شکر طاری ہونا ہے یہ سب چیزیں وضو کو توڑ دیتی ہیں خواہ یہ کم ہوں یا زیادہ ہوں شکر یعنی نشے کی حد یہ ہے کہ انسان مرد و عورت میں تمیز نہ کر سکا ہو یہ حکم بعض مشائخ کے نزدیک ہے اور صدر شہید نے اس کو اختیار کیا ہے جبکہ شمس الاممہ طوالتی کے نزدیک نشے سے مراد یہ ہے کہ انسان کی چال میں لغزش آ جائے۔ (ذخیرہ)

نماز میں تہقبہ لگانے کے احکام

مسئلہ: وضو توڑنے والی چیزوں میں تہقبہ لگانا بھی شامل ہے تہقبہ لگانے کی حد یہ ہے کہ انسان خود بھی اسے سن لے اور اس کے ساتھ والا شخص بھی اسے سن لے جبکہ ہنسنا یہ ہے کہ انسان خود اس کو سنے لیکن اس کے ساتھ والا اسے نہ سن سکے اور مسکرا کر ہے کہ آدی خود بھی اسے نہ سن سکے اور اس کا پردی بھی اسے نہ سن سکے۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: رکوع اور جہرے والی کسی بھی نماز میں تہقبہ لگانے سے نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے اور وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے یہ حکم ہمارے نزدیک ہے۔ (مجدد)

مسئلہ: اس بارے میں صورت برابر ہوگی کہ انسان جان بوجھ کر تہقبہ لگاتا ہے یا بھول کر ایسا کر لیتا ہے۔ (غلام)

مسئلہ: لیکن اگر کوئی شخص نماز کے باہر تہقبہ لگاتا ہے تو اس صورت میں وضو نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: جنس کی وجہ سے نماز ٹوٹ جائے گی لیکن وضو نہیں ٹوٹے گا اور مسکرانے سے نہ نماز ٹوٹے گی نہ وضو ٹوٹے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص سجدہ تلاوت میں تہقبہ لگالیتا ہے یا نماز جنازہ میں تہقبہ لگالیتا ہے تو اس کی نماز جنازہ یا سجدہ باطل ہو جائیں گے لیکن وضو برقرار رہے گا۔ (نادی قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی بچہ نماز کے دوران تہقبہ لگالیتا ہے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (مجدد)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران سو جاتا ہے اور سوتے ہوئے تہقبہ لگالیتا ہے تو نہ اس کا وضو ٹوٹے گا نہ نماز ٹوٹے گی۔ (تہیین)

جبکہ حاکم ابو محمد کوئی نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایسے شخص کی نماز اور وضو دونوں ٹوٹ جائیں گے۔ متاخرین نے احتیاط کے پیش نظر اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ (مجدد)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے اشارے کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو یا کوئی شخص سوار ہو کر اشارے کے ساتھ نوافل ادا کر رہا ہو یا کسی عذر کی وجہ سے اشارے کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہو (اور اس میں تہقبہ لگالے) تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: تہقبہ جس طرح وضو کو توڑ دیتا ہے اسی طرح تیمم کو بھی توڑ دیتا ہے لیکن یہ غسل کی طہارت کو نہیں توڑتا ہے۔

مباشرت کے احکام

مسئلہ: وضو کو لازم کرنے والی چیزوں میں سے ایک چیز کھلی مباشرت ہے اور کھلی مباشرت سے مراد یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے سامنے بے لباس ہو جائے اس کا عضو منتشر ہو جائے اور شرمگاہ شرمگاہ سے مس ہو تو استحسان کے پیش نظر امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کے مطابق ایسی صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا جبکہ امام محمد رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں کہ مرد پر وضو لازم نہیں ہوگا قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے۔ (مجدد)

مسئلہ: ایسی صورت حال میں مرد کے آلے کے منتشر ہونے کا عورت کا وضو ٹوٹنے میں اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ (تہیہ)

مسئلہ: مرد کا عورت کو محض چھو لینا یا عورت کا مرد کو محض چھو لینا وضو کو نہیں توڑتا ہے۔ (مجدد)

مسئلہ: ہمارے نزدیک شرمگاہ کو چھونے کی وجہ سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

شک لاحق ہونے کے احکام

مسئلہ: وضو توڑنے کے احکام کے متعلق کچھ صورتیں ایسی ہیں جن میں شک پایا جاتا ہے اس بارے میں پہلا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو یہ شک لاحق ہوا ہے کہ وضو کے دوران اس نے فلاں عضو کو نہیں دھویا ہے تو اگر اسے پہلی مرتبہ یہ شک لاحق ہوا ہے تو وہ اس جگہ کو دھو لے گا جس کے بارے میں اسے شک ہے لیکن اگر اس کے ساتھ اکثر یہی صورت حال درپیش ہوتی ہے تو اب اس صورت میں شک کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا اور یہ حکم بھی اس وقت ہوگا جب انسان کو وضو کرنے کے دوران شک لاحق ہوتا ہو اگر وضو کرنے کے بعد شک ہوا ہے تو اس کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی جو شخص با وضو تھا اور پھر اس کو یہ شک ہوا کہ میرا وضو ٹوٹ چکا ہے یا نہیں ٹوٹا ہے تو ایسی صورت میں اس کا وضو باقی شمار ہوگا اور اگر کوئی شخص بے وضو تھا اور پھر اسے یہ شک لاحق ہوا کہ اس نے وضو کیا ہے یا نہیں کیا ہے تو اس صورت میں وہ بے وضو شمار ہوگا اس مسئلے کے بارے میں غالب گمان پر عمل نہیں کرنا چاہیے۔ (غلام)

.....

تورج جہتیری ترجمہ و شرح سنن نسائی

عَنْ - قَالَ قُلْتُ لِلْمَقْدَادِيِّ إِذَا بَنَى الرَّجُلُ بَيْتَهُ بِاللَّيْلِ فَلَمْ يَتِمَّ وَلَمْ يَتِمَّ بِنِجَامِ قَسِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قَالَتْ - أَسْتَجِي أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ وَابْنَتُهُ تَخْشَى . فَسَأَلَهُ فَقَالَ "يَعْمَلُ مَذَاكِبَهُ وَيَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ" .
 حضرت علیؓ نے بیان کرتے ہیں میں نے مقداد سے کہا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے اور اس کی مذیٰ خورن ہو جاتی ہے لیکن وہ بیوی کے ساتھ صحبت نہیں کرتا تو اس بارے میں حکم کیا ہوگا؟ تم یہ نبی اکرم ﷺ سے دریافت کرو کیونکہ مجھے آپ سے یہ سوال کرتے ہوئے حیا محسوس ہوتی ہے کیونکہ آپ کی صاحبزادی میری اہلیہ ہیں۔ مقداد نے فرمایا: جب کسی شخص کو ایسی صورت حال کا سامنا ہو تو وہ شرمگاہ پر پانی چھڑک کر (یعنی اسے دھو کر) نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے۔

154 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشِ بْنِ أَتَيْسٍ أَنَّ عَلِيًّا قُلْتُ كُنْتُ رَجُلًا مُدَاً فَآمَرْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ بِسَأْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ ابْنَتِهِ عِنْدِي فَقَالَ "يُخْفِي مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ" .
 حضرت علیؓ نے بیان کرتے ہیں میں ایک ایسا شخص تھا جس کی مذیٰ بکثرت خارج ہوا کرتی تھی میں نے عمار بن یاسر کو یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کرے اس کی وجہ یہ تھی کہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ تھیں (اس لیے میں براہ راست خود سوال نہیں کر سکتا تھا) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی صورت میں وضو کرنا لازم ہے۔

155 - أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ آتَانَا أُمِّيَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ ذَرُبَعٍ أَنَّ دُوحَ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ أَبِي نُبَيْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَاسِرٍ بْنِ خُلَيْفَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَ عَمَّارًا أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ "يَعْمَلُ مَذَاكِبَهُ وَيَتَوَضَّأُ" .
 حضرت رافع بن خدیجؓ نے بیان کرتے ہیں حضرت علیؓ نے حضرت عمارؓ سے یہ کہا تھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے مذیٰ کا حکم دریافت کریں تو نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا: ایسا شخص اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کرے گا۔

156 - أَخْبَرَنَا عُثْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَرْوَزِيُّ عَنْ مَالِكٍ - وَهُوَ ابْنُ أَتَيْسٍ - عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمَقْدَادِيِّ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ لِأَنَّ عِنْدِي ابْنَتَهُ وَأَنَا أَسْتَجِي أَنْ أَسْأَلَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ "إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَضْحِكْ فَزَجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ" .
 154- ترجمہ السنن الاشراف (10156) .
 155- ترجمہ السنن الاشراف (3550) .
 156- ترجمہ ابوداؤد فی الطہارۃ، باب فی المذی (الحديث 207) . و ترجمہ السنن فی الفضل و التیمم، باب الوضوء من المذی (الحديث 439) . و ترجمہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و مسندہ، باب الوضوء من المذی (الحديث 505) بمعناه مختصراً . تحفة الاشراف (11544) .

حضرت مقداد بن اسودؓ نے بیان کرتے ہیں حضرت علیؓ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے اپنے شخص کے بارے میں دریافت کریں جو اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے تو اس کی مذیٰ خارج ہو جاتی ہے ایسے شخص پر کیا کرنا لازم ہوگا؟ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ ہیں اس لیے مجھے آپ ﷺ سے یہ سوال کرتے ہوئے حیا محسوس ہوتی ہے۔ (حضرت مقدادؓ نے بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کو ایسی صورت حال کا سامنا ہو تو وہ شرمگاہ پر پانی چھڑک کر (یعنی اسے دھو کر) نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے۔

157 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ مُدَرًّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ اسْتَحْبَبْتُ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ لَأَمَرْتُ الْمَقْدَادِيَّ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ "فِيهِ الْوُضُوءُ" .
 امام محمد الباقریؒ نے بیان کیا ہے حضرت علیؓ نے نقل کرتے ہیں: فاطمہ کے ساتھ (نبی اکرم ﷺ کے رشتے) کی وجہ سے مجھے نبی اکرم ﷺ سے مذیٰ کا حکم دریافت کرتے ہوئے حیا محسوس ہوئی تو میں نے مقداد بن اسودؓ سے کہا: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی صورت میں وضو کرنا ہوگا۔

113 - باب الْوُضُوءِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ .

باب: پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد وضو کرنا

158 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ حُبَيْشٍ يُخْبِرُ قَالَ آتَيْتُ رَجُلًا يُدْعَى صَفْوَانَ بْنَ عَسَالٍ فَقَعَدْتُ عَلَى بَابِهِ فَخَرَجَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ . قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنَاحَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ . فَقَالَ عَنْ أَيِّ شَيْءٍ تَسْأَلُ قُلْتُ عَنْ الْخَفِيِّ .
 158- ترجمہ البخاری فی العلم، باب من استحب الأمر غیرہ بالسؤال (الحديث 132) و فی الوضوء، باب من لم ير الوضوء الا من المحرجين من قبل و الدبر (الحديث 178) . و ترجمہ مسلم فی الطہارۃ، باب المذی (الحديث 17 و 18) . و ترجمہ السنن فی الفضل و التیمم، باب الوضوء من المذی (الحديث 436) . تحفة الاشراف (10264) .

قَالَ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَزْعَهُ ثَلَاثًا إِلَّا مِنْ جَنَابَةِ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ .
 158- ترجمہ الترمذی فی الطہارۃ، باب المسح علی الخفين (الحديث 96) . و فی الدعوات، باب فی فصل التوبة والاستغفار، و ما ذکر من رحمة الله لبياده (الحديث 3535 و 3536) مطولاً . و ترجمہ السنن فی الطہارۃ، باب التوقيت فی المسح علی الخفين للمسافر (الحديث 127) . و الوضوء من الغائط (الحديث 159) . و ترجمہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و مسندہ، باب الوضوء من النوم (الحديث 478) . و الحديث عند الترمذی فی الزہ، باب ما جاء ان المرأة مع من احب (الحديث 2387) . و السنن فی الطہارۃ، باب التوقيت فی المسح علی الخفين للسائر (الحديث 126) و ابن ماجہ فی الفتن، باب طلوع الشمس من مغربها (الحديث 4070) . تحفة الاشراف (4952) .

157- ترجمہ البخاری فی العلم، باب من استحب الأمر غیرہ بالسؤال (الحديث 132) و فی الوضوء، باب من لم ير الوضوء الا من المحرجين من قبل و الدبر (الحديث 178) . و ترجمہ مسلم فی الطہارۃ، باب المذی (الحديث 17 و 18) . و ترجمہ السنن فی الفضل و التیمم، باب الوضوء من المذی (الحديث 436) . تحفة الاشراف (10264) .

158- ترجمہ الترمذی فی الطہارۃ، باب المسح علی الخفين (الحديث 96) . و فی الدعوات، باب فی فصل التوبة والاستغفار، و ما ذکر من رحمة الله لبياده (الحديث 3535 و 3536) مطولاً . و ترجمہ السنن فی الطہارۃ، باب التوقيت فی المسح علی الخفين للمسافر (الحديث 127) . و الوضوء من الغائط (الحديث 159) . و ترجمہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و مسندہ، باب الوضوء من النوم (الحديث 478) . و الحديث عند الترمذی فی الزہ، باب ما جاء ان المرأة مع من احب (الحديث 2387) . و السنن فی الطہارۃ، باب التوقيت فی المسح علی الخفين للسائر (الحديث 126) و ابن ماجہ فی الفتن، باب طلوع الشمس من مغربها (الحديث 4070) . تحفة الاشراف (4952) .

نور جہگیری ترجمہ و شرح سنن نسائی

★★ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں میں ایک صحابی کے پاس آیا جن کا نام حضرت صفوان بن عسالؓ تھا میں ان کے دروازے پر بیٹھ گیا وہ باہر تشریف لائے انہوں نے دریافت کیا: تمہیں کیا کام ہے؟ میں نے جواب دیا: میں علم کے حصول کے لیے آیا ہوں تو انہوں نے فرمایا: غالب علم کے حصول سے راضی ہو کر فرشتے اپنے پر بچھا دیا کرتے ہیں تم کس چیز کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو؟ میں نے جواب دیا: میں موزوں کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں تو انہوں نے فرمایا: ہم جب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں ہوتے تھے تو آپ ﷺ ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ ہم تین دن تک موزے نہ اتاریں البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے پاخانہ پیشاب یا نیند کی وجہ سے (وضو ٹوٹنے پر وضو کرتے ہوئے موزے نہیں اتارنا گئے)۔

114 - باب الوضوء من الغائط .

باب: پاخانے کے بعد وضو کرنا

159 - أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَاسْتَعْبِلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَسَالٍ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَمْرًا نَلَا نَبْرَحُهُ نَلَا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ .

★★ زر بیان کرتے ہیں حضرت صفوان بن عسالؓ نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں شریک ہوتے تھے تو آپ ﷺ ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ ہم تین دن تک موزے نہ اتاریں البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے (موزے نہ اتارنے کا حکم) پاخانہ پیشاب یا نیند کی وجہ سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں ہے)۔

115 - باب الوضوء من الريح .

باب: ہوا خارج ہونے پر وضو کرنا

160 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَخَبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُسَيَّبِ - وَعَدَّادُ بْنُ قَيْمٍ عَنْ عِقَبِهِ - وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ - قَالَ سَمِعْتُ إِبْنِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ "لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَجِدَ رِيحًا أَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا" .

159- تقديم في الطهارة، باب الوضوء من الغائط والبول والحديث (158) .

160- أخرجه البخاري في الوضوء، باب لا يبرأ من الشك حتى يستقي (الحديث 137) و باب من لم ير الوضوء الا من المخرج من القادر الدم (الحديث 177) محققاً، وفي البرق، باب من لم ير الوضوء من نحره من الشهات (الحديث 2056) . وأخرجه مسلم في المعبر، باب الذين عسى ان يستيقظوا في الطهارة ثم شك في الحديث لله ان يهلي بطهارة ذلك (الحديث 98) . وأخرجه ابو داود في الطهارة، باب شك في الحدث (الحديث 176) . وأخرجه ابن ماجه في الطهارة و مستها، باب لا وضوء الا من حدث (الحديث 513) . تحفة الاثر (5296)

★★ حضرت عبداللہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک ایسے شخص کے بارے میں مسئلہ پیش کیا گیا جسے نماز کے دوران کوئی چیز محسوس ہوتی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا: آدمی اس وقت تک اپنی نماز ختم نہیں کرے گا جب تک اسے بدبو محسوس نہیں ہوتی یا (ہوا خارج ہونے کی) آواز نہیں آتی۔

شرح

نماز کے دوران حدث لاحق ہونے کے احکام

مسئلہ: جس شخص کو نماز کے دوران حدث لاحق ہو جائے تو وہ وضو کر کے اسی پر بنا کرے گا (یعنی جہاں سے نماز چھوڑ کر گیا تھا وہیں سے آگے پڑھے گا)۔ (کنز)

مسئلہ: اس بارے میں مرد اور خاتون کا حکم برابر ہے۔ (محبہ)

مسئلہ: جس رکن کے دوران حدث لاحق ہو گا وہ شمار نہیں ہوگا اسے دوبارہ ادا کیا جائے گا۔ (ہدایہ کانی)

مسئلہ: نماز کے دوران حدث لاحق ہونے کی صورت میں از سر نو نماز ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (محن)

مسئلہ: بعض فقہاء کے نزدیک یہ حکم سب کے لیے عام ہے بعض فقہاء کے نزدیک یہ حکم منفرہ شخص کے لیے ہے۔ (اجماع نماز ادا کرنے کا حکم مختلف ہوگا) (جوہر دنیہ)

مسئلہ: نماز میں بناء کے درست ہونے کے لیے چند شرائط ہیں۔

مسئلہ: وہ حدث وضو کو توڑ دے اور اس کا وجود نادر نہ ہو یعنی وہ کوئی آسمانی آفت نہ ہو جس میں بندے کا کوئی اختیار نہیں ہو یا جس کے سبب کا بندے کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران پیشاب کر کے پاخانہ کر کے ہوا خارج کر کے یا نکسیر نکال کر جان بوجھ کر حدث لاحق کرنا ہے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی وہ بناء نہیں کر سکتا لیکن اگر جان بوجھ کر نہیں کیا اور حدث ایسا ہے جو غسل کو لازم کرتا ہے تو بھی بناء نہیں کی جاسکتی اگر کوئی ایسا حدث ہو جو وضو کو لازم کرتا ہو لیکن وہ کسی دوسرے انسان کے فعل کی وجہ سے لازم آیا ہو تو بھی یہی حکم ہوگا تاہم اس بارے میں امام ابو یوسفؒ کی رائے مختلف ہے۔ (غلام)

مسئلہ: اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص اسے گولی پتھر یا کوئی اور چیز مار دیتا ہے جس کے نتیجے میں اس کا خون بہنے لگتا ہے تو خون بہنے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ایسی صورت میں امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک بناء نہیں کی جاسکتی۔

(شرح طحاوی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص چھینکا یا کھنکا را جس کے نتیجے میں اس کی ہوا خارج ہو گئی تو بعض فقہاء کے نزدیک ایسی صورت میں وہ بناء نہیں کرے گا۔ یہی قول صحیح ہے۔ (علیہ)

مسئلہ: اس کے لیے دوسری شرط یہ ہے کہ جیسے ہی حدث لاحق ہو فوراً نماز چھوڑ کر چلا جائے یہاں تک کہ اگر ایک شخص حدث کی حالت میں ایک رکن ادا کر لیتا ہے یا اس جگہ اتنی دیر رہتا ہے کہ اتنے وقت میں ایک رکن ادا کیا جاسکتا ہے تو اس کی نماز

مسئلہ: اگر وہ شخص جاتے ہوئے تلاوت کرتا ہے تو بھی نماز سد ہو جائے گی لیکن اگر واپس آتے ہوئے تلاوت کرے گا۔
تو نہ فاسد ہے۔ مگر وہ شخص جاتے ہوئے تلاوت کرتا ہے تو بھی نماز سد ہو جائے گی۔ (تہذیب)

مسئلہ: اگر دوران اگر کوئی سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ پڑھ لیتا ہے تو صحیح قول کے مطابق بناء کی جاسکتی ہے۔
(تہذیب)

مسئلہ: اگر دوران اگر کوئی سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ پڑھ لیتا ہے تو صحیح قول کے مطابق بناء کی جاسکتی ہے۔
(تہذیب)

مسئلہ: اس کے لیے ایک یہ بھی شرط ہے کہ اگر کوئی ایسا فعل نہ کرے کہ اگر حدث لاحق نہ ہوا ہوتا تو نماز کے دوران اس فعل کو انجام دینا نماز کو توڑ دیتا ہے۔ اگر کسی کو حدث لاحق ہوا اور اس کے بعد اس نے کلام کر لیا یا جان بوجہ دوسرا حدث کیا یا قبضہ لگایا یا کچھ حال یا پانی لیا یا اس نے نذر اور کوئی کام کر لیا تو اب نماز پر بناء جائز نہیں ہوگی۔ یہ حکم اس صورت میں بھی ہوگا کہ اگر حدث لاحق ہو جائے یا بے ہوش ہو جائے یا اسے جنابت لاحق ہو جائے۔
(بخاری)

مسئلہ: اس بارے میں ایک یہ بات بھی شرط ہے کہ ہادی حدث لاحق ہو جانے کے بعد سابقہ حدث ظاہر نہ ہو۔ (بخاری)

مسئلہ: اس اصول کے تحت یہ حکم ہوگا کہ اگر کوئی شخص موزوں پر مسح کر کے نماز پڑھ رہا تھا تو اسے حدث لاحق ہو گیا اور وضو کرنے کے لیے نماز چھوڑ کر باہر گیا اور وضو کے بعد واپس آیا تو اس کی مدت تمام ہو گئی تو وہ شخص از سر نو نماز پڑھے گا وہ بناء نہیں کر سکتا۔
بجی قول صحیح ہے۔

مسئلہ: اس کی دوسری شکل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص نماز ادا کر رہا تھا اور اس دوران اسے حدث لاحق ہو گیا تو وہ نماز کرنے کے لیے گیا تو اسے پانی مل گیا تو وہ بناء نہیں کر سکتا۔

مسئلہ: بناء کے لیے ایک شرط یہ ہے کہ اگر مقتدی ہو اگر وہ اس کے وضو کر کے آنے تک امام فارغ نہیں ہوا تو وہ امام تک آ سکتا ہو اور ان دونوں کے درمیان کوئی ایسی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے جو اقتداء کے درست ہونے میں رکاوٹ بن سکتی ہو لیکن اگر اس کے واپس آنے سے پہلے امام فارغ ہو چکا ہو تو اب وہ امام کی طرف واپس نہ آئے اگر وہ شخص امام کی طرف واپس آ جاتا ہے تو کیا اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

مسئلہ: ان میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر حدث امام کو لاحق ہوا ہے تو وہ کسی ایسے شخص کو اپنا نائب نہ بنائے جو امامت کی صلاحیت نہیں رکھتا اس اعتبار سے اگر وہ امام کسی عورت کو اپنا نائب بنا دیتا ہے تو وہ نئے سرے سے نماز پڑھے گا۔ (بخاری)

(نماز کے دوران) نائب بنانے کے احکام

مسئلہ: جن صورتوں میں نماز کی بناء کی جاسکتی ہے ان میں امام کو چاہیے کہ وہ کسی کو اپنا نائب بنادے لیکن جن صورتوں میں بناء کی جاسکتی ہے ان صورتوں میں نائب بھی نہیں بنایا جاسکتا۔

مسئلہ: جب امام کو حدث لاحق ہوتا ہے تو جو شخص آغاز میں ہی امام بننے کی صلاحیت رکھتا ہے وہ امام کا نائب بننے کی صلاحیت رکھے گا اور جو شخص آغاز میں امام بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا وہ امام کا نائب بننے کی بھی صلاحیت نہیں رکھے گا۔
(بخاری)

مسئلہ: نائب بنانے کا طریقہ یہ ہوگا کہ آدمی جھک کر پیچھے کی طرف بٹے اور ناک پر ہاتھ رکھ لے تاکہ دوسروں کو یہ محسوس ہو کہ شاید اس کی نگیں پھوٹ گئی ہے پھر امام پہلی صف میں کسی کی طرف اشارہ کر کے اسے اپنا نائب بنادے لیکن وہ نائب بنانے کے لیے کلام نہیں کرے گا۔

مسئلہ: زیادہ بہتر یہ ہے کہ امام مسبوق کو اپنا نائب نہ بنائے اگر امام مسبوق کو نائب بنانے کے لیے اشارہ کرے تو مسبوق کو چاہیے کہ اسے قبول نہ کرے لیکن اگر وہ قبول کر لیتا ہے تو یہ جائز ہوگا۔ (طہریہ)

مسئلہ: اگر امام نے کسی کو نائب مقرر نہ کیا لوگوں نے بھی کسی کو نائب نہیں بنایا یہاں تک کہ امام (وضو کے لیے) مسجد سے باہر نکل گیا تو سب لوگوں کی نماز فاسد ہو جائے گی تاہم وضو کر کے آکر بناء کرے گا کیونکہ اپنی ذات کے اعتبار سے اس کا حکم مفرد کا ہے۔ (بخاری)

مسئلہ: اس دوران اگر کوئی شخص امام کے مقرر کرنے سے پہلے ہی خود اپنے بڑھڑائی امامت پر کھڑا ہو یا اسے اور امام کے مسجد سے باہر جانے سے پہلے امامت کی جگہ پر کھڑا ہو جائے ایسا کرنا جائز ہے۔ (حنفی خان)

مسئلہ: ایسی صورت میں اگر امام ایک شخص کو آگے کرے اور مقتدی دوسرے شخص آگے کر دے تو امامت وہ کرے گا جس کو امام نے آگے کیا ہے۔

بعض ذیلی مسائل

مسئلہ: اگر کسی شخص کو نماز کے دوران یہ گمان ہو کہ اس کو حدث لاحق ہو گیا پھر وہ سجدے سے باہر چلا جائے اور باہر جا کر اسے اپنے جلا کہ حدث لاحق نہیں ہوا تو اب وہ از سر نو نماز ادا کرے۔ لیکن اگر وہ مسجد سے باہر نہیں نکلا تھا تو جتنی نماز باقی ہے اسے پورا کرے گا۔ (بخاری)

مسئلہ: لیکن اگر کسی شخص کو یہ گمان ہوا کہ اس نے سو کیے بغیر نماز پڑھنا شروع کر دی تھی یا اس نے موزوں پر مسح کر کے نماز پڑھی تھی تو اسے یہ گمان ہوا کہ شاید اس کے موزوں کی مدت ختم ہو گئی ہے یا اس نے تیمم کر کے نماز پڑھی تھی اور اسے محسوس ہوا کہ شاید پانی قریب موجود ہے میں اس سے بے مروضہ کر لیتا ہوں یا ترتیب کے ساتھ نماز پڑھنے والے کو ظہر کی نماز ادا کرتے وقت یہ گمان ہوا کہ شاید میں نے فجر کی نماز نہیں پڑھی یا کسی شخص نے اپنے کپڑے کے اوپر داغ لگا ہوا دیکھا اور اپنے

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

116- باب الوضوء من النوم .

باب: سونے کی وجہ سے (وضو لازم ہوتا)

161- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَحَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَرْبُودُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا اسْتَبَقَطَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَائِمِهِ فَلْيَتَذَكَّرْ بِتَلَاوتِهَا حَتَّى يُفْرَغَ عَلَيْهَا ذَلَاكَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَذَرِيَّ ابْنَ بَاتِلٍ يَذْهَبُ ."

۱۶۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ اس وقت تک برتن میں داخل نہ کرے جب تک اس پر تین مرتبہ پانی نہ بہا لے (یعنی دونوں ہاتھوں کو پہلے دھو نہیں لیتا) کیونکہ اس پر نہیں معلوم کہ اس کا ہاتھ رات کہاں رہا تھا؟

117- باب النعاس .

باب: اونگھنے کا حکم

162- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا نَعَسَ الرَّجُلُ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ لَعَلَّهُ يَذْغُو عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ ."

۱۶۲- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آنے لگے تو اسے نماز ختم کر دینی چاہیے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے خلاف دعائے ضرر کر رہا ہو جبکہ اسے اس بات کا احساس بھی نہ ہو۔

118- باب الوضوء من مس الذکر .

باب: شرمگاہ کو چھونے پر وضو کرنا

163- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ ح وَالْحَارِثُ بْنُ مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ حَزْمِ بْنِ سَمْعٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ

161- طہارۃ فی الطہارۃ، قولہ عز وجل (إذا لمستم إلى الصلاة، فامسحوا بوجوهكم وأيديكم إلى المرافق) (الحديث ۱) .

162- خلاصۃ النسخ، حاشیۃ الاشراف (16769) .

163- أخرجه ابو داود فی الطہارۃ، باب الوضوء من مس الذکر (الحديث 181) ، وأخرجه الترمذی فی الطہارۃ، باب الوضوء من مس الذکر (الحديث 82 و83) ، أخرجه النسائی فی الطہارۃ، باب الوضوء من مس الذکر (الحديث 164) ، و فی الغسل و التیمم، باب الوضوء من مس الذکر (الحديث 443 و444 و445 و446) ، أخرجه ابن ماجہ فی الطہارۃ و مسہا، باب الوضوء من مس الذکر (الحديث 479) ، أخرجه ابن ماجہ فی الطہارۃ و مسہا، باب الوضوء من مس الذکر (الحديث 479) ، أخرجه ابن ماجہ فی الطہارۃ و مسہا، باب الوضوء من مس الذکر (الحديث 479) ، أخرجه ابن ماجہ فی الطہارۃ و مسہا، باب الوضوء من مس الذکر (الحديث 479) .

164- خلاصۃ النسخ، حاشیۃ الاشراف (15785) .

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نجات جائزہ و مشورۃ سنن نسائی (۱۳۲)

نوموت جیامیری ترجمہ و شرح سنن نسائی

الرُّبَيْبِيُّ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَلَمْ تَكُنْ مَا يَكُونُ مِنْهُ الْوُضُوءُ فَقَالَ مَرْوَانُ مِنْ مَسْرِ الدُّخَانِ الْوُضُوءُ . فَقَالَ عُرْوَةُ مَا عَلِمْتُ ذَلِكَ . فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرْتَنِي بِسُورَةِ يَنْتَ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذِكْرُهُ فَلْيَتَوَضَّأْ" .
 عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں میں مروان بن حکم کے پاس آیا ہم نے وہاں اس بات کا تذکرہ کیا کہ اگر صورتوں میں وضو کرنا لازم ہوتا ہے تو مروان نے یہ کہا کہ شرمگاہ کو چھونے کی وجہ سے وضو کرنا لازم ہوتا ہے عروہ بوسے سے اس کا علم نہیں تھا مروان نے بتایا: سیدہ بسرہ بنت صفوان نے یہ بات بیان کی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو اسے وضو کرنا چاہیے۔

شرح

احناف کے نزدیک شرمگاہ کو چھو لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا جبکہ جمہور کے نزدیک شرمگاہ کو چھو لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔
 احناف کی دلیل حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث ہے جسے امام نسائی نے اگلے ترجمہ الباب کے بعد نقل کیا ہے۔

احناف کی دلیل یہ بھی ہے۔ حضرت عمرؓ حضرت علیؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضرت زید بن ثابتؓ حضرت عمران بن حصینؓ حضرت حذیفہ بن یمانؓ حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہم کے بارے میں بھی یہ بات منقول ہے۔ ان حضرات کے نزدیک شرمگاہ کو چھو لینا ناقض وضو نہیں ہے۔

164 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُفْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَزْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ذَكَرَ مَرْوَانُ فِي إِيمَارَتِهِ عَلَى الْمَدِينَةِ أَنَّهُ يَتَوَضَّأُ مِنْ مَسِّ الدُّخَانِ إِذَا أَفْطَى إِلَيْهِ الرَّجُلُ يَبِيدُهُ فَاتَّكَرْتُ ذَلِكَ وَقُلْتُ لَا وَضُوءَ عَلَى مَنْ مَسَّ . فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرْتَنِي بِسُورَةِ يَنْتَ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مَا يَتَوَضَّأُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَيَتَوَضَّأُ مِنْ مَسِّ الدُّخَانِ" . قَالَ عُرْوَةُ فَلَمْ أَزَلْ أَتَارِي مَرْوَانَ حَتَّى دَعَا رَجُلًا مِنْ حَرَبِهِ فَأَرْسَلَهُ إِلَى بُسْرَةَ فَسَأَلَهَا عَمَّا حَدَّثَتْ مَرْوَانَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِسُورَةِ يَنْتَ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْهَا مَرْوَانُ .

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں جن دنوں مروان مدینہ منورہ کا گورنر تھا اس نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ جب کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ کو لگا لیتا ہے تو اس صورت میں وضو کرنا لازم ہوتا ہے میں نے کہا کہ جو شخص شرمگاہ کو چھوتا ہے اس پر وضو کرنا لازم نہیں ہوتا۔ تو مروان بولا: سیدہ بسرہ بنت صفوان نے یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرمایا ہے:

لخص من كتاب روائع المطالبات في الطلب الساجد لأفان الرضوي

164- تقديم لمي الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر والحديث (163) .

نوموت جیامیری ترجمہ و شرح سنن نسائی

ہوئے سنا ہے: کن صورتوں میں وضو کرنا لازم ہوتا ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: شرمگاہ کو چھونے پر وضو کیا جائے گا۔
 عروہ کہتے ہیں کہ میں اس بارے میں مروان کے ساتھ بحث کرتا رہا یہاں تک کہ مروان نے اپنے ایک سپاہی کو بلوایا اور اسے سیدہ بسرہ کے پاس بھیجا اور ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا جو سیدہ بسرہ نے بیان کی ہے تو سیدہ بسرہ نے انہیں جواب میں یہ پیغام بھیجا جو ان کے حوالے سے مروان نے مجھے حدیث سنائی تھی۔

119 - باب ترك الوضوء من ذلك .

باب: ایسی صورت میں وضو نہ کرنے کا حکم

165 - أَخْبَرَنَا هَنَادٌ عَنْ مَلَاذِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا وَلَدًا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَاءَ رَجُلٌ كَانَ بَدْرِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَرَى فِي رَجُلٍ مَسَّ ذِكْرَهُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ "وَهَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ يَنْتَ أَوْ بَضْعَةٌ يَنْتَ" .

قیس بن طلق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم ایک وفد کی شکل میں روانہ ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جو دیہاتی لگ رہا تھا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو نماز کے دوران اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ صرف تمہارے جسم کا ایک ٹکڑا ہے (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

120 - باب ترك الوضوء من مس الرجل امرأته من غير شهوة .

باب: شہوت کے بغیر مرد کے اپنی بیوی کو چھونے سے وضو لازم نہ ہونا

166 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ أَتَيْنَا ابْنَ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي وَلَيَتَنِي لَمُعْرِضَةً بَيْنَ يَدَيْهِ اغْتِيَاضَ الْجَنَازَةِ حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يُؤْتِيَ مَسْنِيَّ يَرْجُلِهِ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بعض اوقات نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے ہوتے اور میں آپ کے سامنے 165- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب الرخصة في ذلك (الحديث 182، 183) . وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في ترك الوضوء من مس الذكر (الحديث 85) مختصراً . وأخرجه ابن ماجه في الطهارة . ومنها . باب الرخصة في ذلك (الحديث 483) مختصراً . تحفة الأشراف (5023) .
 166- انفراد به السلفي . تحفة الأشراف (17532) .

نورات جب تکیری توجہ و مشورہ سن نائی

جنازے کی طرح (یعنی چوڑائی کی سمت میں) یعنی ہوئی ہوئی تھی جب آپ ﷺ وراوا کرنے لگتے تھے تو پاؤں کے ذریعہ پہن کر مجھے (جگا دیتے تھے)۔

167 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُعَلِّمُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلِي لِقَضَائِنَا إِلَى ثُمَّ يَسْجُدُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَإِذَا آوَاةٌ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ خَلِي لِقَضَائِنَا إِلَى ثُمَّ يَسْجُدُ

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ تم میرے بارے میں یہ بات جان لو کہ میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی تھی حالانکہ نبی اکرم ﷺ اس وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے جب آپ مجھ سے مل جاتے تھے تو آپ میرے پاؤں کو بلا دیتے تھے تو میں اسے سمیٹ لیتی تھی پھر آپ مجھ سے مل چلے جاتے تھے۔

168 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي النَّظَرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَتَانِمْ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلًا فِي قُبُلِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَبَصُتُ رَجُلًا فَإِذَا قَامَ بَسَطَ كُمَاهَا وَالْأُخْرَى يَوْمَئِذٍ لَيْسَ لِيهَا مَصَابِيحُ

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے لیٹی ہوئی تھی میرے دونوں پاؤں آپ کے قبہ کی سمت میں ہوتے تھے جب آپ مجھ سے مل جاتے تھے تو میرا پاؤں بلا دیتے تھے میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی تھی پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تھے تو میں پھر انہیں پھیلا دیتی تھی ان دونوں گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔

169 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَنَصْرُ بْنُ الْقَرَجِ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خُثَّانٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَدْ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ لَمَعَتْ أَظْفَارُ يَدَيْهِ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى قَدَمَيْهِ وَخُفَايَا مَشْهُورَتَانِ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ "أَعُوذُ بِرِصَاكَ مِنْ مَحِطِكَ وَبِمَعَاذِكَ مِنْ عَقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُخْصِي لَكَ عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَتَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ"

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ رات کے وقت میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے پاس موجود نہیں پایا میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے آپ کو تلاش کیا (کیونکہ وہاں اندھیرا تھا) میرا ہاتھ آپ

167 - حرجہ البحاری فی الصلاة، باب هل يصير الرجل امراته عند السجود لكي يسجد (الحديث 519) بحرجہ مطبوعاً - و أخرجه أبو داود في الصلاة، باب من ذل، امره لا يقطع الصلاة (الحديث 712) بحرجہ مطبوعاً - تحفة الاشراف (17537) -

168 - حرجہ البحاری فی الصلاة، باب الصلاة على الفراش (الحديث 382) و باب السجود خلف العمرة (الحديث 513) و فی العمل فی الصلاة، باب ما يجوز من العمل فی الصلاة (الحديث 1209) بحرجہ مطبوعاً - و أخرجه مسلم فی الصلاة، باب الاعتراض بين يدي المصلي (الحديث 272) - و أخرجه أبو داود فی الصلاة، باب من ذل الأمر لا يقطع الصلاة (الحديث 713) مطبوعاً - تحفة الاشراف (17712) -

169 - حرجہ مسلم فی الصلاة، باب ما يقال في الركوع و السجود (الحديث 222) - و أخرجه أبو داود فی الصلاة، باب في الدعاء في الركوع و السجود (الحديث 879) - و أخرجه ابن ماجه فی الدعاء، باب ما تقول عند ركعتي و رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 3841) - و الحديث عند الساني في الطب، باب نصت لقدمي في السجود (الحديث 1099) - تحفة الاشراف (17807) -

نورات جب تکیری توجہ و مشورہ سن نائی

کے پاؤں مبارک پر پڑا آپ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ اس وقت سجدے کی حالت میں یہ داما مگ رہے تھے۔
 "(اے اللہ!) میں تیری ناراضگی سے تیری رضا تیری سزا سے تیری معافی اور تیرے مقابلے میں تیری ہی پناہ مانگتا ہوں میں تیری تعریفوں کا احاطہ نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف بیان کی ہے۔"

121 - باب ترك الوضوء من القبلة

باب: بوسہ لینے پر وضو لازم نہ ہونا

170 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو رُوَيْفٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَيْسَ لِي هَذَا الْبَابُ حَدِيثٌ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ وَإِنْ كَانَ مُرْسَلًا وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ - قَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ حَدِيثٌ حَبِيبٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ هَذَا وَحَدِيثٌ حَبِيبٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ نُصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْخَصِيرِ لَا شَيْءَ

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنی ایک زوجہ محترمہ کا بوسہ لے لے کر تے تھے پھر (اگر سر وضو کے بغیر) نماز ادا کر لیتے تھے آپ دوبارہ وضو نہیں کرتے تھے۔

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں اس بارے میں اس سے بہتر حدیث اور کوئی نہیں ہے اگرچہ یہ روایت مرسل ہے لیکن بعض دیگر راویوں نے اسے دیگر اسناد کے ہمراہ بھی نقل کیا ہے۔

حبیب بن ابی ثابت نے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: (استحاضہ کا شکار عورت) نماز ادا کرے گی اگرچہ خون چٹائی پر گر رہا ہو اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

122 - باب الوضوء مما غيبت النار

باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو لازم ہونا

171 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَابِطٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَوْ ضَرَبْتُمْ أَمَّا مَسَّتِ النَّارُ"

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے آگ پر 170 - أخرجه أبو داود في الطهارة، باب الوضوء من القبلة (الحديث 178) مطبوعاً و (الحديث 179 و 180) مطبوعاً - و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في ترك الوضوء من القبلة (الحديث 86) مطبوعاً - و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سنن، باب الوضوء من القبلة (الحديث 502) مطبوعاً - تحفة الاشراف (17371) -

171 - أخرجه مسلم في البصير، باب الوضوء مما مسّت النار (الحديث 90) - و أخرجه نسائي في الطهارة، باب الوضوء مما غيبت النار (الحديث 172 و 173) - تحفة الاشراف (12182 و 1355380) -

شرح

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو لازم ہو جاتا ہے؟
حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت عبداللہ بن عباسؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو واجب ہے۔
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے بعض حضرات اس بات کے پاس ہیں کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو لازم ہو جاتا ہے۔ ان صحابہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت ابوطالب انصاریؓ حضرت انس بن مالکؓ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسماء قابل ذکر ہیں۔
اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے امام ابو جعفر طحاویؒ نے پہلے وہ تمام روایات نقل کی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو لازم ہو جاتا ہے اور اس کے بعد وہ روایات نقل کی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہیں کیا اور پھر اسی روایات نقل کی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کا ذکر ہے وہ آپ ﷺ کا آخری عمل ہے۔
روایات میں نبی اکرم ﷺ کا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کا ذکر ہے وہ آپ ﷺ کا آخری عمل ہے۔
(فصل)

.....

172 - أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - يَحْيَى بْنُ خَرَبٍ - قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْغَزِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَارِظٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "تَوَضَّأُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ".
حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔

173 - أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ - وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ - قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ عَلَى طَهْرِ الْمَسْجِدِ لَقَالَ أَكَلْتُ النَّوَارَ أَلَيْطَ لَقَوْضَاتٍ مِنْهَا لَيْتِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

عبداللہ بن ابراہیم بیان کرتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کو مسجد کی محبت پر وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے بتایا میں نے پیر کے کچھ ٹکڑے کھائے تھے اس لیے میں وضو کر رہا ہوں کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد

فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔

174 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَلٍ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتَوْضَّأُ مِنْ طَعَامِ أَجْدَةٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَلَالًا لِأَنَّ النَّارَ مَسَّتْهُ فَجَمَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَقِي فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى هَذَا الْحَضِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "تَوَضَّأُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ".
مطلب بن عبداللہ بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے یہ کہا کہ کیا میں ایسا کھانا کھانے کے بعد وضو کروں گا جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں حلال قرار دیا گیا ہے اور وہ صرف اس وجہ سے ہوگا کہ اسے آگ پر پکایا گیا ہے تو حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے نگریاں اکٹھی کیں اور بولے: ان نگر یوں کی جو تعداد ہے اس کے مطابق میں گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔

175 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "تَوَضَّأُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ".
حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔

176 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا أَخْبَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو - قَالَ مُحَمَّدُ الْقَارِي - عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَوَضَّأُوا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ".
حضرت ابویوب انصاریؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔

177 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ - وَهُوَ ابْنُ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ - قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ جَعْفَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِي عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "تَوَضَّأُوا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ".
حضرت ابوطالب انصاریؓ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔

کے بعد وضو کیا کرو۔

[illegible]

☆ ☆ حضرت ابو طلحہؓ جیسا بیان کرے میں بنا کر لکھتا ہوں۔

179- أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي نَجْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ حَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "تَوَضَّؤُا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ".

☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

آک پر کئی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔

180 - أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَوْمًا يَتَذَكَّرُ اللَّهَ مَاتَ عَلَى الْإِسْلَامِ" وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ضَعِيفٌ.

☆ ☆ ابو سفیان بن سعید بیان کرتے ہیں: دوستیدہ ام حبیبہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں: اے ام حبیبہؓ! کی زوجہ کرمہ تھیں اور ابو سفیان بن سعید کی خالہ تھیں، سیدہ ام حبیبہؓ نے انہیں سٹو پلائے، پھر سیدہ ام حبیبہؓ نے ان سے کہا: اے میرے بھانجے! تم دھوکہ نہ کرو، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد دھوکہ نہ کرو۔

181- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ ذَاوَدَ قَالَ خَلَلْنَا إِسْحَاقَ بْنَ يَكْرِ بْنِ مَضَرَ قَالَ خَلَّيْنِي يَكْرُ بْنُ
لِصْرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَيْبَةَ عَنْ يَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ بِنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِي سَعْيَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْأَحْمَسِ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَهُ وَشَرِبَ مَوْبِقًا
بَيْنَ أُخْتَيْ تَوْضًا فَأَتَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "تَوَضُّؤًا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ."

178- اورد به التاني . لعل الاشراف {3778} .

179- شرح مبداء الحفظ ، باب الوصوء معامت النار (الحديث 90) لحقة الاشراف (3704) .

١٨٠- حبره المودودة في الطهارة، باب الشاهد في ذلك (الحديث ١٩٥). - وأخرجه السنن في الطهارة، باب الوضوء مما غيرت الأيدي

حدیث 181: صحیحہ الاشراف (15871)۔

12- تقديم في الظهور: باب ذو حصة مما غيرت النار (180).

☆ ☆ ابو سفیان بن سعید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا جبکہ وہ ستوں لی چکے تھے اے میرے بھانجے! تم وضو کر لو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے آگ پر کچی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کر لیا کرو۔

123 - رَوَاهُ ابُو سَفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ

123 - باب تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ .

یاب: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کا لازم نہ ہوتا

182- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَبْشًا فَبَجَانَهُ يَلَالٌ لَحَرَّحَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً .

☆ ☆ سیدہ ام سلمہؓ نے بھی اکریم ﷺ نے ایک مرتبہ شانے کا گوشت تناول کیا پھر حضرت بلالؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے گئے آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

183. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ عَنْ سَلْبَمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَحَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِمَّنْ غَابَ لَمْ يَصُومْ. وَحَدَّثَنَا مَعَ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمًا مَشْرُوبًا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

سلمان بن یسار بیان کرتے ہیں میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی کہ نبی اکرم ﷺ بعض اوقات صبح کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے لیکن احلام کی وجہ سے نہیں ہوتے تھے (بلکہ محبت کرنے کی وجہ سے ہوتے تھے) اور پھر آپ روزہ بھی رکھ لیا کرتے تھے۔

ان کے ساتھ سلیمان بن یسار نے یہ حدیث بھی بیان کی ہے کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا: ایک مرتبہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے بھنا ہوا پہلو کا گوشت پیش کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کھایا پھر آپ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

184 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ
يُوسُفَ عَنْ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ حُزْرًا وَلَحْمًا ثُمَّ قَامَ

182- أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرخصة في ذلك (الحديث 491) بحره . قحعة الاشراف (18269) .

183- البخرية الثاني - والحديث عند مسلم في الصيام، باب صحة صوم من قطع عليه الفجر وهو حب (الحديث 80) تحلة الاشراف

(18160)

إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا آپ نے روٹی اور کوشک کھایا پھر آپ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

☆ 185 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ آخِرَ الْأَمْرِينِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ الْوُضُوءَ مِمَّا مَكَتَ النَّارُ .

☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے دو صورتوں میں سے آخری صورت یہ مقول ہے: آپ نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہیں کیا۔

124 - بَابُ الْمَضْمَضَةِ مِنَ السَّوِيقِ .

سویق پینے کے بعد بھی کرنا

☆ 186 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ سَيْكِنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَّارٍ مَوْلَى يَتَى خَارِجَةَ أَنَّ سَوِيْقَةَ بَيْنَ النُّعْمَانِ آخِرَةً أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يَزَلْ إِلَّا بِالسَّوِيقِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُزِيَ فَأَكَلَ وَآكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَتَمَضَّضَ وَتَمَضَّضْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

☆ حضرت سدید بن نعمان بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ غزوہ خیبر کے موقع پر وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے جب لوگ صبا کے مقام پر پہنچے یہ خیبر کے قریب مقام تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے وہاں عصر کی نماز ادا کی اس کے بعد آپ نے کھانا طلب کیا آپ کی خدمت میں صرف شیش کیے گئے نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہیں پانی میں بھگو دیا گیا پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں تناول کیا تو ہم نے بھی اسے کھالیا پھر جب مغرب کی نماز کا وقت ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی اور نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کر لی آپ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

185 - أخرجه أبو داود في الطهارة، باب ترك الوضوء مما مست النار (الحديث 192) تحفة الاشراف (3047) .

186 - أخرجه البخاري في الوضوء، باب من مضض من السويق ولم يتوضأ (الحديث 209)، باب الوضوء من غير حدث (الحديث 215) و في المجاهد، باب حمل الراد في الغزو (الحديث 298)، وفي المعازي، باب غزوة خيبر (الحديث 4195)، وفي الاطعمة، باب ليس على الاغصى حرج - الى قوله - لعلمكم لغفلون، والهدى والاجتماع على الطعام (الحديث 5384) بنحوه، و باب السويق (الحديث 5390) و باب المضمضة بعد الطعام (الحديث 5454) - و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و منها، باب الرخصة في ذلك (الحديث 492) بنحوه . و الحديث عد البخاري في المعازي، باب غزوة الحديبية (الحديث 4175) تحفة الاشراف (4813) .

125 - بَابُ الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ .

باب: دودھ پینے کے بعد کلی کرنا

☆ 187 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضَّضَ ثُمَّ قَالَ "إِنَّ لَهُ دَسْمًا" .

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے دودھ پینے کے بعد پانی منگوایا اور کلی کر لی پھر ارشاد فرمایا: اس میں چکناٹا ہوتی ہے۔

126 - بَابُ ذِكْرِ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ وَمَا لَا يُوجِبُهُ

غُسْلُ الْكَافِرِ إِذَا أَسْلَمَ

باب: کون سی چیز غسل کو لازم کرتی ہے اور کون سی چیز غسل کو لازم نہیں کرتی

کافر شخص کا اسلام قبول کرنے کے بعد غسل کرنا

☆ 188 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْوَرِ - وَهُوَ ابْنُ الصَّبَّاحِ - عَنْ حَلِيفَةَ بْنِ خُصَيْنٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَيَسْدِرَ .

☆ حضرت قیس بن عاصم بیان کرتے ہیں انہوں نے جب اسلام قبول کیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پانی اور پیری کے ہونے کے ذریعے غسل کرنے کا حکم دیا۔

شرح

غسل کے فرائض

غسل کے فرائض تین ہیں:

(i) کلی کرنا

(ii) خاک میں پانی ڈالنا

(iii) پورے جسم پر پانی بہانا

187 - أخرجه البخاري في الوضوء، باب هل يضمض من اللبن (الحديث 211)، و في الاشراف، باب شرب اللبن (الحديث 5609) . و أخرجه مسلم في الحوض، باب لبخ الوضوء مما مست النار (الحديث 95) . و أخرجه أبو داود في الطهارة، باب في الوضوء من اللبن (الحديث 196) . و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب في المضمضة من اللبن (الحديث 89) . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و منها، باب المضمضة من شرب اللبن (الحديث 498) بمعناه . تحفة الاشراف (5833) .

188 - أخرجه أبو داود في الطهارة، باب في الرجل يسلم فيومر بالغسل (الحديث 355) بنحوه . و أخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما ذكر في الاعمال عند ما يسلم الرجل (الحديث 605) . تحفة الاشراف (11100) .

یہ بات متون میں تحریر ہے۔
مسئلہ: اگر جنبی شخص پانی پی لیتا ہے اور کئی کر کے منہ سے باہر پھینکتا نہیں ہے تو کھلی کی جگہ یہ بھی کافی ہوگا لیکن شرط یہ ہے کہ وہ پورے منہ تک پہنچ چکا ہو۔ (عسریہ)
مسئلہ: اگر کسی شخص کا دانت خراب ہے یا درمیان میں جگہ پانی ہے اور وہاں کوئی چیز پھنسی رہ گئی یا ناک میں تر رہے جو جودہ یا تو صبح قول یہ ہے کہ ایسے میں غسل پورا ہو جائے گا۔ (زہدی)
مسئلہ: تاہم احتیاط یہ ہے کہ کھانے کی اس چیز کو دانت کے خلا میں سے نکال کر پھر اس پر پانی بہالیں۔ (خاندہری)
مسئلہ: اگر عورت نے مینڈھیاں ہٹائی ہوئی ہیں اور پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ سکتا ہے تو اب اس کے لیے ان مینڈھیاں کو کھول ضروری نہیں ہے۔
مسئلہ: اگر عورت کے بال کٹے ہوئے ہوں تو ان کے درمیان میں بھی پانی پہنچانا لازم ہے اسی طرح مرد کو داڑھی کے درمیان میں بھی پانی پہنچانا لازم ہے جس طرح داڑھی کی جڑوں تک پانی پہنچانا واجب ہے اسی طرح بالوں کے بیچ بھی پانی پہنچانا واجب ہے۔ (عبد سرخس)

مسئلہ: اگر پانی یا گھونٹ تک ہوں تو انہیں ہلانا واجب ہے۔
مسئلہ: اگر کان میں پانی نہیں ہے لیکن سوراخ موجود ہے اور پانی اس پر سے گزرتے ہوئے سوراخ کے اندر بھی داخل ہو سکتا ہے تو اتنا ہی کافی ہوگا اور اگر داخل نہیں ہو سکتا تو پانی کو داخل کرنا چاہیے لیکن اس کے اہتمام کے ساتھ کوئی تنکا وغیرہ لے کر پانی اندر پہنچانے کا کھف نہیں کرنا چاہیے۔ (دکھانقی)
مسئلہ: ناف کے سوراخ میں پانی پہنچانا لازم ہے اور اہتمام کے ساتھ یہاں پانی پہنچانے کے لیے انگلی بھی داخل کر دینی چاہیے۔ (عبد سرخس)

غسل کی سنتیں

مسئلہ: غسل کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے دونوں ہاتھوں کو کنارے تک تین مرتبہ دھویا جائے پھر شرمگاہ کو دھویا جائے اگر جسم پر نجاست لگی ہوئی ہو تو اسے صاف کیا جائے پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کیا جائے لیکن اس میں دونوں پاؤں نہ دھوئے جائیں۔ (مفت)
مسئلہ: غسل کرتے ہوئے پہلے شرمگاہ کو دھو لینا سنت ہے خود اس پر نجاست لگی ہوئی ہو یا نہ لگی ہو اسی طرح باقی جسم کو دھونے سے پہلے وضو کر لینا بھی سنت ہے خود انسان پہلے سے وضو کی حالت میں ہو یا نہ ہو۔
مسئلہ: حسن نے یہ روایت نقل کی ہے کہ اس وضو کے دوران سر کا مسح بھی نہیں کیا جائے تاہم صحیح قول یہ ہے کہ مسح کرے گا۔ (زہدی قاضی خان)
مسئلہ: اس کے بعد آدمی اپنے سر پر اور پورے جسم پر تین مرتبہ پانی بہالے گا۔ (زہدی)

مسئلہ: صحیح قول یہ ہے کہ پہلی مرتبہ پانی بہانا فرض ہے اور باقی دو مرتبہ بہانا سنت ہے۔ (سراج الوہاب)
مسئلہ: پانی ڈالنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان پہلے اپنے دائیں کندھے پر تین مرتبہ پانی ڈالے پھر بائیں کندھے پر تین مرتبہ پانی بہائے پھر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہائے پھر پورے جسم پر بہالے۔ (سراج الدہلی)
مسئلہ: پھر اس کے بعد غسل کی جگہ سے ذرا سا ہٹ کر دونوں پاؤں دھو لے۔ (عبد)
مسئلہ: یہ حکم اس وقت ہے جب انسان ایسی جگہ نہ پا سکے جہاں آدی کے پاؤں کے پاس پانی جمع ہو جاتا ہو اگر کوئی شخص تنگے پر یا اونچے پتھر پر ہے (اور پانی پاؤں کے پاس جمع نہیں ہوتا) تو پاؤں دھونے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ (جوہر نمبر)
موجبات غسل کا بیان

مسئلہ: غسل کو واجب کرنے والی ایک چیز جنابت ہے اس کی دو صورتیں ہیں:
پہلی صورت یہ ہے کہ منی ثبوت کے ساتھ اچھل کر باہر آئے خواہ یہ عورت کو چھونے کی وجہ سے ہو یا اس کی طرف دیکھنے کی وجہ سے ہو یا احتلام کی وجہ سے ہو یا مشت زنی کی وجہ سے ہو۔ (عبد سرخس)
مسئلہ: اس بارے میں مرد اور عورت سونے اور جاگنے دونوں کا حکم برابر ہے۔ (ہدایہ)
مسئلہ: اگر مذکورہ بالا صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں جنابت لاحق ہو جاتی ہے اور اس کے بعد وہ شخص پیشاب کرنے یا سو جانے سے پہلے غسل جنابت کر لیتا ہے اور پھر نماز ادا کرتا ہے پھر اس کے بعد اس کی منی کا بقیہ حصہ خارج ہوتا ہے تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک اس پر غسل کرنا لازم ہوگا جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی رائے مختلف ہے البتہ تینوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ اس نماز کو دوبارہ ادا نہیں کرے گا۔ (ذخیرہ)
مسئلہ: لیکن اگر مذکورہ بالا صورتوں میں سے کسی صورت میں جنابت لاحق ہونے کے بعد وہ شخص پیشاب کر لیتا ہے یا سو جاتا ہے یا چند قدم چل لیتا ہے (اور پھر منی خارج ہوتی ہے) تو اب اس پر غسل کرنا واجب نہیں ہوگا اس پر تینوں فقہاء کا اتفاق ہے۔

(تہمین)
مسئلہ: اگر کسی شخص کو احتلام ہو جائے اور منی اپنی مخصوص جگہ سے الگ ہو جائے لیکن شرمگاہ کے کنارے پر ظاہر نہ ہو تو ایسے شخص پر غسل کرنا لازم نہیں ہوگا۔ (قاضی خان)
مسئلہ: ایک شخص پیشاب کرتا ہے اور اس دوران (یعنی اس سے پہلے یا اس کے بعد) اس کی شرمگاہ سے منی نکل آتی ہے تو اگر اس کی شرمگاہ منتشر تھی تو غسل لازم ہوگا اور اگر منتشر کیفیت میں نہیں تھی تو صرف وضو کرنا لازم ہوگا۔ (غلام)
مسئلہ: اگر کسی شخص کو احتلام یا دھوا نزال کی لذت بھی یاد ہو لیکن اسے (بیدار ہونے کے بعد) تری نظر نہیں آتی تو اس پر غسل کرنا واجب نہیں ہوگا۔ (ظاہر الروایہ)
مسئلہ: اگر کوئی شخص بیٹھے ہوئے یا چلتے ہوئے سو جاتا ہے پھر بیدار ہونے کے بعد اسے تری نظر آتی ہے تو اس کا اور لیٹ کر سونے کا حکم برابر ہے۔ (عبد)

کر بعد کی نماز ادا کر لیتا ہے یا کوئی شخص جمعہ کی نماز کے بعد غسل کرتا ہے تو وہ سنت پر عمل پیرا نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر جمعہ اور عید ایک ہی دن آ جاتے ہیں اور اس سے پہلے رات میں اس شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت بھی کی ہوئی ہو (یا احتلام کی وجہ سے غسل لازم ہو گیا ہو) اور کوئی شخص ایک مرتبہ غسل کر لے تو یہ تینوں غسل ادا ہو جائیں گے۔ (زبدی)

مسئلہ: بعض مشائخ نے درج ذیل مواقع پر غسل کرنے کو مندوب قرار دیا ہے

- (i) مکہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا
- (ii) مزدلفہ میں ٹھہرنے سے پہلے غسل کرنا
- (iii) مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا
- (iv) بجنون شخص جب تندرست ہو جائے اس وقت غسل کرنا
- (v) لڑکا جب سالوں کے اعتبار سے بالغ شمار ہو اس وقت غسل کرنا۔ (تمہین)

مسئلہ: ظاہر الرویہ کے مطابق غسل کرنے کے لیے ایک صاع پانی کافی ہوتا ہے اور وضو کے لیے ایک مد کافی ہوتا ہے۔

فتہائے احناف اسی بات کے قائل ہیں۔

مسئلہ: غسل کے لیے ایک صاع پانی اس وقت کافی ہوگا جب غسل کے دوران وضو نہ کیا جائے لیکن اگر غسل کے ساتھ آبی وضو بھی کرتا ہے تو اس وقت اسے مزید ایک مد پانی کی ضرورت ہوگی یہ بعض مشائخ کا قول ہے لیکن اکثر مشائخ اس بات کے قائل ہیں کہ ایک صاع پانی غسل اور وضو دونوں کے لیے کافی ہوتا ہے۔

مسئلہ: ہم صحیح قول یہ ہے کہ پانی کی یہ کم از کم مقدار پانی کے کافی ہونے کے لیے ہے یہ مقدار لازم نہیں ہے اگر کوئی شخص اس سے کم پانی کے ذریعے غسل کر سکتا ہے تو بھی ٹھیک ہے اور اگر کسی کو زیادہ کی ضرورت پیش آ جاتی ہے تو وہ اس میں اضافہ کرے لیکن یہ شرط ہے کہ اس میں افراط و تفریط نہیں ہونی چاہیے۔ (مجدد سرخس)

مسئلہ: اسی طرح اگر کوئی شخص ایک مد سے کم پانی کے ذریعے اچھی طرح وضو کر لیتا ہے تو یہ بھی جائز ہے۔ (شرح لمذاذی)

مسئلہ: اگر مرد اور عورت (یعنی میاں بیوی) ایک ہی برتن سے ایک ساتھ غسل کر لیتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(مجدد)

مسئلہ: اگر جنابت کی حالت میں وضو کیے بغیر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ وضو کرنا بہتر ہے اسی طرح اگر کوئی شخص جنابت کی حالت میں کھانے پینے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ پہلے اپنے ہاتھ دھو لے اور کلی کر لے۔ (سراج الوہاج)

.....

نوامت جہانگیری مجموعہ و شرح سنن نسائی

مسئلہ: غسل کے وجوب کا دوسرا سبب ایلاج یعنی صحبت کرنا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ مرد اپنی شرمگاہ کو داخل کر دے تو میرے ہی مرد کی شرمگاہ عورت کی شرمگاہ میں چپ جائے گی تو فاعل اور مفعول دونوں پر غسل واجب ہو جائے گا خواہ انزال ہو یا نہ ہو ہمارے علماء کا یہی مذہب ہے۔ (مجدد)

مسئلہ: قاضی خان نے اسے درست قرار دیا ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی جگہ نور کے ساتھ یا کسی مرد کے ساتھ یا کوئی نابالغ بچی جس کے ساتھ صحبت نہیں کی جاسکتی۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی جگہ نور کے ساتھ یا کسی مرد کے ساتھ یا کوئی نابالغ بچی جس کے ساتھ صحبت نہیں کی جاسکتی۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی جگہ نور کے ساتھ یا کسی مرد کے ساتھ یا کوئی نابالغ بچی جس کے ساتھ صحبت نہیں کی جاسکتی۔

مسئلہ: اگر کوئی عورت یہ دعویٰ کرتی ہے کہ کوئی جن میرے پاس آتا ہے اور میرے ساتھ وہی صورت حال پیش ہوتی ہے جس طرح اس وقت پیش آتی ہے جب میرا شوہر میرے ساتھ صحبت کرتا ہے تو اس صورت میں عورت پر غسل لازم نہیں ہوگا۔ (مجدد سرخس)

مسئلہ: اگر کوئی شخص غسل صحبت کر لیتا ہے تو اس صورت میں فاعل اور مفعول دونوں پر غسل لازم ہو جائے گا۔ (مجدد)

مسئلہ: اگر کوئی شخص حیض اور نفاس ہے حیض یا نفاس کے خون کے نکلنے کے ساتھ ہی غسل لازم ہو جاتا ہے

مسئلہ: غسل کے وجوب کا ایک سبب حیض اور نفاس ہے حیض یا نفاس کے خون کے نکلنے کے ساتھ ہی غسل لازم ہو جاتا ہے

(اس سے مراد یہ ہے کہ یہ خون عورت کی شرمگاہ کے خارجی حصے تک پہنچ جانا چاہیے ورنہ وہ خارج شمار نہیں ہوگا اور اسے حیض قرار نہیں دیا جائے گا۔ تمہین)

مسئلہ: جب کوئی عورت بچے کو جنم دیتی ہے اور خون نہیں نکلتا تو کیا ایسی عورت پر غسل لازم ہوگا صحیح قول یہ ہے کہ اس پر غسل لازم ہوگا۔ (تمہین)

غسل کی اقسام

مسئلہ: غسل کی دو قسمیں ہیں

تین قسم کا غسل فرض ہے (۱) جنابت کے بعد (ii) حیض کے بعد (iii) نفاس کے بعد۔

ایک قسم کا غسل واجب ہے یعنی مرد کے کو غسل دینا واجب ہے۔ (مجدد سرخس)

مسئلہ: ظاہر الرویہ کے مطابق اگر کافر شخص جنبی ہے اور پھر مسلمان ہو جاتا ہے تو پھر اس پر غسل واجب ہوگا اسی طرح اگر کافر عورت کا خون ختم ہوا اور پھر وہ مسلمان ہو گئی تو اس پر بھی غسل واجب ہوگا۔

مسئلہ: چار قسم کا غسل سنت ہے جمعہ کے دن عیدین کے دن غزفہ کے دن اور احرام باندھنے کے وقت۔

مسئلہ: ایک قسم کا غسل مستحب ہے اور وہ کافر شخص کا غسل کرنا ہے یعنی اس وقت جب وہ مسلمان ہوتا ہے اور جنابت کی

حالت میں نہ ہو۔ (مجدد سرخس)

مسئلہ: صحیح قول کے مطابق جمعہ کے دن کا غسل جمعہ کی نماز کے لیے ہوتا ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص جمعہ کے دن صبح صادق کے بعد غسل کر لیتا ہے اور پھر اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے اور وہ وضو کر کے

127 - باب تقدیم غسل الکافر إذا اراد أن یسلم -

باب: جب کوئی کافر اسلام قبول کرنے کا ارادہ کرے (تو اسلام قبول کرنے سے) پہلے غسل کرنا

189 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ نَعْمَةَ بْنَ أَنَسٍ السَّخَنِيَّ انْطَلَقَ إِلَى نَجْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ لَاعْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخَلَعَ لَا نَسْرَ لَكَ وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا كُنَّا عَلَى الْأَرْضِ وَجْهَ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهِكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ إِلَيَّ وَإِنْ غُيِّلَتْ أَحَدَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَغْتَسِرَ . مُخْتَصَرٌ .

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ثمار بن أنس رضی اللہ عنہ نے مسجد کے قریب چٹے کی طرف گیا اس نے وہاں غسل کیا پھر مسجد میں داخل ہوا اور بولا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں (پھر اس نے نبی اکرم ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:) اس سے پہلے آپ میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ترین شخصیت تھے لیکن اب آپ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ترین شخصیت ہو گئے ہیں آپ کے ساتھیوں نے جب مجھے پکڑا تھا تو میں اس وقت عمرہ کرنے کے لیے جا رہا تھا اب آپ کی کیا رائے ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اسے خوشخبری دیتے ہوئے یہ ہدایت کی کہ وہ عمرہ کرنے کے لیے چلا جائے (یہ روایت مختصر ہے)۔

128 - باب الغسل من مَوَارَاةِ الْمُشْرِكِ -

باب: مشرک شخص کو دُفن کرنے کے بعد غسل کرنا

190 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ نَاجِيَةَ بِنْتُ ثَعْلَبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَبَا طَلْحٍ مَاتَ . فَقَالَ "اذْهَبْ فَوَارَاهُ" . قَالَ "اذْهَبْ فَوَارَاهُ" . فَلَمَّا وَارَاهُ رَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي "اغْتَسِلْ" .

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: جناب ابوطالب! 189 - أخرجه البخاري في الصلاة، باب الاغتسال إذا استلزم ربط الأسير، الحديث (462) مختصر، وفي المغازي، باب وفد بني صيفه، (الحديث 4372) مطبوعاً، وأخرجه مسلم في الجهاد والسير، باب ربط الأسير وحبسه، ووجواز المن عليه (الحديث 59) مطبوعاً، وأخرجه أبو داود في الجهاد، باب في الأسير يوتي (الحديث 2679) مطبوعاً، والحديث عند: البخاري في الصلاة، باب دخول المشرك المسجد (الحديث 469) وفي المحرمات، باب لحة الاشراف (13007) .

190 - أخرجه أبو داود، باب الرجل يموت له قريب مشرك (الحديث 3214) نحوه، الترمذي من تخشى معرفته (الحديث 2422)، وباب الربط والحس في الحرم (الحديث 2423)، والاساني في المساجد، باب الأسير يسيرة المسجد (الحديث 711)، وأخرجه السهلي في الجاهل، باب مواراة المشرك (الحديث 2005) بحرفه مطبوعاً، تحفة الاشراف (10287) .

129 - باب وجوب الغسل إذا التقى الختانان -

باب: جب دونوں شرمگاہیں مل جائیں تو غسل کا لازم ہونا

191 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَنَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي دَالِجٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ لَمْ اجْتَنِبْهُ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ" .

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص عورت کے ساتھ صحبت کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

شرح

اس روایت کا بنیادی مسئلہ یہی ہے کہ جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ صحبت کرتا ہے تو کیا محض شرم گاہ کو عورت کی شرم گاہ میں داخل کر دینے کی وجہ سے غسل لازم ہو جائے گا؟ یا اس کے لیے انزال ہونا شرط ہے؟ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت میں پانچ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اس مسئلے کے بارے میں یہ فتویٰ نقل کیا ہے کہ ان کے نزدیک غسل کے وجود کے لیے انزال شرط ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے حضرت عثمان غنی، حضرت علی بن ابوطالب، حضرت زبیر بن عوام، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت رافع بن خدیج، حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابی بن کعب، حضرت ابوالیوب انصاری، حضرت ابن عباس، حضرت زید بن ثابت، حضرت نعمان بن بشیر اور بہت سے انصار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اسی بات کے قائل ہیں۔ تابعین میں سے عطائ بن ابی رباح، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، بشام بن عروہ اور اعشاش اسی بات کے قائل ہیں۔

.....

192 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ الْجَوْرَجَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ ابْنِ سَبْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ لَمْ اجْتَنِبْهُ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ" .

191 - أخرجه البخاري في الغسل، باب إذا التقى الختانان (الحديث 291)، وأخرجه مسلم في الحيض، باب لسع الماء من الماء ووجوب الغسل بالقاء الختانين (الحديث 87)، وأخرجه أبو داود في الطهارة، باب في الاكسال (الحديث 216) بحرفه، وأخرجه ابن مسعود في الطهارة، باب ما جاء في وجوب الغسل إذا التقى الختانان (الحديث 610)، تحفة الاشراف (14659) .

192 - أخرجه السهلي، تحفة الاشراف (14405) .

نومات جہانگیری ترجمہ و شرح سنن نسائی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا لَقَعَتْ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الْأَرْبَعُ لَمْ اجْتَنِبْ فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ".

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا حَقٌّ وَالصُّوَبُ أَشَدُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَقَدْ رَوَى الْحَدِيثُ عَنْ شُعْبَةَ الضَّرْبِيِّ شُعْبًا وَغَيْرَهُ كَمَا رَوَاهُ خَالِدٌ.

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص عورت کے ساتھ صحبت کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

☆ امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کی سند میں غلطی ہوئی ہے درست یہ ہے کہ یہ روایت اشعث نامی راوی کے حوالے سے حسن نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

☆ حوالے سے اس روایت کو نظر بن فہمیل اور دیگر راویوں نے اسی طرح نقل کیا ہے جس طرح خالد نامی راوی نے نقل کیا ہے۔

130 - بَابُ الْغُسْلِ مِنَ الْمَنِيِّ .

باب: منی (کے خروج) کی وجہ سے غسل لازم ہونا

193 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ لَبِيصَةَ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مُدَاً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا رَأَيْتَ الْمُلَى لَأَعْبِلَ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأَ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ وَإِذَا فَضَحْتَ الْمَاءَ فَاعْتَسِلْ".

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص تھا جس کی مذی بکثرت خارج ہوا کرتی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا کہ جب تم مذی کو دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھو کر نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیا کرو لیکن جب تمہاری منی خارج ہو تو غسل کیا کرو۔

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص تھا جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی تھی میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم مذی دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لیا کرو اور جب

194 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ زَائِدَةَ ح وَأَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَمِلَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ لَبِيصَةَ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مُدَاً لَمَّا لَتَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "إِذَا رَأَيْتَ الْمُلَى فَتَوَضَّأَ وَغَسَلَ ذَكَرَكَ وَإِذَا رَأَيْتَ فَضَحَ الْمَاءَ فَاعْتَسِلْ".

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص تھا جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی تھی میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم مذی دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لیا کرو اور جب

193 - أخرجه إسناده في الطهارة، باب في الغسل من المني (الحديث 193) مختصراً.
مطولاً: تحفة الاشراف (10079).
194 - تقدم في الطهارة، الغسل من المني (الحديث 193) مختصراً.

نومات جہانگیری ترجمہ و شرح سنن نسائی

تم منی دیکھو تو غسل کیا کرو۔

131 - بَابُ غُسْلِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَخَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ .

باب: جب عورت خواب میں وہی چیز دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو اس پر غسل لازم ہونا

195 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَخَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ "إِذَا انْزَلَتْ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ".

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا جو اسی طرح کا خواب دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے (یعنی اس عورت کو احکام ہو جاتا ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہاری منی خارج ہو جائے تم غسل کیا کرو۔

196 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ تَكَلَّمَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْخَبِي مِنَ الْحَقِّ أَرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ تَرَى فِي النَّوْمِ مَا يَرَى الرَّجُلُ أَلْتَفْتَسِلُ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَعَمْ". قَالَتْ عَائِشَةُ لَقُلْتُ لَهَا أَتَيْتُكَ لَأَكْرِي الْمَرْأَةَ ذَلِكَ فَانْتَفَتَسِلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "تَرَيْتَ يَمُوسُكَ فِيمَنْ أَبْنُ يَكُونُ الشَّبَهُ".

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گفتگو شروع کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا وہاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا ایسی عورت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو نیند میں وہی چیز دیکھتی ہے جو مرد دیکھتے ہیں تو کیا اس عورت کو غسل کرنا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: جی ہاں! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے ام سلیم سے کہا: تم پر انہوں نے کیا کوئی عورت اس طرح کا خواب دیکھ سکتی ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں پھر (بچے کی) ماں کے ساتھ مشابہت کس وجہ سے ہوتی ہے؟

197 - أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ رَبِيعِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْخَبِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا هِيَ

195 - أخرجه مسلم في الحوض، باب وجوب الغسل على المرأة يعرج المني (الحديث 30) مطولاً. وأخرجه النسائي في عشرة نساء من الكبرى، صلاة ماء الرجل وصفة ماء المرأة (الحديث 191) مطولاً. وأخرجه ابن ماجه في الطهارة، باب في المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل (الحديث 601) مطولاً. والحديث عند النسائي في الطهارة، باب الفصل بين ماء الرجل وماء المرأة (الحديث 200). تحفة الاشراف (1181).

196 - أخرجه أبو داود في الطهارة، باب في المرأة ترى الرجل (الحديث 237) تعليقاً. تحفة الاشراف (16627).

تومات جہا کبریٰ ترجمہ و شرح سنن نسائی

اَحْتَلَمْتُ قَالِي "نَعَمْ اِذَا رَأَيْتِ الْمَاءَ". فَصَحَّحْتُ اَمْ سَلَمَةُ فَقَالَتْ اَتَحْتَلِمُ الْمَرْءَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَيَعْنِي يُشَبِّهُنَا الْوَلَدَ".

☆ سیدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں کہ ایک خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا جب عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا اس پر غسل کرنا لازم ہوگا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جب اس کی منی خارج ہو جائے تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا مسکرا دیں اور بولیں: کیا عورت کو بھی احتلام ہو سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر بچہ اس کے ساتھ مثلاً بہت کس وجہ سے اختیار کرے گا؟

198 - أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خُجَّاجٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ الْخُرَّاسِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْءَةِ تَحْتَلِمُ فِي مَائِهَا فَقَالَ "إِذَا رَأَيْتِ الْمَاءَ فَلْتَقْبَلِي".

☆ سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا جسے خواب میں احتلام ہو رہا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب وہ منی دیکھ لے گی تو غسل کرے گی۔

132 - بَابُ الَّذِي يَحْتَلِمُ وَلَا يَرَى الْمَاءَ .

باب: ایسا شخص جسے احتلام ہوتا ہے لیکن اسے منی نظر نہیں آتی

199 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الدَّيَّانِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَرُو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعَادٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ".

☆ حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: منی کے خروج پر غسل لازم ہوتا ہے۔

133 - بَابُ الْفَصْلِ بَيْنَ مَاءِ الرَّجُلِ وَمَاءِ الْمَرْءَةِ .

باب: مرد اور عورت کے مادہ تولید کے درمیان فرق

200 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَاءُ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَبْيَضٌ وَمَاءُ الْمَرْءَةِ رَفِيقٌ أَصْفَرُ فَأَيُّهُمَا مَبْقَى كَانَ الشُّبَّةَ".

197 - أخرجه البخاري في العلم، باب المني، الحديث (130) وفي الفصل، باب إذا حلست المرأة (الحديث 282) مختصراً، وفي الحديث (3328) وفي الأدب، باب النسب والصحة (الحديث 6091) وفي باب ما لا ينعشها من الحق، للتحفة في السير (الحديث 6121) مختصراً، وأخرجه مسلم في الحيض، باب وجوب الغسل على المرأة بمحروج المني (الحديث 32) - وأخرجه السرمدي في الطهارة، باب ما جاء في المرأة ترى في المنام مني ما يرى الرجل (الحديث 122) بحقه - وأخرجه ابن ماجه في الطهارة وسه، باب في المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل (الحديث 600) - تحفة الاشراف (18264) -

198 - أخرجه ابن ماجه في الطهارة وسه، باب في المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل (الحديث 602) بحقه مطولاً - تحفة الاشراف (15827) -

199 - أخرجه ابن ماجه في الطهارة وسه، باب الماء من الماء (الحديث 607) - تحفة الاشراف (3469) -

تومات جہا کبریٰ ترجمہ و شرح سنن نسائی

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مرد کا مادہ تولید گاڑھا اور سفید ہوتا ہے جبکہ عورت کا مادہ تولید نرم اور زرد ہوتا ہے ان دونوں میں سے جو آگے نکل جائے (بچے کی اسی کے ساتھ) مٹا بہت ہوتا ہے۔

134 - بَابُ ذِكْرِ الْإِغْتِسَالِ مِنَ الْحَيْضِ .

باب: حیض کے بعد غسل کرنا

201 - أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ بَرْزَنْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَدَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِنْتِ يَنْبُؤِ أَسَدٍ قُرَيْشِي أَنَّهَا آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّهَا تَسْتَحَاضُ فَرَفَعَتْ أَنَّهُ قَالَ لَهَا "إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَإِذَا أَفْكَتِ الْحَبْصَةَ فَذَبْعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَأَغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي".

☆ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا جن کا تعلق بنو اسد سے ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ انہیں استحاضہ کی شکایت ہے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا کہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے جب حیض آجائے تو تم اس وقت نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو اور جب وہ ختم ہو جائے تو تم خون کو دھو کر نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو۔

202 - أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا أَفْكَتِ الْحَبْصَةَ فَأَتْرِكِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَأَغْسِلِي".

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب حیض آجائے تو تم نماز ترک کر دو اور جب حیض ختم ہو جائے تو تم غسل کر لو۔

203 - أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ بَرْزَنْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

200 - أخرجه مسلم في الحيض، باب وجوب الغسل على المرأة بمحروج المني (الحديث 30) مطولاً - وأخرجه النسائي في اعتراف النساء من الكبرى، صلة ماء الرجل و صلة ماء المرأة (الحديث 191) مطولاً وأخرجه ابن ماجه في الطهارة وسه، باب في المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل (الحديث 195) - انظر: تحفة الاشراف للمزي (1181) -

201 - أخرجه ابو داود في الطهارة، باب في المرأة تستحاض، ومن قال: تدع الصلاة في هذه الايام التي كانت تحيض (الحديث 280 و 281) - وأخرجه النسائي في الطهارة، ذكر الاقراء (الحديث 211) بحقه، وفي الحيض والاستحاضة، ذكر الاستحاضة والدم والدماء (الحديث 348) - و ذكر الاقراء (الحديث 356) - وفي الطلاق، الاقراء (الحديث 3555) - والحديث عند ابی داود في الطهارة، باب في المرأة تستحاض، ومن قال تدع الصلاة في الايام التي كانت تحيض (الحديث 286) - والنسائي في الطهارة، باب الفرق بين دم الحيض والا استحاضة (الحديث 215) - وفي الحيض والاستحاضة، باب الفرق بين دم الحيض والا استحاضة (الحديث 360) - تحفة الاشراف (18019) -

202 - أخرجه النسائي في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 203 و 204) - وفي الحيض والاستحاضة، ذكر الاستحاضة والدم والدماء (الحديث 349) - وأخرجه ابن ماجه في الطهارة وسه، باب ما جاء في المستحاضة إذا اختلط عليها الدم لم يفسد على ايام حيضها (الحديث 226) مطولاً - تحفة الاشراف (16516) -

الرُّمَيْثِيُّ عَنْ عُرْوَةَ وَعُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَحْبَبْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَعْفَرِ بْنِ سَبْعٍ مِثْنَيْنِ فَاسْتَكْتَفْتُ ذَلِكَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ هَذِهِ لَكَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَأَغْتَسِلِي وَصَلِي".

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اُم حبیبہ بنت جعفر کو سات برس تک استحاضہ کی شکایت رہی انہوں نے اس بات کا ذکر نہ کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے تم غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو۔

204- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا الثُّعْلَانُ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَأَبُو مُعَيْدٍ - وَهُوَ خَفْصُ بْنُ غِيْلَانَ - عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بِنْتُ الزُّبَيْرِ وَعُمَرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَحْبَبْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَعْفَرِ ابْنِ امْرَأَةِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَزْرٍ وَهِيَ أُخْتُ زَيْنَبِ بِنْتِ جَعْفَرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ هَذِهِ لَكَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَإِذَا أَذْبَرَتِ الْحَيْضَةَ فَأَغْتَسِلِي وَصَلِي وَإِذَا أَقْبَلَتْ فَانْزِكِي لَهَا الصَّلَاةَ". قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا كَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ أَخِيانًا لِي مِرَّتَيْنِ بِي خُجْرَةَ أَخِيهَا زَيْنَبَ وَهِيَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ وَتَخْرُجَ فَتُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا يَنْتَهِي ذَلِكَ مِنَ الصَّلَاةِ.

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اُم حبیبہ بنت جعفر، عبد الرحمن بن عوف، ہشام کی اہلیہ تھیں اور سیدہ زینب بنت جعفر رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے جب حیض ختم ہو جائے تو تم غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو اور جب حیض آجائے تو تم نماز ترک کر دیا کرو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ خاتون ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں اور پھر نماز ادا کیا کرتی تھیں بعض اوقات وہ اپنی بہن اور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں پانی کے ٹب میں غسل کرتی تھیں یہاں تک کہ ان کے خون کی سرخی پانی پر غالب آجایا کرتی تھی پھر وہاں سے نکل کر نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر لیتی تھیں یہ چیز نماز کی ادائیگی میں رکاوٹ نہیں بنتی تھی۔

205- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ

203- أخرجه البخاري في الحيض، باب عرق الاستحاضة (الحديث 327) بحرقه. وأخرجه مسلم في الحيض، باب الاستحاضة و غسلها و صلاتها (الحديث 64) و أخرجه ابوداؤد في الطهارة باب من قال إذا قبلت الحيضة تدع الصلاة (الحديث 285) و أخرجه الترمذي في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (204) مطولاً (205) و ذكر الاطراء (210) و في الحيض و الاستحاضة، ذكر الاطراء (الحديث 355) و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و منها، باب ما جاء في الاستحاضة إذا احتلط عليها الدم فلم تقف على إتمام حيضها (الحديث 626) مطولاً. نسخة الاشراف (16516)، (17922).

204- تقدم في صهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 203) -
205- تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 203) -

وَعُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ - خَتَنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ - اسْتَحْبَبْتُ سَبْعَ مِثْنَيْنِ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ هَذِهِ لَكَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَأَغْتَسِلِي وَصَلِي".

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی خواہر سہمی سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں انہیں سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے تم غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دو۔

206- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتَحَاضُ. فَقَالَ "إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَأَغْتَسِلِي وَصَلِي". لَمَّا كَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ اُم حبیبہ بنت جعفر رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ مجھے استحاضہ کی شکایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کسی اور رگ کا خون ہے تم غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دو۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ خاتون ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔

207- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ - قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَأَيْتُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَمْكِي قَدَرًا مَا تَكُنَّ تَحْبِسُكَ حَبْصَتُكَ ثُمَّ اغْتَسِلِي". أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ مَرَّةً أُخْرَى وَكَمْ يَذْكُرُ جَعْفَرًا.

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے خون کے بارے میں دریافت کیا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس عورت کے ٹب کو دیکھا ہے جو خون سے بھرا ہوا تھا نبی اکرم ﷺ نے اس سے یہ فرمایا تھا: تمہارے حیض کے جو مخصوص دن ہوتے ہیں ان دنوں کے مطابق تم (نماز کی ادائیگی سے) رکی رہو اور پھر غسل کر لو (اور نماز پڑھنا شروع کر دو)۔

208- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَعْنِي أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

206- أخرجه مسلم في الحيض، باب المتحاضة و غسلها و صلاتها (الحديث 63) - وأخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب من قال إذا قبلت الحيضة تدع الصلاة (الحديث 290) - وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في المتحاضة أنها تغتسل عند كل صلاة (الحديث 129) - وأخرجه النسائي في الحيض والاستحاضة، ذكر الاستحاضة و البال الدم و ادبار (الحديث 350) - نسخة الاشراف (16583) -
207- أخرجه مسلم في الحيض، باب المتحاضة و غسلها و صلاتها (الحديث 65 و 66) - وأخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في المرأة تستحاض، و من قال: تدع الصلاة في عدة الايام التي كانت تحيض (الحديث 279) - وأخرجه النسائي في الحيض والاستحاضة، المرأة تكون لها أيام معلومة تحيضها كل شهر (الحديث 351) نسخة الاشراف (16370) -

نومات جبائری ترجمہ و شرح سنن نسائی

قَالَ "لَنْظُرَ عَذَّةَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَجِبُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّتِي أَصَابَهَا فَلْتَرْكِ الصَّلَاةِ قَدَرُ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَفْتَ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لَتَسْتَخْرِفْ ثُمَّ لَتَصَلِّيْ".

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک عورت کا خون بکثرت خارج ہوا تھا تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس خاتون کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس عورت کو یہ بیماری لاحق ہونے سے پہلے مہینے کے جتنے دن حیض آیا کرتا تھا اس کے حساب سے اتنے دن وہ عورت ہر مہینے نماز ترک کیے رکھے گی جب وہ دن گزر جائیں گے تو وہ غسل کر کے اپنی شرمگاہ پر کپڑا باندھ کر نماز ادا کرنا شروع کر دے گی۔

135- باب ذکر الأقراء .

باب: قروہ کا تذکرہ

209- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحُضُّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَنَّهَا اسْتَحِضَّتْ لَا تَطْهَرُ لَذِكْرِ شَأْنِهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "أَنَّهَا لَبَسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنَّهَا وَكُفَّةٌ مِنَ الرَّجِيمِ فَلْتَنْظُرْ لَدَرُ لَرْنِهَا الَّتِي كَانَتْ تَجِبُ لَهَا فَلْتَرْكِ الصَّلَاةَ ثُمَّ لَتَنْظُرْ مَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ".

☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا جو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں انہیں استحاضہ کی شکایت ہو گئی وہ پاک نہیں ہوتی تھیں ان کی صورت حال نبی اکرم ﷺ کے سامنے ذکر کی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ رحم کی خرابی کی وجہ سے ہے وہ عورت اس سے پہلے جتنا عرصہ حیض میں گزارتی تھی اتنی مدت تک انتظار کرے گی اور اس دوران نماز ترک کر دے گی پھر اس کے بعد وہ ہر نماز کے وقت غسل کیا کرے گی۔

210- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَخَاضُ سَبْعَ يَمِينٍ لَسَالَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "لَبَسَتْ بِالْحَيْضَةِ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ". قَاتَمَتْهَا أَنْ تَرْكِ الصَّلَاةَ قَدَرُ أَقْرَانِهَا وَحَيْضَتِهَا وَتَغْتَسِلَ وَتَصَلِّيَ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی انہوں نے

208- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب في المرأة تستحاض، ومن قال: ندع الصلاة في عدة الأيام التي كانت تحيض (الحديث 274 و 275 و 276 و 277 و 278). وأخرجه السائي في الحيض والاستحاضة، المرأة تكون لها أيام معلومة تحيضها كل شهر (الحديث 352 و 353).

و أخرجه ابن ماجه في الطهارة ومسها، باب ما جاء في المستحاضة التي قد عدت أيام فزادها قبل أن يستمر بها الدم (الحديث 623) بحرف تحفة الاشراف (الحديث 18158).

209- أخرجه السائي، وسائي في الحيض والاستحاضة، ذكر الأقراء (الحديث 354). تحفة الاشراف (17954).

210- تقدم في الطهارة، ذكر الاغسال من الحيض (الحديث 203).

نومات جبائری ترجمہ و شرح سنن نسائی

نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ کسی اور رگ کا خون ہے نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کو یہ ہدایت کی کہ وہ نماز پڑھنا ترک کر دیا کرے گی اس مقدار کے حساب سے جتنے دنوں میں پہلے اسے حیض آیا کرتا تھا اور جتنا عرصہ متواتر رہا کرتا تھا (پھر حیض گزر جانے کے بعد) وہ عورت غسل کر کے نماز ادا کیا کرے گی۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) تو وہ خاتون ہر نماز کے وقت غسل کیا کرتی تھی۔

211- أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَسَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَتْ أَنَّهَا آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَّتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَإِنْ طُرِيَ إِذَا آتَاكَ قُرْوُكُ فَلَا تَصَلِّيْ فَإِذَا مَرَّ قُرْوُكَ فَتَطْهَرِيْ ثُمَّ صَلِّيْ مَا بَيْنَ الْقُرْوِ إِلَى الْقُرْوِ" هَذَا الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْأَقْرَاءَ حَيْضٌ.

قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِيُّ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مَا ذَكَرَ الْمُنْذِرُ.

☆ عروہ بیان کرتے ہیں سیدہ فاطمہ بنت ابوجحش رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کی خدمت میں اس بات کی شکایت کی کہ ان کا خون بکثرت خارج ہوتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا کہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے تم اس بات کا جائزہ لو کہ جب تمہارے حیض کے دن آجائیں تو تم نماز ادا نہ کرو پھر جب حیض کے دن گزر جائیں اور تم (حکی طور پر) پاک ہو جاؤ تو ایک حیض سے دوسرے حیض تک کے درمیانی عرصے تک نماز ادا کرتی رہو۔

(مصنف فرماتے ہیں:) یہ اس بات کی دلیل ہے کہ لفظ قروہ سے مراد حیض ہوتا ہے۔ یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

212- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ وَوَكَيْعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةَ بِنْتُ أَبِي حَبِيبٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ اسْتَخَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادُعُ الصَّلَاةِ قَالَ "لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتْ الْحَيْضَةُ فَذَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْهَبَتْ فَأَعِطِيْ عَنْكَ الدَّمَ وَصَلِّيْ".

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابوجحش رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ میں استحاضہ میں مبتلا ہوں کہ میں اس کے بعد نماز پڑھ سکتی ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ عرق ہے نہ حیض، جب حیض آئے تو نماز پڑھو اور جب عرق آئے تو نماز نہ پڑھو۔

211- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب في المرأة تستحاض، ومن قال: ندع الصلاة في عدة الأيام التي كانت تحيض (الحديث 280). و أخرجه السائي في الحيض والاستحاضة، ذكر الأقراء (الحديث 355) وفي الطلاق، الأقراء (الحديث 355) وفي داود في

الطهارة، باب في المرأة تستحاض، ومن قال: ندع الصلاة في عدة الأيام التي كانت تحيض (الحديث 281). و باب من قال إذا جلت الحيضة ندع الصلاة (الحديث 286). و السائي في الطهارة، ذكر الاغسال من الحيض (الحديث 201). و في الحيض والاستحاضة، ذكر

الاستحاضة والبال الدم و ادله (الحديث 348). و باب الفرق بين دم الحيض والاستحاضة (الحديث 360). تحفة الاشراف (18019).

212- أخرجه البخاري في الوصوء، باب غسل الدم (الحديث 228). و أخرجه مسلم في الحيض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها (الحديث 62). و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في المستحاضة (الحديث 125). و أخرجه السائي في الحيض والاستحاضة،

ذكر الأقراء (الحديث 357). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة، مستها، باب ما جاء في المستحاضة التي قد عدت أيام فزادها قبل أن يستمر الدم (الحديث 621). تحفة الاشراف (17070 و 17196 و 17259).

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابوجہش رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کی شکایت ہے میں پاک نہیں ہوتی تو کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! یہ کسی اور رگ کا خون ہے جب حیض آجائے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو جب حیض ختم ہو جائے تو تم خون دھو کر نماز پڑھ لو۔

136 - باب ذکر اغتسال المستحاضة .

باب: استحاضہ کا شکار عورت کا غسل کرنا

213 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً مُسْتَحَاضَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِلَ لَهَا إِنَّهُ عَرُفَ عَائِدَةً فَأَمَرَتْ أَنْ تَوَضَّعَ الظُّهْرَ وَتُعْجَلَ الْغُسْلَ وَتَغْتَسِلَ لَهَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتَوَضَّعَ الْمَغْرِبَ وَتُعْجَلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلَ لَصَلَاةِ الضُّحَى غُسْلًا وَاحِدًا .

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک خاتون کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو اسے یہ کہا گیا کہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے جس میں مسلسل بہاؤ رہتا ہے پھر اس عورت کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیا کرے اور عصر کی نماز جلدی ادا کر لیا کرے اور دونوں نمازوں کے لیے ایک غسل کیا کرے پھر وہ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیا کرے اور عشاء کی نماز کو جلدی ادا کر لیا کرے اور ان دونوں نمازوں کے لیے ایک غسل کیا کرے البتہ صبح کی نماز کے لیے وہ عورت الگ سے ایک مرتبہ غسل کرتی تھی۔

137 - باب الإغتسال من النفاس .

باب: نفاس کے بعد غسل کرنا

214 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِينَ نَفَسَتْ بِدَى الْخَلِيفَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي "مُرَحَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَهْلِي" .

☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے کہ جب انہیں ذوالخلیجہ میں نفاس کی حالت درپیش ہوئی تو نبی

213 - أخرجه أبو داود في الطهارة، باب من قل جمع بين الصلوتين وتغسل لهما غسلاً والحديث (294) - و أخرجه النسائي، في العمود الاستحاضة، جمع المستحاضة بين الصلوتين وغسلها إذا جمعت والحديث (358) - نسخة الاشراف (17495) .

214 - أخرجه مسلم في الحج، باب احرام النساء، واستحباب اغتسالها للاحرام، وكذا الحائض والحديث (110) - و أخرجه النسائي في الحيض والاستحاضة، ما تفعل النساء عند الاحرام والحديث (390) ماسك وفي الحج، اهلال النساء والحديث (2760 و 2761) - و أخرجه ابن ماجه في المسك، باب النساء والحائض تهل بالحج والحديث (2913) - نسخة الاشراف (2600) .

اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا: تم اس سے کہو کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لے۔

138 - باب الفرق بين دم الحيض والاستحاضة .

باب: حیض اور استحاضہ کے خون کے درمیان فرق

215 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ - وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عُلْفَةَ بْنِ وَقَّاصٍ - عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ - لِأَنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ - فَامْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّعِي فَإِنَّمَا هُوَ عَرَقٌ" .

☆ سیدہ فاطمہ بنت ابوجہش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہیں استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: جب حیض کا خون آئے گا تو وہ سیاہ خون ہوگا جو پہچانا جائے گا اس وقت تم نماز ادا کرنے سے رک جانا اور جب دوسرے رگ کا خون آئے گا تو تم وضو کر لیا کرنا (یعنی وضو کر کے نماز پڑھ لینا) کیونکہ یہ کسی دوسری رگ کا ہوگا۔

216 - قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ هَذَا مِنْ كِتَابِهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ مِنْ حِفْظِهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَامْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّعِي وَصَلِّي" .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عُمَرُو وَاحِدٌ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ مَا ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ .

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابوجہش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: حیض کا خون سیاہ رگ کا ہوتا ہے جو پہچانا جاتا ہے جب یہ خون آئے تو تم نماز ادا کرنے سے رک جانا اور جب دوسری رگ کا مواد خارج ہو تو تم وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرنا۔

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کو دیگر کئی راویوں نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس بات کا تذکرہ نہیں کیا جو ابن ابی عدی نامی راوی نے بیان کی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

217 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ - عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ 215 - تقديم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 201) .

216 - أخرجه أبو داود في الطهارة، باب من قال إذا قبلت الحيضة فدع الصلاة (الحديث 286) - و أخرجه النسائي في الحيض والاستحاضة، باب الفرق بين دم الحيض والاستحاضة (الحديث 361) - نسخة الاشراف (16626) .

217 - أخرجه مسلم في الحيض، باب المستحاضة وتصلها وصلاتها (الحديث 62) - و أخرجه النسائي في الحيض والاستحاضة، باب الفرق بين دم الحيض والاستحاضة (الحديث 362) - و أخرجه ابن ماجه في الطهارة وسهوا، باب ما جاء في المستحاضة اني لا أدعت ايام فرائها قبل ان يستمر بها الدم (الحديث 621) - نسخة الاشراف (16858) .

نوماء جابر بن عبد اللہ و شریح سنن نسائی

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَحْبَسْتُ فَاطَمَتْ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتَحْبَسْتُ فَلَا أَظْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا ذَلِكُ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْلَبْتَ الْحَيْضَةَ فَذَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاعْغِيلِي عَنْكَ آثَرَ الدَّمِّ وَتَوَضَّعِي" قَالَتْ لَكَ فَالْفُسْلُ قَالَ "ذَلِكَ لَا يَشْكُ فِيهِ أَحَدٌ".

قَالَتْ ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ. "قِيلَ لَهُ فَالْفُسْلُ قَالَ "ذَلِكَ لَا يَشْكُ فِيهِ أَحَدٌ". "غَيْرَ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ "وَتَوَضَّعِي".

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابوجہش غیبی کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے استحاضہ کی شکایت ہو گئی ہے میں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کسی دوسری رگ کا خون ہے یہ حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو اور جب حیض ختم ہو جائے تو تم خون کے نشان کو دھو کر وضو کر کے (نماز پڑھ لیا کرو) کیونکہ یہ کسی دوسری رگ کا خون ہوگا یہ حیض نہیں ہوگا۔

اس روایت کے ایک راوی کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا کہ ایسی صورت میں غسل کرنے کا حکم ہے انہوں نے فرمایا اس میں کسی راوی کو کوئی شک نہیں ہے۔

امام نسائی ہیچ بیان کرتے ہیں ہمارے علم کے مطابق صرف حماد بن زید نامی راوی نے اس روایت میں وضو کرنے کا تذکرہ کیا ہے دیگر راویوں نے اسے ہشام کے حوالے سے نقل کیا ہے لیکن انہوں نے اس میں وضو کرنے کا تذکرہ نہیں کیا۔

218- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطَمَتْ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَظْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا ذَلِكُ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْلَبْتَ الْحَيْضَةَ فَذَعِي الصَّلَاةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاعْغِيلِي عَنْكَ الدَّمَ وَصَلِّي".

☆ ہشام بن غزوہ اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فاطمہ بنت ابوجہش غیبی نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز ترک کر دوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ کسی دوسری رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آ جائے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو جب اس کی مقدار کے مطابق وہ رخصت ہو جائے تو تم خون کو دھو کر نماز ادا کر لو۔

219- أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ غَرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

218- أخرجه البخاري في المحض، باب الاستحاضة والحديث (306)، وأخرجه أبو داود في الطهارة، باب من روي أن الحيضة إذا دبرت لا بدع الصلاة (الحديث 283)، وأخرجه الساني في المحض والاستحاضة، باب الفرق بين دم الحيض والاستحاضة (الحديث 364)، نسخة الإشراف (17149).

219- أخرجه الساني، ومباني في المحض والاستحاضة، باب الفرق بين دم الحيض والاستحاضة (الحديث 365)، نسخة الإشراف (16956).

نوماء جابر بن عبد اللہ و شریح سنن نسائی

عَائِشَةَ أَنَّ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَظْهَرُ أَفَاتَرُكَ الصَّلَاةَ قَالَ "لَا إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ". قَالَ خَالِدٌ إِنَّمَا قَرَأْتُ عَلَيْهِ "وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْلَبْتَ الْحَيْضَةَ فَذَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاعْغِيلِي عَنْكَ الدَّمَ وَصَلِّي".

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابوجہش کی صاحبزادی نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا میں نماز کو ترک کر دوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! یہ کسی دوسری رگ کا خون ہے۔ خالدا نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ حیض نہیں ہے جب حیض آ جائے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو جب حیض ختم ہو جائے تو تم خون کو دھو کر نماز پڑھ لو۔

139- باب النهي عن اغتسال الجنب في الماء الدائم

باب: بٹھیرے ہوئے پانی میں غسل جنابت کرنے کی ممانعت

220- أَخْبَرَنَا مُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ ابْنِ وَهَبٍ عَنْ غَيْرِ وَبْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمِيعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ".

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص جب جنابت کی حالت میں ہو تو وہ بٹھیرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔

140- باب النهي عن البول في الماء الراكد والاعتسال منه

باب: بٹھیرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے اور پھر اسی میں غسل کرنے کی ممانعت

221- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُفَرِّجُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَكُونُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّائِكِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ".

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص بٹھیرے ہوئے پانی میں برکز پیشاب نہ کرے کہ پھر وہ اسی میں غسل بھی کرے۔

220- أخرجه مسلط من الطهارة، باب النهي عن الاغتسال في الماء الراكد (الحديث 97)، مطبوعاً، وأخرجه الساني في المياه، النهي عن الغسل في الماء الدائم (الحديث 330)، وفي الفصل والتميم، باب ذكر نهى الجنب عن الاغتسال في الماء الدائم (الحديث 394)، وأخرجه ابن ماجه في الطهارة وسهوا، باب الجنب يمس في الماء الدائم ويجزئه (الحديث 605)، تحفة الاشراف (14936).

221- أخرجه الساني، ومباني في المياه، باب ذكر نهى الجنب عن الاغتسال في الماء الدائم (الحديث 397)، تحفة الاشراف (13392).

141 - باب ذكر الاغتسال اول الليل

باب: رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرنے کا تذکرہ

222 - أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْلَدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْقَلَاءِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ عُمَيْيْبِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَى اللَّيْلِ كَانَ يَغْتَسِلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَيْيْبُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَى اللَّيْلِ كَانَ يَغْتَسِلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلَّتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ آخِرَهُ . قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً .

☆ عصف بن حارث بیان کرتے ہیں انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ نبی اکرم ﷺ رات کے کس حصے میں غسل کرتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بعض اوقات آپ رات کے ابتدائی حصے میں غسل کر لیتے تھے اور بعض اوقات آخری حصے میں غسل کیا کرتے تھے۔

روای کہتے ہیں تو میں نے کہا کہ ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے۔

142 - باب الاغتسال اول الليل وآخوه

باب: رات کے ابتدائی یا آخری حصے میں غسل کرنا

223 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ عُمَيْيْبِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَسَأَلْتُهَا قُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ آخِرِهِ فَأَلَّتْ كُلَّ ذَلِكَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ أَوَّلِهِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهِ . قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً .

☆ عصف بن حارث بیان کرتے ہیں میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے دریافت کیا میں نے کہا: کیا نبی اکرم ﷺ رات کے ابتدائی حصے میں غسل کیا کرتے تھے یا آخری حصے میں کیا کرتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: دونوں صورتیں ہوتی تھیں بعض اوقات آپ ابتدائی حصے میں غسل کر لیتے تھے اور بعض اوقات آخری حصے میں غسل کر لیتے تھے تو میں نے کہا ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے۔

143 - باب ذكر الاستنار عند الاغتسال

باب: غسل کے وقت پردہ کرنا

224 - أَخْبَرَنَا مُسَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ 222 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . الاغتسال اول الليل . 223 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 224 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل .

حَدَّثَنِي مُجَلُّ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ قَالَ كُنْتُ أَهْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ "وَلَيْتَ قَفَاكَ" . فَأَوَّلِيهِ لَفَايَ فَأَسْتَرَهُ بِهِ .

☆ حضرت ابو سحر بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا ایک مرتبہ جب آپ غسل کرنے سے واپس آئے تو مجھ سے فرمایا: تم اپنی پیٹھ میری طرف کر لو تو میں نے اپنی پیٹھ آپ کی طرف کر کے آپ کے لیے پردہ کر دیا۔

225 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أُمِّ هَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا ذَهَبَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَنْخَرُهُ بِشَوْبٍ فَسَلَّمَتْ فَقَالَ "مَنْ هَذَا" . قُلْتُ أُمُّ هَانٍ . فَلَمَّا قَرَعَ مِنْ غُسلِهِ قَامَ فَصَلَّى لَمَّا بَلَغَ رُكْعَاتِ بَيْنِ قَوْيَ مُتَلَحِّفًا بِهِ .

☆ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ غسل کرتے ہوئے پایا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک کپڑے کے ذریعے پردہ تان رکھا تھا سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے سلام کیا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون ہے؟ میں نے عرض کی: میں ام ہانی ہوں نبی اکرم ﷺ غسل سے ذریعہ ہوئے تو آپ نے آخر رکعات نماز ادا کی آپ نے اس وقت ایک ہی کپڑے کو لپیٹا ہوا تھا۔

144 - باب ذكر القدر الذي يكتفي به الرجل من الماء للغسل

باب: پانی کی اس مقدار کا تذکرہ جو مرد کے غسل کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے

226 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ أُتِيَ مُسَاهِدٌ بِقَدَحٍ خَزُونُهُ ثَمَانِيَةُ أَوْ طَالٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِمِثْلِ هَذَا .

☆ موسیٰ جہنی بیان کرتے ہیں مجاہد کی خدمت میں پانی کا ایک برتن لایا گیا میرا یہ اندازہ تھا کہ اس میں آٹھ رطل پانی آ جاتا ہے۔ مجاہد نے بتایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اتنے پانی کے ساتھ غسل کر لیتے تھے۔

224 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 225 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 226 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 227 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 228 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 229 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 230 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 231 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 232 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 233 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 234 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 235 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 236 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 237 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 238 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 239 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 240 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 241 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 242 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 243 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 244 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 245 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 246 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 247 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 248 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 249 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 250 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 251 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 252 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 253 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 254 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 255 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 256 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 257 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 258 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 259 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 260 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 261 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 262 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 263 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 264 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 265 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 266 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 267 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 268 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 269 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 270 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 271 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 272 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 273 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 274 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 275 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 276 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 277 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 278 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 279 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 280 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 281 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 282 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 283 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 284 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 285 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 286 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 287 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 288 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 289 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 290 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 291 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 292 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 293 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 294 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 295 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 296 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 297 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 298 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 299 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل . 300 - أَخْرَجَهُ ابْنُ دَاوُدَ فِي الطَّهَارَةِ . باب في الغسل . باب الاغتسال اول الليل .

227- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصِ بْنِ سَيْفٍ أَبِي سَلَمَةَ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَآخِرُهَا مِنَ الرِّصَاعِ لَسَّانَهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَعَتْ يَدًا فِيهِ مَاءٌ قَذَرٌ صَاعٌ وَشَرَتْ بَسْتًا فَأَغْتَسَلْتُ فَأَفْرَعْتُ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثًا .

☆ ابو سلمہ نامی راوی بیان کرتے ہیں میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ابوسلمہ نامی راوی بیان کرتے ہیں میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کے غسل کے بارے میں بھی دریافت کیا تو سیدہ عائشہ کے رضائی بھائی بھی تھے انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کے غسل کے بارے میں بھی دریافت کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پانی کا ایک برتن منگوا دیا جس میں ایک صاع پانی آجاتا تھا پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پر وہ پانی لیا اور غسل کیا انہوں نے اپنے سر پر تین مرتبہ پانی اٹھایا۔

228- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ وَهُوَ الْفَرْقِيُّ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ .

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ "قدح" (میں موجود پانی) کے ذریعے غسل کر لیتے تھے بڑے برتن کو کہتے ہیں میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔

229- أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِمَكُوكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخُمْسَةِ مَكَاكِي .

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ ایک مکوک پانی کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور پانچ مکوک کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

230- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَكُوكٍ وَغَسَلَ يَدَيْهِ بِمَكُوكٍ وَغَسَلَ رَأْسَهُ بِمَكُوكٍ وَغَسَلَ بَاقِيَهُ بِمَكُوكٍ .

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اور میں ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے ہم دونوں ایک ساتھ چلو پھرتے تھے۔

☆ شرح کیا مرد اور عورت ایک ہی برتن سے ایک ساتھ وضو کر سکتے ہیں اس بارے میں مختلف طرح کی روایات منقول ہیں۔ اس بارے میں پانچ اقوال ہیں:

☆ پہلا قول یہ ہے کہ مرد کے بچے ہوئے پانی سے عورت کا وضو کرنا مکروہ ہے اور اس کے برعکس (یعنی عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد کا وضو کرنا مکروہ ہے)۔

☆ امام محمد الباقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں ہمارے درمیان غسل کے بارے میں بحث ہوئی تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ بولے: غسل جنابت کے لیے ایک صاع پانی کافی ہوتا ہے ہم نے کہا نہ تو ایک صاع کافی ہوتا ہے اور نہ ہی دو صاع کافی ہوتا ہے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ بولے: یہ اس ہستی کے لیے کافی تھا جو تم سے بہتر تھی اور جن کے بال تم سے زیادہ تھے۔

145- بَابُ ذِكْرِ الدَّلَالَةِ عَلَى أَنَّهُ لَا وَقْتُ فِي ذَلِكَ

باب: اس بات کی دلیل کہ اس خوالے سے کوئی متعین مقدار نہیں ہے

231- أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَآبَتَانَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَتَيْنَا مَعْمَرَ وَابْنَ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَهُوَ قَذَرُ الْفَرْقِ .

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے جو ایک "فرق" (میں موجود پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے۔

146- بَابُ ذِكْرِ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ نِسَائِهِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

باب: شوہر اور بیوی کا ایک ہی برتن سے غسل کرنا

232- أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَآبَتَانَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ وَأَنَا مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نَغْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا .

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اور میں ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے ہم دونوں ایک ساتھ چلو پھرتے تھے۔

☆ شرح کیا مرد اور عورت ایک ہی برتن سے ایک ساتھ وضو کر سکتے ہیں اس بارے میں مختلف طرح کی روایات منقول ہیں۔ اس بارے میں پانچ اقوال ہیں:

☆ پہلا قول یہ ہے کہ مرد کے بچے ہوئے پانی سے عورت کا وضو کرنا مکروہ ہے اور اس کے برعکس (یعنی عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد کا وضو کرنا مکروہ ہے)۔

دوسرا قول یہ ہے کہ عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے مرد کا وضو کرنا مکروہ ہے البتہ اس کے برعکس جائز ہے۔
عورت مرد کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتی ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ اگر مرد اور عورت دونوں ایک ساتھ پانی حاصل کرتے ہیں تو ایسی صورت میں وضو کرنا جائز نہیں ہے۔
اگر عورت پہلے سے وضو کر چکی ہو تو اس کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے مرد کا وضو کرنا جائز نہیں ہے۔

چوتھا قول یہ ہے کہ مرد اور عورت میں سے کسی ایک کے لیے بھی دوسرے فریق کے وضو سے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ ان دونوں نے ایک ساتھ وضو کیا ہو یا ان دونوں میں سے کسی ایک نے پہلے وضو کر لیا ہو۔

فقہاء اسی بات کے قائل ہیں۔

پانچواں قول یہ ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے جبکہ مرد جنابت کی حالت میں نہ ہو یا عورت حیض کی حالت میں نہ ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما مجبور صحابہ اور تابعین سے اس بات کا جواز منقول ہے کہ عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتا ہے صرف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی رائے مختلف ہے کہ ان کے نزدیک جنابت والے شخص یا حیض والی عورت کے وضو سے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے۔ (مولانا امام مالک کی شریعت "ما سئلہ" میں یہ احکام ذکر کیے گئے ہیں۔)

جن احادیث میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ مرد عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو نہیں کر سکتا اس کے معنی

جواب دیئے گئے ہیں۔

اس کا پہلا جواب یہ ہے کہ جن احادیث میں اس طرز عمل کی اباحت کا تذکرہ ہے ان کے مقابلے میں ممانعت

روایات ضعیف ہیں۔

دوسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اس سے مراد اس پانی کو استعمال کرنے کی ممانعت ہے جو عورت کے جسم سے گرنے

بعد گرنے یعنی آپ مستسک ہے۔

تیسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہاں ممانعت کا حکم استحباب اور زیادہ فضیلت کے حوالے سے ہے۔

امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔

.....

233- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْقَاسِمُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَاءً وَاحِدًا مِنَ الْحَيَاةِ.

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل جنابت کر لیا کرتے تھے۔

233- أخرجه البخاري في الفصل باب هل يدخل الحب يد في الإناء لئلا يغسلها إذا لم يكن على يده لغير الغسل (والحديث صحيح) - وأخرجه النسائي في الطهارة باب اغتسال الرجل والمرأة من إناء واحد (الحديث 410) - نسخة الإبراهيم (17493)

234- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ ثَعْلَبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنَاءَ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْهُ.

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ میں پانی کے برتن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے جھگڑا کرتی تھی میں اور نبی اکرم ﷺ اس برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

235- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ثَعْلَبٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

236- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي خَالَتِي مَبْنُوءَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی خالہ سیدہ مبنوہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

237- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ الْأَعْرَجَ يَقُولُ حَدَّثَنِي نَاعِمٌ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ سُبَلَّتْ أَتَفْتِشُ الْمَرْأَةَ مَعَ الرَّجُلِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا كَانَتْ كَيْسَةً رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفْتِشُ مِنْ مِرْغَبٍ وَاحِدٍ يُفِيضُ عَلَيَّ أَيْدِيَنَا حَتَّى نَغْتَسِلَ مِنْهُمَا نِجَاسُ الْمَاءِ. قَالَ الْأَعْرَجُ لَا تَذْكُرُ فَرَجًا وَلَا تَبَالَهُ.

☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا کوئی عورت اپنے شوہر کے ساتھ غسل کر سکتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ آداب کا خیال رکھنے مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے ہم لوگ اپنے ہاتھوں پر پانی بہا کر انہیں اچھی طرح صاف کرتے تھے پھر اس کے بعد اپنے جسم پر پانی بہاتے تھے۔

☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا کوئی عورت اپنے شوہر کے ساتھ غسل کر سکتی ہے؟ تو

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ آداب کا خیال رکھنے مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ میں اور نبی

اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے ہم لوگ اپنے ہاتھوں پر پانی بہا کر انہیں اچھی طرح صاف کرتے تھے پھر اس کے

بعد اپنے جسم پر پانی بہاتے تھے۔

اعرج کہتے ہیں: یعنی وہ عورت فرج کا تذکرہ نہ کرے اور احمق اور بیوقوف عورتوں جیسی حرکتیں نہ کرے۔

234- أخرجه البخاري في الفصل باب مباشرة المائض (والحديث 799) - مسحود مطولا - وأخرجه يوداد في الطهارة باب الوضوء بماء واحد (الحديث 235) - وأخرجه النسائي في الطهارة باب ذكر اغتسال الرجل والمرأة من إناء واحد (الحديث 235) - نسخة الإبراهيم (15983)

235- أخرجه البخاري في الطهارة باب ذكر اغتسال الرجل والمرأة من إناء واحد (الحديث 234) -

236- أخرجه مسلم في الحديث باب الفقر المستحب من الماء في غسل الجنابة وغسل المرأة في ماء واحد في حائض واحدة وغسل الجنابة في الماء (الحديث 47) - وأخرجه الترمذی في الطهارة باب ما جاء في وضوء الرجل والمرأة من إناء واحد (الحديث 62) - وأخرجه ابن ماجه في الطهارة و سنتها باب الرجل والمرأة يغسلان من إناء واحد (الحديث 377) - نسخة لأشرف (17067) - 237- أخرجه النسائي - نسخة لأشرف (18215) -

147- باب ذکر التَّيْبِ عَنِ الْإِغْتِسَالِ بِفَضْلِ الْجَنْبِ

باب: جنبی کے پچائے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی ممانعت

238- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَوْفَعَ سِنَّينَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْسُطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَتَوَلَّى فِي مُغْتَسِلِهِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا .

☆☆ حمید بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں میں ایک ایسے صاحب سے ملا جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی تھے جس طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں وہ صاحب چار سال تک نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہے تھے انہوں نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص روزانہ کٹھی کرے یا غسل کی جگہ پر پیشاب کرے یا کوئی مرد عورت کے پچائے ہوئے پانی سے غسل کرے یا عورت مرد کے پچائے ہوئے پانی سے غسل کرے البتہ وہ دونوں ایک ساتھ پانی حاصل کر سکتے ہیں۔

148- باب الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

باب: اس بارے میں رخصت کا بیان

239- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ ح وَآخِرَنَا سُؤَيْدٌ بْنُ نَصْرٍ أَنَّكَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ يَتَاوَرَنِي وَأُبَاذِرُهُ حَتَّى يَقُولَ "ذَيْعِي لِي" . وَأَقُولُ أَنَا ذَيْعِي . قَالَ سُؤَيْدٌ يَتَاوَرَنِي وَأُبَاذِرُهُ فَأَقُولُ ذَيْعِي ذَيْعِي .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے بعض اوقات آپ مجھ سے پہلے پانی حاصل کر لیتے تھے بعض اوقات میں آپ سے پہلے پانی حاصل کر لیتی تھی یہاں تک کہ آپ یہ فرمایا کرتے تھے: میرے لیے بھی پانی چھوڑ دو اور میں یہ کہا کرتی تھی کہ آپ میرے لیے پانی چھوڑ دیں۔

سؤید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ آپ مجھ سے پہلے پانی حاصل کر لیتے تھے اور بعض اوقات میں آپ سے پہلے پانی حاصل کر لیتی تھی میں یہ کہا کرتی تھی کہ میرے لیے بھی چھوڑ دیں میرے لیے بھی چھوڑ دیں۔

238- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب النهي عن ذلك (الحديث 81) مختصراً . و الحديث عدد . أبي داود في الطهارة، باب في البول في المنجم (الحديث 28) . والسنائي في الرتبة، الإحد من الشعر (الحديث 5069) تحفة الأشراف (1554 و 1555) .

239- أخرجه مسلم في الحيض، باب الفلج المنسوب من الماء في غسل الجنابة و غسل الرجل و المرأة في إناء و أحد في حاله و أحد في غسل أحدهما بفصل الآخر (التهذيب 46) . و أخرجه السنائي في الفسل و التيمم، باب الرخصة في ذلك (الحديث 412) . تحفة الأشراف (17969) .

149- باب ذکر الإِغْتِسَالِ فِي الْقِصْعَةِ الَّتِي يُعْبَجُن فِيهَا

باب: اس برتن (میں پانی ڈال کر) غسل کرنا جس میں آنا گوندھا جاتا ہے

240- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِءٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ هُوَ وَمَيْمُونَةُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ لِي قِصْعَةٍ لِيهَا أَقْرَابُ الْعَجِينِ .

☆☆ مجاہد سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے جو ایسا برتن تھا جس میں آنے کے نشان موجود ہوتا تھا۔

150- باب ذكر ترك المرأة نقض صفو رأسها عند اغتسالها من الجنابة

باب: عورت جب غسل جنابت کرتی ہے اس وقت اس کا سر کی مینڈھیوں کو نہ کھولنا

241- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَتَتْ صَفْرَ رَأْسِي فَأَنْقَضْتُهَا عِنْدَ غَسْلِيهَا مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ "إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَحْشِيَ عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثَ حَفَيَاتٍ مِثْلَ مَاءٍ لَمْ يُبَيِّضْ عَلَى جَسَدِكَ" .

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اپنے سر کی مینڈھیاں زور سے باغمی ہوئی ہوتی ہیں تو کیا میں غسل جنابت کے وقت انہیں کھولا کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ تم اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہا دیا کرو اور پھر اپنے باقی جسم پر پانی ڈال لیا کرو۔

151- باب ذكر الأمر بذلك للحائض عند الإِغْتِسَالِ لِلأَحْرَامِ

باب: حیض والی عورت جب احرام باندھنے کے لیے غسل کرتی ہے اس کو اس بات کا حکم دینا

242- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا شَهَابُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ وَهَشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَاهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَقْلَلْتُ بِالْعُمَرَةِ لَقْدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَلَمْ أَطْفِ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكُوتُ ذَلِكَ إِلَى

240- أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرجل و المرأة يتسلان من إحداهما (الحديث 378) . تحفة الأشراف (18012) .

241- أخرجه مسلم في الحيض، باب حكم صفائر المغتسل (الحديث 58) بنحوه . و أخرجه أبو داود في الطهارة، باب في المرأة هل تنقض شعرها عند غسل (الحديث 251) بنحوه . و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب هل تنقض المرأة شعرها عند غسل (الحديث 105) بنحوه . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في غسل النساء من الجنابة (الحديث 603) بنحوه . تحفة الأشراف (18172) .

پھر ناک میں پانی ڈالتے تھے پھر تین مرتبہ سر پر پانی ڈالتے تھے اور پھر پورے جسم پر پانی بہا لیتے تھے۔

155 - باب إِعَادَةِ الْجُنُبِ غَسْلَ يَدَيْهِ بَعْدَ إِزَالَةِ الْأَذَى عَنْ جَسَدِهِ

باب: اپنے جسم پر موجود نجاست کو صاف کرنے کے بعد جنبی شخص کا دوبارہ ہاتھ دھونا

246 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ قَالَ وَصَفَتْ عَائِشَةُ غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَتْ كَانَ يُغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يُشَبِّطُ يَمِينَهُ الْيُسْرَى فَيُغْسِلُ قَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ - قَالَ عَمْرُو وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ يُغْسِلُ يَمِينَهُ الْيُسْرَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - ثُمَّ يَتَمَضَّدُ لَلْأَمْنِ وَتُسْتَشَقُّ ثَلَاثًا وَيُغْسِلُ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ يُقَبِّضُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَتَضَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ .

ابو سلمہ بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے غسل جنابت کا طریقہ بیان کر کے ہوئے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوتے تھے پھر دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے اور جو چیز آپ کے جسم پر لگی ہوتی تھی اسے دھوتے تھے پھر آپ اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ پر پانی اندر کر تین مرتبہ نہیں دھوتے تھے پھر آپ تین مرتبہ کلی کرتے تھے تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالتے تھے پھر مرتبہ منہ دھوتے تھے پھر تین مرتبہ اپنے سر پر پانی بہاتے تھے پھر پورے جسم پر پانی بہا لیتے تھے۔

156 - باب ذِكْرِ وَضُوءِ الْجُنُبِ قَبْلَ الْغُسْلِ

باب: جنبی شخص کا غسل جنابت کرنے سے پہلے وضو کرنا

247 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ تَوَضُّعًا كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَدْخُلُ أَصَابَتَهُ الْمَاءُ فَيَخْلِلُ بِهَا أَصُولَ شَعْرِهِ ثُمَّ يَتَضَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ عَرَفٍ ثُمَّ يُقَبِّضُ الْمَاءَ عَلَى جَسَدِهِ كُلِّهِ .

ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب غسل جنابت کرتے تھے تو سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے تھے نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے پھر اپنے ہاتھ پانی میں داخل کر کے اس پانی کے ذریعے بالوں کی جڑوں کے درمیان خالی کیا کرتے تھے پھر تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کے ذریعے سر پر پانی بہاتے تھے پھر باقی پورے جسم پر پانی بہا لیتے تھے۔

246 - نقدہ فی الطہارۃ، ذکر غسل الحب یدیه قبل ان یدخلها الماء (الحديث 243) .

247 - أخرجه البخاري في الغسل، باب الوضوء قبل الغسل (الحديث 248)، تحفة الاشراف (17164) .

157 - باب تَخْلِيلِ الْجُنُبِ رَأْسَهُ

باب: جنبی شخص کا اپنے سر میں خلال کرنا

248 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي

عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ أَنَّهُ كَانَ يُغْسِلُ يَدَيْهِ وَتَوَضَّأَ وَيَخْلِلُ رَأْسَهُ حَتَّى يَصِلَ إِلَى شَعْرِهِ ثُمَّ يَفْرِغُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ .

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے غسل جنابت کے طریقے کے بارے میں یہ بیان کرتی ہیں: آپ ﷺ پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے تھے پھر وضو کرتے تھے پھر اپنے سر مبارک کا خلال کرتے تھے یہاں تک کہ پانی آپ کے بالوں تک پہنچ جاتا تھا پھر آپ اپنے پورے جسم پر پانی بہا لیتے تھے۔

249 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشْرِبُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثَلَاثًا .

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنے سر میں خلال کرتے تھے پھر اس پر تین لپ پانی بہا دیتے تھے۔

158 - باب ذِكْرِ مَا يَكْفِي الْجُنُبَ مِنْ إِقَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى رَأْسِهِ

باب: جنبی شخص کے لیے سر پر کس حد تک پانی بہانا کافی ہے؟

250 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ

قَالَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِنِّي لَا غُسْلَ كَذَا وَكَذَا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَمَّا أَنَا فَأَقْبِضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ أَكْفِيفٍ" .

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے لوگوں کے درمیان غسل کے بارے میں بحث ہو گئی کسی نے کہا: میں اس طرح غسل کرتا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں تو اپنے سر پر تین لپ پانی بہا لیتا ہوں۔

248 - أخرجه البخاري، تحفة الاشراف (17331) .

249 - أخرجه البخاري، تحفة الاشراف (16937) .

250 - أخرجه البخاري في الغسل، باب من الماض على رأسه ثلاثاً (الحديث 254)، مختصراً، وأخرجه مسلم في الحیض، باب استحباب الغسل بالماء على الرأس وغيره ثلاثاً (الحديث 54) و (الحديث 55)، مختصراً، وأخرجه أبو داود في الطهارة، باب في غسل من الجنابة (الحديث 239)، وأخرجه النسائي في الغسل و النيم، باب ما يكفي الحیض من الماض الماء على رأسه (الحديث 423)، وأخرجه ابن ماجه في الطهارة وسهواً، باب في الغسل من الجنابة (الحديث 575)، مختصراً، تحفة الاشراف (3186) .

159 - باب ذکر العمل فی الغسل من الحيض

باب: حیض کے بعد غسل کرنے کا طریقہ

251 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ - وَهُوَ ابْنُ صَفِيَّةَ - عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ فَأَخْبَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ "خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكِ فَتَطْفِئِي بِهَا". قَالَتْ وَكَيْفَ أَتَطْفِئُ بِهَا فَأَمْسَرَ كَذًا ثُمَّ لَزَتْ "سُحَّانَ اللَّهِ تَطْفِئِي بِهَا". قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَجَلَبْتُ الْمَرْأَةَ وَقُلْتُ تَتَّبِعِينَ بِهَا أَقْرَ الْكَلَمِ.

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے حیض کے بعد غسل کا طریقہ دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے بتایا: وہ کس طرح غسل کرے گی پھر آپ نے اسے فرمایا کہ تم مشک لگی ہوئی روٹی لے لو اور اس کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرو اس خاتون نے دریافت کیا: میں اس کے ذریعے کس طرح پاکیزگی حاصل کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اس طرح اپنے منہ پر چادر رکھتے ہوئے فرمایا: سبحان اللہ! تم اس کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچا اور اسے بتایا: تم اس کے ذریعے خون کے نشان کو صاف کرو۔

160 - باب ترك الوضوء من بعد الغسل

باب: غسل کر لینے کے بعد وضو نہ کرنا

252 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنبَأَنَا الْحَسَنُ - وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ - عَنْ زَيْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ.

☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ غسل کر لینے کے بعد (از سر نو) وضو نہیں کرتے تھے۔

161 - باب غسل الرجلين في غير المكان الذي يغتسل فيه

باب: جس جگہ پر غسل کیا ہو وہاں سے ہٹ کر پاؤں دھونا

253 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنبَأَنَا عِيْسَى عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ 251 - أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْحَيْضِ، بِأَبَدِكَ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا إِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْحَيْضِ وَكَيْفَ تَغْتَسِلُ وَخَاتَمُ فَرْصَةٍ مِمَّا كُنْتُ تَرَاهُ (الْحَدِيثُ 314)، وَبَابُ غَسْلِ الْمَحِيضِ (الْحَدِيثُ 315) بِسُحْرِ، وَفِي الْأَعْتَمَامِ بِالْكِتَابِ وَالسَّنَةِ، بِأَبَدِكَ الْكَلَامِ الَّتِي تَعْرِفُ بِاللَّذَائِلِ (الْحَدِيثُ 60). وَ أَخْرَجَهُ السَّائِي فِي الْعَمَلِ وَالْيَمِيمِ، بِأَبَدِكَ الْعَمَلِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضِ (الْحَدِيثُ 425). تَحْفَةُ الْأَشْرَافِ (17859).

252 - أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الطَّهَارَةِ، بِأَبَدِكَ مَا جَاءَ فِي الْوَضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ (الْحَدِيثُ 107). وَ أَخْرَجَهُ السَّائِي فِي الْغُسْلِ وَالْيَمِيمِ، بِأَبَدِكَ الْوَضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ (الْحَدِيثُ 428). وَ أَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ فِي الطَّهَارَةِ وَنَفْسَهَا، بِأَبَدِكَ الْوَضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ (الْحَدِيثُ 579). تَحْفَةُ الْأَشْرَافِ (16019 وَ 16025)

کتاب الطہارۃ

حَدَّثَنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ قَالَتْ أَذْنَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَعَسَلَ تَحْتَهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَذْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَأَفْرَغَ بِهَا عَلَى فَرْجِهِ ثُمَّ غَسَلَهُ بِسَمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِسَمَالِهِ الْأَرْضَ فَكَذَلِكُنَا ذَلِكَ مُدْبِئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ خَبَابَاتٍ مِلَّةً تَحْتَهُ ثُمَّ عَسَلَ سَائِلَتَهُ جَسَدَهُ ثُمَّ تَنَحَّى عَنْ مَقَامِهِ فَعَسَلَ وَجْهَهُ قَالَتْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِالْمِئِدِيلِ فَرَدَّدَهُ.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میری خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے غسل جنابت کے لیے پانی رکھا آپ نے پہلے دونوں ہتھیلیوں کو دو مرتبہ یا شاید تین مرتبہ دھویا پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کر کے اس کے ذریعے اپنی شرمگاہ کو پانی میں ڈالا اور اسے اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے دھویا پھر آپ نے اپنا بائیں ہاتھ زمین پر اچھی طرح سے مل کر صاف کیا پھر آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا پھر آپ نے اپنے سر مبارک پر پانی کے تین لپ یعنی دونوں ہتھیلیوں کو بھر کر پانی بہایا پھر آپ نے اپنے پورے جسم کو دھویا پھر آپ اس جگہ سے ہٹ گئے اور اپنے پاؤں دھوئے۔

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپ کی خدمت میں رومال پیش کیا تو آپ نے اسے قبول نہیں کیا۔

162 - باب ترك المئدیل بعد الغسل

باب: غسل کر لینے کے بعد رومال استعمال نہ کرنا

254 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ قَاتِي يَمِينِهِ فَلَمْ يَمْسَسْ وَجَعَلَ يَقُولُ بِالْمَاءِ هَكَذَا.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے غسل کیا تو آپ کی خدمت میں رومال پیش کیا گیا تو آپ نے اسے استعمال نہیں کیا اور ہاتھ سے ہی جسم پر موجود پانی کو پونچھ لیا۔

253 - أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْغُسْلِ، بِأَبَدِكَ الْوَضُوءِ قَبْلَ الْغُسْلِ (الْحَدِيثُ 249) وَ بَابُ الْغُسْلِ مَرَّةً وَاحِدَةً (الْحَدِيثُ 257) بِسُحْرِ، وَ بَابُ الْمَضْمُونِ الْإِسْحَاقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ (الْحَدِيثُ 259) بِسُحْرِ، وَ بَابُ تَعْرِيقِ الْغُسْلِ (الْحَدِيثُ 265) بِسُحْرِ، وَ بَابُ مِمَّا جَاءَ فِي الْوَضُوءِ مَرَّةً أُخْرَى عَلَى شِمَالِهِ فِي الْغُسْلِ (الْحَدِيثُ 266) بِسُحْرِ، وَ بَابُ مِمَّا جَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ وَ لَمْ يَمَسْ غُسْلَ الْوَضُوءِ مَرَّةً أُخْرَى (الْحَدِيثُ 274) بِسُحْرِ، وَ بَابُ نَقْضِ الْيَدَيْنِ مِنَ الْغُسْلِ عَنِ الْجَاهِلِيَّةِ (الْحَدِيثُ 276) بِسُحْرِ، وَ بَابُ التَّسْرِ فِي الْغُسْلِ عَنِ النَّاسِ (الْحَدِيثُ 281) بِسُحْرِ، وَ أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ فِي الْحَيْضِ، بِأَبَدِكَ مَرَّةً غَسَلَ الْجَاهِلِيَّةِ (الْحَدِيثُ 37). وَ أَخْرَجَهُ ابْنُ دُرَيْدٍ فِي الطَّهَارَةِ، بِأَبَدِكَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ (الْحَدِيثُ 245) بِسُحْرِ، وَ أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الطَّهَارَةِ، بِأَبَدِكَ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ (الْحَدِيثُ 10300) بِسُحْرِ، وَ أَخْرَجَهُ السَّائِي فِي الْغُسْلِ وَالْيَمِيمِ، بِأَبَدِكَ إِزَالَةِ الْجَنَابَةِ الْأُخْرَى عَنِ الْقَابِضَةِ الْمَاءِ عَلَيْهِ (الْحَدِيثُ 416) بِسُحْرِ، وَ بَابُ مَسْحِ الْيَدِ بِالْأَرْضِ بَعْدَ غَسْلِ الْفَرْجِ (الْحَدِيثُ 417). وَ الْحَدِيثُ عَنِ الْبُخَارِيِّ فِي الْغُسْلِ، بِأَبَدِكَ مَسْحِ الْيَدِ بِالْأَرْضِ لَتَكُونَ أَيْ (الْحَدِيثُ 260). تَحْفَةُ الْأَشْرَافِ (18064).

254 - أَخْرَجَهُ السَّائِي، تَحْفَةُ الْأَشْرَافِ (6351). وَ الْحَدِيثُ عَنْ مُسْلِمٍ فِي الْحَيْضِ، بِأَبَدِكَ تَسْرِ الْمَغْتَسِلِ بِتَوْبٍ وَ سُحْرِ (لِحَدِيثِ 73) وَ السَّائِي فِي الْغُسْلِ وَالْيَمِيمِ، بِأَبَدِكَ الْإِسْتِغْسَالِ (الْحَدِيثُ 406)، وَ بَابُ الْغُسْلِ مَرَّةً وَاحِدَةً (الْحَدِيثُ 426).

163- باب وضوء الجنب إذا أراد أن يأكل

باب: جنبی شخص جب کچھ کھانے کا ارادہ کرے اس وقت وضو کرے

255- أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبِيدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَقَالَ عَمْرُو كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ - رَأَى عَمْرُو فِي حَدِيثِهِ - وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ .

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب جنابت کی حالت میں کچھ کھانے کا یا سونے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ وضو کر لیتے تھے۔

عمر دہائی راوی نے روایت کے الفاظ میں اختلاف نقل کیا ہے اور انہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نماز کے وضو کا سا وضو کرتے تھے۔

164- باب اقتصار الجنب على غسل يديه إذا أراد أن يأكل

باب: جنبی شخص جب کچھ کھانے لگے تو اس کا صرف ہاتھ دھونے پر اکتفاء کرنا

256- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ .

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جب جنابت کی حالت میں سونا ہوتا تھا تو وضو کر لیتے تھے اور جب کچھ کھانا ہوتا تھا تو اپنے دونوں ہاتھ دھو لیتے تھے۔

255- أخرجه مسلم في الصحيح، باب حراز نوم الجنب، واستحب الوضوء له و غسل المرح إذا أراد أن يأكل أو يشرب أو ينام أو يجمع (الحديث 22)، وأخرجه أبو داود في الطهارة، باب من لال: يتوضأ الجنب (الحديث 224 ص). وأخرجه السنن في عشرة النساء من الكبري، ما عليه إذا أراد أن ينام و ذكر اختلاف الناقلين لحبر عائشة في ذلك (الحديث 161). وأخرجه ابن ماجه في الطهارة و سنن، باب في الحب يأكل و يشرب (الحديث 591) تحفة الاشراف (15926). وابن ماجه في الطهارة و سنن، باب المتبدل بعد الوضوء و بعد السيل (الحديث 467).

256- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب الجنب يأكل (الحديث 233). وأخرجه السنن في الطهارة، باب اقتصار الجنب على غسل يديه إذا أراد أن يأكل أو يشرب (الحديث 257). وفي عشرة النساء من الكبري، ما عليه إذا أراد أن ينام و ذكر اختلاف الناقلين لحبر عائشة في ذلك (الحديث 160 و 159). وأخرجه ابن ماجه في الطهارة و سنن، باب من قال يجرله غسل يديه (الحديث 593) مختصر و الحديث عد مسلم في الصحيح، باب حراز نوم الجنب، واستحب الوضوء له و غسل المرح إذا أراد أن يأكل أو يشرب أو ينام أو يجمع (الحديث 21). و أبي داود في الطهارة، باب الحب يأكل (الحديث 222). و السنن في الطهارة، باب وضوء الجنب إذا أراد أن ينام (الحديث 258)، وفي عشرة النساء من الكبري ما عليه إذا أراد أن ينام و ذكر اختلاف الناقلين لحبر عائشة في ذلك (الحديث 157 و 158). و ابن ماجه في الطهارة و سنن، باب من لال - لا ينام الحب حتى يتوضأ و وضوء و الصلاة (الحديث 584). انظر: تحفة الاشراف للمزي (17769).

165- باب اقتصار الجنب على غسل يديه إذا أراد أن يأكل أو يشرب

باب: جنبی شخص جب کچھ کھانے یا پینے کا ارادہ کرے تو اس کا دونوں ہاتھ دھونے پر اکتفاء کرنا

257- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ - قَالَتْ - غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ .

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جب جنابت کی حالت میں سونا ہوتا تھا تو آپ وضو کر لیتے تھے اور جب کچھ کھانا یا پینا ہوتا تھا تو دونوں ہاتھ دھو کر پھر کچھ کھاتے یا پیتے تھے۔

166- باب وضوء الجنب إذا أراد أن ينام

باب: جنبی شخص جب سونے لگے تو وضو کرے

258- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ .

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جب جنابت کی حالت میں سونا ہوتا تھا تو آپ سونے سے پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے تھے۔

شرح

علامہ یحییٰ لکھتے ہیں: شیخ ابو عمر بن عبد البر اندلسی اپنی کتاب "التبہید" میں تحریر کرتے ہیں: علماء کے درمیان اس بارے میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے کہ حالت جنابت میں سوتے وقت وضو کرنے کا حکم کیا ہے؟ اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ یہ حکم احتیاب کے لیے ہے ایسا کرنا واجب نہیں ہے تاہم اہل علم کا ایک گروہ اسی بات کا بھی قائل ہے کہ جنبی شخص کو جس وضو کا حکم دیا گیا ہے اس سے مراد صرف شرم گاہ، جسم کے کسی دوسرے حصے پر لگی ہوئی نجاست یا دونوں ہاتھ دھونا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت منقول ہے کہ وہ حالت جنابت میں سوتے وقت مکمل وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جنبی اس وقت تک نہ سوتے جب تک نماز کا سا وضو نہ کر لے۔ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے۔ امام ابو حنیفہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک جنبی شخص کے لیے وضو کیے بغیر سونے میں کوئی

257- تقدم في الطهارة، باب اقتصار الجنب على غسل يديه إذا أراد أن يأكل أو يشرب (الحديث 256). و ليس فيه (أو يشرب).

258- تقدم في الطهارة، باب اقتصار الجنب على غسل يديه إذا أراد أن يأكل أو يشرب (الحديث 256).

خرج نہیں ہے۔ (مفحس)

— — —

259- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ "إِذَا تَوَضَّأَ".
☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا کوئی شخص جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وہ وضو کر لے (تو پھر سو سکتا ہے)۔

167- بَابُ رُضُوءِ الْجُنُبِ وَغَسْلِ ذَكَرِهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ

باب: جب جنبی شخص جب سونے کا ارادہ کرے تو اس کا وضو کرنا اور اپنی شرمگاہ کو دھو لینا

260- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نُصِيَهُ الْجَنَابَةَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَوَضَّأَ وَغَسَلَ ذَكَرَهُ ثُمَّ نَامَ".

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا کہ بعض اوقات انہیں رات کے وقت جنابت لاحق ہو جاتی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم وضو کرنا اپنی شرمگاہ کو دھو لو اور پھر سو جاؤ۔

168- بَابُ فِي الْجُنُبِ إِذَا لَمْ يَتَوَضَّأَ

باب: جب کوئی جنبی شخص وضو نہ کرے (تو اس کا حکم)

261- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ أَتَانَا شُعْبَةُ ح وَاتَّبَعَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ عَلِيٍّ بْنِ مُذَرِّجٍ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَجِيٍّ عَنْ
259- أخرجه مسلم في الحیض، باب جواز نوم الحیض، واستحب الوضوء له وغسل الفرج إذا اراد ان یاکل او یشرب او ینام او یجمع (الحديث 23). و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الوضوء للحیض إذا اراد ان ینام (الحديث 120). نسخة الاشراف (178) و (10552).
260- أخرجه البخاري في الفصل، باب الحیض ینقض الوضوء (الحديث 290). و أخرجه مسلم في الحیض، باب جواز نوم الحیض، واستحب الوضوء له وغسل الفرج إذا اراد ان یتوکل او یشرب او ینام او یجمع (الحديث 25). و أخرجه ابو داود في الطهارة، باب في الطهارة (الحديث 221). و أخرجه النسائي في عشرة النساء من الکبری، ذکر اختلاف النازلین لخبر عبد الله بن عمر في ذلك (الحديث 170). نسخة الاشراف (7224).
261- أخرجه ابو داود في الطهارة، باب في الحیض یؤخر الفصل (الحديث 227). و في اللباس، باب في الصور (الحديث 4152). و أخرجه النسائي في الصید و الذبائح، امتناع الملائكة من دخول بیت فیہ کلب (الحديث 4292). و الحديث عند ابن ماجه في اللباس، باب الثوب فی البیت (الحديث 3250). نسخة الاشراف (10291).

قَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ - وَحَسْبِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُورَةٌ وَلَا ثَلَبٌ وَلَا جُنُبٌ".

☆ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایسے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر ہوئی ہے یا کتا ہوتا ہے یا جنبی شخص ہوتا ہے۔

169- بَابُ فِي الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُوذَ

باب: جب جنبی شخص دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ کرے (تو اس کا حکم)

262- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَعُوذَ تَوَضَّأَ".
☆ ☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص (ایک مرتبہ صحبت کر لینے کے بعد) دوبارہ کرنا چاہے تو پہلے وضو کرے۔

170- بَابُ إِتْيَانِ النِّسَاءِ قَبْلَ إِحْدَاثِ الْغُسْلِ

باب: غسل کرنے سے پہلے بیوی سے دوبارہ صحبت کرنا

263- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَبَعْقَابُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِإِسْحَاقَ - قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي كَلْبَةٍ يَنْسِلُ وَاحِدَةٍ.

☆ ☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بعض اوقات نبی اکرم ﷺ ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواج کے ساتھ صحبت کر لیتے تھے پھر بعد میں ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے۔

264- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَتَانَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ.

262- أخرجه مسلم في الحیض، باب جواز نوم الحیض، واستحب الوضوء له وغسل الفرج إذا اراد ان یاکل او یشرب او ینام او یجمع (الحديث 23). و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الوضوء للحیض إذا اراد ان ینام (الحديث 120). نسخة الاشراف (178) و (10552).
263- أخرجه البخاري في الفصل، باب الحیض ینقض الوضوء (الحديث 290). و أخرجه مسلم في الحیض، باب جواز نوم الحیض، واستحب الوضوء له وغسل الفرج إذا اراد ان یتوکل او یشرب او ینام او یجمع (الحديث 25). و أخرجه ابو داود في الطهارة، باب في الطهارة (الحديث 221). و أخرجه النسائي في عشرة النساء من الکبری، ذکر اختلاف النازلین لخبر عبد الله بن عمر في ذلك (الحديث 170). نسخة الاشراف (7224).
264- أخرجه ابو داود في الطهارة، باب في الحیض یؤخر الفصل (الحديث 227). و في اللباس، باب في الصور (الحديث 4152). و أخرجه النسائي في الصید و الذبائح، امتناع الملائكة من دخول بیت فیہ کلب (الحديث 4292). و الحديث عند ابن ماجه في اللباس، باب الثوب فی البیت (الحديث 3250). نسخة الاشراف (10291).

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی تمام ازواج کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے۔

171- باب حَجْبِ الْجُنُبِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

باب: جنبی شخص کے لیے قرآن کی تلاوت کی ممانعت

265- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أُنْبِئْنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ آتَيْتُ عِلْبًا أَمَّا وَرَجُلَانِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَهُ اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَعْجُبُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةُ .

☆ عبد اللہ بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ساتھ دو آدمی بھی تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ بیت الخلاء سے تشریف لا کر (وضو، کیے بغیر) قرآن کی تلاوت بھی کر لیتے تھے ہمارے ساتھ گوشت بھی کھا لیتے تھے جنابت کے علاوہ کوئی بھی چیز آپ کے تلاوت کرنے میں رکاوٹ نہیں ہوتی تھی۔

شرح

جنبی والی عورت اور جنبی شخص کے لئے قرآن کی تلاوت کرنے کا شرعی حکم کیا ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے

صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں:

”جنبی والی عورت، جنبی شخص اور نفاس والی عورت قرآن نہیں پڑھ سکتے ہیں۔“

اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

”جنبی والی عورت اور جنابت والا شخص قرآن کا کوئی حصہ نہیں پڑھ سکتے۔“

یہ روایت امام مالک کے خلاف حجت ہے کیونکہ انہوں نے جنبی والی عورت (کے لیے تلاوت کی اجازت دی ہے) اور یہ روایت اپنے اطلاق کی وجہ سے ایک آیت سے کم حصے کو بھی شامل ہوگی اس اعتبار سے یہ امام طحاوی کے خلاف حجت ہوگی جنہوں نے اسے ہر قرار دیا ہے یہ لوگ (یعنی جنبی جنابت اور نفاس والی عورت) مصحف (قرآن مجید) کو صرف اس کے خلاف کے ساتھ قلم سکتے ہیں۔

266- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَبُو يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا

265- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب في حبس قراءة القرآن (الحديث 229) مطولاً. وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الرجل يقرأ القرآن على كل حال ما لم يكن حباً (الحديث 146) بمناه معتصراً. وأخرجه النسائي في الطهارة، باب حجب الجنب من قراءة القرآن (الحديث 266). وأخرجه ابن ماجه في الطهارة وسبأ، باب ما جاء في قراءة القرآن على غير طهارة (الحديث 594). لحقة الإشراف (10186).

266- تقدم في الطهارة، باب حجب الجنب من قراءة القرآن (الحديث 265).

الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ لَيْسَ الْجَنَابَةُ .

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہر حالت میں جبکہ وہ جنابت کی حالت نہ ہو قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے۔

172- باب مُمَاسَةِ الْجُنُبِ وَمُجَالَسَتِهِ

باب: جنبی شخص کو چھونا یا اس کے ساتھ بیٹھنا

267- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أُنْبِئْنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْزَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ مِنْ أَصْحَابِهِ مَاسَحَهُ وَدَعَا لَهُ - قَالَ - فَرَأَيْتُهُ يَوْمًا بُكْرَةً لَحِذْتُ عَنْهُ ثُمَّ آتَيْتُهُ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَقَالَ "إِنِّي رَأَيْتُكَ فَبَحِثْتُ عَنِّْي". فَقُلْتُ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَنَحِشْتُ أَنْ تَمَسَّنِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ".

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب اپنے کسی صحابی سے ملتے تھے تو آپ اس پر ہاتھ بھرتے تھے اور اس کے لیے دعا کیا کرتے تھے ایک مرتبہ میری صبح کے وقت آپ سے ملاقات ہوئی تو میں نے اپنا راستہ تبدیل کر لیا بعد میں دن چڑھنے کے بعد جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں دیکھا تھا، لیکن تم نے مجھے دیکھ کر راستہ تبدیل کر لیا، میں نے عرض کی: میں اس وقت جنابت کی حالت میں تھا، مجھے یہ اندیشہ تھا کہ آپ مجھے چھو نہ لیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

268- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَتهُ وَهُوَ جُنُبٌ. فَأَهْوَى إِلَيَّ فَقُلْتُ إِنِّي جُنُبٌ فَقَالَ "إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ".

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ان سے ملاقات ہوئی، حضرت حذیفہ اس وقت جنابت کی حالت میں تھے، نبی اکرم ﷺ میری طرف بڑھے تو میں نے عرض کی: میں جنابت کی حالت میں ہوں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

269- أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ - وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ - قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ نَكْرِ عَنْ

أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَنْسَلَ 267- لمقرده السائي. لحقة الإشراف (3392).

268- أخرجه مسلم في الحوض، باب الدليل على أن المسلم لا ينجس (الحديث 116) مطولاً. وأخرجه أبو داود في الطهارة، باب في حبس مصابيح (الحديث 230). وأخرجه ابن ماجه في الطهارة وسبأ، باب مصافحة الجنب (الحديث 535) مطولاً. تحفة الإشراف (3339).

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا سر مبارک ہم میں سے کسی ایک کی گود میں ہوتا تھا وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی لیکن نبی اکرم ﷺ قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے۔

176 - باب غَسَلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا

باب: حیض والی عورت کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا

274 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزِيئُ إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنا سر میری طرف بڑھا دیتے تھے اس وقت جب آپ اعتکاف کی حالت میں ہوتے تھے تو میں اسے دھو دیا کرتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

275 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَذَكَرَ الْخَرَزِيُّ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ إِلَيَّ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں سے اپنا سر میری طرف بڑھا دیتے تھے حالانکہ آپ اس وقت اعتکاف کی حالت میں ہوتے تھے میں اسے دھو دیا کرتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

276 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُرْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں نبی اکرم ﷺ کے بالوں میں کنگھی کر دیا کرتی تھی۔

277 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ ح وَآبَتَانَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِثْلَ ذَلِكَ .

☆ ☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

274 - أخرجه البخاري في المحيض، باب مباشرة الحائض (الحديث 301)، وفي الاعتكاف، باب غسل المعتكف (الحديث 2031). وأخرجه مسلم في المحيض، باب حوازل غسل الحائض رأس زوجها ورجله وطهارة سورها والاعتكاف في حجرها وقراءة القرآن فيه (الحديث 10) بحره. وأخرجه السائي في المحيض والاعتكاف، غسل الحائض رأس زوجها (الحديث 385). تحفة الأشراف (15990).

275 - أخرجه مسلم في المحيض، باب حوازل غسل الحائض رأس زوجها ورجله وطهارة سورها والاعتكاف في حجرها وقراءة القرآن فيه (الحديث 8). تحفة الأشراف (16394).

276 - أخرجه البخاري في المحيض، باب غسل الحائض رأس زوجها ورجله (الحديث 295)، وفي اللباس، باب ترجيل الحائض زوجها (الحديث 5925). وأخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في ترجيل رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 31). وأخرجه السائي في المحيض والاعتكاف، غسل الحائض رأس زوجها (الحديث 387). تحفة الأشراف (17154).

277 - أخرجه البخاري في اللباس، باب ترجيل الحائض زوجها (الحديث 5925). تحفة الأشراف (16604).

177 - باب مُوََاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُورِهَا

باب: حیض والی عورت کے جوٹھے کو کھانا یا پینا

278 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ - وَهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانٍ - عَنْ أَبِيهِ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلَهَا هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونِي فَأَكُلُ مَعَهُ وَأَنَا عَارِكٌ وَكَانَ يَأْخُذُ الْعُرْقَ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ فَأَغْتَرِفُ مِنْهُ ثُمَّ أَصْعُهُ فَيَأْخُذُهُ لِيَخْرِفَ مِنْهُ وَيَضَعُ قَمَةً حَيْثُ وَضَعْتُ فَيَمِي مِنَ الْعُرْقِ وَيَدْعُو بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ فَأَخْذُهُ فَأَشْرَبُ مِنْهُ ثُمَّ أَصْعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ قَمَةً حَيْثُ وَضَعْتُ فَيَمِي مِنَ الْقَدَحِ .

☆ ☆ شریح بیان کرتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا حیض والی عورت اپنے شوہر کے ساتھ کچھ کھا سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ مجھے بلاتے تھے اور میں آپ کے ساتھ کھایا کرتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔ نبی اکرم ﷺ بعض اوقات ہڈی والا گوشت مجھے پکراتے اور مجھے قسم دے کر اصرار کرتے کہ میں اسے کمالوں میں اسے اپنے دانتوں کے ذریعے نوچ کر کھا کر پرے رکھ دیتی تو نبی اکرم ﷺ اس کو اٹھا لیتے اور اپنے دانتوں کے ساتھ اس گوشت کو نوچ کر کھاتے۔ آپ اپنا منہ مبارک اس جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوا ہوتا تھا اسی طرح آپ شروب منگواتے تو مجھے اس بارے میں قسم دیتے (یعنی اصرار کرتے) آپ خود پینے سے پہلے وہ مجھے دیتے تو میں اسے لے کر پی لیتی پھر میں اسے رکھ دیتی تو نبی اکرم ﷺ اس برتن کو لیتے اور اس میں سے پیتے پیا لے میں آپ اپنا منہ مبارک اس جگہ پر رکھتے تھے جس جگہ میں نے اپنا منہ رکھا ہوا تھا۔

279 - أَخْبَرَنَا أَبُو بَرٍّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ قَامَهُ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي أَشْرَبَ مِنْهُ فَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ سُورِي وَأَنَا حَائِضٌ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنا منہ مبارک اسی جگہ رکھتے تھے جس جگہ منہ رکھ کر میں نے پانی پیا ہوتا تھا اور آپ میرے بچائے ہوئے پانی کو پی لیا کرتے تھے حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

178 - باب الْإِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کی بچائی ہوئی کھانے یا پینے کی چیز سے نفع حاصل کرنا

280 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

278 - ظلم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70).

279 - ظلم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70).

نومات جائزہ و شرح سنن نسائی

سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَازِلُنِي الْأَنَاءَ لَا شَرْبَ مِنْهُ وَلَا خَائِضَ ثُمَّ أُعْطِيهِ فَيَتَحَرَّى مُوَضِعَ قِمِي فَيَضَعُهُ عَلَيَّ فِيهِ .

☆ ☆ مقدم بن شرح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ برتن میری طرف بڑھاتے تھے تو میں اس میں سے پی لیتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوں

☆ ☆ 281 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ خَلِيفَةَ خَلِيفَةَ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيتُ فِي الشَّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا طَامِئٌ أَوْ خَائِضٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِثْنَى شَيْءٍ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَمْ يَغْدُ وَصَلَّى فِيهِ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی لحاف میں رات بسر کر دیتے تھے حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی اگر اس حیض کا کچھ حصہ آپ کے جسم پر لگ جاتا تو آپ اس جگہ کو دھو دیتے تھے اسے زیادہ

☆ ☆ 179 - بَابُ مُضَاجَعَةِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کے ساتھ لیٹنا

☆ ☆ 282 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وَآبَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَاسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَيْمَةِ إِذْ حِضْتُ فَأَنْسَلْتُ فَأَخَذْتُ لِْيَابِ حِطِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَتَفْسِتِ" . قُلْتُ نَعَمْ لَدَغَانِي فَأَضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَيْمَةِ .

☆ ☆ سیدہ زینب بنت ابوسلمہ بیان کرتی ہیں کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ لیٹ رہی تھی کہ میں نے حیض شروع کر دیا تو میں نے اپنے پیچھے لیٹ کر اپنے پیچھے سے پی لیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اس وقت حیض کی حالت میں ہوں

☆ ☆ 280 - تقدم في الطهارة، باب سرور الحائض (الحديث 70) .

☆ ☆ 281 - تقدم في الطهارة، باب سرور الحائض (الحديث 70) .

☆ ☆ 282 - أخرجه البخاري في الحوض، باب من سعى الغامر حيا (الحديث 298)، و باب النوم مع الحائض و هي في لباسها (الحديث 322) مطولا، و باب من التحد لباب الحوض سوى لباب الطهر (الحديث 323)، و في الصوم، باب القيلة للصائم (الحديث 1929) مطولا، و أخرجه مسلم في الحوض، باب الاضطجاع مع الحائض في لحاف واحد (الحديث 5) مطولا، و أخرجه النسائي في الحوض و الاضطجاع، معاجلة الحائض في لباب حوضها (الحديث 369) . تحفة الاشراف (18270) .

نومات جائزہ و شرح سنن نسائی

☆ ☆ 283 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ خَلِيفَةَ خَلِيفَةَ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيتُ فِي الشَّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا طَامِئٌ أَوْ خَائِضٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِثْنَى شَيْءٍ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَمْ يَغْدُ وَصَلَّى فِيهِ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی لحاف میں رات بسر کر دیتے تھے حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی اگر اس حیض کا کچھ حصہ آپ کے جسم پر لگ جاتا تو آپ اس جگہ کو دھو دیتے تھے اسے زیادہ

☆ ☆ 180 - بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کے ساتھ مباشرت کرنا

☆ ☆ 284 - أَخْبَرَنَا فَتِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَوْحِبِيلَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَشُدَّ إِزَارَهَا ثُمَّ يَبَاشِرُهَا .

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہم میں سے کسی ایک (زوجہ محترمہ) کو یہ ہدایت کرتے تھے یعنی اس وقت جب وہ خاتون حیض کی حالت میں ہوتی تھی یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ اپنے تہبند کو اچھی طرح باندھ لے اور پھر نبی اکرم ﷺ اس خاتون کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے۔

☆ ☆ 285 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ آتَانَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

☆ ☆ 284 - أخرجه البخاري في الحوض، باب مباشر الحائض (الحديث 371) . تحفة الاشراف (17420) .

☆ ☆ 285 - أخرجه البخاري في الحوض، باب مباشر الحائض (الحديث 300) بنحوه، و في الاغتلاف، باب غسل المعتكف (الحديث 2031) بنحوه، و أخرجه مسلم في الحوض، باب مباشر الحائض فوق الاراء (الحديث 1) . وأخرجه ابو داود في الطهارة، باب في الرجل يصب منها ما دون الجماع (الحديث 268) . و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في مباشرة الحائض (الحديث 132) بنحوه، و أخرجه النسائي في الحوض، باب الاضطجاع مع الحائض (الحديث 372)، و في عشرة النساء من الكبرى، مصاحفة الحائض و مباشرتها (الحديث 233)، و الرخصة في ان تعدت المرأة بما يكون بينها و بين زوجها (الحديث 242) . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و منها، باب ما للرجل من امراته اذا كانت حائضا (الحديث 636) تحفة الاشراف (15982) .

کتاب الطہارۃ

كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا حَاضَتْ أَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَوَرَّعَ ثُمَّ يَبَاسِرُهَا .

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم میں سے کسی ایک کو جب حیض آتا تھا تو نبی اکرم ﷺ اسے یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ تہبند باندھ لے پھر آپ اس کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے۔

286 - أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَاللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شَيْبَابٍ عَنْ حَبِيبِ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ بُدَيْئَةَ - وَكَانَ اللَّيْثُ يَقُولُ نَدْبَةً - مَوْلَاةٌ مَيْمُونَةٌ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبَاسِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ بَسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِذَا زَارَ يَلْغُ أَنْصَلُ الْفَحْدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ . فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ مُنْخَبِجَةٌ بِهِ .

☆ ☆ سیدہ ميمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنی زوجہ محترمہ کے ساتھ مباشرت کر لیا کرتے تھے جبکہ خاتون حیض کی حالت میں ہوتی تھی اس وقت اس خاتون نے تہبند باندھا ہوا ہوتا تھا جو نصف ران یا گھٹنوں تک آتا تھا (بیابا) یہ شک راوی کو ہے۔

ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس خاتون نے کپڑا اچھی طرح باندھا ہوا ہوتا تھا۔

181 - بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ)

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر: ”لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں“

287 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ نَائِبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُمْ لَمْ يَزَاكِلُوهُنَّ وَلَمْ يُشَارِبُوهُنَّ وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلُوا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَزَاكِلُوهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ وَيُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَضَعُوا بِهِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْجَمَاعَ .

☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں یہودیوں کا یہ معمول تھا کہ جب ان میں سے کسی عورت کو حیض آ جاتا تھا تو اس کے ساتھ بیٹھ کر کچھ کھاتے پیتے نہیں تھے گھر میں اس کے ساتھ نہیں رہا کرتے تھے لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس

286 - أخرجه أبو داود في الطهارة، باب في الرجل يصيب مهابا دون الجماع (الحديث 267) . وأخرجه النسائي في الحيض والاستحاضة، ذكر ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يصنع إذا حاضت إحدى نسائه (الحديث 374) . لحقة الاشراف (18085) .

287 - أخرجه مسلم في الحيض، باب جواز غسل الحائض وإن زوجها ورجله وطهارة سروها والاحتكاع في حجرها وقرائة القرآن، (الحديث 16) مطولا . وأخرجه أبو داود في الطهارة، باب في مواكلة الحائض ومجامعتها (الحديث 258) مطولا . وفي النكاح، باب في نكاح الحائض ومباشرتها (الحديث 2165) مطولا . وأخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب ومن سورة البقرة (الحديث 2977 و2978) مطولا . وأخرجه النسائي في الحيض والاستحاضة، باب ما ينال من الحائض (الحديث 367) مطولا . في عشرة النساء من الكبرى، ما ينال من الحائض (الحديث 212)، وفي التفسير سورة البقرة، قوله: (يسألك عن المحيض قل هو أذى لاعتزلوا النساء في المحيض) (الحديث 57) مطولا . وأخرجه ابن ماجه في الطهارة، باب ما جاء في مواكلة الحائض وسورها (الحديث 644) بنحوه لحقة الاشراف (308) .

کتاب الطہارۃ

بارے میں دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا:

”لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تم فرما دو: یہ گندگی ہے۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ ایسی خواتین کے ساتھ کھانی لیا کریں اور گھر میں ان کے ساتھ رہا کریں محبت کے علاوہ وہ ان کے ساتھ سب کچھ کر سکتے ہیں۔

182 - بَابُ مَا يَجِبُ عَلَى مَنْ أَتَى حَلِيلَتَهُ فِي حَالِ حَيْضَتِهَا بَعْدَ عِلْمِهِ بِنَهْيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ وَطْئِهَا .

باب: جب کسی شخص کو اس بات پر پتہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حیض والی عورت کے ساتھ محبت کرنے سے منع کر دیا ہے اور پھر اس کے بعد وہ اپنی حیض والی بیوی کے ساتھ محبت کرے تو اس پر کیا لازم ہوگا؟

288 - أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُقْسِمِ بْنِ عُبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ يَنْصِفُ دِينَارٍ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنی حیض والی بیوی کے ساتھ محبت کر لیتا ہے وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔

183 - بَابُ مَا تَفْعَلُ الْمُخْرِمَةُ إِذَا حَاضَتْ

باب: حالت احرام والی عورت کو جب حیض آ جائے تو وہ کیا کرے؟

289 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَرَى إِلَّا الْحَحَّ فَلَمَّا كَانَ بِسَرَفٍ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ

288 - أخرجه أبو داود في الطهارة، باب في البان الحائض (الحديث 264)، وفي النكاح، باب في كفارة من أتى حائضا (الحديث 2168) . وأخرجه النسائي في الحيض والاستحاضة، ذكر ما يجب على من أتى حليلته في حال حيضها مع علمه بنهي الله تعالى (الحديث 368)، وفي عشرة النساء من الكبرى، ما يجب على من وطئ امرأته في حال حيضها وذكر اختلاف الناس لعمر عبد الله بن عباس في ذلك (الحديث 213 و214)، وذكر اختلاف علي الحكم بن عتيبة فيه (الحديث 218) . وأخرجه ابن ماجه في الطهارة وسنها، باب في كفارة من أتى حائضا (الحديث 640) لحقة الاشراف (6490) .

289 - أخرجه البخاري في الحيض، باب الأمر بالنساء إذا نفست (الحديث 294)، وفي الاصحاح، باب الاصحاح للمسافر والنساء (الحديث 5548) وباب من ذبح ضحية غيرة (الحديث 5559) . وأخرجه مسلم في الحج، باب بيان وجوه الاحرام، وأنه يجوز المراد الحج والتمتع والقرآن وجواز ادخال الحج على العمرة، متى يحل القارن من نسكه (الحديث 119) . وأخرجه النسائي في الحيض والاستحاضة، باب بدء الحيض وهل يسمى الحيض لفافا (الحديث 347)، وفي مناسك الحج، ترك التسمية عند الاهلال (الحديث 2740) . وأخرجه ابن ماجه في المناسك، باب الحائض تقضي المناسك الا الطواف (الحديث 2963) . والحديث عبد النسائي في مناسك الحج، ما بعض من اهل بالحج والاعدي (الحديث 2990) . لحقة الاشراف (17482) .

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبِئُكَ فَقَالَ "مَا لِكَ اتَّفَعْتَ". فَقُلْتُ نَعَمْ. قَالَ "هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَأَقْبَضِي مَا يَقْبِضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُولِي بِالنَّيِّبِ". وَضَحَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقْرِ.

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا جب نبی اکرم ﷺ "سرف" کے مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا نبی اکرم ﷺ جب میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کا مقدر کر دی ہے تم وہ تمام افعال سرانجام دو! جو حاجی سرانجام دیتے ہیں البتہ تم بیت اللہ کا طواف نہ کرنا (اس موقع پر) نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے ایک گائے قربان کی تھی۔

184 - باب مَا تَفْعَلُ النَّفْسَاءُ عِنْدَ الْإِحْرَافِ

باب: نفاس والی عورت احرام کے وقت کیا کرے گی؟

290 - أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَتَقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْتَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ لَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِحُمْسٍ بَيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عَمْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَبَّرَتْ أَصْنَعُ قَالَ "اغْتَسِلِي وَاسْتَبْغِشِي ثُمَّ أَهْلِي".

☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ہم لوگ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے ان سے نبی اکرم ﷺ کے حج کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ہمیں بتایا: نبی اکرم ﷺ پچیس ذی القعدہ کو روانہ ہوئے آپ کے ساتھ ہم لوگ بھی روانہ ہوئے جب نبی اکرم ﷺ ذوالحلیفہ پہنچے تو وہاں سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جنم دیا انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ اب میں کیا کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غسل کر کے شرمگاہ پر کپڑے کو باندھ لو اور پھر احرام باندھ لو۔

185 - باب دَمُ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: جب حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)

291 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْيَقْدَامِ لَابِثٌ

290 - الفردية السان، و ياتي في العسل و النهم، باب اغتسال النفساء عند الاحرام (الحديث 427). تحفة الاشراف (2617).

291 - اخرجته ابو داود في الطهارة، باب المرأة تغسل ثوبها الذي تلبسه في حيضها (الحديث 363). و اخرجته النسائي في الحيض والاغتسال، باب دم الحيض يصب الثوب (393). و اخرجته ابن ماجه في الطهارة و سنن، باب ما جاء في دم الحيض يصب الثوب (الحديث 628). تحفة الاشراف (18344).

الْحَدَّادُ عَنْ عَبْدِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مَعْصَنٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ "حُجَّيْهِ بِضِلْعٍ وَأَغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَبَسْمَلٍ".

☆ سیدہ ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کپڑے پر حیض کا خون لگ جانے کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے لکڑی کے ذریعے کھرچ کر اسے پانی اور پیری کے پتوں کے ذریعے دھو۔

شرح

نجاست کے احکام

نجاست کو پاک کرنے کا طریقہ

نجاست کو پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ: نجاست کو پاک کرنے کے دس طریقے ہیں:

ایک طریقہ نجاست کو دھونا ہے نجاست کو پانی اور ہر بہتی ہوئی پاک چیز کے ذریعے پاک کیا جاسکتا ہے جس چیز کے ذریعے نجاست دور نہ ہو سکتی ہو جیسے سرکہ گلاب اور اس کی مانند دیگر اشیاء ہیں یعنی اگر کسی کپڑے کو ان میں بھگو کر تھوڑا جائے تو وہ نچڑ جائے۔ (دہلی)

مسئلہ: لیکن جب کپڑے کو کسی چیز میں بھگوایا جائے اور نچڑا جائے اور وہ نہ نچڑے اس سے نجاست دور کرنا جائز نہیں ہے جیسے تیل۔

مسئلہ: چھانچہ دودھ اور شیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔ (تبین)

مسئلہ: بہتی ہوئی چیزوں کے ذریعے نجاست کو دھویا جاسکتا ہے ان میں آب مستعمل بھی شامل ہے یہ امام محمد رحمہ اللہ کا قول ہے اور ایک روایت کے مطابق امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں اور فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ (دہلی)

مسئلہ: اگر نجاست نظر آتی ہو تو عین نجاست کو دور کرنا ضروری ہے اور اس کے اصل کو بھی دور کرنا ضروری ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ کوئی ایسی نجاست ہوئی چاہیے جس کا اثر دور ہو سکتا ہو اس بارے میں تعداد کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔ (مجد)

مسئلہ: اگر ایک ہی مرتبہ دھونے کے نتیجے میں نجاست اور اس کا اثر ختم ہو جاتے ہیں تو یہی کافی ہوگا اور اگر تین مرتبہ دھونے سے بھی ختم نہیں ہوتے ہیں تو اس وقت تک دھویا جائے جب تک وہ بالکل ختم نہیں ہو جاتے۔ (سراج)

مسئلہ: اگر وہ نجاست کی کوئی ایسی قسم ہو جس کا نشان مشقت کے بغیر دور نہیں ہو سکتا یعنی اس نشان کو ختم کرنے کے لیے پانی کے علاوہ کوئی دوسری چیز یعنی صابن وغیرہ کی بھی ضرورت پیش آئے تو پھر اس نشان کو دور کرنے کا تکلف نہیں کرنا چاہیے۔

(تبین)

مسئلہ: اسی طرح نشان دور کرنے کے لیے گرم پانی سے بھی دھونے کا تکلف نہ کیا جائے۔ (سراج الراج)

مسئلہ: اسی بنیاد پر فقہاء نے یہ اصول بیان کیا ہے کہ اگر کسی شخص کے ہاتھ یا لباس پر مہندی یا کوئی ایسی چیز لگ جاتی ہے جو رنگ دار ہے لیکن ناپاک ہے تو جب دھوئے ہوئے اس کا پانی صاف ہو جائے تو وہ ہاتھ یا کپڑا پاک ہو جائے گا اگرچہ اس پر رنگ کا نشان موجود ہو۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: اگر نجاست ایسی ہو جو نظر نہ آتی ہو تو اسے تین مرتبہ دھویا جائے گا۔ (محبہ) اور اگر وہ کسی ایسی چیز پر لگی ہوئی ہو جو نپوڑی جاسکتی ہو تو اسے ہر مرتبہ نپوڑنا شرط ہوگا تیسری مرتبہ خوب اچھی طرح نپوڑا جائے گا اتنا کہ اگر بعد میں اسے نپوڑا جائے تو اس میں سے پانی نہ گرنے اس میں ہر شخص کے نپوڑنے کی قوت کا اعتبار کیا جائے گا۔

مسئلہ: بعض روایات کے مطابق ایک مرتبہ نپوڑنا بھی کافی ہے اور یہی قول زیادہ آسان ہے۔ (کافی)

مسئلہ: نوازل میں یہ بات مذکور ہے کہ ٹوٹی اسی بات پر ہے۔ (تارغاب) تاہم پہلے قول میں زیادہ احتیاط پائی جاتی ہے۔

مسئلہ: جو چیز نپوڑی نہ جاسکتی ہو اسے تین مرتبہ دھویا جائے گا اور ہر مرتبہ خشک کیا جائے گا تو پھر وہ پاک ہوگی کیونکہ خشک کرنے کے نتیجے میں بھی نجاست نکل جاتی ہے اور خشک کرنے کی حد یہ ہے کہ وہ اتنی دیر تک پڑا رہے کہ اس سے پانی نہ پڑے موقوف ہو جائے مطلق سوکھنا شرط نہیں ہے۔ (تہمین)

مسئلہ: اگر کوئی عورت گوشت یا گیہوں شراب میں پکالیتی ہے تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک وہ تین مرتبہ پانی میں اسے پکائے گی اور ہر مرتبہ خشک کرے گی تو پاک ہوں گے جبکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں کہ اب وہ کئی بھی صورت میں پاک نہیں ہوں گے اور فتویٰ بھی اسی بات پر ہے۔ (مضمرات)

پیشاب والی زمین کو پاک کرنا

مسئلہ: اگر زمین پیشاب کی وجہ سے نجس ہو جاتی ہے اور اسے دھونے کی ضرورت ہو تو اگر زمین نرم ہے تو تین مرتبہ بہانے سے پاک ہو جائے گی اور اگر سخت ہے تو فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ ان پر پانی ڈالا جائے گا اور ہاتھ کے ذریعے اسے رگڑا جائے گا پھر اُون یا پاک کپڑے کے ذریعے اسے پونچھ لیا جائے گا تین مرتبہ یہ عمل کرنے سے زمین پاک ہوگی۔

مسئلہ: زمین یا درخت پر نجاست لگ جائے اور بارش برس جائے جس کے نتیجے میں نجاست کا کوئی نشان باقی نہ رہے تو پاک ہوگا نکڑی کا بھی یہی حکم ہے اگر زمین پیشاب کی وجہ سے نجس ہو جائے اور اسے دھونے کی ضرورت ہو تو اگر زمین نرم ہو تو تین مرتبہ پانی بہانے سے پاک ہو جائے گی اور اگر سخت ہو تو پانی ڈالنے کے بعد اسے رگڑا جائے گا اور پھر اُون یا کسی اور پاک کپڑے کے ذریعے پونچھ لیا جائے گا تین مرتبہ یہ عمل کرنے سے وہ پاک ہو جائے گی اگر اس پر اتنا پانی ڈال دیا جائے کہ نجاست کا پورا رنگ ہٹ جاتی نہ رہے اور پھر وہ خود ہی خشک ہو جائے تو وہ بھی زمین پاک ہو جائے گی۔ (قاضی ننان)

مسئلہ: اگر برتن یا شراب کا مسئلہ پراٹا ہو تو تین مرتبہ پانی ڈالنے سے پاک ہو جائے گا۔ (قاضی ننان) تاہم یہ حکم اس وقت

ہوگا جب شراب کی بواس میں باقی نہ رہے۔ (تارغاب)

چمے کو پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ: جب چمے کی دباغت کر لی جائے پھر اس پر نجاست لگ جائے تو اگر وہ اتنا سخت ہو کہ اس کی تختی کی وجہ سے نجاست اس کے اندر جذب نہ ہو سکتی ہو تو ائمہ کے قول کے مطابق محض دھونے کی وجہ سے وہ پاک ہو جائے گا اور اگر نجاست اس کے اندر جذب ہو سکتی ہو اور نپوڑا جاسکتا ہو تو تین مرتبہ دھویا جائے گا اور ہر مرتبہ نپوڑا جائے گا تو وہ پاک ہو جائے گا اگر اسے نپوڑا نہیں جاسکتا تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کے مطابق تین مرتبہ دھونے کے بعد ہر مرتبہ خشک کیا جائے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: لوہے اور اس طرح کی دوسری مستقل شدہ چیزیں اگر ان پر نجاست لگ جائے اور اس کے اندر جذب نہ ہو تو جس طرح وہ دھونے سے پاک ہوتی ہیں اسی طرح پاک کپڑے سے صاف کرنے سے بھی پاک ہو جائیں گی۔ (محبہ سرس)

مسئلہ: اس حوالے سے تریا خشک جسم دار یا بے جسم نجاست میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ (تہمین)

مسئلہ: اگر منی کپڑے پر لگ جاتی ہے تو اگر وہ تر ہے تو اسے دھونا واجب ہوگا اور اگر کپڑے پر لگنے کے بعد خشک ہو گئی تو احسان کے پیش نظر اسے صرف ل کے حجاز دینا کافی ہوگا۔ (عابہ)

مسئلہ: اس حوالے سے مرد یا عورت کی منی میں کوئی فرق نہیں ہوگا اور مل کر حجاز دینے کے بعد اگر منی کا نشان باقی رہ جائے تو کوئی نقصان نہیں ہوگا بالکل اسی طرح جیسے دھونے کے بعد بھی اس کا نشان رہ جائے (تو کوئی حرج نہیں ہے)۔ (زاہدی)

مسئلہ: اگر منی جسم پر لگ جاتی ہے تو وہ دھوئے بغیر پاک نہیں ہوگا خواہ منی تر ہو یا خشک ہو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے یہی روایت منقول ہے۔ (کافی قاضی خان غلام)

نجاست کا خشک ہو جانا

مسئلہ: نجاست کے پاک ہونے کی ایک صورت نجاست کا خشک ہو جانا یا اس کا نشان ختم ہو جانا ہے جب زمین خشک ہو جائے اور اس سے نجاست کا نشان ختم ہو جائے تو وہ نماز ادا کرنے کے لیے پاک ہو جاتی ہے لیکن ختم کرنے کے لیے پاک نہیں ہوتی ہے۔ (کافی)

مسئلہ: اس حوالے سے دھوپ کے ذریعے خشک ہونے آگ کے ذریعے خشک ہونے ہوا کے ذریعے خشک ہونے یا مائے میں خشک ہونے کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوگا۔ (عمر ائق)

مسئلہ: زمین کے حکم میں وہ تمام چیزیں شامل ہوں گی جو زمین میں قائم ہوتی ہیں ان میں دیواریں درخت گھاس وغیرہ سب شامل ہیں جبکہ وہ زمین پر کھڑے ہوئے ہوں لیکن اگر گھاس نکڑی یا بانس وغیرہ کٹ جاتے ہیں اور پھر ان پر نجاست لگ جاتی ہے تو وہ اب دھوئے بغیر پاک نہیں ہوں گے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اگر زمین پر انیش فرش کے طور پر بچھی ہوئی ہوں تو ان کا حکم زمین کا ہوگا یعنی وہ خشک ہونے سے پاک ہو جائیں

کی لیکن اگر انہیں ویسے ہی زمین پر رکھا گیا ہو اور مقصد انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا ہو تو پھر انہیں دھونا ضروری ہو گا۔ (مید)

مسئلہ: نجاست کے پاک ہونے کی ایک صورت گوبر کو جانا ہے جب وہ جل کر راکھ ہو جائے تو امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک وہ نجس نہیں رہے گا اور فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ (غلام)

مسئلہ: اسی طرح بکری کے سر میں خون بھرا ہوا تھا اسے جلا دیا گیا اور خون اس سے زائل ہو گیا تو وہ پاک قرار دیا جائے گا۔

مسئلہ: اسی طرح نجس مٹی کے ذریعے کوئی برتن یا ہنڈیا بنائی گئی پھر اسے پکالیا گیا تو وہ پاک ہو جائے گی۔ (مید)

مسئلہ: یہی حکم ان اینٹوں کا بھی ہوگا جو نجس پانی کے ساتھ بنائی جاتی ہیں اور پھر انہیں پکالیا جاتا ہے۔ (لاہری غراب)

مسئلہ: کوئی عورت حدود و مگرانی ہے اور پھر اسے اپنے کپڑے کے ذریعے پونچھ لیتی ہے جس میں نجاست لگی ہوئی تھی تو اگر تندور میں روٹی تگنے سے پہلے وہ تری آگ کی گرمی کی وجہ سے خشک ہو چکی تھی تو روٹی نجس نہیں ہوگی۔ (مید)

مسئلہ: اگر کسی تندور میں گوبر یا لید کے ذریعے آگ جلائی گئی ہو تو اس میں روٹی پکانا مکروہ ہے اور اگر اس پر پانی چھڑک لیا جائے تو یہ کراہت ختم ہو جائے گی۔ (تہ)

مسئلہ: نجاست کا ایک حکم تبدیل ہونے کی ایک صورت اس کی حالت کا بدل جانا ہے اگر شراب کسی شے میں رکھی ہوئی تھی اور وہ سرکہ بن گئی تو بالاتفاق وہ شے پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ: شراب کے ذریعے اگر آٹا گوندھا گیا تو وہ دھونے سے پاک نہیں ہوگا لیکن اگر اس میں سرکہ ڈال دیں اور شراب اثر ختم ہو جائے (اور وہ سرکہ بن جائے) تو وہ پاک ہو جائے گا۔ (طہریہ)

مسئلہ: اگر شراب میں نجس سرکہ ڈال دیا جائے اور وہ شراب سرکہ ہو جائے تو وہ نجس ہی رہے گی کیونکہ اس میں ملا ہوا سرکہ نجس تھا وہ تبدیل نہیں ہوا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: ان میں ایک صورت یہ ہے کہ چمڑے کو دباغت کے ذریعے جانور کے گوشت کو ذبح کے ذریعے اور کبوتر کو پانی نکالنے کے ذریعے پاک کیا جاتا ہے اس کی تفصیلات پہلے بیان کی جا چکی ہیں۔

مسئلہ: چوہا کھٹی میں گر کر مر جاتا ہے اگر وہ کھٹی بچا ہوا تھا تو اس کے آس پاس کے کھٹی کو نکال کر پھینک دیا جائے گا اور باقی کھٹی پاک ہوگا اسے کھایا جاسکتا ہے لیکن اگر کھٹی پکھلا ہوا ہو تو اسے کھانا جائز نہیں ہوگا لیکن کھانے کے علاوہ دوسری صورتوں میں استعمال کر سکتے ہیں جیسے چراغ وغیرہ جلانے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے یا چمڑے کی دباغت کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ (غلام)

292 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْعَلَاءِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَتْ تَكُونُ فِي حَبْرٍهَا أَنَّ امْرَأَةً اسْتَقْتَبَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِي

الْحَبِيبِ يُصِيبُ الثُّوبَ فَقَالَ "حُبِّهِ ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ انْضَحِيهِ وَصَلِّي فِيهِ".

☆ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے کپڑے پر حیض کا خون لگ جانے کا مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے کھرچ کر اسے پانی کے ذریعے دھو لو پھر اس پر پانی چھڑکو اور وہ کپڑا بہن کر نماز ادا کر لو۔

186 - باب الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثُّوبَ

باب: کپڑے پر منی لگ جانے کا حکم

293 - أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُذَيْفٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثُّوبِ الَّذِي كَانَ يُتَجَمَّعُ فِيهِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرِ فِيهِ أَذَى.

☆ حضرت معاذیہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہا نے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ اس کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے جو آپ نے صحبت کرنے کے وقت پہنے ہوتے تھے تو سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں جبکہ آپ کو اس میں کوئی نجاست لگی ہوئی نظر نہیں آتی تھی۔

187 - باب غَسْلِ الْمَنِيِّ مِنَ الثُّوبِ

باب: کپڑے پر لگی ہوئی منی کو دھونا

294 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَسَّارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ قُوبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِنَّ بَقَعَ الْمَاءُ لَفِي قُوبِهِ.

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے جنابت (یعنی منی) کو دھو دیتی تھی پھر

292 - أخرجه البخاري في الوضوء، باب غسل الدم (الحديث 227) بحرقه، وفي الحيض، باب غسل دم الحيض (الحديث 307) بحرقه، وأخرجه مسلم في الطهارة، باب لجاسة الدم وكيفية غسله (الحديث 110)، وأخرجه أبو داود في الطهارة، باب المرأة تغسل ثوبها الذي تلجسه في حيضها (الحديث 361 و 362) وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في غسل دم الحيض من الثوب (الحديث 138)، وأخرجه الشافعي في الحيض، باب ما جاء في غسل دم الحيض من الثوب (الحديث 392)، وأخرجه ابن ماجه في الطهارة، باب ما جاء في دم الحيض يصب الثوب (الحديث 629) بحرقه، لحقة الاشراف (15743).

293 - أخرجه أبو داود في الطهارة، باب الصلاة في الثوب الذي يصب عليه فيه (الحديث 366)، وأخرجه ابن ماجه في الطهارة، باب الصلاة في الثوب الذي يصب عليه (الحديث 540)، لحقة الاشراف (15868).

294 - أخرجه البخاري في الوضوء، باب غسل المني وطره، وغسل ما يصب من المرأة (الحديث 229 و 230) و باب اذا غسل الجنابة او غيرها لم يلحظ الماء (الحديث 231 و 232)، وأخرجه مسلم في الطهارة، باب حكم المني (الحديث 108) بحرقه، وأخرجه أبو داود في الطهارة، باب المني يصب الثوب (الحديث 373)، وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب غسل المني من الثوب (الحديث 117) مختصراً، وأخرجه ابن ماجه في الطهارة، باب المني يصب الثوب (الحديث 536) بحرقه، معطوفاً لحقة الاشراف (16135).

آپ ﷺ نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے جاتے تھے حالانکہ پانی کا نشان آپ کے کپڑے میں موجود ہوتا تھا۔

188 - باب فَرَكِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

باب: کپڑے پر سے منی کو کھرج دینا

295 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مَجْلٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْجَنَابَةَ - وَقَالَتْ مَرَّةً أُخْرَى الْمَنِيَّ - مِنْ ثَوْبٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں (نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے) جنابت (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) منی کو کھرج دیا کرتی تھی۔

296 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْحَكَمُ أَخْبَرَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَرَيْتُهُ عَلَى أَنْ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے منی کو صرف کھرجا کرتی تھی (اسے دھوئی نہیں تھی)۔

297 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَنَّ ثَابِتًا سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اگر وہ (منی) نبی اکرم ﷺ کے کپڑے پر لگی ہوئی دیکھتی تھی تو اسے کھرج دیتی تھی۔

298 - أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَرَاهُ فِي ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخُحُّهُ .

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے

295 - المرددہ السانی . تحفة الاشراف (16057) .

296 - أخرجه مسلم في الطهارة . باب حكم المني (الحديث 106 و 107) - مسحوه . و أخرجه ابو داود في الطهارة . باب المني يصيب الثوب (الحديث 371) - مسحوه مطولا . و أخرجه السانی في الطهارة . باب فرك المني من الثوب (الحديث 297 و 298) . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و مسها . باب في فرك المني من الثوب (الحديث 537) بمعناه . تحفة الاشراف (17676) .

297 - تقدم في الطهارة . باب فرك المني من الثوب (الحديث 296) .

298 - تقدم في الطهارة . باب فرك المني من الثوب (الحديث 296) .

299 - أخرجه مسلم في الطهارة . باب حكم المني (الحديث 105 و 107) . تحفة الاشراف (15941) .

کپڑے سے جنابت (یعنی منی) کو کھرج دیا کرتی تھی۔

300 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ السَّرُوزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُعِينَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَجِدُهُ فِي ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخُحُّهُ .

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ کے کپڑے پر منی لگی ہوئی نظر آتی تھی تو میں اسے کھرج دیتی تھی۔

189 - باب بَوْلِ الصَّبِيِّ الَّذِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ

باب: جو بچہ کھانا نہ کھاتا ہو اس کے پیشاب کا حکم

301 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ بَنَصْنَنِ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِهِ قَبَالَ عَلَى قُرْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَطَسَخَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ .

☆ سیدہ ام قیس بنت حصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ اپنے کم سن بچے کو ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں وہ بچہ ابھی کچھ کھانا نہیں کھا تھا نبی اکرم ﷺ نے اس بچے کو اپنی گود میں بٹھالیا تو اس بچے نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوا کر اسے اپنے کپڑے پر چھڑکا آپ ﷺ نے اسے دھویا نہیں۔

شرح

علامہ ابن عبد البر اندلسی اس مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

اس بارے میں تمام اہل اسلام کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے کہ جو بچہ کھانا کھاتا ہو اور دودھ چھوڑ چکا ہو اس کا پیشاب اس کے باپ کی طرح ناپاک ہوتا ہے البتہ جو بچہ اور جو بچی دودھ پیتے ہوں کچھ کھاتے نہ ہوں ان کے پیشاب کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

لام مالک امام ابو حنیفہ ان دونوں حضرات کے اصحاب یہ کہتے ہیں: بچی اور بچے کے پیشاب کا حکم ایک (بالغ) آدمی کے پیشاب کی طرح ہے خواہ وہ دونوں دودھ پیتے ہوں یا دودھ نہ پیتے ہوں۔

لام ابو زائی یہ کہتے ہیں: بچہ جب تک دودھ پیتا ہو اس وقت تک اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے (یعنی اگر وہ

300 - أخرجه مسلم في الطهارة . باب المني يصيب الثوب (الحديث 107) . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و مسها . باب فرك المني من الثوب (الحديث 539) . تحفة الاشراف (15976) .

301 - أخرجه البخاري في الوضوء . باب بول الصبيان (الحديث 223) . و أخرجه مسلم في الطهارة . باب حكم بول الطفل الرضيع و كبلته (الحديث 103) . وفي السلام . باب النداء بالعود الهندي . و هو الكست (الحديث 86) - مسحوه و (الحديث 87) . و أخرجه ابو داود في الطهارة . باب بول المني يصيب الثوب (الحديث 374) . و أخرجه الترمذي في الطهارة . باب ما جاء في مسح بول الغلام قبل ان يطعم (الحديث 71) - مسحوه . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و مسها . باب ما جاء في بول المني الذي لم يطعم (الحديث 524) - مسحوه . تحفة الاشراف (18342) .

کپڑے پر لگ جائے تو کپڑا ناپاک نہیں ہوگا) شرط یہ ہے کہ وہ بچہ کھانا نہ کھاتا ہو۔
امام مالک کے شاگرد شیخ عبد اللہ بن وہب بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی یہ فرماتے ہیں: جو بچہ کھانا نہ کھاتا ہو (یعنی صرف دودھ پیتا ہو) اس کا پیشاب ناپاک نہیں ہوگا اس وقت تک جب تک وہ کھانا نہ شروع کرے اور ہمارے سامنے ایسی کوئی صورت پیش نہیں آسکی جس کے نتیجے میں یہ واضح ہو سکے کہ اس حوالے سے بچے اور بچی کے پیشاب کے درمیان کوئی اختلاف ہے تاہم اگر اسے دھویا جائے تو میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

امام طبری یہ فرماتے ہیں: بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا اور بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا شیخ حسن عسکری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام عبد الرزاق نے اپنی سند کے حوالے سے ابن شہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ روایت چلا آ رہا ہے کہ بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جاتا ہے اور بچی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے۔

.....

302 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتَضِي قَالَ عَلَيْهِ لَدَعَا بَنَاءً لَتَأْتِيَهُ رِيَاءَهُ.

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بعض اوقات نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کوئی بچہ لایا جاتا وہ آپ پر پیشاب کر دیتا تو نبی اکرم ﷺ پانی منگوا کر اس پر بہا دیا کرتے تھے۔

190 - باب بَوْلِ الْجَارِيَةِ

باب: بچی کے پیشاب کا حکم

303 - أَخْبَرَنَا مُسْجِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الزَّوَيْدِ حَدَّثَنَا مُجَلُّ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغْتَسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَبَوْلُ مِنَ الْفُلَامِ.

☆ ☆ حضرت ابو ریحان بخاری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بچی کے پیشاب کو دھویا جائے اور بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا۔

191 - باب بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

باب: جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب کا حکم

304 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ قَتَنَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَنَسًا أَوْ رَجُلًا مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَهْلُ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ دِيْفٍ. وَاسْتَرْحَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَوْدٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا فَيَسْرُبُوا مِنَ الْبُيُوتِ وَأَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوا وَكَانُوا بِبَنَاجَةِ الْخَمْرَةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا زَايِعَ ابْنِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْفُوا الدَّوْدَ قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي الْأَرَاهِمِ فَأَتَى بِهِمْ فَسَرَوْا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ نَزَعُوا فِي الْخَمْرَةِ عَلَى خَالِيهِمْ حَتَّى مَاتُوا.

☆ ☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ عکل قبیلے کے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے اسلام کے حوالے سے کچھ گفتگو کی پھر انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم لوگ بنو ندر پالنے والے لوگ ہیں ہم بکری بازی کرنے والے لوگ نہیں ہیں ان لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ کچھ اونٹنیاں اور ایک چرواہا ساتھ لے کر مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں چلے جائیں اور وہاں وہ ان اونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب پئیں (ایسا کرنے پر) وہ لوگ تندرست ہو گئے وہ لوگ حرہ کے کنارے پر ٹھہرے ہوئے تھے انہوں نے تندرست ہونے کے بعد اسلام قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کیا اور نبی اکرم ﷺ کے چرواہے کو قتل کر کے اونٹنوں کو ساتھ لے کر چل پڑے۔ جب نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے ان کے پیچھے لوگوں کو بھیجا ان کو پکڑ کر لایا گیا ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور پھر انہیں پتھر ملی زمین پر اسی حالت میں چھوڑ دیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

305 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ أَعْرَابٌ مِنَ عُرَيْبَةِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا فَأَخْبَرُوا الْمَدِينَةَ حَتَّى أَصْفَرَتْ أَلْوَاهِمُ وَعَظُمَتْ بُطُونُهُمْ فَبَعَثَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى إِيحَاحَ لَهُ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْرُبُوا مِنَ الْبُيُوتِ وَالْأَبْوَالِ حَتَّى صَحُّوا فَفَقَتَلُوا زَايِعًا وَاسْتَأْفُوا

304 - أخرجه البخاري في المغازي، باب قصة عكل وعرة (الحديث 4192)، وفي الطب، باب من حرّ من لحم لا يلاحمه حديث (5727). وأخرجه مسلم في الصلاة، باب حكم المجازين والمركبين (الحديث 1343)، في صحيحه، والحديث عند البخاري في مجاهد، باب أخرجه بالمدد (الحديث 3064)، وفي المغازي، باب غزوة الرجيع وعزل وذكوان وبنو جهم (الحديث 4090). نسخة الاشراف (1176).
305 - أخرجه النسائي، وسبغ في الحریم الدم، ذكر اختلاف طلحة بن العصفري ومعاوية بن صالح على يحيى بن سعيد في هذا الحديث (الحديث 4046). نسخة الاشراف (1664).

الْأَبْلَ لَقَبَتْ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهِمْ فَأَتَى بِهِمْ لَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ . قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدُ الْمَلِكِ لَأَنَسٍ وَهُوَ يُحَدِّثُهُ هَذَا الْحَدِيثَ يَكْفُرُ أَمْ يَلْتَبِ قَالَ يَكْفُرُ .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا تَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَنَسٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ طَلْحَةَ وَالضَّرَارَةَ عِنْدِي وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلٌ .

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ عرینہ قبیلہ کے کچھ دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا مدینہ منورہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہیں آئی اس کے نتیجے میں ان کے رنگ زرد ہو گئے اور پیٹ بڑھ گئے نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنی اونٹنیوں کی طرف بھیج دیا اور انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ان اونٹنیوں کا دودھ پیشاب پیئیں جب وہ لوگ تندرست ہو گئے تو ان لوگوں نے چرواہے کو قتل کیا اور اونٹنیوں کو ساتھ لے گئے نبی اکرم ﷺ نے ان کے پیچھے ایک مہم روانہ کی انہیں پکڑ کر لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلاخیاں پھیر دی گئیں۔

راوی بیان کرتے ہیں اس وقت کے امیر المؤمنین عبدالملک بن مروان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا جنہوں نے یہ حدیث اس کے سامنے بیان کی تھی ایسا ان کے کفر کی وجہ سے ہوا تھا یا ان کے گناہ (یعنی قتل کرنے کی وجہ سے ہوا تھا؟) تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے کفر کی وجہ سے ہوا تھا۔

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق صرف طاہر ثانی راوی نے اس روایت کو یحییٰ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ تاہم میرے نزدیک درست یہ ہے۔ یہ روایت یحییٰ کے حوالے سے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

192 - باب فَرِثٍ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے گوہر کا کپڑے پر لگ جانا

306 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ - قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ - وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ - عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ فِي بَيْتِ الْمَالِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ النَّبِيبِ وَمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ جُلُوسٌ وَقَدْ نَحَرُوا جَزُورًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَبُكُم يَأْخُذُ هَذَا

306 - أخرجه البحاري في الروضة، باب إذا أتى على طهر المصلي فلو أو جهله لم يمسح عليه صلاته (الحديث 240) بحوه، وفي الصلاة باب المرأة تطرح من المصلي شيئاً من لا لاري (الحديث 520) بحوه، وفي الجهاد، باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة (الحديث 2934) بحوه، وفي الجبرية والموادعة، باب طرح جيف المشركين في البر، ولا يؤخذ لهم لمن (الحديث 3185) بحوه، وفي باب الانصار، باب ما لقي النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه من المشركين بمكة (الحديث 3854) بحوه، وأخرجه مسلم في الجهاد والسير، باب ما لقي النبي صلى الله عليه وسلم من أذى المشركين والمسلمين (الحديث 107) مطولاً و (الحديث 108 و 109) بحوه و (الحديث 3960) بحوه، وفي الجهاد والسير، باب ما لقي النبي صلى الله عليه وسلم من أذى المشركين والمسلمين (الحديث 110) - تحفة الاشراف (9484) .

الْقُرْبَ يَتْبَعُهُ ثُمَّ يَمِيلُهُ حَتَّى يَضَعَ وَجْهَهُ سَاجِدًا فَيَضَعُهُ - يَعْنِي - عَلَى طَهْرِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَابُتُكَ أَشَقَّاهَا فَأَحَدَ الْقُرْبَ فَلَتَلَبَّ بِهِ ثُمَّ أَهْلَهُ فَلَمَّا خَرَّ سَاجِدًا وَضَعَهُ عَلَى طَهْرِهِ فَأَخْبِرَتْ لَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ جَارِيَةٌ فَجَاءَتْ تَسْمَعِي فَأَحَدَتْهُ مِنْ طَهْرِهِ فَلَمَّا قَرَعَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ "اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ" . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ "اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ بَنِي هِشَامٍ وَنَسِيبَةَ بِنِ رَيْبَعَةَ وَعُتْبَةَ بِنِ رَيْبَعَةَ وَعُفَّةَ بِنِ أَبِي مُعَيْبٍ" . حَتَّى غَدَا سَبْعَةَ مَرَّاتٍ . قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرَعِي يَوْمَ بَدْرٍ فِي قَلْبٍ وَاحِدٍ .

☆ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیت المال میں ہمیں یہ حدیث سنائی کہ نبی اکرم ﷺ بیت اللہ کے پاس نماز ادا کر رہے تھے قریش کے کچھ افراد بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے ان لوگوں نے ایک اونٹ ذبح کیا تھا ان میں سے کسی ایک نے کہا: تم میں سے کون شخص اس اونٹ کی اوجھ کو اس کے خون سمیت اٹھا کر اس وقت ان (یعنی نبی اکرم ﷺ) پر رکھ دے گا کہ جب وہ سجدے میں جائیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک بد بخت شخص اٹھا اس نے اس اوجھ کو اٹھایا اور وہ لے کر آگیا پھر اس نے انتظار کیا جب نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے تو اس نے اس اوجھ کو آپ کی پشت پر رکھ دیا جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس بارے میں پتہ چلا تو وہ دوڑتی ہوئی آئیں حالانکہ وہ اس وقت کم سن بچی تھیں انہوں نے اس اوجھ کو نبی اکرم ﷺ کی پشت پر سے ہٹایا جب نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے تین مرتبہ یہ دعا کی: اے اللہ! قریش کو اپنی گرفت میں لے لے اے اللہ! ابو جہل بن ہشام، شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ابومعیط پر گرفت کر! نبی اکرم ﷺ نے سات افراد کا نام لے کر تذکرہ کیا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اس ذات کی قسم جس نے نبی اکرم ﷺ پر کتاب نازل کی ہے! میں نے غزوہ بدر کے دن ان سب افراد کو ایک پرانے گڑھے میں مردہ حالت میں پڑے ہوئے دیکھا ہے۔

193 - باب الْبَزَاقِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: کپڑے پر تھوک لگ جانے کا حکم

307 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ فَرَدَّ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ .

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر کا کونہ لیا اور اس میں تھوک دیا پھر آپ نے اس کو لے لیا۔

308 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مِهْرَانَ يُحَدِّثُ عَنْ

307 - أخرجه النسائي - تحفة الاشراف (591) .
308 - أخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب النهي عن البصاق في المسجد، في الصلاة وغيره (الحديث 53) بمعناه مطولاً و أخرجه ابن ماجه في الامامة الصلاة والسنة فيها (الحديث 1022) بمعناه مطولاً - تحفة الاشراف (14669) .

أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَرَفَّى بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَرَفَ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ وَلَا". كَذَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا فِي تَوْبِهِ وَذَلِكَ

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو وہ اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف نہ تھو کے بلکہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوک دے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ اپنے کپڑے میں اس طرح تھوک دیتے تھے اور پھر آپ اسے اٹھا کر تے تھے۔

194 - باب بَذْيِ التِّيمَمِ

باب: تیمم کا آغاز (کیسے ہوا)

309 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ ذَاتِ الْحَبَشِ انْقَطَعَ عَفْدِي لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّيَمُّمِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَبَّسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَبَّسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَاتَى النَّاسُ بِكُفٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعْتَ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلَالِي وَلَبَّسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَبَّسَ مَعَهُمْ مَاءٌ - فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَ رَأْسَهُ عَلَى فَيْحِدِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَبَّسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَبَّسَ مَعَهُمْ مَاءٌ - قَالَتْ عَائِشَةُ لَمَّا كُنَّا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ بَطْنُ بَيْدِهِ فِي حَاضِرَتِي لَمَّا مَسَّيْتُ بَيْنَ التَّحْرُكِ إِلَّا مَكَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَيْحِدِي قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَاتَرَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ابْنَةَ التِّيمَمِ - فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَجَتِكُمْ يَا أبا إِبْنِ بَكْرٍ - قَالَتْ لَبَّيْنَا النَّبِيَّ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ لَوْ جَدْنَا الْبَقْدَةَ تَحْتَهُ -

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے جب ہم بیداء (راوی کوٹھل) پہنچے کہ شاید یہ الفاظ ہیں: (یا ذات الحش) کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار گر گیا نبی اکرم ﷺ نے ہار کی تلاش میں وہیں قیام کیا آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی پڑاؤ کر لیا اس جگہ پر پانی نہیں تھا اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں تھا لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے کیا آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے کہ سیدہ عائشہ نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے لوگوں کو اور نبی اکرم ﷺ کو کھینے پر بلایا۔

309 - أخرجه البخاري في التيمم، باب 1 (الحديث 334)، وفي فضائل الصحابة، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم (لو كنت حلالاً) (الحديث 3672)، وفي التفسير، باب رقم نجدوا ماء، فتمموا صلياً (الحديث 4607)، وفي الحدود، باب من ادب الله غيره دون السلطان (الحديث 6844) مختصراً. وأخرجه مسلم في الحج، باب التيمم (الحديث 108)، وأخرجه النسائي في العصر سرور النساء، لوله نعتي (فلا وربك) 7 يوصون حتى يحكموا فكما شجر بهيم) (الحديث 127)، وأخرجه عبد البخاري في شكاك، باب قول لرجل مضاعبه هل اعرضته ابلة (الحديث 5250)، تحفة الاشراف (17519).

مجبور کر دیا ہے جبکہ یہاں آس پاس بھی پانی موجود نہیں ہے اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے نبی اکرم ﷺ اس وقت اپنا سر مبارک میرے زانوں پر رکھ کر سوئے ہوئے تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بولے تم نے نبی اکرم ﷺ کو اور لوگوں کو یہاں رکھنے پر مجبور کر دیا ہے جبکہ یہاں آس پاس پانی بھی نہیں ہے اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے ناراضگی کا اظہار کیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ کہا انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے میرے پہلو میں مارا میں نے صرف اس لیے حرکت نہیں کی کہ نبی اکرم ﷺ میرے زانوں پر آرام فرماتے۔ نبی اکرم ﷺ سوئے رہے یہاں تک کہ صبح کے وقت وہاں پانی موجود نہیں تھا پھر اللہ تعالیٰ نے تیمم کے حکم سے متعلق آیت نازل کر دی اس وقت اسید بن خضیر رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی: اے آل ابو بکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو ہمیں اس کے نیچے سے ہار بھی مل گیا۔

195 - باب التِّيمَمِ فِي الْحَضَرِ

باب: حضر کی حالت میں تیمم کرنا

310 - أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرَيْرٍ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مِمْوْنَةَ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي جَهْمٍ بِنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو جَهْمٍ أَقْبَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بَنِي الْحَمَلِ وَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْإِجْدَارِ فَسَحَّ بِوَجْهِهِ وَبَدَنِهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ -

☆ عمیر بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میں اور عبد اللہ بن یسار ہم حضرت ابو جہم بن حارث انصاری کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابو جہم بولے: نبی اکرم ﷺ ہر جمل کی طرف سے تشریف لارہے تھے ایک شخص آپ کے سامنے آیا اس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا آپ دیوار کی طرف بڑھے اور (اس پر ہاتھ مار کر) اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں پر مسح کیا پھر آپ نے اسے سلام کا جواب دیا۔

311 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ ذَرِّ عَنِ ابْنِ عَدِي

310 - أخرجه البخاري في التيمم، باب التيمم في الحضر إذا لم يجد الماء وحاف لوث الصلاة (الحديث 337)، وأخرجه مسلم في الحج، باب التيمم (الحديث 114) تعليقاً. وأخرجه ابو داود في الطهارة، باب التيمم في الحضر (الحديث 329)، تحفة الاشراف (11885).

311 - أخرجه البخاري في التيمم، باب التيمم هل يفتح فيهما (الحديث 338) مختصراً. وأخرجه مسلم في الحج، باب التيمم (الحديث 112 و 113)، وأخرجه ابو داود في الطهارة، باب التيمم (الحديث 322 و 323 و 324 و 325 و 326)، وأخرجه النسائي في الطهارة، روح آخر من التيمم (الحديث 317)، ونوع آخر (الحديث 318)، وأخرجه ابن ماجه في الطهارة وسنن، باب ما جاء في التيمم صرة واحدة (الحديث 569)، والحديث عند البخاري في التيمم، باب التيمم للوجه والكفين (الحديث 339 و 340 و 341 و 342 و 343)، وأبو داود في الطهارة، باب التيمم (الحديث 327 و 328)، والترمذي في الطهارة، باب ما جاء في التيمم (الحديث 144)، تحفة الاشراف (10362).

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي أَجَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ . قَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ . فَقَالَ عُمَرُ بْنُ يَاسِرٍ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا تَذَكَّرُ إِذَا أَنَا وَأَنْتَ لِي سَرِيَّةٌ فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكَ فِي التُّرَابِ فَصَلَّيْتُ فَآتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ "إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ" . فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ . وَسَلَّمَ شَيْءٌ لَا يَذَرِي فِيهِ الْيَوْمَ قَتِيلٌ أَوْ إِلَى الْكُفَّيْنِ . فَقَالَ عُمَرُ نَزَلَتْكَ مَا تَوَلَّيْتُ .

☆☆ عبد الرحمن بن ابی زئی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: مجھے جنابت لاحق ہوگئی پھر مجھے پانی نہیں ملا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تم نماز ادا نہ کرو تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ جب آپ اور میں ایک مہم میں شریک ہوئے تھے اور ہمیں جنابت لاحق ہوگئی تھی اور ہمیں پانی نہیں ملا تھا تو آپ نے تو نماز ہی نہیں پڑھی تھی اور میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز ادا کر لی تھی پھر جب ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اتنا ہی کافی تھا پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر ان پر پھونک ماری پھر ان دونوں کو چہرے اور دونوں بازوؤں پر پھیر لیا۔

یہاں سلمہ نامی راوی کو شک ہے اسے یہ بات پتہ نہیں ہے کہ روایت کے الفاظ میں کہنیوں تک مسح کرنے کا ذکر ہے یا ہتھیلیوں تک کرنے کا ذکر ہے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تم جدھر کا رخ کرنا چاہتے ہو ہم تمہیں اسی طرف پھیرتے ہیں۔

312 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ خُفَّابٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ أَجَبْتُ وَأَنَا فِي الْإِبِلِ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً فَتَمَعَّكَ فِي التُّرَابِ تَمَعَّكَ الذَّابِيَةَ فَاتَّبَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ "إِنَّمَا كَانَ يَجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ التَّيْمُ" .

☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے جنابت لاحق ہوگئی میں اس وقت اونٹوں میں (یعنی آبادی سے باہر) موجود تھا مجھے وہاں پانی نہیں ملا تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا جس طرح کوئی جالور مٹی میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اس کی بجائے صرف تیمم کر لینا کافی تھا۔

197 - باب التيمم في السفر

باب: سفر کے دوران تیمم کرنا

313 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ

ابن شهاب قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ عَرَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُولَاتِ الْجَيْشِ وَمَعَهُ عَائِشَةُ رَوْحَتُهُ فَأَنْقَطَعَ عَقْدُهَا مِنْ جَزَعِ ظَفَارِ لُحَيْسِ النَّاسِ انْتِفَاءً عَقْدُهَا ذَلِكَ حَتَّى أَضَاءَ الْقَجَرُ وَلَيْسَ مَعَ النَّاسِ مَاءٌ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ حَسِبْتُ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَاتَّزَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رُحْصَةَ التَّيْمِمْ بِالضَّعِيدِ قَالَ فَقَامَ الْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَضَرْبُوا بِأَيْدِيهِمْ الْأَرْضَ ثُمَّ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَلَمْ يَنْفُضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوا بِهَا وَجُوهَهُمْ وَأَيْدِيَهُمْ إِلَى الْمَنَاقِبِ وَزَيْنَ بَطْنِ أَيْدِيهِمْ إِلَى الْأَبْطَاطِ .

☆☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اولات الجیش کے مقام پر پڑاؤ کیا آپ کے ساتھ آپ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں "ظفار کے یعنی پتھروں" سے بنا ہوا ان کا ہر گر کر ٹوٹ گیا لوگ اس کی تلاش میں وہاں ٹھہر گئے یہاں تک کہ صبح صادق ہوگئی لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا اس بات پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے غصے کا اظہار کیا اور بولے: تم نے لوگوں کو زکے پر مجبور کیا ہے حالانکہ ان کے پاس پانی بھی نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے مٹی کے ذریعے تیمم کرنے کی اجازت کا حکم نازل کیا تو لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنے ہاتھ زمین پر مارے پھر انہوں نے اپنے ہاتھ بلند کیے اور مٹی کو جھارا نہیں اس کے ساتھ انہوں نے اپنے چہروں اور دونوں بازوؤں کا مسح کر لیا انہوں نے ظاہری حصے کا کدھے تک اور نیچے والے حصے کا بغلوں تک مسح کیا۔

198 - باب الاختلاف في كيفية التيمم

باب: تیمم کے طریقے میں اختلاف

314 - أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ بَشَّمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتُّرَابِ فَمَسَحَا بِوُجُوهِنَا وَأَيْدِينَا إِلَى الْمَنَاقِبِ .

☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ مٹی کے ساتھ تیمم کیا ہے ہم نے اپنے چہروں اور کندھوں تک دونوں بازوؤں پر مسح کیا تھا۔

199 - باب نوع آخر من التيمم والنفع في اليدين

باب: تیمم کا ایک اور طریقہ اور دونوں ہاتھوں پر پھونک مارنا

315- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَاتَّاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ رُبَّمَا تَمَكُّتُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ وَلَا نَجِدُ الْمَاءَ . فَقَالَ عُمَرُ أَمَا أَنَا فَإِذَا لَمْ أَجِدِ الْمَاءَ لَمْ أَكُنْ لِأَصْلَى حَتَّى أَجِدَ الْمَاءَ . فَقَالَ عُمَرُ بْنُ بَشَّارٍ أَتَذْكُرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَيْثُ كُنْتَ بِمَكَّانٍ كَذَا وَكَذَا وَتَنَحُّنُ نَزْعِي الْإِبِلَ فَتَعْلَمُ أَنَا أَجَبْنَا قَالَ نَعَمْ أَمَا أَنَا فَتَمَرَّغْتُ فِي التُّرَابِ فَاتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَبَحَكَ فَقَالَ "إِنْ كَانَ الصَّبِيُّ لَكَافِيكَ . " وَضَرَبَ بِكَفِّهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَبَعْضَ ذِرَاعَيْهِ . فَقَالَ النَّبِيُّ اللَّهُ يَا عُمَرُ . فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ شِئْتَ لَمْ أَذْكُرْهُ . قَالَ لَا وَلَكِنْ نُوَلِّيكَ مِنْ ذَلِكَ مَا تَوَلَّيْتُ .

☆ ☆ عبد اللہ بن عبد الرحمن حضرت عبد الرحمن بن ابی ناسی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے امیر المؤمنین! بعض اوقات ہمیں ایک ماہ اور دو ماہ تک پانی نہیں ملتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: اگر مجھے پانی نہیں ملتا تو میں نماز اس وقت تک ادا نہیں کروں گا جب تک مجھے پانی مل نہیں جاتا تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بولے: اے امیر المؤمنین! کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ جب آپ فلاں جگہ پر موجود تھے اور ہم اونٹ چرا رہے تھے آپ کو پتہ تو ہے کہ اس وقت ہمیں جنابت لاحق ہو گئی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: جی ہاں! تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بولے: میں تو اس وقت مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا تھا پھر ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیے اور فرمایا: تمہارے لیے مٹی ہی کافی تھی پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں پھر ان پر پھونک ماری پھر آپ نے اپنے چہرے اور بازوؤں کے بعض حصے کا مسح کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: اے عمار! اللہ سے ڈر! انہوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اگر آپ چاہیں تو میں اس بات کا تذکرہ نہیں کروں گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: نہیں! ہم تمہیں اس طرف پھیرتے ہیں جس طرف تم رخ کرتے ہو۔

200- باب نوع آخر من التيمم

باب: تیمم کا ایک اور طریقہ

316- أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَاتَّاهُ رَجُلٌ مَاتَرٌ مَا يَقُولُ فَقَالَ عُمَرُ أَتَذْكُرُ حَيْثُ كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ فَأَخْبَيْتُ فَتَمَكُّتُ فِي التُّرَابِ فَاتَّبَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "إِنَّمَا بِكَفِّكَ هَكَذَا . " وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِيَدِهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَخَ فِي يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّهِ مَرَّةً وَاحِدَةً .

315- تقدم في الطهارة، باب التيمم من الحصر (الحديث 311) .

316- تقدم في الطهارة، باب التيمم من الحصر (الحديث 311) .

☆ ☆ عبد الرحمن بن ابی ناسی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تیمم کے بارے میں دریافت کیا تو انہیں یہ اندازہ نہیں ہوا کہ وہ کیا جواب دیں تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ بولے: کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ جب ہم ایک مہم میں شریک تھے مجھے جنابت لاحق ہو گئی تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اس طرح کرنا کافی تھا۔

پھر شعبہ نامی راوی نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر مارے پھر ان میں پھونک ماری پھر ان دونوں کے ذریعے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔

201- باب نوع آخر من التيمم

باب: تیمم کا ایک اور طریقہ

317- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَّنَا خَالِدُ بْنُ أَنَسٍ شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ذَرًّا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِي قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُ الْحَكَمَ مِنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَخْبَنِي رَجُلٌ فَاتَّاهُ عُمَرُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - فَقَالَ إِنِّي أَخْبَيْتُ لَكُمْ أَجَدَ مَاءَ . قَالَ لَا تُصَلِّ . قَالَ لَهُ عُمَرُ أَمَا تَذْكُرُ أَنَا كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ فَأَخْبَيْنَا فَلَمْ نَجِدْ مَاءً فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تَصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَاتَّاهُ فَتَمَكُّتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ "إِنَّمَا كَانَ بِكَفِّكَ . " وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِكَفِّهِ طَرَبَةً وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ ذَلِكَ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ . فَقَالَ عُمَرُ شَيْئًا لَا أَذْهَرِي مَا هُوَ . فَقَالَ إِنْ شِئْتَ لَا حَدَّثْتُهُ . وَذَكَرْتُ شَيْئًا فِي هَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ وَزَادَ سَلَمَةُ قَالَ بَلِ نُوَلِّيكَ مِنْ ذَلِكَ مَا تَوَلَّيْتُ .

☆ ☆ عبد الرحمن کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص کو جنابت لاحق ہوئی وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: مجھے جنابت لاحق ہو گئی ہے مجھے پانی نہیں ملتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تم نماز ادا نہ کرو (جب تک پانی نہیں ملتا) تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ ہم جنگی مہم میں شریک تھے تو ہمیں جنابت لاحق ہو گئی آپ نے تو نماز ادا نہیں کی اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا اور نماز ادا کر لی پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

پھر شعبہ نامی راوی نے اپنی ہتھیلی کو زمین پر ایک مرتبہ مارا پھر اس میں پھونک ماری پھر اس کے ذریعے دوسرے ہاتھ کو مل لیا پھر ان دونوں کو اپنے چہرے پر پھیرا۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوئی بات کہی جو مجھے پتہ نہیں چل سکا کہ کیا بات تھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: اگر تم ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیرا۔

اس کے بعد راوی نے اس کی سند میں ابومالک سے منقول ہونے کے حوالے سے کوئی بات ذکر کی ہے۔

سلسلہ نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں: ہم جنہیں اسی طرف پھیرتے ہیں جس طرف کا تم رخ کرتے ہو۔

202 - باب تَوَعُّعِ الْآخَرِ

باب: ایک اور طریقہ

318 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ تَيْمِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ عَنْ ذَرِّ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى عُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - فَقَالَ إِنِّي أَجَنَّبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ . فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ . فَقَالَ عُمَرُ أَمَا تَذْكُرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا أَنَا وَأَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجَنَّبْنَا فَلَمْ نَجِدْ مَاءً . فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعْتُكَ فِي التَّرَابِ ثُمَّ صَلَّيْتُ فَلَمَّا أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ "إِنَّمَا يَكْفِيكَ" . وَصَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِهِ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَعَ لِيهِمَا فَمَسَحَ بِهِنَّ وَجْهَهُ وَكَفَّيَهُ . شَكَ سَلَمَةُ وَقَالَ لَا أَذْرى لِيهِ إِلَى الْيَوْمِ لَقِينِ أَوْ إِلَى الْكَفَّيْنِ . قَالَ عُمَرُ نَوَلَيْكَ مِنْ ذَلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ قَالَ شُعْبَةُ كَانَ يَقُولُ الْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهَ وَالذَّرَاعَيْنِ . فَقَالَ لَهُ مَنْصُورٌ مَا تَقُولُ فَإِنَّهُ لَا يَذْكُرُ الذَّرَاعَيْنِ أَحَدٌ غَيْرُكَ . فَشَكَ سَلَمَةُ فَقَالَ لَا أَذْرى ذَكَرَ الذَّرَاعَيْنِ أَمْ لَا .

☆ عبد الرحمن بن ابی زئی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: مجھے جنابت لاحق ہو گئی ہے اور مجھے پانی نہیں ملا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تم نماز ادا نہ کرو (جب تک پانی نہیں مل جاتا) حضرت عمار رضی اللہ عنہ بولے: اے امیر المؤمنین! کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ جب میں اور آپ ایک مہم میں شریک تھے تو ہمیں جنابت لاحق ہو گئی تھی اور ہمیں پانی نہیں ملا تھا تو جہاں تک آپ کا تعلق ہے تو آپ نے تو نماز ہی نہیں پڑھی تھی البتہ میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز ادا کر لی تھی۔ پھر ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: تمہارے لیے اتنا کافی ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر ان میں پھونک ماری پھر ان کے ذریعے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا۔

یہاں پر سلسلہ نامی راوی کو شک ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ کہیں تک مذکور ہونے کا تذکرہ ہے یا کلاموں تک کا تذکرہ ہے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم جنہیں اس کی طرف پھیرتے ہیں جس طرف کا تم رخ کرتے ہو۔

شعبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: دونوں ہتھیلیوں پر چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا۔

منصور نامی راوی نے ان سے کہا: یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ کیونکہ آپ کے علاوہ اور کسی نے بھی بازوؤں کا ذکر نہیں کیا۔

اس وجہ سے سلسلہ نامی راوی کو شک ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ اس میں انہوں نے دونوں بازوؤں کا ذکر کیا ہے یا نہیں کیا؟

203 - باب تَيْمُمِ الْجَنْبِ

باب: جنبی شخص کا تیمم کرنا

319 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَآبِي مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَوَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عُمَارٍ لِعُمَرَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَاطِبَةٍ فَأَجَنَّبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ بِالصَّعِيدِ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَّكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ "إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ هَكَذَا" . وَصَرَبَ بِرِجْلِهِ عَلَى الْأَرْضِ فَمَسَحَ كَفَّيَهُ ثُمَّ نَفَضَهُمَا ثُمَّ صَرَبَ بِرِجْلِهِ عَلَى يَمِينِهِ وَيَسَارِهِ عَلَى شِمَالِهِ عَلَى كَفَّيِهِ وَوَجْهِهِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَوَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ يَقُولُ عُمَارُ .

☆ شقین بیان کرتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بولے: کیا آپ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا وہ قول نہیں سنا جو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیجا مجھے جنابت لاحق ہو گئی مجھے پانی نہیں ملا میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اتنا کافی ہے تاکہ تم اس طرح کر لیتے نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ایک مرتبہ مارے پھر ان کے ذریعے دونوں ہتھیلیوں کا مسح کیا پھر ان میں پھونک ماری پھر بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر دونوں بازوؤں پر پھیرا اور چہرے پر پھیرا۔

تو حضرت عبداللہ بولے: کیا آپ نے ملاحظہ نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بیان پر اکتفا نہیں کیا تھا۔

204 - باب التَّيْمُمِ بِالصَّعِيدِ

باب: پاک مٹی کے ذریعے تیمم کرنا

320 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ "يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ" . فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْ بِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ . قَالَ "عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ" .

☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو الگ تھلگ بیٹھا ہوا تھا اور

319 - أخرجه البخاري في التيمم، باب إذا خاف الجنب على نفسه المرض أو الموت أو خاف العطش تيمم (الحديث 345) بحوّه مختصراً و (الحديث 346 و 347) بحوّه مطولاً و أخرجه مسلم في الحيض، باب التيمم (الحديث 110 و 111) مطولاً . و أخرجه أبو داود في الطهارة، باب التيمم (الحديث 321) مطولاً . تحفة الاشراف (10360) .

اس نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! تم نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہو گئی تھی اور پانی موجود نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مٹی استعمال کرو وہ تمہارے لیے کافی ہوگی۔

205 - باب الصَّلَاةِ بِتَيْمَمٍ وَاحِدٍ

باب: ایک ہی تیمم کے ذریعے مختلف نمازیں ادا کرنا

321 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بَجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ".

☆ ☆ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پاک مٹی مسلمان کے لیے وضو کا ذریعہ ہے اگرچہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے۔

206 - باب فِيمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَلَا الصَّعِيدَ

باب: جس شخص کو پانی بھی نہیں ملا اور مٹی بھی نہیں ملتی (وہ کیا کرے؟)

322 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِّئَةَ بِنْتُ حُضَيْرٍ وَنَاسًا يَطْلُبُونَ قِلَادَةً كَانَتْ لِعَائِشَةَ نَسِيئَهَا فِي مَنْزِلٍ نَزَلَتْ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةَ وَلَكِسُوا عَلَى وَضُوءٍ وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلُّوا بِغَيْرِ وَضُوءٍ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّيْمَمِ قَالَ أُمِّئَةُ بِنْتُ حُضَيْرٍ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا قُلْتُ اللَّهُ مَا نَزَلَ بِكَ أَمْرٌ تَكْرِهِيهِ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكَ وَلِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ خَيْرًا.

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور بعض دیگر افراد کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار تلاش کرنے کے لیے بھیجا جو کسی پڑاؤ میں وہ بھول گئی تھیں (یعنی ان سے گر گیا تھا) اس دوران نماز کا وقت ہو گیا لوگ وضو کی حالت میں نہیں تھے اور انہیں وضو کرنے کے لیے پانی بھی نہیں ملا تو انہوں نے وضو کے بغیر نماز ادا کر لی بعد میں انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کے حکم سے متعلق آیت نازل کی اس وقت حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے) یہ کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے! اللہ کی قسم! جب بھی آپ کے ساتھ کوئی ایسی صورت حال درپیش ہوگی جو آپ کو ناپسند ہو تو اللہ تعالیٰ نے اسے آپ کے لیے اور مسلمانوں کے لیے خیر کا ذریعہ بنا دیا۔

321 - أخرجه أبو داود في الطهارة، باب الجنب يهيم (الحدث 332) مطولا، وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في التيمم للجنب (الحدث 124) مطولا، تحفة الأشراف (11971).

322 - أخرجه أبو داود في الطهارة، باب التيمم (الحدث 317) - تحفة الأشراف (17205).

323 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أُمِّئَةُ بِنْتُ خَالِدٍ قَالَ آتَانَا شُعْبَةُ أَنَّ مُحَارِقًا أَخْبَرَهُمْ عَنْ طَارِقٍ أَنَّ دَجْلًا أَجَنَّبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَلَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ "أَصَبْتَ". فَأَجَنَّبَ وَجَلَّ أَخْرَفْتَهُمْ وَصَلَّى فَأَنَاهُ فَقَالَ نَحْوُ مَا قَالَ لِأَخِي بَعْنِي "أَصَبْتَ".

☆ ☆ طارق نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص کو جنابت لاحق ہو گئی اس نے نماز ادا نہیں کی وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے ایک مرتبہ ایک اور شخص کو جنابت لاحق ہوئی تو اس نے تیمم کر کے نماز ادا کر لی وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے بھی وہی جواب دیا جو دوسرے کو دیا تھا یعنی آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے۔

2- کِتَابُ الْمِيَاهِ

کتاب: (مختلف قسم کے) پانیوں کے بارے میں روایات

امام نسائی نے اس کتاب "مختلف قسم کے" پانیوں کے بارے میں روایات 13 تراجم ابواب اور 23 روایات نقل کی ہیں جبکہ کمرات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 9 ہوگی۔

1- باب

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا)
وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ (وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ)
وَقَالَ تَعَالَى (فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا)۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اور ہم نے پاک کرنے والا پانی آسمان سے نازل کیا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

"اور اس نے تم پر آسمان سے پانی نازل کیا ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے تمہیں پاک کر دے۔"

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

"اگر تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی کے ذریعے تیمم کر لو۔"

324- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَمَّانٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضْلِهَا قَدْ كَرِهَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ "إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ"۔

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ نے غسل جنابت کیا تو

324- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب الماء لا ينجس (الحديث 68) بنحوه. وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الرخصة في ذلك (الحديث 65) بنحوه. وأخرجه ابن ماجه في الطهارة ومنتهاه باب الرخصة بفضل وضوء المرأة (الحديث 370 و371) بنحوه تحلة الإشراف (6103)۔

نبی اکرم ﷺ نے ان کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کر لیا اس خاتون نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

شرح

پانی کے بارے میں احکام

ان پانیوں کا بیان جن کے ذریعے وضو کرنا جائز ہے

(۱) جاری پانی: جاری پانی سے مراد وہ پانی ہے جس میں شکار بہہ جاتا ہے۔ (کنز العمال)

مسئلہ: بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ جسے لوگ جاری سمجھتے ہیں وہ جاری پانی شمار ہوگا اور یہی قول صحیح ہے۔

مسئلہ: جاری پانی کا ذائقہ رنگ یا بو نجاست کے ملنے کی وجہ سے جب تک تبدیل نہیں ہوتے ہیں اس وقت تک وہ نجس نہیں ہوگا۔ (حضرات)

مسئلہ: اگر جاری پانی میں کوئی نجس چیز ڈال دی جاتی ہے جیسے مردار شراب تو جب تک اس جاری پانی کا رنگ ذائقہ یا بو تبدیل نہیں ہوتی اس وقت تک وہ نجس شمار نہیں ہوگا۔ (مدیہ اعلیٰ)

مسئلہ: اگر بہت سے لوگ کسی نہر کے کنارے بیٹھ کر وضو کر لیتے ہیں تو ایسا وضو کرنا جائز ہوگا۔ (مدیہ اعلیٰ)

مسئلہ: اسی طرح اگر کوئی چھوٹا حوض ہو جس میں ایک طرف سے پانی آ رہا ہو اور دوسری طرف سے نکل رہا ہو تو ایسی صورت میں بھی بہت سے افراد کامل کر ایک ساتھ وضو کرنا جائز ہوگا۔ (شرح دقایق)

مسئلہ: اگر کسی چھوٹے حوض میں ایک طرف سے پانی داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے دوسری طرف سے پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے تو جیسے ہی دوسری طرف سے پانی بہنا شروع ہوگا تو اسی وقت وہ حوض طہارت کے لیے کافی ہوگا یہ فقید ابو جعفر کا قول ہے اور صدر الشریعہ نے اسی کو محیط میں تحریر کیا ہے نوازل میں یہ بات تحریر ہے کہ ہم اسی حکم کو اختیار کرتے ہیں یہ بات فتاویٰ ازہر خانیہ میں بھی تحریر ہے۔

مسئلہ: حمام میں موجود حوض کا پانی فقہاء کے نزدیک پاک ہوتا ہے لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے کہ اس میں کوئی نجاست نہ ملے ہو۔

مسئلہ: دوسری قسم کا پانی وہ ہے جو بہتا نہیں ہے لیکن تعداد میں زیادہ ہوتا ہے اس کا حکم یہ ہے کہ جب اس کی تعداد زیادہ ہو جائے تو یہ جاری پانی کے حکم میں آ جاتا ہے یعنی اگر اس کے کسی ایک کنارے پر نجاست ڈال دی جائے تو وہ سارا پانی نجس نہیں ہوتا ہے اس وقت تک جب تک اس کا رنگ اس کی بو یا ذائقہ تبدیل نہیں ہو جاتے ہیں جب یہ تبدیل ہو جائیں گے تو وہ نجس ہو

جائے گا اس بات پر تمام علماء کا اتفاق ہے اور تمام مشائخ نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (مید)

مسئلہ: جس مقام پر ایسے پانی میں نجاست ڈالی گئی ہے اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ نجاست نظر آ رہی ہے تو نجاست جس پر نظر آ رہی ہے وہ سارا حصہ ناپاک ہوگا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسی نجاست کی جگہ سے تقریباً اتنے فاصلے سے وضو کیا جائے جتنا چھوٹا حوض ہوتا ہے۔

اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ اگر کوئی حوض اگر لمبا اور اگر چوڑا ہو تو اس صورت میں ایک طرف کی نجاست کا اثر دوسری طرف نہیں پہنچ سکتا ہے عام مشائخ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ (مید)

مسئلہ: اس بارے میں گہرائی کا حکم یہ ہے کہ چلو میں پانی لینے کی وجہ سے فرش واضح نہ ہو جائے۔ (بدایہ)

مسئلہ: یہاں گز میں کپڑے کے گز کا اعتبار ہوگا۔ (عمیرہ) اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (بدایہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی ایسے حوض سے وضو کرتا ہے جہاں کائی جی ہوئی ہے تو اگر ہلانے کے ساتھ وہ مل جائے تو ایر حوض سے وضو کرنا جائز ہوگا۔ (غلام)

کنوئیں کے احکام

مسئلہ: تیسری قسم کا پانی جس سے وضو کرنا جائز ہے وہ کنوئیں کا پانی ہے (بعض اوقات نجاست گرنے کی وجہ سے کنوئیں سے پانی نکال دیا جاتا ہے) تو وہ طرح کی صورت میں کنوئیں کا پانی نکالا جاتا ہے۔

مسئلہ: پہلی صورت وہ ہے جس میں کسی نجاست کے گرنے کی وجہ سے تمام پانی کو نکالنا لازم ہو جاتا ہے یہ اس وقت ہوتا ہے جب نجاست کنوئیں میں گر جاتی ہے اس طرح پانی نکالنے کا مقصد یہ ہوتا ہے تاکہ کنواں پاک ہو جائے اس بات پر اساتذہ کا اتفاق ہے۔ (الہدایہ)

مسئلہ: اونٹ یا بکری کی مینگیاں اگر کنوئیں میں گر جاتی ہیں تو اگر وہ زیادہ نہ ہوں تو کنواں ناپاک نہیں ہوتا۔ (قاضی بن) مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں کہ یہاں بہت زیادہ سے مراد وہ ہے جسے دیکھنے والا بہت زیادہ گجے ہو وہ ہے جسے دیکھنے والا کم شمار کرے اسی قول پر اعتماد ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: ایک قول یہ ہے کہ زیادہ سے مراد یہ ہے کہ ہر مرتبہ ڈول سے پانی نکالتے وقت اس میں وہ مینگیاں آ رہی ہوں۔ لیکن اگر ایسا نہیں ہوتا تو اس کا مطلب ہے کہ وہ کم ہیں اور یہ قول صحیح ہے۔ (مبسوط سرخسی) (نہایہ)

مسئلہ: اس بارے میں بنیادی اصول یہ ہے کہ ثابت مینگی ٹوٹی ہوئی تر مینگی یا خشک مینگی میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ (عزرا)

مسئلہ: اس مسئلے کے بارے میں لید گور اور مینگی کا حکم ایک جیسا ہوگا۔ (بدایہ)

مسئلہ: اس حوالے سے جنگل یا شہر میں موجود کنوئیں کے حکم میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی بکری کتا انسان کنوئیں میں مر جاتا ہے یا کوئی جانور پھول جاتا ہے یا پھٹ جاتا ہے تو وہ جانور چھوٹا ہونا چاہیے ہو اس کنوئیں کا سارا پانی نکالا جائے گا۔ (بدایہ)

مسئلہ: اسی طرح اگر اس جانور کے بال کنوئیں میں بکھر جاتے ہیں تو یہ بھی اس کے جسم کے پھٹ جانے کی مانند ہوگا۔

مسئلہ: اگر بکری کی قسم کا کوئی جانور کنوئیں میں گر جاتا ہے اور اسے زندہ نکال لیا جاتا ہے تو صحیح قول یہ ہے کہ وہ جانور اگر نجس العین نہیں ہے اور اس کے جسم پر بھی کوئی نجاست نہیں لگی ہوئی اور اس کا منہ بھی پانی میں داخل نہیں ہوا تو وہ پانی نجس نہیں ہو گا لیکن اگر اس کا منہ پانی میں داخل ہو جائے تو اس کے جوھے کے مطابق پانی کا حکم جاری کیا جائے گا اگر اس کا جوش پاک ہو گا تو پانی پاک شمار ہوگا اگر نجس ہوگا تو نجس شمار ہوگا اور اگر پانی نجس ہوگا تو سارے پانی کو نکالا جائے گا لیکن اگر اس کا جوشا مشکوک ہوتا ہے تو پانی کو بھی مشکوک قرار دیا جائے گا لیکن تمام پانی نکال لیا جائے گا اور اگر اس کا جوشا مکروہ ہے تو پانی بھی مکروہ ہو جائے گا اور اس صورت میں اسے نکالنا مستحب قرار دیا جائے گا لیکن اگر وہ جانور نجس العین ہے جیسے خنزیر ہے تو پانی نجس ہو جائے گا اگرچہ اس کا پانی میں منہ داخل نہ ہوا ہو اور صحیح قول یہ ہے کہ کتا نجس العین نہیں ہوتا جب تک اس کا منہ پانی میں داخل نہیں ہوگا پانی ناپاک نہیں ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: جن جانوروں کا گوشت نجس نہیں کھایا جاتا جیسے وحشی درندے یا وحشی پرندے وغیرہ ان سب کا یہی حکم ہوگا کہ اگر وہ زندہ نکال آتے ہیں اور ان کا منہ پانی تک نہیں پہنچا تو صحیح قول یہ ہے کہ پانی نجس نہیں ہوگا۔ (مید سرخسی)

مسئلہ: مردہ کا فرخواد اسے غسل دے دیا جائے یا اسے غسل نہ دیا جائے نجس شمار ہوگا۔ (عمیرہ)

مسئلہ: اگر کوئی مسلمان مردہ کنوئیں میں گر جاتا ہے تو اگر اس کو غسل نہیں دیا گیا تھا تو پانی خراب ہو جائے گا اور اگر غسل کے بعد گرنا ہے تو پانی خراب نہیں ہوگا یہی قول مختار ہے۔ (۴۲۲ غایہ)

مسئلہ: اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد رو دیتا ہے اور پھر اس کے بعد فوت ہوتا ہے تو اس کا حکم بڑے آدمی کا سا ہوگا یعنی اگر وہ غسل کے بعد کنوئیں میں گرنا ہے تو پانی خراب نہیں ہوگا اور اگر رو دیا نہیں تھا تو اگر چہ کئی مرتبہ غسل دینے کے بعد پانی میں گرنا ہے تو بھی کنواں (یعنی اس کا پانی) خراب ہو جائے گا اسی طرح اگر کوئی شہید تھوڑے پانی میں گرنا ہے تو پانی خراب نہیں ہوگا لیکن اگر اس کا خون بہہ جاتا ہے تو پانی خراب ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی مرغی بلی کبوتر یا اس طرح کا کوئی جانور کنوئیں میں گر جاتا ہے لیکن اس کا جسم پھول بھی نہیں ہے اور پھٹا بھی نہیں ہے تو اس صورت میں چالیس یا پچاس ڈول نکال لیے جائیں گے۔ (مید سرخسی)

مسئلہ: اگر کوئی چوہا یا چڑیا کنوئیں میں گر کر مر جاتی ہے یا ان کا مردہ جسم باہر نکلتا ہے لیکن وہ پھولے نہیں ہیں تو ان کا جسم نکالنے کے بعد کنوئیں میں سے جس سے لے کر تیس ڈول تک نکال لیے جائیں گے۔ (مید)

مسئلہ: کنوئیں کے پاک ہونے کے ساتھ اس کا ڈول رتھی چرخ اور کنوئیں کے گرد کی تفصیل بھی پاک شمار ہوگی۔ (مید سرخسی)

مسئلہ: اگر کوئی نجس لکڑی یا نجس کپڑا کنوئیں میں گر جاتا ہے اور اسے نکالنا ممکن نہ ہو یا وہ غائب ہو جاتے ہیں تو اس کنوئیں کے پاک ہونے کے ساتھ ہی وہ کپڑا اور وہ لکڑی بھی پاک شمار ہوں گے۔ (عمیرہ)

مسئلہ: جس کنوئیں میں سے تیس ڈول نکالنا لازم تھا اس میں سے پہلا ڈول نکال کر ایک اور کنوئیں میں ڈال دیا گیا تو اس

دوسرے کنویں میں سے بھی جس ڈول نکالے جائیں گے اس بارے میں اصول یہ ہے کہ دوسرا کنواں بھی اتنے ہی ڈولوں سے پاک ہوگا جتنے ڈولوں سے پہلے کنواں پاک ہوگا۔

فصل: پانی کی ان اقسام کا بیان جن کے ذریعے وضو نہیں ہو سکتا

مسئلہ: خربوزہ، گکڑی، کھیرا، گلاب کے پانی کے ساتھ وضو کرنا جائز نہیں ہے اسی طرح کسی شربت یا اسی طرح کی کوئی اور چٹکی چیز یعنی سرکہ وغیرہ سے بھی وضو جائز نہیں ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: نمک کے پانی کے ساتھ بھی وضو نہیں کیا جاسکتا۔ (غلام)

مسئلہ: صابن کے پانی یا اثنان کے پانی کے ساتھ وضو نہیں کیا جاسکتا، لیکن یہ اس وقت ہوگا کہ جب پانی کی طبعی حیثیت اتنی زیادہ تبدیل نہ ہو جائے کہ وہ پانی کاڑھا ہو جائے، اگر وہ بدستور پتلا رہتا ہے اور اس کی لطافت باقی رہتی ہے تو جائز ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: انگور کے درختوں سے نکلنے والے پانی سے بھی وضو جائز نہیں ہے۔ (کافی، مہملہ، قاضی خان)

مسئلہ: اگر کسی موسم میں پتے وغیرہ گرنے کی وجہ سے پانی کا ذائقہ رنگ یا بو تبدیل ہو جاتے ہیں تو فقہاء احناف کے نزدیک ایسے پانی سے وضو جائز ہے۔ (مرآۃ الباری)

مسئلہ: زعفران، زردچ اور کسم کے پانی سے وضو جائز ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ پانی پتلا ہوتا چاہیے اور پانی غالب ہونا چاہیے، لیکن اگر سرخی غالب آ جاتی ہے اور پانی کاڑھا ہو جاتا ہے تو اس سے وضو جائز نہیں ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر صرف پانی ہے اور مٹی یا چونے کے ملنے کی وجہ سے یا بہت دن تک کھڑا رہنے کی وجہ سے متغیر ہو جاتا ہے تو اس سے وضو جائز ہوگا۔ (بدائع الصنائع)

مسئلہ: اگر کوئی شخص سیلابی پانی سے وضو کرتا ہے تو یہ جائز ہوگا، اگرچہ اس میں مٹی وغیرہ ملی ہوئی ہو، لیکن شرط یہ ہے کہ پانی غالب ہوتا چاہیے اور پتلا ہونا چاہیے، خراہ و دھنسا ہوا یا اس کا ذائقہ کھارا ہو چکا ہو۔

مسئلہ: اسی طرح ایسے پانی کے ساتھ وضو کرنا جائز ہے جس میں چنے یا بالٹا بھگوئے گئے ہوں، پانی کی رنگت اور ذائقہ تبدیل ہوا ہو، لیکن اس کا پتلا پن ختم نہ ہوا ہو۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اس بارے میں اصول یہ ہے کہ غلبے میں رنگ کا اعتبار کیا جائے گا، اگر کوئی چیز پانی میں ملنے کے بعد رنگت میں مخالف نہیں ہے، لیکن ذائقہ تبدیل ہو گیا تو ذائقہ کا اعتبار کیا جائے گا اور اگر رنگت اور ذائقہ دونوں میں مخالفت نہیں ہے تو اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ مقدار کس کی زیادہ ہے، اگر مقدار کے اعتبار سے بھی دونوں برابر ہوتے ہیں تو اس کا حکم ظاہر الروایۃ میں موجود نہیں ہے تاہم بعد کے فقہاء نے یہ بات کہی ہے کہ احتیاط کے پیش نظر پانی کو دوسری چیز کے مقابلے میں مغلوب قرار دیں گے۔ (بدائع الصنائع)

نہیز کے ذریعے وضو کرنا

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں کہ کھجور کی نہیز کے ذریعے وضو کیا جاسکتا ہے اور جب ایسا پانی موجود ہو تو

آدنیٰ تیم نہیں کرے گا۔ (الجامع الصغیر شرح طحاوی)

مسئلہ: اکثر متون میں یہ بات تحریر ہے، ایسی صورت میں جب صرف کھجور کی نہیز موجود ہو اور کوئی پانی موجود نہ ہو تو اس صورت میں انسان کھجور کی نہیز کے ذریعے وضو بھی کر لے گا اور احتیاط کے پیش نظر تیم بھی کر لے گا۔ یہ حکم بھی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ہے، البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں، ایسی صورت میں انسان تیم کرے گا، وہ کھجور کی نہیز کے ذریعے

کسی بھی صورت میں وضو نہیں کر سکتا ہے جبکہ امام محمد رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں کہ احتیاط کے پیش نظر وضو بھی کرے گا اور تیم بھی کر لے گا، اگر وہ شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کو بھی ترک کر دیتا ہے تو یہ جائز نہیں ہوگا، البتہ یہ ضروری نہیں ہے کہ دونوں

میں سے کسی ایک کو پہلے کیا جائے، دونوں میں سے خواہ جسے بھی پہلے کر لیا جائے تو درست ہوگا۔ (شرح طحاوی)

مسئلہ: امام قاضی خان رحمہ اللہ نے الجامع الصغیر کی شرح میں یہ بات تحریر کی ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے نقل کی طرف رجوع کر لیا تھا، فتویٰ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول پر ہے۔ (یعنی شرح کنز)

مسئلہ: کھجور کی نہیز کا حکم اس وقت ہے جب وہ ٹھنسی ہو اور ترشی کی طرف مائل ہو، لیکن جب اس میں جوش آ جاتا ہے اور وہ خف ہو جاتی ہے یا اس پر جھاگ آ جاتا ہے تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اس سے وضو کرنا جائز نہیں ہوگا، کیونکہ اب وہ نشا آور بن گیا ہے۔

مسئلہ: اگر چند چھوٹے پانی میں بھگو دیئے جاتے ہیں جس کے نتیجے میں وہ پانی بیٹھا ہو جاتا ہے، لیکن دیکھنے میں پانی ہی لگتا ہے اور وہ پتلا بھی ہوتا ہے تو ایسے پانی کے ساتھ وضو کرنا جائز ہے، اس بارے میں فقہائے احناف کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (شرح منیۃ المصلیٰ ذابین امیر الحاج)

آب مستعمل کے احکام

مسئلہ: فقہائے احناف کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ آب مستعمل کے ذریعے طہارت حاصل نہیں ہو سکتی، اس لیے اس سے وضو کرنا جائز نہیں ہوگا، البتہ کیا آب مستعمل خود پاک ہوتا ہے اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے، امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک ایسا پانی پاک ہوتا ہے، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے بھی یہی روایت منقول ہے اور فتویٰ بھی اسی بات پر ہے۔ (مہملہ)

مسئلہ: جس بھی پانی سے حدث دور کیا جائے (یعنی بے وضو حالت میں وضو کر لیا گیا ہو یا جنابت کی حالت میں غسل کر لیا گیا ہو) یا جسے عبادت کے لیے استعمال کیا گیا ہو تو حکم یہ ہے کہ جیسے ہی وہ انسان کے عضو سے الگ ہوگا وہ آب مستعمل شمار ہو گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اس بارے میں چھوٹے حدث (یعنی بے وضو حالت) اور بڑے حدث (یعنی جنابت کی حالت) کا حکم برابر ہے۔ (یعنی شرح کنز)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنے دونوں بازو دھو رہا تھا اور اس کے بازو دھونے سے جو پانی گر رہا تھا وہ پانی کسی اور شخص نے ہاتھ لپٹے جا کر حاصل کیا اور اس سے اپنے عضو کو دھو لیا تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ (قاضی خان)

کتاب الطہارۃ

مسئلہ: اگر کوئی بے وضو شخص یا جنابت کی حالت والا شخص یا حیض والی عورت جو غسل کرنے لگی ہے اگر وہ پانی لینے کے لیے اپنا ہاتھ پانی میں داخل کرتے ہیں تو ضرورت کے پیش نظر اس پانی کو مستعمل قرار نہیں دیا جائے گا۔ (تمیز)

مسئلہ: اگر پانی نکالنے والا ذبہ بالئی میں گر جاتا ہے اور اسے نکالنے کے لیے آدی کہنی تک ہاتھ اس میں ڈال لیتا ہے تو بھی پانی مستعمل نہیں ہوگا، لیکن وہ شخص صرف ہاتھوں کو ٹھنڈک پہنچانے کے لیے برتن میں داخل کرتا ہے تو پانی مستعمل شمار ہو جائے گا، کیونکہ یہاں اس طرح ہاتھ ڈالنے کی ضرورت نہیں تھی۔ (غلام)

مسئلہ: مشہور روایت کے مطابق امام ابو یوسف رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں کہ پانی کے مستعمل ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے کہ انسان نے کوئی پورا عضو اس میں داخل کیا ہو۔ (مید)

مسئلہ: ایک یاد دہانگیوں کو پانی میں داخل کرنے سے پانی مستعمل شمار نہیں ہوتا، البتہ پوری پتیلی کو داخل کرنے سے مستعمل شمار ہوگا۔ (ظہیر)

مسئلہ: اگر جنابت کی حالت والا کوئی شخص ڈول کو ڈھونڈنے کے لیے کنویں میں غوطہ لگا دیتا ہے تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں کہ اس کی جنابت باقی رہتی ہے اور پانی بھی اپنی حالت پر برقرار رہتا ہے جبکہ امام محمد رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں کہ اس صورت میں پانی پاک رہے گا اور جنابت والے شخص کی جنابت بھی ختم ہو جائے گی جبکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے ایک روایت یہ نقل کی گئی ہے کہ اس صورت میں دونوں شخص ہو جائیں گے۔

مسئلہ: ایک قول یہ ہے کہ اس صورت میں آدی پاک ہو جاتا ہے کیونکہ پانی اس کے جسم سے جدا ہونے سے پہلے مستعمل نہیں ہوتا اور یہ روایت قرین قیاس محسوس ہوتی ہے۔ (الہدایہ تمیز)

مسئلہ: لیکن اگر کوئی شخص نماز کے لیے (وضو کرنے کے لیے) اس طرح کے پانی میں غوطہ لگا دیتا ہے تو اس بات پر اکتفا ہے کہ سارا پانی خراب ہو جائے گا۔ (نہایہ)

مسئلہ: اگر حیض والی کوئی عورت کنویں میں گر جاتی ہے تو اگر وہ خون کی آمد منقطع ہو جانے کے بعد کنویں میں گری ہے اور اس کے اعضاء پر کوئی نجاست بھی نہیں لگی تو اس کا حکم جنسی شخص کی مانند ہوگا، لیکن اگر اس کا خون بند نہیں ہوا اس سے پہلے درگئی ہے تو اس کی مثال پاک شخص کی طرح ہوگی کیونکہ اس طرح سے گرنے کے نتیجے میں وہ حیض کی ناپاکی کے حکم سے باہر نہیں آئے گی (اب اگر اس کنویں میں اس کا کچھ خون مل جاتا ہے تو اس کا حکم خون کے اعتبار سے ہوگا، آپ مستعمل کے اعتبار سے نہیں ہوگا)۔ (غلام تاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص وضو کرتے ہوئے وضو کے اعضاء کے علاوہ جسم کے کسی اور حصے کو دھو لیتا ہے جیسے پہلو دھو لیتا ہے یا زانو کو دھو لیتا ہے تو صحیح قول یہ ہے کہ اس صورت میں پانی مستعمل شمار نہیں ہوگا، پانی صرف اس وقت مستعمل شمار ہوگا جب وہ وضو کے مخصوص اعضاء کو دھو رہا ہے۔ (غلام)

مسئلہ: اگر کوئی پاک شخص مٹی آٹا یا میل صاف کرنے کے لیے اعضاء وضو کو دھو رہا ہے یا ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے

کتاب الطہارۃ

نہا ہے، تو شخص اس وجہ سے پانی مستعمل نہیں ہوگا۔ (تاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی بے وضو شخص ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے یا کسی دوسرے کو سکھانے کے لیے وضو کرتا ہے تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک پانی مستعمل شمار ہوگا، جبکہ امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک مستعمل شمار نہیں ہوگا۔

یہاں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ اگر کوئی نابالغ لڑکا اس طرح سے پانی استعمال کر لیتا ہے تو کیا وہ مستعمل شمار ہوگا؟ اس بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر وہ لڑکا سمجھدار ہے تو اس کے وضو کرنے کی وجہ سے پانی مستعمل ہو جائے گا، ورنہ نہیں ہوگا۔ (مضرات)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کھانا کھانے سے پہلے یا کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھوتا ہے تو پانی مستعمل ہو جائے گا۔ (مید رضی)

مسئلہ: اگر کسی مقتول کا سرتن سے جدا ہو جاتا ہے تو اگر اس کے سر کو دھویا جائے تو وہ پانی بھی مستعمل شمار ہوگا۔ (مید رضی)

مسئلہ: اگر جنسی شخص غسل کر رہا ہو اور اس کے جسم سے کچھ پانی برتن میں پک جائے تو پانی خراب نہیں ہوگا، لیکن اگر پکے والا پانی برتن میں موجود پانی پر غالب آ جاتا ہے تو اس برتن کا پانی خراب ہو جائے گا۔

مسئلہ: اسی طرح حمام کے حوض کا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک مستعمل پانی اس میں موجود پانی پر غالب نہیں آتا اس وقت تک وہ پانی پاک کرنے والا شمار ہوگا۔ (غلام)

مسئلہ: مستعمل پانی اگر کنویں میں گر جاتا ہے تو اس وقت تک کنویں کا پانی خراب شمار نہیں ہوگا، جب تک مستعمل پانی اس پر غالب نہیں آ جاتا، یہی قول درست ہے۔ (مید رضی)

2- باب ذِکْرِ بِنْرِ بُضَاعَةَ

باب: بضاعہ کنوئیں کا تذکرہ

325- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُفَيْبٍ الْفَرَطِيُّ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ دَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّوَضَّأُ مِنْ بِنْرِ بُضَاعَةٍ وَهِيَ بِنْرٌ يَطْرُحُ فِيهَا لُحُومُ الْكِلَابِ وَالْحَيْضُ وَالنِّتْنُ فَقَالَ "الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يَنْجَسُهُ شَيْءٌ".

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کیا آپ بضاعہ کنوئیں کے پانی سے وضو کر لیتے ہیں؟ جبکہ وہ ایک ایسا کنواں ہے جس میں کتوں کا گوشت، حیض والی عورتوں کے کپڑے اور دیگر گندگی کی چیزیں پھینکی جاتی ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ پانی پاک ہوتا ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

326- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ

325- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب ما جاء في بئر بضاعة (الحديث 66) و (الحديث 67) بنحوه - و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء أن الماء لا ينجسه شيء (الحديث 66) - تحفة الأشراف (4144) -
326- أخرجه النسائي - تحفة الأشراف (4125)

وَكَانَ مِنَ الْقَائِدِينَ - عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ كَرِيمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي نُوَيْسٍ عَنْ سَلِيطٍ عَنْ أَبِي أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بَنِي بَضَاعَةَ فَقُلْتُ اقْتَوَضًا مِنْهَا وَهِيَ تَطْرُقُ لِيَهَا نَا يُكْرَهُ مِنَ الشَّيْءِ فَقَالَ "الْمَاءُ لَا يَنْجِسُ شَيْءًا".

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ اس وقت ہضاء کو پی رہے تھے میں نے عرض کی: کیا آپ اس سے وضو کر رہے ہیں؟ حارثہ اس میں تاہید و گندگی سمجھ جاتی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

3- باب التَّوَقُّيْتِ فِي الْمَاءِ

باب: پانی میں مقدار متعین کرنا

327- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ التَّمُوزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَاءِ وَمَا يُؤْتِيهِ مِنَ الدُّوَابِّ وَالشَّبَاحِ فَقَالَ "إِذَا تَمَنَّاهُ الْمَاءُ فَلْنَتَيْنِ لَمْ يَخِيلِ الْحَبَثُ".

☆ عبید اللہ بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں سے جانور اور درندے آکر پیتے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلعے ہو جائے وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

328- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَغْرَابِيًّا قَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ إِلَيْهِ يَنْفُضُ الْقُرْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تُزِرْمُوهُ". فَلَمَّا قَرَعَ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ.

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا کچھ لوگ اٹھ کر اس کی طرف بڑھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے روکو نہیں جب وہ فارغ ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے پانی کا ڈول منگوا کر اس پر ہا دیا۔

329- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُثْمَرَ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَعُوهُ وَاهْرِغُوا عَلَى بَوْلِهِ دَلُّوا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بَعْثْتُمْ مَيِّسَرِينَ وَلَمْ تَبْعُوا مُعَسِّرِينَ".

327- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب ما يحسن الماء (الحديث 64) و (الحديث 65) مختصراً وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما أخر (الحديث 67) وأخرجه ابن ماجه في الطهارة، باب مقدار الماء الذي لا يحسن (الحديث 517) و (الحديث 518) مختصراً الحنفية الاثر (7305)

328- تقدم في الطهارة، ترك التوقيت في الماء (الحديث 53).
329- تقدم في الطهارة، ترك التوقيت في الماء (الحديث 56).

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی اٹھا اور اس نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا لوگ اس کی طرف بڑھے تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اسے روکو پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہانے کی ہدایت کی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو آسانی فراہم کرنے کے لیے بیجا گیا ہے تمہیں مشکل میں ڈالنے کے لیے نہیں بیجا گیا۔

4- باب النهي عن اغتسال الجنب في الماء الدائم

باب: جنبی شخص کے ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنے کی ممانعت

330- أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو - وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ - عَنْ يَكْرِجٍ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَغْتَسِلُ الْمُدْمِنُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ".

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص جنابت کی حالت میں ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔

5- باب الوضوء بماء البحر

باب: سمندر کے پانی سے وضو کرنا

331- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرُكِبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا اقْتَوَضْنَا مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هُوَ الطَّهَوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتُهُ".

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے کر جاتے ہیں اگر ہم اس کے ذریعے وضو کر لیتے ہیں تو خود پیاسے رہ جائیں گے کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس (سمندر) کا پانی پاک کرنے والا ہوتا ہے اور اس کا مردار حلال ہوتا ہے۔

6- باب الوضوء بماء الثلج والبرد

باب: برف اور اولوں کے پانی سے وضو کرنا

332- تقدم في الطهارة، باب النهي عن اغتسال الجنب في الماء الدائم (الحديث 220).
333- تقدم في الطهارة، باب في ماء البحر (الحديث 59).

تومات جہانگیر ترجمہ و شرح سنن نسائی ﴿۲۳۳﴾
 332- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَيْنَا جَبْرِ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الْكَلْبِ وَالْبَرْدِ وَقِي قَلْبِي مِنَ الشَّيْطَانِ نَقِيتِ النَّوْثَ الْآبِيسَ مِنَ النَّفْسِ".

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

☆ "اے اللہ! میری خطاؤں کو برف اور سردی سے صاف کیا جاتا ہے۔"

333- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْنَا جَبْر بْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي خُرَيْبَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ وَالْبَرْدِ".

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

☆ "اے اللہ! میری خطاؤں کو برف پانی اور ایلوں کے ذریعے دھو دے۔"

334- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْنَا عَلِيَّ بْنَ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي زَيْنَبٍ وَأَبِي صَالِحٍ خُرَيْبَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا وَلَعَ الْكَلْبُ فِي إِيَّاهُ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ لِيَسْلِمَ".

☆ "موت۔"

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کتاب کی صفحہ

335- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ - عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ

باب: جس برتن میں کتاب منہ ڈال دے اُسے مٹی کے ذریعے صاف کرنے کا حکم

335- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ - عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ

332- تقدم في الطهارة، الوضوء بماء الثلج (الحديث 60) بطولا.

333- تقدم في الطهارة، باب الوضوء بالثلج (الحديث 66).

کتاب الیاء والقیام وقال "إِذَا وَلَعَ الْكَلْبُ فِي الْإِيَّاهِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَقِّرُوهُ الْمَائِمَةَ بِالنَّارِ".

☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (پیلے) نبی اکرم ﷺ نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا پھر آپ ﷺ نے شکار کے لیے اور بکریوں (کی حفاظت) کے لیے کتے کو پالنے کی اجازت دی۔

☆ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

336- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ بَرَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْيَاسِجِ بَرَيْدِ بْنِ خُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّقًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ أَمْرٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَضْلِ الْكِلَابِ قَالَ "مَا بَالُهُمْ وَيَمَالُ الْكِلَابُ". قَالَ وَرَخِصْ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ "إِذَا وَلَعَ الْكَلْبُ فِي الْإِيَّاهِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَقِّرُوهُ الْمَائِمَةَ بِالنَّارِ". خَالَفَهُ أَبُو خُرَيْبَةَ فَقَالَ اخْدَاهُنَّ بِالنَّارِ.

☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

☆ (پیلے) نبی اکرم ﷺ نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆ "تو کتوں کا کتوں سے کیا واسطہ۔"

☆ پھر آپ ﷺ نے شکار کرنے یا بکریوں کی حفاظت کے لیے کتاب (پالنے) کی اجازت دی۔

☆ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆ "جب کتاب کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تم اُسے سات مرتبہ دھو لو اور آٹھویں مرتبہ مٹی کے ذریعے (ل کے) صاف کر لو۔"

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا):

☆ "ان میں سے ایک مرتبہ مٹی کے ذریعے (ل کے) صاف کر دو۔"

337- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَيْنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَلَّاسٍ عَنْ أَبِي زَالِحٍ عَنْ أَبِي خُرَيْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا وَلَعَ الْكَلْبُ فِي إِيَّاهُ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ لَا هُنَّ بِالنَّارِ".

☆ ابو اسحاق بیان کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

☆ "جب کتاب کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ اُسے سات مرتبہ دھو لے جن میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ذریعے (ل کے) صاف کرے۔"

338- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي

336- تقدم في الطهارة، باب تعقير الإيالة الذي ولع فيه الكلب بالنار (الحديث 67).

337- الطهارة السائلة، تعقير الإيالات (14664).

332- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَيْنَا جَبْرِ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الْكَلْبِ وَالْبَرْدِ وَقِي قَلْبِي مِنَ الشَّيْطَانِ نَقِيتِ النَّوْثَ الْآبِيسَ مِنَ النَّفْسِ".

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

☆ "اے اللہ! میری خطاؤں کو برف اور سردی سے صاف کیا جاتا ہے۔"

333- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْنَا جَبْر بْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي خُرَيْبَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ وَالْبَرْدِ".

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

☆ "اے اللہ! میری خطاؤں کو برف پانی اور ایلوں کے ذریعے دھو دے۔"

334- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْنَا عَلِيَّ بْنَ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي زَيْنَبٍ وَأَبِي صَالِحٍ خُرَيْبَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا وَلَعَ الْكَلْبُ فِي إِيَّاهُ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ لِيَسْلِمَ".

☆ "موت۔"

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کتاب کی صفحہ

335- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ - عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ

باب: جس برتن میں کتاب منہ ڈال دے اُسے مٹی کے ذریعے صاف کرنے کا حکم

335- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ - عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ

332- تقدم في الطهارة، الوضوء بماء الثلج (الحديث 60) بطولا.

333- تقدم في الطهارة، باب الوضوء بالثلج (الحديث 66).

عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال "إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ لَعَنَ بِالْتَرَابِ".

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر کوئی کتا کسی چیز میں سے کھائے تو اسے سات مرتبہ دھوئے جس میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ذریعے (پل کے) صاف کرے۔

9- باب سُورِ الْهَرَّةِ

باب: بلی کے جوٹے کا حکم

339- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ كَثْبَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَحُوتًا فَجَاءَتْ مَرَّةً لَشَرِبَتْ مِنْهُ فَأَضْعَى لَهَا الْإِنَاءَ خَشِيَ شَرِبَتْ فَلَا تَكْتَبُ قَرَأَنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ اتَّعَجِبِينَ يَا أُمَّةَ أَيْحَى قُلْتُ لَعَمْرِي قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَائِفِ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَائِفُ".

★★ سیدہ کعبہ بنت کعب بن جحش بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے ہاں تشریف لائے پھر انہوں نے ایک کلمہ ذکر کیا جس کا مطلب یہ تھا کہ میں نے ان کے لیے پانی رکھا اسی دوران ایک بلی آگئی اس بلی نے اس برتن میں سے پانی پی لیا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن کا رخ اُس کی طرف کر دیا تو اس بلی نے پانی پی لیا۔

سیدہ کعبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا کہ میں غور سے ان کی طرف دیکھ رہی ہوں تو انہوں نے دریافت کیا: اے میری بھینجی! کیا تم اس بات پر حیران ہو رہی ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"یہ ناپاک نہیں ہے بلکہ یہ تمہارے پاس گھر میں آنے والے جانوروں میں سے ایک ہے۔"

شرح

جوٹے کے احکام

مسئلہ: ہر چیز کے پیچے میں اس کے جوٹے کے حکم کا اعتبار کیا جائے گا۔ (الہادیہ)

مسئلہ: گدے اور خیر کا پسینہ یا لعاب اگر تھوڑے پانی میں شامل ہو جاتا ہے تو وہ اس کو خراب کر دے گا اگرچہ وہ لعاب یا پسینہ تھوڑا ہو۔ (محبہ)

مسئلہ: اگر کپڑے پر ان کا لعاب یا پسینہ زیادہ بھی لگ جاتا ہے تو ظاہر الروایۃ کے مطابق اس کپڑے کو پہن کر نماز ادا کرنا جائز ہوگا۔ (خزۃ المستعین)

مسئلہ: آدمی کا جوٹھا پاک ہوتا ہے جنسی شخص، حیض والی عورت، نفاس والی عورت بھی اس کے حکم میں شامل ہوں گے البتہ شرابی کا قریا ایسا شخص جس کے منہ سے خون نکلتا ہے ان کا حکم مختلف ہوگا اگر وہ کسی برتن میں سے پانی پی لیتے ہیں تو ان کا جوٹھا نجس شمار ہوگا۔

انجمنی مرد کے لیے عورت کا جوٹھا اور عورت کے لیے انجمنی مرد کا جوٹھا مکروہ ہے لیکن وہ ناپاک ہونے کے حوالے سے نہیں بلکہ لذت کے حصول کے حوالے سے ہے۔ (نہر الخاق)

مسئلہ: اس بات پر اتفاق ہے کہ گھوڑے کا پس خوردہ پاک ہوتا ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: جن پرندوں اور چمندوں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا جوٹھا پاک ہوتا ہے البتہ وہ مرغی، اونٹ یا بیل جو نجاست کھاتے ہوں ان کا جوٹھا مکروہ ہے۔ (محبہ مرضی)

مسئلہ: وہ جانور جن کا خون نہیں بہتا ہے خواہ وہ پانی میں رہتے ہوں یا خشکی پر رہتے ہوں ان کا جوٹھا پاک ہوتا ہے۔

(جمہین)

مسئلہ: گھروں میں رہنے والے کپڑے جیسے سانپ، چوہا، بلی وغیرہ کا جوٹھا مکروہ تنزیہی ہے یہی قول صحیح ہے۔

(غلامہ)

مسئلہ: بلی کا جوٹھا کھانا مکروہ ہے۔ (جمہین)

مسئلہ: اگر کوئی بلی چوہا کھانے کے فوراً بعد پانی پی لیتی ہے تو وہ پانی نجس ہو جائے گا لیکن اگر کچھ دیر کے بعد پیتی ہے تو پانی نجس نہیں ہوگا۔ (عمیدیہ)

مسئلہ: شکاری پرندوں اور درندوں کا جوٹھا مکروہ ہے ایک روایت کے مطابق امام ابو یوسف رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر اس طرح کے پرندوں کو قید کیا جاتا ہے اور اس کا مالک یہ جانتا ہے کہ اس شکاری پرندے کی چونچ پر کوئی نجاست نہیں لگی ہوئی تو اس کا جوٹھا پینا مکروہ نہیں ہوگا اور مشائخ نے اسی قول کو مستحسن قرار دیا ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: وہ جانور جو وحشی نہیں ہیں لیکن ان کا گوشت بھی نہیں کھایا جاتا ان کا جوٹھا پاک اور مکروہ ہے اور یہ حکم استحسان کے پیش نظر ہے۔ (بسوط)

مسئلہ: کتے، خنزیر، دندے اور چوہاؤں کا جوٹھا نجس ہوتا ہے۔ (کنز)

مسئلہ: ہر ایسا پرندہ یا جانور جس کا خون جاری نہیں ہوتا اگر وہ پانی میں مرجاتا ہے تو پانی نجس نہیں ہوگا جیسے محضر، مکھی، بھڑ، بچھو وغیرہ۔

مسئلہ: اسی طرح اگر پانی کا جانور پانی میں مرجاتا ہے تو بھی پانی خراب نہیں ہوگا جیسے مچھلی، مینڈک وغیرہ۔

پانچ ٹوک پانی کے ذریعے غسل کر لیا کرتے تھے۔
 345- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ - يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ - عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِمِلْحٍ وَيَغْتَسِلُ بِتَحْوِ الصَّاعِ .
 ☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک مد (پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور تقریباً ایک صاع (پانی) کے ذریعے غسل کر لیا کرتے تھے۔
 346- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمِلْحِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ .
 ☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک مد (پانی) کے ذریعے وضو کر لیا کرتے تھے اور ایک صاع (پانی) کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔



3- كِتَابُ الْحَيْضِ وَالِاسْتِحَاضَةِ

حيض اور استحاضہ (سے متعلق روایات)

امام نسائی نے اس کتاب ”حيض اور استحاضہ (سے متعلق روایات)“ میں 26 تراجم ابواب اور 46 روایات نقل کی ہیں جبکہ کمرات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 6 ہوگی۔

1- باب بَدْءُ الْحَيْضِ وَهَلْ يُسَمَّى الْحَيْضُ نَفَاسًا

باب: حیض کا آغاز اس کو نفاس کہا جاسکتا ہے؟

347- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْفُلْبَاقِيِّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرى إِلَّا الْمَخَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسِرْفٍ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ "مَا لَكَ أَنْفَسْتَ" . قُلْتُ نَعَمْ . قَالَ "هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَأَقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَكُولِي بِالنَّيْتِ" .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا جب ہم ”سرف“ کے مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا، نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں اس وقت رو رہی تھی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”یہ ایک ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے نصیب میں لکھ دی ہے، تم وہ سب کچھ ادا کرو! جو حاجی ادا کرتے ہیں البتہ تم بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔“

شرح

خون کی ان اقسام کا تذکرہ جو خواتین کے ساتھ مخصوص ہیں، یہ تین قسمیں ہیں: حیض، نفاس، استحاضہ

345- اخرجہ ابو داؤد فی الطہارۃ، باب ما یجزی من الماء فی الرضء (الحديث 92) . و اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و مستنہا، باب ما جاء فی مقدار الماء للوضوء و الغسل من الجنابة (الحديث 268) . تحفة الاشراف (17854) .
 346- اخرجہ النسائي . تحفة الاشراف (17837) .

حیض کے احکام

حیض کی تعریف

مسئلہ: حیض وہ خون ہے جو رحم سے خارج ہوتا ہے لیکن ولادت کی وجہ سے (یعنی ولادت کے فوراً بعد) نہیں نکلتا۔

(بخاری)

مسئلہ: بچہ شرمگاہ سے نکلنے والا خون حیض شمار نہیں ہوگا۔ (غلامہ)

مسئلہ: خون کا حیض ہونا چند امور پر موقوف ہے ان میں سے ایک وقت ہے اور یہ ۹ برس کی عمر سے لے کر سن ایاس تک کی

عمر ہے۔ (بدائع الصنائع)

مسئلہ: مختار قول کے مطابق سن ایاس سے مراد بچپن برس ہے۔ (غلامہ)

مسئلہ: جب کوئی عورت اتنی عمر کے بعد خون دیکھتی ہے تو وہ حیض شمار نہیں ہوگا ظاہری مذہب یہ ہے۔

مسئلہ: مختار قول یہ ہے کہ وہ اس کے بعد ایسا خون دیکھتی ہے جو گڑھا ہو تو وہ حیض شمار ہوگا۔ (شرح مجمع لابن الکلب)

مسئلہ: اس بارے میں دوسرا حکم یہ ہے کہ خون خارج ہونا چاہیے اور اسے نکل کر فرج کے باہر والے حصے تک آنا چاہیے

خواہ خون کا یہ خروج شرمگاہ پر رکھے ہوئے کپڑے وغیرہ کے گرنے کے ہمراہ ہو جب تک ایسے کپڑے کا کچھ حصہ خون اور شرمگاہ

کے باہر والے حصے کے درمیان حائل ہے اس وقت تک حیض شمار نہیں ہوگا۔ (محبذ)

مسئلہ: کوئی عورت پاک تھی پھر اس نے شرمگاہ پر رکھے ہوئے کپڑے پر خون کا نشان دیکھا تو جس وقت اس نے اس

کپڑے کو اتارا تھا اسی وقت سے حیض کا حکم جاری ہو جائے گا اسی طرح حیض والی عورت نے شرمگاہ پر کپڑا رکھا اور پھر اسے

(ایک متعین وقت تک) خون کا نشان نظر نہیں آیا تو جس وقت اس نے وہ کپڑا رکھا تھا اس وقت سے خون کی آمد منقطع ہونے کا

حکم جاری کیا جائے گا۔ (شرح وقایہ)

مسئلہ: حیض میں سیلان شرط نہیں ہے۔ (غلامہ)

مسئلہ: ان میں سے ایک حکم یہ ہے کہ خون کا چھ مخصوص رنگوں میں سے کوئی ایک رنگ ہونا چاہیے: سیاہ، سرخ، زرد، نیلا، ہلکا

خاکی۔ (نہایہ)

مسئلہ: شرمگاہ پر رکھے ہوئے کپڑے پر موجود اس رنگ کا اعتبار ہوگا کہ جب کپڑے کو ہٹاتے وقت وہ کپڑا تر ہو اس وقت

کا اعتبار نہیں ہوگا جب وہ خشک ہو جاتا ہے۔ (محبذ)

مسئلہ: جب کپڑے کو ہٹایا گیا تھا اس وقت وہ سفید تھا جب خشک ہو گیا تو اس کا رنگ زرد ہو گیا تو وہ سفید ہی شمار ہوگا لیکن

اگر کپڑے کو اٹھانے کے وقت سرخ یا زرد رنگ نظر آیا بعد میں خشک ہونے کے بعد وہ سفید ہو گیا تو جس حالت میں دیکھا تھا اس

حالت کا اعتبار کیا جائے گا تغیر کے بعد جو حالت سامنے آئی ہے اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ (تجنیس)

مسئلہ: اس بارے میں ایک امر حیض کی مدت ہے ظاہر الروایۃ کے مطابق حیض کی کم از کم مدت تین دن اور تین راتیں

ہے۔ (تجنیس)

حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت

مسئلہ: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت ۱۰ دن اور ۱۰ راتیں ہے۔ (غلامہ)

مسئلہ: اس حوالے سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ حیض آنے سے پہلے طہر کی مکمل مدت گزر چکی ہو اور رحم میں حمل نہیں ہونا

چاہیے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر عورت کو ایک مرتبہ خون آیا اس کے بعد طہر آ گیا پھر دوسری مرتبہ خون آ گیا تو دونوں مرتبہ خون آنے کے بعد

درمیان حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت ہو (یعنی ۱۰ دن کے اندر دونوں مرتبہ ایسا ہو جائے) تو وہ پورا عرصہ حیض شمار ہوگا اور اگر

دوسری مرتبہ آنے والا خون حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت کے بعد آیا تو وہ حیض شمار نہیں ہوگا۔

مسئلہ: لیکن اگر دونوں مرتبہ کا خون ۱۰ دن کے اندر ہی آ جاتا ہے تو طہر اور خون کی آمد دونوں حیض شمار ہوں گے خواہ عورت

کو پہلی مرتبہ حیض آ رہا ہو یا اسے مخصوص عادت کے مطابق پہلے بھی حیض آتا رہا ہو لیکن اگر دس دن سے تجاوز کر جاتے ہیں تو اگر

حیض پہلی مرتبہ آتا ہے تو ابتدائی دس دن حیض شمار ہوں گے لیکن اگر عورت کو پہلے بھی حیض آتا تھا تو اس کی عام عادت کے

مطابق دن حیض شمار ہوں گے اور باقی دن طہر شمار ہوں گے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: حیض کا آغاز طہر کے ذریعے ہونا جائز ہے جبکہ اس سے پہلے خون موجود ہو اسی طرح طہر کے ذریعے حیض کا ختم ہونا

بھی جائز ہے جبکہ اس کے بعد خون ہو۔ (تجنیس)

مسئلہ: جب طہر ۱۵ دن یا اس سے زیادہ ہو تو وہ فصل کرنے والا شمار ہوگا (تو ۱۵ دن سے پہلے یا ۱۵ دن کے بعد) آنے

والے خون میں سے ہر ایک کو الگ سے حیض قرار دیا جائے گا جہاں تک ممکن ہو۔ (محبذ)

مسئلہ: طہر کی کم از کم مدت ۱۵ دن ہے اس کی زیادہ سے زیادہ مدت کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

مسئلہ: لیکن اگر کسی کی عادت مقرر کرنے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے یعنی کوئی عورت ہے جو ایسی حالت میں بالغ ہوئی ہے

کہ اسے مسلسل خون آ رہا ہے تو ہر مہینے کے دس دن حیض سمجھے جائیں گے باقی دن طہر سمجھے جائیں گے۔ (بدایہ)

دوسری فصل: نفاس سے متعلق احکام

نفاس کی تعریف

مسئلہ: اس سے مراد وہ خون ہے جو ولادت کے بعد آتا ہے منتون میں یہی بات تحریر ہے۔

مسئلہ: اگر بچہ پیدا ہو جاتا ہے اور عورت کا خون نہیں نکلتا تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک اس پر غسل واجب نہیں ہوگا

امام محمد رحمہ اللہ سے بھی یہی روایت نقل کی گئی ہے اور یہی قول صحیح ہے تاہم بچے کے ہمراہ نہاست کے خروج کی وجہ سے عورت پر

وضو کرنا لازم ہوگا۔ (تمیز)

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اس صورت میں بھی عورت پر غسل واجب ہوگا اگر مشائخ نے ان ہی کے قول کو اختیار کیا ہے اور مدار الشریعہ نے اسی پر فتویٰ دیا ہے۔ (مجدد)

نفاس کی کم از کم مدت

مسئلہ: نفاس کی کم از کم مدت وہی ہے کہ جب تک خون آتا رہتا ہے خواہ وہ ایک لمحے کے لیے ہی کیوں نہ ہو اور فتویٰ بھی اسی قول پر ہے جبکہ نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔ (مراجہ)

مسئلہ: اگر چالیس دن کے بعد بھی خون آتا رہتا ہے تو جس عورت کو پہلی مرتبہ نفاس آیا ہے تو اس کے پہلے چالیس دن نفاس شمار ہوں گے اور باقی دن استحاضہ شمار ہوں گے لیکن اگر اس عورت کو پہلے بھی نفاس آچکا ہو تو اس کی عام عادت کے مطابق دنوں کو نفاس قرار دیا جائے گا اور بقیہ دن استحاضہ شمار ہوں گے۔ (مجدد)

مسئلہ: ان چالیس دنوں کے دوران اگر دو مرتبہ خون کی آمد کے درمیان طہر آجاتا ہے تو خواہ وہ چند روزوں کا ہی کیوں نہ ہو تو بھی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اسے نفاس ہی سمجھا جائے گا فتویٰ اسی پر ہے جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک نفاس کی عادت تبدیل ہو جاتی ہے۔

(نور)

تیسری فصل: استحاضہ کے احکام

استحاضہ کی تعریف

مسئلہ: حیض یا نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت گزر جانے کے بعد یا طہر کی کم از کم مدت پورے ہونے سے پہلے جو خون ظاہر ہوتا ہے وہ استحاضہ قرار دیا جاتا ہے یہ حکم اس خاتون کے لیے ہے جسے پہلی مرتبہ خون آیا ہے تو حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت کے بعد یعنی دس دن کے بعد جتنے بھی دن تک خون آتا رہے گا وہ استحاضہ شمار ہوگا لیکن اگر عورت کو پہلے بھی حیض آتا تھا تو اب اس کی معمول کی عادت کے مطابق حیض شمار ہوگا اور اضافی دن استحاضہ شمار ہوں گے اسی طرح حیض کی کم از کم مدت سے کم عرصے کے لیے جو خون آتا ہے وہ بھی استحاضہ شمار ہوتا ہے اسی طرح زیادہ عرصہ عورت یا زیادہ چھوٹی لڑکی کا خون نکل آئے تو وہ استحاضہ شمار ہوگا۔ (مجدد)

مسئلہ: حاملہ عورت آغاز میں جو خون نکلتی ہے یا بچے کی ولادت سے پہلے جو خون نکلتا ہے وہ استحاضہ شمار ہوگا۔ (مراجہ)

چوتھی فصل: حیض، نفاس، استحاضہ کے احکام

حیض اور نفاس کے مشترکہ احکام

مسئلہ: حیض اور نفاس کے مشترکہ احکام آٹھ ہیں:

پہلا حکم یہ ہے کہ حیض اور نفاس والی عورت سے نماز ساقط ہو جاتی ہے اور اس نماز کی قضاء بھی اس پر لازم نہیں ہوتی۔

(کتاب)

مسئلہ: عورت کو جب پہلی مرتبہ خون نظر آئے گا تو وہ اس وقت نماز چھوڑ دے گی۔ (تاج الدین نور الدین تمیم)

مسئلہ: جس نماز کے وقت میں حیض یا نفاس آ جاتا ہے اس وقت کا فرض عورت کے ذمے سے ساقط ہو جائے گا خواہ نماز پڑھنے کا وقت باقی رہا ہو یا نہ رہا ہو۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: اگر عورت نماز کے آخری وقت میں نماز شروع کرتی ہے اور پھر اسے حیض آتا ہے تو اب بعد میں اس پر اس نماز کی قضاء لازم نہیں ہوگی لیکن اگر اس نے نفل نماز شروع کی تھی تو قضاء لازم ہوگی۔ (غلام)

مسئلہ: حیض والی عورت کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ نماز کے وقت وہ وضو کر کے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ پر آکر بیٹھ جائے اور جتنی دیر نماز ادا کرتی تھی اتنی دیر سبحان اللہ لا الہ الا اللہ پڑھتی رہے (یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی رہے)۔ (مراجہ)

مسئلہ: حیض والی عورت اگر آیت سجدہ کی تلاوت سن لیتی ہے تو اس پر سجدہ واجب نہیں ہوتا۔ (تاج الدین)

مسئلہ: ان کے لیے ایک مخصوص حکم یہ بھی ہے کہ ان پر روزہ رکھنا حرام ہوتا ہے تاہم اس کی قضاء لازم ہوتی ہے۔ (کتاب)

مسئلہ: اگر حیض یا نفاس والی کسی عورت نے نفل روزہ رکھا اور درمیان میں حیض آ گیا تو احتیاط کے پیش نظر اس پر قضاء لازم ہوگی۔ (مکرم)

مسئلہ: ان کے بارے میں ایک حکم یہ ہے کہ حیض یا نفاس والی عورت اور جنبی شخص کا مسجد میں داخل ہونا حرام ہے خواہ وہ وہاں بیٹھنے کے لیے مسجد میں داخل ہوں یا مسجد میں سے گزرنے کے لیے اس میں داخل ہو جائیں۔ (مدیہ المصلیٰ)

مسئلہ: جو جگہ نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے عید کی نماز ادا کرنے کے لیے مقرر کی جاتی ہے صحیح قول کے مطابق ان پر مسجد کا حکم لاگو نہیں ہوتا۔

(مراجہ)

مسئلہ: حیض والی عورت یا جنبی شخص قبرستان جاسکتے ہیں۔ (مراجہ)

مسئلہ: ان کے بارے میں ایک حکم یہ ہے کہ حیض اور نفاس والی عورت کے لیے خانہ کعبہ کا طواف کرنا حرام ہے خواہ مسجد کے باہر طواف کریں۔ (کتاب)

مسئلہ: اسی طرح جنبی شخص کے لیے بھی طواف حرام ہے۔ (تمیز)

قرآن کی تلاوت ممنوع ہونا

مسئلہ: ان احکام میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ ان کے لیے قرآن پڑھنا حرام ہے حیض والی عورت نفاس والی عورت اور جنبی شخص قرآن کا کوئی حصہ بھی نہیں پڑھیں گے خواہ ایک کلمہ آیت ہو یا اس سے کم ہو لیکن اگر وہ کسی آیت کا کوئی ٹکڑا قرأت

نومات جبائیری ترجمہ و شرح سنن نسائی
کی نیت سے نہیں بلکہ ذکر کے لیے پڑھ لیتے ہیں جیسے الحمد للہ کہہ دیتے ہیں یا بسم اللہ پڑھ لیتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (جوہر نہرو)

مسئلہ: آیت کے ایسے الفاظ جو بات کرتے ہوئے عام طور پر عاویسے میں زبان پر آ جاتے ہیں ان کو ادا کرنا حرام نہیں ہو گا۔ (غلام)

مسئلہ: حیض اور نفاس والی عورت اور جنسی شخص کے لیے تورات زبور اور انجیل کو پڑھنا مکروہ ہے۔ (تہیین)

مسئلہ: اگر مصلیٰ کو حیض آ جاتا ہے تو اس کے لیے مناسب یہ ہے کہ وہ ایک ایک لفظ کر کے لڑکوں کو تعلیم دے اور دو کلمات اس کرنے کے درمیان توقف کرے کیونکہ قرآن کو بچوں کے ساتھ پڑھنا اس کے لیے مکروہ نہیں ہوگا۔ (میل)

مسئلہ: ظاہر الروایہ کے مطابق حیض اور نفاس والی عورت کے لیے دعائے قنوت پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔ (تہیین)

مسئلہ: جنسی شخص اور حیض والی عورت کے لیے دعا پڑھنا اذان کا جواب دینا اور اس طرح کے دیگر کلمات پڑھنا جائز ہیں۔ (مراہ)

قرآن کو چھونا ممنوع ہونا

مسئلہ: ان کے لیے ایک مخصوص حکم یہ بھی ہے کہ ان کے لیے قرآن کو چھونا حرام ہے حیض نفاس والی عورت، جنسی شخص اور بے وضو شخص کے لیے قرآن کو چھونا جائز نہیں ہے لیکن اگر قرآن کسی ایسے غلاف میں ہو جو اس سے جدا ہو سکتا ہو جیسے تھیلی میں ہو یا ایسی جلد میں ہو جو قرآن کے ساتھ کلی ہوئی نہ ہو تو اسے چھونا جائز ہوگا لیکن جو قرآن کے ساتھ منفصل ہو اسے چھونا جائز نہیں ہوگا یہی قول صحیح ہے۔ (ہادی)

اسی پر لٹوی ہے۔ (جوہر نہرو)

مسئلہ: اسی طرح انسان نے جو کپڑے خود پہنے ہوئے ہوں ان کے ذریعے بھی ایسی حالت میں قرآن کو نہیں چھو سکتا۔

مسئلہ: اسی طرح تفسیر فقہ اور حدیث کی کتابوں کو بھی چھونا جائز نہیں ہے البتہ آستین سے چھونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (تہیین)

مسئلہ: اگر کوئی درہم یا لوح یا کسی اور چیز پر قرآن کی پوری آیت لکھی ہوئی ہو تو اسے بھی ایسی حالت میں چھونا جائز نہیں ہو گا۔ (جوہر نہرو)

مسئلہ: اگر قرآن کا فارسی ترجمہ یا (کسی بھی اور زبان میں ترجمہ) لکھا ہوا ہو تو اسے چھونا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ ہے صحیح قول کے مطابق امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ (غلام)

مسئلہ: جنابت والے شخص حیض یا نفاس والی عورت کے لیے قرآن کی طرف دیکھنا مکروہ نہیں ہے۔ (جوہر نہرو)

مسئلہ: جنسی شخص حیض یا نفاس والی عورت کے لیے کوئی ایسی چیز تحریر کرنا جس کی بعض سطروں میں قرآن کی آیات آ جاتی ہیں انہیں تحریر کرنا مکروہ ہے اگرچہ وہ اس کو پڑھتی نہیں ہے جنسی شخص قرآن کو لکھے گا نہیں اگرچہ تحریر زمین پر رکھی ہوئی ہو اور نہ

نومات جبائیری ترجمہ و شرح سنن نسائی
اس پر ہاتھ رکھنے کا اگرچہ وہ ایک آیت سے کم ہو۔ امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ وہ اسے تحریر نہ کرے بنار کے مشائخ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ (ذخیرہ)

محبت حرام ہونا

مسئلہ: ان احکام میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ حیض یا نفاس والی عورت کے ساتھ محبت کرنا حرام ہے۔ (نہایہ کفایہ)

مسئلہ: ایسی عورت کے شوہر کے لیے ایسی عورت کا بوسہ لینا اس کو اپنے پاس لٹانا اس کے پورے جسم سے لذت حاصل کرنا جائز ہے البتہ گھٹنے سے لے کر ناف تک لذت حاصل نہیں کی جائے گی یہ حکم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک ہے۔ (سراج الوہاب)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایسی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ محبت کر لیتا ہے اور یہ بات جانتا ہے کہ یہ عمل حرام ہے تو اس پر توبہ و استغفار کے علاوہ کوئی چیز لازم نہیں ہوگی تاہم اس کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ دے۔ (مراہ)

مسئلہ: ان احکام میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ حیض یا نفاس والی عورت کا خون جیسے ہی بند ہوگا اس پر غسل کرنا واجب ہو جائے گا۔ (کفایہ)

مسئلہ: اگر حیض والی عورت کی اکثر مدت یعنی حیض کی جو زیادہ سے زیادہ مدت ہے جس کے دس دن گزر جاتے ہیں تو ابھی اس نے غسل نہیں بھی کیا تو اس کے ساتھ محبت کرنا جائز ہوگا خواہ اس عورت کو پہلی مرتبہ حیض آیا ہو یا اسے عام عادت کے مطابق حیض آتا ہو تاہم مستحب یہ ہے کہ جب تک وہ غسل نہیں کر لیتی اس کے ساتھ محبت نہ کی جائے۔ (میل)

مسئلہ: اگر کسی عورت کے حیض کا خون دس دن سے پہلے بند ہو جاتا ہے تو جب تک وہ غسل نہیں کر لیتی یا اس پر آخری نماز کا پورا وقت نہیں گزر جاتا جو تکبیر تحریر یہ کہنے اور غسل کرنے کو کافی ہو تو اس وقت اس کے ساتھ محبت جائز نہیں ہوگی کیونکہ نماز اسی وقت لازم ہوتی ہے جب نماز کا آخری وقت کم از کم اتنا موجود ہو (یعنی دیر میں غسل کر کے تکبیر تحریر یہ کہی جاسکے)۔ (زاہدی)

مسئلہ: اس بارے میں پورا وقت گزرنا شرط نہیں ہے یعنی کسی نماز کے ابتدائی وقت میں خون بند ہو اور اسی بند ہونے کی حالت میں وہ تمام وقت گزر جائے یہ شرط نہیں ہے۔ (نہایہ)

مسئلہ: اگر اس عورت کی عام عادت سے پہلے ہی خون کی آمد بند ہو جاتی ہے تو اس کے ساتھ محبت کرنا مکروہ ہے خواہ وہ غسل بھی کر چکی ہو اور یہ اس وقت تک مکروہ رہے گا جب تک اس کی عام عادت کے دن پورے نہیں ہو جاتے ہیں تاہم اس دوران احتیاط کے طور پر اس عورت کا روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا لازم ہوگا۔ (تہیین)

مسئلہ: اگر کسی عورت کو خون کی آمد دس دن سے پہلے بند ہو جاتی ہے اور وہ پانی نہ ملنے کی وجہ سے تنیم کر لیتی ہے تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک اس کے ساتھ محبت کرنا اس وقت تک جائز نہیں ہوگا جب تک وہ نماز ادا نہیں کر لیتی پھر بعد میں اگر اسے پانی ملتا ہے تو اب اس کے لیے (غسل کرنے سے پہلے) قرآن کی تلاوت حرام ہوگی البتہ اس کے

ساتھ محبت کرنا حرام نہیں ہوگا یہ حکم ہمارے نزدیک ہے۔ (زبدی)

مسئلہ: جس عورت کو پہلی مرتبہ حیض آئے اور وہ دس دن سے پہلے پاک ہو جائے یا جس عورت کو عام عادت سے کم مرتبہ تک حیض آئے اور وہ پاک ہو جائے تو وہ وضو اور غسل میں اتنی تاخیر کرے گی کہ نماز کا مکروہ وقت شروع نہ ہو جائے۔ (زبدی)

مسئلہ: پانچ احکام ایسے ہیں جو حیض کے ساتھ مخصوص ہیں: عدت (پوری ہونا) استبراء (یعنی رحم کا نطفہ سے خالی ہونے کا حکم جاری کرنا) بالغ ہونے کا حکم طلاق سنت اور طلاق بدعت میں فرق۔ (کنایہ)

مواتر روزوں کے اتصال کا منقطع نہ ہونا۔ (تہمین، معمرات)

معذور شخص کے احکام

عذر کے ثبوت کے لیے شرط

مسئلہ: پہلی مرتبہ عذر ثابت ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے کہ کسی ایک نماز کے پورے وقت تک وہ عذر برقرار رہے اسی طرح عذر کے ختم ہونے کے لیے بھی یہ بات ضروری ہے کہ ایک نماز کے پورے وقت تک وہ عذر منقطع رہے اس اصول کی بنیاد پر حکم یہ ہوگا کہ اگر ایک نماز کے وقت کے دوران خون آگیا تو یہ نماز کے پورے وقت میں ثابت نہیں ہو سکے گا اب اگر وہ عورت معذور کے طور پر وضو کر کے نماز پڑھ لیتی ہے پھر اس نماز کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور دوسری نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے یا اس نماز کے وقت کے دوران خون کی آمد منقطع ہو جاتی ہے تو اب وہ اس نماز کو دوبارہ ادا کرے گی کیونکہ پورے وقت کے دوران عذر موجود نہیں رہا ہے اگر اگلی نماز کے پورے وقت کے دوران عذر منقطع نہیں ہوتا یہاں تک کہ اگلی نماز کا پورا وقت ختم ہو جاتا ہے تو اب وہ اس نماز کا اعادہ نہیں کرے گی کیونکہ اب یہاں ایک نماز کے پورے وقت میں عذر موجود ہے اور عذر کو باقی رہنے کے لیے یہ بات شرط ہے کہ کسی نماز کے پورے وقت کے دوران کوئی ایسا لمحہ نہیں ہونا چاہیے جس میں وہ عذر موجود نہ ہو۔ (تہمین)

مسئلہ: استحاضہ کا شکار عورت جس شخص کو پیشاب کے قطرے آنے کی شکایت ہو جس شخص کے دست جاری ہوں جس شخص کی بار بار ہوا خارج ہو جاتی ہو جس شخص کی نکسیر جاری ہو جس شخص کو کوئی ایسا زخم لگا ہوا ہو جو مسلسل بہتا ہو اور بند نہ ہوتا ہو اس طرح کے تمام افراد ہر نماز کے لیے الگ وضو کریں گے اس وضو کے ذریعے اس وقت کے دوران جتنے بھی چاہیں فرض اور نوافل ادا کر لیں گے (بشرطیکہ کسی اور حدیث کی وجہ سے وہ بے وضو نہ ہو جائیں)۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اگر (استحاضہ کا شکار عورت) کے وضو کے دوران خون نکل رہا تھا پھر نماز پڑھنے کے وقت بند ہو گیا پھر اگلی نماز کے تمام وقت تک بند رہا تو وہ اس نماز کو دوبارہ ادا کرے گی۔ (شرح منیہ لمسی)

وقت کا ختم ہونا بھی ناقض ہے

مسئلہ: معذور شخص کا وضو فرض نماز کا وقت ختم ہو جانے کے ذریعے ٹوٹتا ہے (یعنی اس حدیث کے حوالے سے جو اسے بیماری کی شکل میں لاحق ہوا ہے)۔ (ہدایہ)

مسئلہ: یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی معذور شخص عید کی نماز کے لیے وضو کرتا ہے تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک اس وضو کے ذریعے ظہر کی نماز ادا کر سکتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ عید کی نماز چاشت کی نماز کی مانند ہے لیکن اگر کوئی شخص ایک مرتبہ ظہر کی نماز کے لیے وضو کر لیتا ہے تو پھر وہ ظہر کے وقت کے دوران عصر کی نماز کے لیے وضو نہیں کرے گا کیونکہ اس وضو کے ذریعے عصر کی نماز ادا کرنا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ دونوں کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر معذور شخص اس بات پر قادر ہو کہ زخم کو باندھ کر یا اس پر روٹی وغیرہ رکھ کر خون کو بند کر سکتا ہے یا کوئی ایسی صورت ہو کہ بیٹھنے کے دوران خون جاری نہیں ہوتا اور کھڑے ہونے کی صورت میں جاری ہو جاتا ہے تو اب اس معذور پر اس خون کو بند کرنا واجب ہوگا کیونکہ جب وہ خون کو بند کر دے گا تو اب وہ معذور نہیں ہوگا البتہ حیض والی عورت اگر شرمگاہ پر کپڑا رکھ لیتی ہے اور اس کی وجہ سے خون بند ہو جاتا ہے تو وہ بدستور حیض کی حالت میں ہی شمار ہوتی ہے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اسی طرح نفاس یا استحاضہ والی عورت اگر کپڑا وغیرہ رکھ لیتی ہے تو وہ نفاس اور استحاضہ کے حکم سے خارج نہیں ہو گی۔ (تہمین)

مسئلہ: اگر آنکھ میں درد کی وجہ سے یا آنکھ دکھنے آنے کی وجہ سے اس سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو تو ایسا شخص ہر نماز کے وقت وضو کرے گا کیونکہ اس کے پیپ ہونے کا احتمال موجود ہے۔ (تہمین)

مسئلہ: جس شخص کی نکسیر جاری ہو جاتی ہو یا زخم سے خون بہہ رہا ہو وہ نماز کے آخری وقت تک انتظار کرے گا اگر آخری وقت کے قریب بھی خون بند نہیں ہوتا تو وقت ختم ہونے سے پہلے اس نماز کو ادا کر لے گا۔ (ذخیرہ)

2- باب ذِکْرِ الْإِسْتِحْضَاءِ وَاقْبَالِ الدِّمِ وَإِدْبَارِهِ

باب: استحاضہ کا تذکرہ خون کا آنا اور ختم ہو جانا

348- أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - وَهُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ - قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسِ بْنِ أَبِي أَسَدٍ قُرَيْشٍ أَنَّهَا اتَّتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّهَا تُسْتَحَاضُ فَرَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ لَهَا "إِنَّمَا ذَلِكَ عَرَقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاعْتَسِلِي وَاعْتَسِلِي عَنْكَ الدَّمُ ثُمَّ صَلِّيْ".

عروہ بیان کرتے ہیں قریش کے خاندان بنو اسد سے تعلق رکھنے والی سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ انہیں استحاضہ کی شکایت ہے۔ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

"یہ کسی دوسری رگ کا خون ہے جب حیض آجائے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو اور جب وہ ختم ہو جائے تو تم

مسل کر کے اور اپنے آپ سے خون کو دھو کر نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو۔

349- أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا أَقْبَلْتَ الْحَيْضَةَ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَقْبَرَتْ فَاعْتَبِلِي".

☆ عروہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے (اس خاتون سے) فرمایا:

"جب حیض آجائے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو اور جب وہ ختم ہو جائے تو تم غسل کر لو۔"

350- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَفْتَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْتَحَضُ فَقَالَ "إِنَّ ذَلِكَ عِزِّي فَاعْتَبِلِي ثُمَّ صَلِّي". فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے استحاضہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ کسی (دوسری) رگ (کا خون) ہے تم غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔"

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ خاتون ہر نماز کے وقت غسل کیا کرتی تھیں۔)

3- باب الْمَرْأَةُ يَكُونُ لَهَا أَيَّامٌ مَعْلُومَةٌ تَحِيضُهَا كُلَّ شَهْرٍ

باب: ایسی عورت (کا حکم) جسے ہر ماہ متعین دنوں میں ہی حیض آتا ہو

351- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ - فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ مِنْ كُنْهَافِهَا مَلَأَ دَمًا - فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "امْكِي قَدْ رَمَى مَا كَانَتْ تَحِيضُكَ حَيْضُكَ ثُمَّ اغْتَسِلِي". وَأَخْبَرَنَا بِهِ قُتَيْبَةُ مَرَّةً أُخْرَى وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ.

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ (بنت جحش) رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے خون کا مسئلہ دریافت کیا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اُس عورت کے ٹب کو دیکھا ہے جو خون سے بھرا ہوا ہوتا تھا۔

نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون سے یہ فرمایا تھا:

"پہلے تم اپنے حیض کے دنوں میں جتنا عرصہ رکھتی تھی اتنا عرصہ رکھ کر غسل کر لیا کرو۔"

349- تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 202).

350- تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 206).

351- تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 207).

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس کی سند میں جعفر بن ربیعہ نامی راوی کا تذکرہ نہیں ہے۔

352- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ امْرَأَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنِّي امْتَحَضُ فَلَا أَطْهَرُ فَأَدْعُ الصَّلَاةَ قَالَ "لَا وَلَكِنْ دَعِي قَدْ رَمَى ذَلِكَ الْإِيَّامَ وَاللَّيَالِي الَّتِي كُنْتَ تَحِيضِينَ فِيهَا ثُمَّ اغْتَسِلِي وَاصْبِرِي وَصَلِّي".

☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: اُس نے عرض کی: مجھے استحاضہ کی شکایت ہو جاتی ہے میں پاک نہیں ہوتی تو کیا میں نماز پڑھنا ترک کیے رکھوں؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"نہیں! تمہیں پہلے جتنے دنوں حیض آیا کرتا تھا اتنے عرصے تک تم نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو پھر اُس کے بعد غسل کر کے کپڑے کو مضبوطی سے باندھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو۔"

353- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "يَنْظُرُ عَدُوُّ اللَّيْلِ وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الْيَدِي أَصَابَهَا فَلْتَرْكِي الصَّلَاةَ قَدْ رَمَى ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَفْتَ ذَلِكَ فَتَغْتَسِلِي ثُمَّ لَتَسْتَفْرِغِي بِالتُّوْبِ ثُمَّ لَتَصَلِّي".

☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک خاتون کا خون بہت زیادہ خارج ہوتا تھا سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے اس خاتون کا مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"وہ عورت اس بات کا جائزہ لے کہ اس بیماری میں مبتلا ہونے سے پہلے اُسے ہر مہینے کتنے دن حیض آیا کرتا تھا پھر ہر مہینے میں اسی حساب سے وہ نماز پڑھنا ترک کر دیا کرے جب وہ عرصہ گزر جایا کرے تو وہ غسل کر کے کپڑے کو اچھی طرح باندھ کر نمازیں پڑھنا شروع کر دیا کرے۔"

4- باب ذِكْرِ الْأَقْرَاءِ

باب: قروء کا تذکرہ

354- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ - وَهُوَ ابْنُ بُكَيْرٍ بْنِ مُصَرَّ - قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ - وَهُوَ ابْنُ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ - عَنْ أَبِي بُكَيْرٍ - وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَزْمٍ - عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَنَّهَا

352- تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 208).

353- تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 208).

354- تقدم في الطهارة، ذكر الاقراء (الحديث 209).

اَسْتَحْبَبْتُ لَا تَطْهَرُ قَدْ كَرِهْتُهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "كَيْسَتْ بِالْحَبِطَةِ وَلَكِنَّهَا رَخَصَتْ مِنَ الرَّجِيمِ لَنَنْظُرَ قَلْبُ قُرَيْشٍ إِلَيْكَ كَأَنَّكَ تَحْبِطُ لَهَا فَتَتْرَكَ الصَّلَاةَ لَمْ تَنْظُرْ مَا بَعْدَ ذَلِكَ فَتَغْتَسِلَ عَنْهُ كُلَّ صَلَاةٍ".

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا جو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی امیرہ تھیں انہیں استحاضہ کی شکایت ہوگئی خون کی آمد رکھتی تھیں ان کا مسئلہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ذکر کیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ رحم کی ایک رگ (سے نکلنے والا مواد) ہے وہ عورت اپنے ان ایام کا حساب لگائے کہ اس سے پہلے جتنے دن اُسے حیض آیا کرتا تھا پھر وہ اسی حساب سے نماز پڑھنا ترک کیے رکھے پھر وہ اس کے بعد کا حساب لگائے (یعنی کتنا عرصہ طہر پر مشتمل ہوتا تھا) وہ عورت ہر نماز کے وقت غسل کر لیا کرے۔"

355- أَخْبَرَنَا أَبُو مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَخَاضُ سَبْعَ يَمِينٍ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "كَيْسَتْ بِالْحَبِطَةِ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ".

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جحش کی صاحبزادی کو سات برس تک استحاضہ کی شکایت رہی اُس نے نبی اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ ایک اور رگ (کا مواد) ہے۔"

☆ نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اپنے طہر اور حیض کے ایام کے حساب سے نماز پڑھنا ترک کر دے اور پھر (ہر نماز کے وقت) غسل کر کے نماز ادا کر لیا کرے۔"

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ خاتون ہر نماز کے وقت غسل کیا کرتی تھیں۔)

356- أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ عَمَّادٍ قَالَ أَخْبَانَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَكِّيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ السُّنْدِيِّ بْنِ الْمُفَيْزَةِ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حَبِشٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ إِيَّاهُ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَإِنْ نَظَرْتِ إِذَا آتَاكَ قُرُوءٌ فَلَا تُصَلِّيْ وَلَا تَقْرُؤِي فَلَتَطْهَرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقُرْءِ إِلَى الْقُرْءِ".

☆ قال أبو عبد الرحمن قد روي هذا الحديث هشام بن عروة عن عروة وكنم يذكرون فيه ما ذكره المنذر.

☆ عروہ بیان کرتے ہیں سیدہ فاطمہ بنت ابوحشیشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ ﷺ کے سامنے خون آنے کی شکایت کی نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا:

"یہ دوسری رگ (کا مواد) ہے تم اس بات کا جائزہ لو جب تمہارا حیض آجائے تو تم نماز ادا نہ کرو اور جب تمہارا

حیض گزر جائے تو تم پاک ہو جاؤ اور ایک حیض سے دوسرے حیض تک کے درمیانی عرصے (یعنی طہر کی مدت کے برابر) نمازیں ادا کرتی رہو۔"

☆ امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: یہی حدیث عروہ کے صاحبزادے ہشام نے عروہ کے حوالے سے نقل کی ہے، لیکن انہوں نے اس حدیث میں وہ چیز ذکر نہیں کی جو منذر (بن مغیرہ) نامی راوی نے ذکر کی ہے۔

357- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ وَوَكَيْعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةَ بِنْتُ أَبِي حَبِشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ اسْتَخَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ قَالَ "لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَكَيْسَتْ بِالْحَبِطَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَبِطَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَأَغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ وَصَلِّي".

☆ ہشام بن عروہ اپنے والد (عروہ بن زبیر) کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فاطمہ بنت ابوحشیشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور بولیں: میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کی شکایت ہے میں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا میں نماز پڑھنا ترک کیے رکھوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"نہیں! یہ ایک دوسری رگ کا مواد ہے یہ حیض نہیں ہے جب حیض آجایا کرے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو اور جب وہ ختم ہو جائے تو تم خون دھو کر نماز پڑھنا شروع کر دو۔"

5- باب جمع المستحاضة بين الصلاتين وغسلها إذا جمعت

باب: استحاضہ والی عورت کا دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جب وہ نمازیں ایک ساتھ

ادا کرے گی تو ایک ہی مرتبہ غسل کرے گی

358- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مُسْتَخَاضَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهَا إِنَّهُ عِرْقٌ غَائِدٌ وَأُمِرَتْ أَنْ تُوَخَّرَ الظُّهْرُ وَتُعَجَّلَ الْعَصْرُ وَتَغْتَسِلَ لَهْمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتُوَخَّرَ الْمَغْرِبُ وَتُعَجَّلَ الْعِشَاءُ وَتَغْتَسِلَ لَهْمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَاحِدًا.

☆ عبد الرحمن بن قاسم اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک عورت کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی اُس عورت کو یہ کہا گیا کہ یہ ایک ایسی رگ کا خون ہے جو رگے گا نہیں اور اس عورت کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیا کرے اور عصر کی نماز جلدی ادا کر لیا کرے اور ان دونوں نمازوں کے لیے ایک مرتبہ غسل کر لیا کرے پھر وہ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیا کرے اور عشاء کی نماز جلدی ادا کر لیا کرے اور ان دونوں کے

بے ایک مرتبہ غسل کیا کرے اور پھر دو صبح کی نماز کے لیے ایک مرتبہ غسل کیا کرے۔

[illegible]

☆ ☆ قاسم (بن محمد ام المومنین) سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی جبینہا و تفتیل للفقیر۔

خدمت میں عرض کی کہ وہ عورت مستحاضہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام کے دوران بیٹھی رہے گی پھر وہ غسل کرے گی وہ ظہر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرے گی اور عصر کی نماز کو جلدی ادا کرے گی اور غسل کرے گی اور پھر نماز ادا کرے گی وہ مغرب کی نماز کو تاخیر سے ادا کرے گی اور عشاء کی نماز جلدی ادا کرے گی اور غسل کرے گی یہ دونوں نمازیں ایک ساتھ ادا کیا کرے گی پھر وہ فجر کی نماز کے لیے غسل کیا کرے۔“

6- باب الْفَرْقِ بَيْنَ دَمِ الْخَيْضِ وَالْإِسْتِحَاةِ

باب: حیض اور استحاضہ کے خون کے درمیان فرق (کا تذکرہ)

360- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو - وَهُوَ ابْنُ عُلْفَةَ بْنِ وَقَّاصٍ - عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ لَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا كَانَ ذَمُّ الْحَيْضِ - لِأَنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرِثُ - فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْآخِرُ قَلْوَضِيٍّ فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ".

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ هَذَا مِنْ كِتَابِهِ

☆ ☆ مردہ بن زبیرؓ سیدہ فاطمہؓ بہت ابرو چوڑی بن گئی تھی۔ یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہیں استخاضہ کی شکایت ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا:

”جب حیض کا خون آ رہا ہو تو وہ سیاہ خون ہوگا جو پہچانا جائے گا تو اس دوران تم نماز ادا نہ کرو اور جب دوسری رنگت کا خون آ جائے تو اس وقت تم وضو کر لو کیونکہ یہ کسی دوسری رگ کا (مواد) ہوگا۔“

محمد بن شنی نامی راوی بیان کرتے ہیں: (میرے استاد) ابن ابی عدی نے مجھے یہ روایت اپنی تحریر میں سے بیان کی ہے (یعنی اپنی کتاب کو دیکھ کر یا اپنی تحریر کو دیکھ کر بیان کی ہے)۔

361- وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ مِنْ جَمِيلِهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو عَنْ
عَلِيٍّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُسَيْنٍ كَانَتْ تَسْعَاهُ فَقَالَ لَهَا سَأَلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ

وَعَلَىٰ ۖ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَدْ رَوَىٰ هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ مَا ذَكَرَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَاللَّهُ تَعَالَىٰ أَعْلَمُ .

تعالیٰ اعلم۔ سید و عائشہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں:

قلمبست ابو جوش جہنم کو استغاضہ کی شکایت ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے فرمایا:

”جیض کا خون سیاہ ہوتا ہے جو پہچانا جاتا ہے جب وہ بتو تو تم نماز ادا کرنے سے رُک جاؤ اور جب دوسری صبح (کا مواد) نکل آئے تو تم وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔“

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث کو کئی محدثین نے نقل کیا ہے اور ان میں سے کسی ایک نے بھی وہ چیز نقل نہیں کی۔

362- أَخْبَرَنَا بِخَيْسُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عُرَيْبٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِيسَةَ قَالَتْ
سُجِجْتُ لَطِيمَةً بَيْنَ أَبِي حَبِيبٍ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ
لَا أَظْهَرُ أَتَدْعُ الصَّلَاةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ
الْحَيْضَةَ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْهَبَتْ فَاعْبُدِي عَنكَ الدَّمَ وَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ
بِالْحَيْضَةِ" قِيلَ لَهُ فَالْعُسْلُ قَالَ "وَذَلِكَ لَا يَسُكُّ فِيهِ أَحَدٌ".

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ "وَتَوَضَّئِي".
بَنِي حَمَادٍ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ .

★★ شام بن مردہ اپنے والد کے حوالے سے سیدو عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ فرماتی ہیں:

فاطمہ بنت ابی وحشہ کو استخاضہ کی شکایت ہو گئی، اُس نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا، اُس نے مرض کی: یا رسول اللہ! مجھے استخاضہ کی شکایت ہو گئی ہے، میں پاک نہیں ہوتی ہوں، تو کیا میں نمازیں پڑھنا ترک کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”یہ کسی دوسری رگ (کاسواد) ہے یہ حیض نہیں ہے جب حیض آ جایا کرے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو اور جب وہ ختم ہو جائے تو تم اپنے آپ سے خون دھو کر کے وضو کر کے نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو چونکہ یہ ایک دوسری رگ کا خون ہے یہ حیض

نہیں ہے۔

ان سے کہا گیا پھر غسل ہوگا انہوں نے فرمایا اس میں تو کسی کو شک ہی نہیں ہے۔
امام نسائی بیحد بیان کرتے ہیں: اس حدیث کو کئی راویوں نے بشام بن مردہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور کسی نے بھی اس میں یہ ذکر نہیں کیا:

”تم وضو کرو۔“

یہ صرف حاد نامی راوی نے نقل کیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

363- أَخْبَرَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي خُبَيْشٍ آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتَحَضْتُ فَلَا أَطْهَرُ .
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتْ الْحَيْضَةُ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا أَذْهَبَتْ فَأَغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ وَصَلِّي .“

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوجہش رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہیں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے استحاضہ کی شکایت ہے میں پاک نہیں ہوتی ہوں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”یہ دوسری رگ کا مواد ہے یہ حیض نہیں ہے جب حیض آجائے گا تو تم نماز ادا کرنے سے رک جائیا کرو اور جب وہ ختم ہو جایا کرے تو تم اپنے خون کو دھو کر نماز پڑھ لیا کرو۔“

364- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي خُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتْ الْحَيْضَةُ فَذْهَبِ قَتْرُهَا فَأَغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ وَصَلِّي .“

☆ ☆ ہشام بن مردہ اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فاطمہ بنت ابوجہش رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”یہ دوسری رگ کا مواد ہے یہ حیض نہیں ہے جب حیض آجایا کرے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو اور جب اس کی (متعین) مقدار گزر جایا کرے تو تم اپنے آپ سے خون کو دھو کر نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو۔“

365- أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْقَبِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

أَنَّ بِنْتَ أَبِي خُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَطْهَرُ أَفَأَتْرُكُ الصَّلَاةَ قَالَ "لَا إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ .“ قَالَ خَالِدٌ وَلَيْسَ مَا قَالَتْ عَلَيْه "وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتْ الْحَيْضَةُ فَذْهَبِ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْهَبَتْ فَأَغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي .“

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابوجہش رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! میں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”نہیں! یہ دوسری رگ کا مواد ہے۔“

حادث نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے کہ میں نے اپنے استاد کے سامنے جو الفاظ پڑھ کر سنائے تھے اس میں یہ الفاظ بھی شامل تھے:

”یہ حیض نہیں ہے جب حیض آجایا کرے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو اور جب وہ ختم ہو جایا کرے تو تم اپنے آپ سے خون دھو کر نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو۔“

7- باب الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ

باب: زرد اور نیلے مواد (کا حکم)

366- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ أَخْبَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةٍ كُنَّا لَا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ شَيْئًا .

☆ ☆ محمد (بن سیرین) بیان کرتے ہیں سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے کہ ہم لوگ (یعنی ہم خواتین) زرد یا نیلے مواد کو کچھ نہیں سمجھتی تھیں (یعنی ہم اسے حیض شمار نہیں کیا کرتی تھیں)۔

8- باب مَا يُنَالُ مِنَ الْجَائِضِ وَتَأْوِيلُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذْيٌ فَأَعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ) الْآيَةَ

باب: حیض والی عورت کے ساتھ کیا کیا جاسکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر:

”لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تم فرما دو: وہ نجاست ہے تو تم حیض کے دوران عورتوں سے الگ رہو۔“

367 - أَحْمَرْنَا إِسْحَاقَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَلَلْنَا حَمَادَ بْنَ سَلَمَةَ عَنْ قَابِطِ بْنِ عِيسَى قَالَ كَانَتْ الْيَهُودُ إِذَا حَاصَتِ الْمَرَأَةُ مِنْهُمْ لَمْ يَزَالُوا يَكْلُمُونَهَا وَلَا يُشَارِبُونَهَا وَلَا يُجَامِعُونَهَا فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذَى) الْآيَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَزَالُوا يَكْلُمُونَهَا وَيُشَارِبُونَهَا وَيُجَامِعُونَهَا فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَضَعُوا يَدَهُمْ عَلَى شَيْءٍ مَا خَلَا الْجِمَاعَ . فَقَالَتِ الْيَهُودُ مَا يَدْعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفْنَا فَنَقَامُ أَسِيدُ بْنُ حَضِيرٍ وَعَبَادُ بْنُ يَسْرِ فَأَخْبَرَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا أَتَجَامِعُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَتَمْتَعَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتُّعًا شَدِيدًا حَتَّى طَلَسْنَا أَنَّهُ قَدْ غَضِبَ لِقَامَا فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً لِيَنْفَعَتْ فِي أَثَارِهِمَا فَرَدَّهَامَا فَسَقَامَا فَعُرِفَ أَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا .

☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودیوں کا یہ معمول تھا کہ جب ان میں سے کسی عورت کو حیض آجاتا تھا تو وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کچھ کھاتے پیتے نہیں تھے اور گھر میں اس کے ساتھ نہیں رہا کرتے تھے، لوگوں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا:

”لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں‘ تم فرما دو: یہ نجاست ہے۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ انسی خواتین کے ساتھ بیٹھ کر کھانی سکتے ہیں، گھروں میں ان کے ساتھ رہ سکتے ہیں اور محبت کرنے کے علاوہ ان کے ساتھ سب کچھ کر سکتے ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ کی اس ہدایت پر) یہودیوں نے یہ کہا:

اللہ کے رسول ہر معاملے میں ہماری مخالفت ہی کرتے ہیں۔

تو حضرت اسید بن حنظلہؓ اور حضرت عباد بن بشرؓ کھڑے ہوئے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا اور ان دونوں نے عرض کی: کیا ہم ایسی خواتین کے ساتھ ان کے حیض کے دوران صحبت نہ کر لیا کریں؟ تو نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا، یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ آپ ﷺ ان پر ناراضگی کا اظہار کریں گے، یہ دونوں حضرات اٹھ کر چلے گئے۔ پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں دودھ کا تحفہ پیش کیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کو بلوایا وہ دونوں آئے، تو نبی اکرم ﷺ نے وہ دودھ ان کو پلایا، اس سے یہ پتا چل گیا کہ نبی اکرم ﷺ ان پر (زیادہ) ناراض نہیں ہوئے ہیں۔

9 - باب ذِكْرِ مَا يَجِبُ عَلَى مَنْ آتَى حَلِيلَتَهُ فِي حَالِ حَيْضِهَا

مَعَ عَلَيْهِ يَنْهَى اللَّهُ تَعَالَى

367- تقدم لي الطهارة، باب تأويل قول الله عز وجل: (وَسَلِّطْ لَهُ الْفِئَافَ الْبِغْصَاءَ) (الحديث 287) مختصراً.

باب: جب کسی شخص کو اس بات کا پتہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے اور پھر بھی وہ اپنی بیوی کے ساتھ اس کے حیض کے دوران محبت کر لے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)

369- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجْوَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ

بِسْمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي أَمْرَاتَهُ وَهِيَ خَائِضٌ بِتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ اس کے حیض کے دوران محبت کر لیتا ہے اُسے ایک دینار (مادی کوٹھک ہے کہ شاید یہ لفظ ہے) نصف دینار صدقہ کرنا چاہیے۔

10- باب مُضَاجَعَةِ الْحَائِضِ فِي ثِيَابِ حَيْضَتِهَا

باب: جب حیض والی عورت نے حیض کے مخصوص کپڑے پہنے ہوں تو اس کے ساتھ لیٹنے (کا حکم)

369 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ح وَآبَتَانَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ آبَتَانَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ح وَآبَتَانَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ - وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ - قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ بَنِي بِنْتِ أَبِي كَيْبَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ رَجُلًا بَشَّ أَبَى سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ يَسْمَعُ آتَا مُضْطَجِعَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حِضَّتْ فَأَنْسَلْتُ فَأَحْدِثُ رِيَابَ حِضَّتِي لِقَالَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَنْفَسْتُ" - قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَأَضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَبِيلَةِ . وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ .

★★ سیدہ زہرا بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی اسی دوران مجھے حیض آ گیا تو میں وہاں سے اٹھ کر چلی گئی پھر میں نے اپنے حیض کے مخصوص کپڑے پہن لیے (جب میں واپس آئی) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے پاس بلایا اور میں آپ ﷺ کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔

روایت کے یہ الفاظ عبید اللہ بن سعید نامی راوی کے ہیں۔

11- باب ثَمَرُ الرَّجُلِ مَعَ حَلِيلَتِهِ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَهِيَ حَائِضٌ

باب: آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ ایک ہی چادر میں لیٹ جانا جبکہ وہ عورت حیض کی حالت میں ہو

388- عظم في الطهارة باب ما يجب على من أتى حليته في حال حريتها بعد علمه بهي الله عز وجل عز وطنها (الحديث 288).

369- تلبيح في الطهارة، باب مضاجعة الحائض (الحديث 282) .

375- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ جَمِيلٍ بْنُ كَرِيفٍ قَالَ أَبَانَا يَزِيدُ بْنُ الْفَقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ قُلْتُ قَاتِلُ الْمَرْأَةِ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَائِبَةٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْغُزُنِي قَاتِلُ مَعَهُ وَأَنَا عَارِيَّةٌ كَانَ يَأْخُذُ الْقَرْقِيَّ قَيْسِمٌ عَلَى فِيهِ لَأَعْتَرِقَ مِنْهُ ثُمَّ أَصْعَقَهُ قَيْسِمُ عَلَى قَيْسِرٍ مِنْهُ وَيَضَعُ قَيْسِمٌ قَيْسِمٌ عَلَى فِيهِ مِنَ الْقَرْقِيِّ وَيَدْعُو بِالشَّرَابِ قَيْسِمٌ عَلَى فِيهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَشْرَبَ قَيْسِرٌ مِنْهُ وَيَضَعُ قَيْسِمٌ قَيْسِمٌ عَلَى فِيهِ وَيَضَعُ قَيْسِمٌ قَيْسِمٌ عَلَى فِيهِ وَيَضَعُ قَيْسِمٌ قَيْسِمٌ عَلَى فِيهِ مِنْ الْقَدَحِ .

☆ ☆ شرح بن ابی بیان کرتے ہیں انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا کوئی عورت اپنے شوہر کے ساتھ

بیٹھ کر کچھ کھا سکتی ہے جبکہ وہ عورت حیض کی حالت میں ہو؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں!

☆ ☆ نبی اکرم ﷺ مجھے پاس بلا تے تھے میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھ کر کھا لیتی تھی جبکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

☆ ☆ نبی اکرم ﷺ بڑی والا گوشت لیتے اور اصرار کر کے مجھے وہ کھانے کے لیے کہتے میں اس میں سے دانت کے ذریعے کچھ گوشت نوج لیتی اور پھر واپس کر دیتی تو نبی اکرم ﷺ اُسے لے کر اس میں سے دانت کے ذریعے بوٹی توڑتے تھے اور آپ ﷺ اپنا منہ مبارک اسی جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے بوٹی توڑتے ہوئے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔ پھر نبی اکرم ﷺ کوئی مشروب منگواتے اور مجھ سے اصرار کرتے کہ آپ ﷺ سے پہلے میں اُسے پی لوں تو میں اُسے لے کر اس میں سے کچھ پی لیتی پھر میں اُسے پرے کر دیتی تو نبی اکرم ﷺ اُسے لیتے اور اس میں سے پی لیتے آپ ﷺ اپنا منہ مبارک اسی جگہ رکھتے جہاں پیالے میں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

376- أَخْبَرَنَا أَبُو بَرٍّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ الْأَعْمَشِ عَنِ الْفَقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ قَيْسِمٌ عَلَى الْمَوْجِعِ الَّذِي أَشْرَبَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ شَرَابِي وَأَنَا حَائِضٌ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنا منہ مبارک اسی جگہ رکھتے تھے جہاں سے میں نے پانی پیا ہوتا تھا آپ ﷺ میرے بچے ہوئے پانی کو پی لیا کرتے تھے جبکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

15- باب الْإِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کے پچائے ہوئے (کھانے یا پانی) کو استعمال کرنا

377- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْفَقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

375- تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70) مختصراً .

376- تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70)

377- تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70) .

سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْوِلُنِي الْإِنَاءَ فَأَشْرَبُ مِنْهُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُعْطِيهِ لِيَعْتَرِقَ مَوْجِعَ قَيْسِمٍ قَيْصَمُهُ عَلَى فِيهِ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ برتن میری طرف بڑھاتے تھے میں اس میں سے پی لیتی تھی جبکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی پھر میں وہ آپ ﷺ کو دے دیتی تھی تو نبی اکرم ﷺ اجہام کے ساتھ اسی جگہ

ہر اپنا منہ مبارک رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

378- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْفَقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الْقَدَحِ وَأَنَا حَائِضٌ فَأَنَا وَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَيْصَمٌ قَاهُ عَلَى مَوْجِعِ قَيْسِمٍ فَشَرَبَ مِنْهُ وَأَتَعَرَّقُ مِنَ الْقَرْقِيِّ وَأَنَا حَائِضٌ فَأَنَا وَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَيْصَمٌ قَاهُ عَلَى مَوْجِعِ قَيْسِمٍ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں پیالے میں سے پی لیتی تھی جبکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی پھر میں وہ پیالہ نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھا دیتی تھی تو آپ ﷺ اپنا منہ مبارک اسی جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا اور آپ ﷺ اس میں سے پی لیتے تھے اسی طرح میں بعض اوقات میں دانت کے ذریعے بڑی سے گوشت نوج کر کھاتی تھی جبکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی پھر میں اُسے نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھا دیتی تھی تو نبی اکرم ﷺ اپنا منہ مبارک اسی جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

16- باب الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

باب: کسی شخص کا ایسی حالت میں قرآن کی تلاوت کرنا جبکہ اس کا سر اس کی بیوی کی گود میں ہو

اور وہ عورت اس وقت حیض کی حالت میں ہو

379- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِ إِخْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا سر مبارک ہم میں سے کسی ایک (زوجہ محترمہ) کی گود میں ہوتا تھا اور وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی نبی اکرم ﷺ اس وقت تلاوت کر لیا کرتے تھے۔

17- باب سُقُوطِ الصَّلَاةِ عَنِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت سے نماز کا ساقط ہو جانا

378- تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70) .

379- تقدم في الطهارة، باب في الذي يقرأ القرآن وراسه في حجر امراته وهي حائض (الحديث 273) .

380- أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ ذَرَّازَةَ قَالَ سَمِعْنَا إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ الْفَلَوْنِيَّةِ قَالَتْ سَأَلْتُ امْرَأَةً عَائِشَةَ اتَّقِي الْحَائِضَ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ أَخْرُزِيكَ أَنْتِ قَدْ كُنَّا نَحْيِضُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَقِي وَلَا تَوُضِعُ يَدَيْكَ فِيهَا (سرف)

☆ معاذ و عروہ یہ بیان کرتی ہیں کہ ایک خاتون نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا حیض والی عورت نمازوں کی قضاء کرے گی؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم حروریہ (انہما پسند) ہو؟
نبی اکرم ﷺ کے زہد و تقویٰ میں ہم لوگوں کو بھی حیض آیا کرتا تھا، لیکن ہم لوگ ان کی قضاء نہیں کرتی تھیں اور نہ ہی ہم ان کی قضاء کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

شرح

جس وقت جنگ صلین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں اہل عراق اور حضرت معاذیہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے اہل شام کے درمیان جنگ ہوئی اور جنگ ختم ہونے سے پہلے فریقین میں صلح کے لیے ثالث مقرر کیے اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں سے کچھ افراد نے بغاوت کر دیے عربی میں بغاوت کے لیے لفظ خروج استعمال ہوتا ہے۔ ان باغیوں کو خارجی یا خوارج کہا گیا۔ انہیں کا ایک گروہ "حروریہ" کہلاتا تھا۔ یہ لوگ بعض نہ ہی معاملات میں غیر ضروری شدت پسندی کے حامل تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اس خاتون سے یہی فرمایا: کیا تم حروریہ ہو؟ یعنی تمہارے اس سوال سے حروریوں یعنی خارجیوں کی شدت پسندی محسوس ہوتی ہے۔

18- باب استحذام الحائض

باب: حیض والی عورت سے خدمت لینا

381- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا بَخِي بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عِيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ قَالَ "يَا عَائِشَةُ نَاوِلِيْنِي الْقُوتَ" فَقَالَتْ إِنِّي لَا أَصَلِّي . فَقَالَ "إِنَّهُ لَيْسَ فِي يَدَيْكَ" . فَقَاوَلْتُهُ .

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اے عائشہ! مجھے کپڑا پکڑا دو"۔ انہوں نے عرض کی: میں نماز ادا نہیں کر سکتی (یعنی میں حیض کی حالت میں ہوں) تو

380- أخرجه البخاري في الحيض، باب لا تقضي الحائض الصلاة (الحديث 321) . وأخرجه مسلم في الحيض، باب وجوب قضاء الصوم على الحائض دون الصلاة (الحديث 67 و 68 و 69) . وأخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الحائض لا تقضي الصلاة (الحديث 262 و 263) . وأخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الحائض أنها لا تقضي الصلاة (الحديث 130) . وأخرجه النسائي في الصيام، وضع الصيام عن الحائض (الحديث 2317) وأخرجه ابن ماجه في الطهارة و مساه، باب الحائض لا تقضي الصلاة (الحديث 631) . تحفة الاشراف (17964) .

381- تقدم في الطهارة، باب استحذام الحائض (الحديث 270) .

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"وہ (حیض) تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔"

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کپڑا نبی اکرم ﷺ کو پکڑا دیا۔

382- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَأَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ قَابِطِ بْنِ عُثَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا لَيْسَ فِي يَدَيْكَ" . قَالَ إِسْحَاقُ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ .

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں سے مجھ سے فرمایا کہ مجھے فلاں کپڑا پکڑا دو۔

☆ میں نے عرض کی: میں حیض کی حالت میں ہوں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔"

☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

19- باب بسط الحائض الخمرة في المسجد

باب: حیض والی عورت کا نماز کی جگہ پر چٹائی بچھا دینا

383- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثُبُودٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حَبْرٍ إِخْدَانًا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقْرَأُ إِخْدَانًا بِعُمْرَتِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ تَسْطِئُهَا وَهِيَ حَائِضٌ .

☆ سیدہ ميمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہم میں سے کسی کی گود میں اپنا سر رکھا ہوتا تھا اور اس دوران آپ ﷺ تلاوت کرتے تھے جبکہ وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی اسی طرح ہم میں سے کوئی ایک اٹھ کر نبی اکرم ﷺ کی نماز کی جگہ پر چٹائی بچھا دیتی تھی جبکہ وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

20- باب ترجيل الحائض رأس زوجها وهو معتكف في المسجد

باب: حیض والی عورت کا اپنے شوہر کے سر میں کنگھی کرنا جبکہ وہ شخص مسجد میں معتكف ہو

384- أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُرْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَنَاولُهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي

382- تقدم في الطهارة، باب استحذام الحائض (الحديث 271) .
383- تقدم في الطهارة، باب بسط الحائض الخمرة في المسجد (الحديث 272) .
384- أخرجه البخاري في الاعتكاف، باب المعتكف يدخل رأسه البيت للفعل (الحديث 2046) . تحفة الاشراف (16641) .

خجرتہا۔ ☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے سر میں کٹھی کر دیا کرتی تھیں حالانکہ وہ حیض کی حالت میں ہوتی تھیں اور نبی اکرم ﷺ اس وقت محکف ہوتے تھے نبی اکرم ﷺ اپنا سر ان کی طرف کر دیتے تھے جبکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرے میں ہوتی تھیں۔

21- باب غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ رُؤُوسِهَا

باب: حیض والی عورت کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا

385- أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذِيذُ إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ رَأْسَ حَائِضٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنا سر میری طرف بڑھا دیتے تھے آپ ﷺ اس وقت محکف ہوتے تھے تو میں اسے دھو دیا کرتی تھیں حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

386- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ وَهَّابٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ تَيْمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ رَأْسَ حَائِضٍ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مسجد سے اپنا سر آگے بڑھا دیتے تھے اور آپ ﷺ اس وقت محکف ہوتے تھے میں اسے دھو دیا کرتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

387- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَرْجُلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے سر میں کٹھی کر دیا کرتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

22- باب شُهُودِ الْحَيْضِ الْعِيْدَيْنِ وَدَعْوَةِ الْمُسْلِمِينَ

باب: حیض والی عورتوں کا عید کی نماز اور مسلمانوں کی اجتماعی دعا میں شریک ہونا

388- أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ لَا تَلْزُمُ

385- تقدم في الطهارة، باب غسل الحائض رأس زوجها (المحدث 274) .

386- إمرؤه السائي، تحفة الاشراف (16334) .

387- تقدم في الطهارة، باب غسل الحائض رأس زوجها (المحدث 276) .

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَتْ يَا بَا . فَقُلْتُ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ يَا بَا قَالَ "لِيُخْرِجَ الْعَوَائِقَ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحَيْضُ فَيُشْهَدَنَّ الْخَيْرَ وَدَعْوَةُ الْمُسْلِمِينَ وَتَقْبُولُ الْحَيْضُ الْمُصَلَّى" .

☆☆ حصہ بنت سیرین بیان کرتی ہیں کہ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا جب بھی نبی اکرم ﷺ کی کسی بات کا تذکرہ کیا کرتی تھیں تو وہ یہ ضرور کہا کرتی تھیں: میرے والد ان پر قربان ہوں! ایک مرتبہ میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو فلاں بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میرے والد ان پر قربان ہوں! نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا تھا: بالغ پردہ دار حیض والی خواتین بھی بھلائی اور مسلمانوں کی اجتماعی دعا میں شامل ہوں! الہت حیض والی خواتین نماز کی جگہ سے الگ رہیں گی (یعنی وہ نماز میں شامل نہیں ہوں گی)۔

23- باب الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الْإِقَاضَةِ

باب: جس عورت کو طوافِ افاضہ کے بعد حیض آ جائے (اس کا حکم کیا ہے؟)

389- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتُ حَبِيبٍ قَدْ خَاضَتْ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَعَلَّهَا تَحِبُّنَا أَلَمْ تَكُنْ طَائِفًا مَعَكُنَّ بِالنَّبِيتِ" . قَالَتْ بَلَى . قَالَ "فَاخْرُجِي" .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا: سیدہ صفیہ بنت حبیبہ رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شاید اس کی وجہ سے ہمیں رکنا پڑے کیا اس نے تم لوگوں کے ساتھ بیت اللہ کا طواف نہیں کر لیا تھا؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں (کر لیا تھا)۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "پھر تم لوگ روانہ ہو جاؤ"۔

24- باب مَا تَفْعَلُ النَّفْسَاءُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

باب: نفاس والی عورت احرام باندھنے کے بعد کیا کرے؟

390- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

388- أخرجه البخاري في الحيض، باب شهود الحائض الميدين ودعوة المسلمين، وبعثران المصلي (الحديث 324) بحوه، مطولا، وفي الحديث، باب خروج النساء والحيض المصلي (الحديث 974) مختصرا، وباب إذا لم يكن لها جلباب في العيد (الحديث 980) مطولا، وفي الحج، باب تفضي الحائض المصلي كلها إلا الطواف بالبيت وإذا سعى على غير وجهه بين الصماء والمروة (الحديث 1652) بحوه مطولا، وأخرجه السائي في صلاة الميدين، خروج المواق وذوات الخدور في الميدين (الحديث 1557) تحفة الاشراف (18118) .

389- أخرجه البخاري في الحيض، باب المرأة تحيض بعد الإقاضة (الحديث 328) . وأخرجه مسلم في الحج، باب وجوب طواف الرضاع وبقوله عن الحائض (الحديث 385) . تحفة الاشراف (17949) .

390- تقدم في الطهارة، باب الاغتسال من النفساء (الحديث 214) .

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِينَ نَفَسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْ بَكْرٍ "مُرَّهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَهْلَ".

★★ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ روایت نقل کرتے ہیں جو سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے کہ انہیں ذوالحلیفہ میں نفاس آ گیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: "تم اس سے کہو کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لے۔"

25 - باب الصَّلَاةِ عَلَى النِّسَاءِ

باب: نفاس والی عورت کی نماز جنازہ ادا کرنا

391 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنٍ - يَعْنِي الْمُعَلَّمِ - عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سُرَّةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فِي وَسْطِهَا .

★★ حضرت سرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سیدہ ام کعب رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ ادا کی تھی جن کا نفاس کے دوران انتقال ہو گیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران ان کے وسط کے مقابلے میں کھڑے ہوئے تھے۔

26 - باب دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: حیض کے خون کا کپڑے پر لگ جانا

392 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُوةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ - وَكَانَتْ تَكُونُ فِي حَجْرِهَا - أَنَّ امْرَأَةً اسْتَقْبَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ "حَيْتِهِ وَأَقْرُصِهِ وَأَنْصَحِيهِ وَصَلِّي فِيهِ".

★★ فاطمہ بنت منذر بیان کرتی ہیں یہ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کی زیر پرورش تھیں سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے خون کا مسئلہ دریافت کیا جو کپڑے پر لگ جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

391 - أخرجه البخاري في الحيض، باب الصلاة على النساء، وسها (الحدث 332) بنحوه، وفي الجنازة، باب الصلاة على النساء إذا ماتت في نفاسها (الحدث 1331) بنحوه، وفي الجنازة، باب ابن يقوم من المرأة والرجل (الحدث 1332) بنحوه، وأخرجه مسلم في الجنازة، باب ابن يقوم من الميت للصلاة عليه (الحدث 87 و 88)، وأخرجه إمام داود في الجنازة، باب ابن يقوم من الميت إذا صلى عليه (الحدث 3195)، وأخرجه النسائي في الجنازة، الصلاة على الجنازة قلنا (الحدث 1975)، وباب اجتماع جنازة الرجال والنساء (الحدث 1978)، وأخرجه ابن ماجه في الجنازة، باب ما جاء في ابن يقوم الإمام إذا صلى على الجنازة (الحدث 1493) والحدث عند الترمذي في الجنازة، باب ما جاء في ابن يقوم الإمام من الرجل والمرأة (الحدث 1035)، تحفة الاشراف (4625)، والحدث عند

392 - تقدم في الطهارة، باب دم الحيض يصيب الثوب (الحدث 292).

نے ارشاد فرمایا:

"تم اسے لکڑی سے کھرج دو پھر انگلی کے ساتھ مل دو اور اس پر پانی چھڑک کر پھر اسی کپڑے میں نماز ادا کر لو۔"

393 - أَخْبَرَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمِقْدَامِ قَابِتُ الْحَدَّادِ عَنْ عَبْدِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مَخْصَرٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ "حَيْتِهِ بِضَلْعٍ وَأَغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَبِذِرٍ".

★★ سیدہ ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے خون کے بارے میں دریافت کیا جو کپڑے پر لگ جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم اسے لکڑی کے ذریعے رگڑ کر پانی کے ذریعے اور پیری کے چوں کے ذریعے دھو لو۔"

4- کتاب الغسل والتیمم

غسل اور تیمم (سے متعلق روایات)

امام نسائی نے اس کتاب "غسل اور تیمم (سے متعلق روایات)" میں 30 تراجم ابواب اور 52 روایات نقل کی ہیں جبکہ کمرات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 11 ہوگی۔

1- باب ذِکْرُ نَهْيِ الْجُنُبِ عَنِ الْإِغْتِسَالِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

باب: جنبی شخص کے لیے ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کی ممانعت

394- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَاوَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ يَسْكِبٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا سَمِعُ عَنْ أَبِي وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ"

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل جنابت نہ کرے۔"

395- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَبَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَبُولُ الرَّجُلُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ أَوْ يَتَوَضَّأُ"

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کیونکہ اس نے اسی میں سے غسل کرنا ہوگا۔"

396- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبَالَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلَ فِيهِ مِنَ الْجَنَابَةِ

394- تقدم في الطهارة، باب الوضوء عن الغسل في الماء الدائم (الحديث 220) .

395- انظر ديه السلي . تحفة الاشراف (14691) .

396- انظر ديه السلي . تحفة الاشراف (13870) .

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے اور پھر اس میں غسل جنابت کیا جائے۔

397- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مَوْسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ ثُمَّ يَغْتَسِلَ مِنْهُ

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے اور پھر اس میں سے غسل کر لیا جائے۔

398- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَبُولُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ . قَالَ سُفْيَانُ قَالُوا لِهَشَامٍ - يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ - أَنَّ أَيُّوبَ إِنَّمَا يَنْتَهِي بِهَذَا الْحَدِيثِ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ إِنَّ أَيُّوبَ لَوْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَرْفَعَ حَدِيثَنَا لَمْ يَرْفَعْهُ

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی بھی شخص ایسے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے جو بہتا نہ ہو اور پھر اس میں غسل نہ کرے۔

(امام نسائی بخاری فرماتے ہیں:) سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں لوگوں نے ہشام سے کہا کہ ایوب نامی راوی تو اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر نقل کرتے ہیں تو ہشام نے جواب دیا: ایوب نامی محدث اگر اس بات کی استطاعت رکھتے ہوں کہ وہ کسی حدیث کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہ کریں تو وہ اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کرتے۔

2- باب الرُّخْصَةِ فِي دُخُولِ الْحَمَّامِ

باب: حمام میں داخل ہونے کی اجازت

399- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ الْحَمَّامَ إِلَّا بِمَنْزِلٍ"

☆ ☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ حمام میں جب بند باندھے بغیر داخل نہ ہو۔"

397- تقدم في الطهارة، باب الوضوء عن الغسل في الماء الدائم (الحديث 221) .

398- انظر ديه السلي . تحفة الاشراف (14440) .

399- انظر ديه السلي . تحفة الاشراف (2887) .

3- باب الاغتسال بالثلج والبرد

باب: برف اور اولوں (کے پچھلے ہوئے پانی) کے ذریعے غسل کرنا

400- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ أَنَّ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو "اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْعَطَابِ اللَّهُمَّ تَقْنِي مِنْهَا كَمَا تَقْنِي الثُّرْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثلج والبرد والماء البارد".

☆ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رحمہ اللہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

"اے اللہ! مجھے گناہوں اور خطاؤں سے پاک کر دے! اے اللہ! تو مجھے ان سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے سے میل کو صاف کر دیا جاتا ہے! اے اللہ! مجھے برف اور ٹھنڈے پانی کے ذریعے پاک کر دے۔"

4- باب الاغتسال بالماء البارد

باب: ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا

401- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مَجْزَأَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثلج والبرد والماء البارد اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ كَمَا يُطَهَّرُ الثُّرْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ".

☆ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رحمہ اللہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

"اے اللہ! مجھے برف اور ٹھنڈے پانی کے ذریعے پاک کر دے! اے اللہ! مجھے گناہوں سے پاک کر دے! جس طرح سفید کپڑے کو میل سے پاک کر دیا جاتا ہے۔"

5- باب الاغتسال قبل النوم

باب: سونے سے پہلے غسل کرنا

402- أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ نَوْمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَابَةِ ابْتِغَاءً لِقَبْلِ أَنْ يَنَامَ

400- أخرجه مسلم في الصلاة، باب ما يقول الدافع راسه من الركوع (الحديث 204) بتحوه مطولا - وأخرجه الترمذي في الغسل والنس، باب الاغتسال بالماء البارد (الحديث 401) نسخة الاشراف (5181).

401- تقدم في الغسل والنس، باب الاغتسال بالثلج والبرد (الحديث 400).

402- أخرجه مسلم في النجس، باب جواز لوم النجس، و استحباب الطهارة له و غسل الفرج إذا أراد أن يأكل أو يشرب أو ينام أو يخلع (الحديث 26). نسخة الاشراف (16285).

بِقَامٍ أَوْ يَتَمَّ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ قَامًا وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ قَامًا.

☆ حضرت عائشہ بن قیس بیان کرتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ جنابت کی حالت میں کس طرح سوتے تھے؟ کیا آپ ﷺ سونے سے پہلے غسل کر لیا کرتے تھے؟ یا غسل کرنے سے پہلے سو جایا کرتے تھے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہر طرح سے کر لیا کرتے تھے بعض اوقات آپ ﷺ پہلے غسل کرتے اور پھر سو جایا کرتے تھے اور بعض اوقات صرف وضو کر کے سو جایا کرتے تھے۔

6- باب الاغتسال أول الليل

باب: رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرنا

403- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ غُصَيْنِ بْنِ الْخَلْبِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا فَقُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ آخِرِهِ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ كَانَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ أَوَّلِهِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهِ. قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً.

☆ غصیف بن حارث بیان کرتے ہیں میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے دریافت کیا: میں نے کہا کہ کیا نبی اکرم ﷺ رات کے ابتدائی حصے میں غسل کر لیا کرتے تھے یا رات کے آخری حصے میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہر طرح سے کر لیتے تھے بعض اوقات آپ ﷺ رات کے ابتدائی حصے میں غسل کر لیا کرتے تھے اور بعض اوقات رات کے آخری حصے میں غسل کر لیا کرتے تھے۔ تو میں نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے۔

7- باب الاستنار عند الاغتسال

باب: غسل کرتے وقت پردہ تان لینا

404- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ حَبِيئًا يَسْتَجِيبُ الْحَيَاءَ وَالسُّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتِرْ".

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو ایک کھلی جگہ پر غسل کرتے ہوئے دیکھا (بعد میں) آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا:

403- تقدم في الطهارة، باب ذكر الاغتسال اول الليل (الحديث 222).

404- أخرجه ابو داود في الحمام، باب النهي عن التمري (الحديث 4012). نسخة الاشراف (11845).

”بے شک اللہ تعالیٰ برو پار ہے زندہ ہے پردہ ڈالنے والا ہے وہ حیاء کو اور پردے کو پسند کرتا ہے جب کوئی شخص غسل کرنے لگے تو اسے پردہ کر لیتا چاہیے۔“

405- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَفْصَانَ بْنِ يَعْنَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَسْتَبِيرُ فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ".

☆ ☆ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”اللہ تعالیٰ پردہ رکھنے والا ہے تو جب کوئی شخص غسل کرنے لگے تو کسی چیز کے ذریعے اوٹ کرے۔“

406- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ عُبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً - قَالَتْ - فَسَرَّوْهُ فَلَمْ تَكُوبِ الْفُئُوسَ قَالَتْ لَمْ أَكُنْ بِجَعْلٍ قَلَمٌ يَرُدُّهَا.

☆ ☆ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے لیے پانی رکھا سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے لیے پردہ تان لیا پھر سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے (نبی اکرم ﷺ کے) غسل کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ فرمایا: ہم میں آپ ﷺ کے پاس کپڑے کر آئی تو آپ ﷺ نے اسے استعمال نہیں کیا۔

407- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُفَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَيْنَمَا أَنُوبُ عَلَيْهِ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَخْبِي فِي قُرْبِهِ قَالَ فَادَّاهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنِيكَ قَالَ بَلَى يَا رَبِّ وَلَكِنْ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَاتِكَ".

☆ ☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک مرتبہ حضرت ایوب علیہ السلام

405- أخرجه أبو داود في الحمام، باب الهي عن العمري (الحديث 4013). نسخة الاشراف (11840).

406- أخرجه البخاري في الغسل، باب من الرغ بماء على شماله في الغسل (الحديث 266) مطولاً. و باب تفضيل اليدين من الغسل عن الجنابة (الحديث 276) مطولاً. و باب التستر في الغسل عند الناس (الحديث 281) مطولاً. و أخرجه مسلم في الحيض، باب تسمي الغسل بتوب و نحوه (الحديث 73). و الحديث عد: البخاري في الغسل، باب الوضوء قبل الغسل (الحديث 249)، و باب الغسل مرة واحدة (الحديث 257)، و باب المضضة و الاستنشق في الجنابة (الحديث 259)، و باب مسح اليد بالتراب لتكون انقى (الحديث 260)، و باب تعريق الغسل و الوضوء (الحديث 265)، و باب من توضأ في الجنابة لم يغسل سائر جسده و لم يمد مواضع الوضوء مرة أخرى (الحديث 274)، و مسلم في الحيض، باب حلة غسل الجنابة (الحديث 37). و أبي داود في الطهارة، باب في الغسل من الجنابة (الحديث 245). و الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الغسل من الجنابة (الحديث 303). و النسائي في الطهارة، باب غسل الرجلين في غير المكان الذي يغسل فيه (الحديث 253)، و في الغسل و التيمم، باب إزالة الجنب الأذى عنه قبل الاطحة الماء عليه (الحديث 416)، و باب مسح اليد بالأرض بعد غسل الفرج (الحديث 417)، و باب الغسل مرة واحدة (الحديث 426). و ابن ماجه في الطهارة و مستها، باب المتبدل بعد الوضوء و بعد الغسل (الحديث 467). نسخة الاشراف (18064).

407- أخرجه البخاري في الغسل، باب من اغتسل عرياناً و حده في الحلو (الحديث 279) نسخة. نسخة الاشراف (14224).

برتن ہو کر غسل کر رہے تھے اس دوران ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں تو انہوں نے انہیں اپنے کپڑے میں سیٹھا شروع کر دیا ان کے پروردگار نے ان سے فرمایا: اے ایوب! کیا میں نے تمہیں غمی نہیں کیا ہوا ہے انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! لیکن میں تیری (عطا کردہ) برکات سے بے نیاز نہیں ہوں۔

8- باب الدليل على أن لا توقيت في الماء الذي يغتسل فيه

باب: اس بات کی دلیل کہ غسل کرنے کے لیے پانی کی کوئی حد متعین نہیں ہے

408- أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ لُؤْلُؤِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْإِنَاءِ وَهُوَ سَيِّدُهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَيَّانٌ كَرْتِي هِيَ نَبِيٌّ أكرم ﷺ ایک برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے وہ فرق ہوتا تھا (یعنی تین مارے کے برابر ہوتا تھا) میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

9- باب اغتسال الرجل والمرأة من إناء واحد

باب: آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ ایک ہی برتن میں سے غسل کرنا

409- أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ ح وَأَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ وَأَنَا مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ تَغْفِرُ مِنْهُ جَبِينًا. وَقَالَ سُؤَيْدٌ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا.

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اور میں ایک ہی برتن میں سے غسل کر لیا کرتے تھے ہم ایک رات اس میں سے پانی لیا کرتے تھے۔

یہاں سوید نامی راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

410- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ.

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

411- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ

409- أخرجه الساجي، نسخة الاشراف (17553).

409- أخرجه الساجي، نسخة الاشراف (17553).

409- أخرجه الساجي، نسخة الاشراف (17553).

عَائِشَةُ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنَاءَ اغْتَسِلَ آتَا وَهُوَ مِنْهُ .
 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ میں برتن (سے پانی لے

میں) نبی اکرم ﷺ سے مقابلہ کرتی تھی اور آپ ﷺ اسی ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

10 - باب الرخصة في ذلك

باب: اس بارے میں رخصت کا بیان

412 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ ح وَأَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ
 عَبْدَ اللَّهِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ آتَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ
 وَاحِدٍ أَبَادِرُهُ وَيَبَادِرُنِي حَتَّى يَقُولَ "ذَيْعِي لِي" . وَأَقُولُ آتَا ذَيْعِي .
 قَالَ سُوَيْدٌ يَبَادِرُنِي وَأَبَادِرُهُ فَأَقُولُ ذَيْعِي ذَيْعِي .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے بعض اوقات
 میں پہلے پانی لے لیتی تھی اور بعض اوقات آپ ﷺ مجھ سے پہلے پانی لے لیتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ یہ فرمایا کرتے تھے کہ
 میرے لیے بھی پانی رہنے دینا اور میں یہ کہا کرتی تھی: آپ ﷺ میرے لیے بھی رہنے دیجئے گا۔
 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کبھی آپ ﷺ مجھ سے پہلے پانی لے لیتے تھے اور کبھی میں آپ ﷺ سے پہلے
 پانی لے لیتی تھی تو میں یہ کہا کرتی تھی: میرے لیے بھی رہنے دیجئے گا میرے لیے بھی رہنے دیجئے گا۔

11 - باب الإغتسال في قسعة فيها أثر العجين

باب: ایسے برتن میں (پانی ڈال کر) غسل کرنا جس میں آنے کا اثر موجود ہو

413 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ آغَيْنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ
 الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ هَانِئٍ أَنَّهَا دَحَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قَيْ
 مَكَةَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ قَدْ سَرَتْهُ بَنُوبٌ دُونَهُ فِي قُسْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ . قَالَتْ فَصَلَّى الضَّحَى فَمَا أَتَرَى كَمْ مَلَى
 جَنْبَ قَصِي غُسْلَهُ .

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں فتح مکہ کے دن حاضر ہوئیں نبی اکرم ﷺ
 اس وقت غسل کر رہے تھے۔ (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے) آپ ﷺ کے لیے کپڑے کے ذریعے پردہ تان رکھا تھا نبی اکرم ﷺ
 ایسے برتن میں سے پانی لے کر غسل کر رہے تھے جس میں آنے کا نشان موجود تھا۔

411 - تقدم في الطهارة، باب ذكر الغسل الرجل والمرأة من لثام واحد (الحديث 234) . تحفة الاشراف (15983) .

412 - تقدم في الطهارة، باب الرخصة في ذلك (الحديث 239) . تحفة الاشراف (17969) .

413 - أخرجه السانني . تحفة الاشراف (18009) .

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے چاشت کی نماز ادا کی مجھے یہ نہیں معلوم کہ غسل پورا کر لینے کے
 بعد آپ ﷺ نے کتنی رکعات ادا کی تھیں؟

12 - باب ترك المرأة نقض رأسها عند الإغتسال

باب: غسل کے وقت عورت کا اپنی مینڈھیوں کو نہ کھولنا

414 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ بْنُ نَصْرٍ قَالَ آتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ
 غُنَيْمٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا فَإِذَا تَوَرَّ مَوْضِعُ
 بَنِي الصَّاعِ أَوْ ذُرَّتُهُ فَشَرَعُ فِيهِ جَمِيعًا فَلَابِصُ عَلَى رَأْسِي يَبْدَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَمَا أَنْقَضَ لِي شَعْرًا .
 سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ میں اور نبی اکرم ﷺ
 ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

(راوی کہتے ہیں:) وہ ایک بڑا پیالہ تھا جو وہاں رکھا ہوا تھا جس میں ایک صاع کے قریب یا اس سے کچھ کم پانی آتا تھا۔
 (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) ہم ایک ساتھ اس میں سے پانی لے کر غسل کیا کرتے تھے میں اپنے دونوں ہاتھوں
 کے ذریعے تین مرتبہ اپنے سر پر پانی بہا لیتی تھی اور میں اپنے بال نہیں کھولا کرتی تھی۔

13 - باب إذا تطيب وأغتسل وبقي أثر الطيب

باب: جب کوئی شخص خوشبو لگا کر غسل کرے اور اس کی خوشبو کا اثر ابھی باقی ہو

415 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِيهِ
 قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَأَنْ أَصْبَحَ مُطْلَبًا بِقَطْرَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَصْبَحَ مُخْرِمًا أَنْضَعُ طِبًّا . قَدْ خَلْتُ
 عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيِّبٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ عَلَيَّ نِسَابُهُ ثُمَّ أَصْبَحَ
 مُخْرِمًا .

ابراہیم بن محمد بن حنفیہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے
 سنا کہ میں تارکول سے لپٹ جاؤں یہ میرے نزدیک اس بات سے زیادہ پسندیدہ بات ہے کہ میں حالت احرام میں ہوں اور مجھ
 سے خوشبو پھوٹ رہی ہو۔

(محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں:) پھر میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے
 414 - أخرجه مسلم في الحوض، باب حكم خلخال المغسلة (الحديث 59) بحرفه مطولا . و أخرجه ابن ماجة في الطهارة و سننهما باب ما جاء
 في غسل النساء من الجنابة (الحديث 604) بحرفه مطولا . تحفة الاشراف (16324) .

415 - أخرجه البخاري في الغسل، باب إذا جامع لم عاد (الحديث 267) و باب من تطيب ثم اغتسل وبقي أثر الطيب (الحديث 270) و
 أخرجه مسلم في الحج، باب الطيب للمحرم عند الاحرام (الحديث 47 و 48 و 49) . و أخرجه السانني في الغسل و التيمم، باب الطواف على
 الشاة في غسل واحد (الحديث 429) . و في مناسك الحج، موضع الطيب (الحديث 2703 و 2704) . تحفة الاشراف (17598) .

اس قول کے بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ کو خوشبو لگائی تھی پھر آپ ﷺ اپنی تمام ازاؤں کے پاس تشریف لے گئے تھے اور اگلے دن آپ ﷺ نے احرام باندھ لیا تھا۔

14 - باب إِزَالَةِ الْجَنْبِ الْأَذَى عَنْهُ قَبْلَ إِقَاضَةِ الْمَاءِ عَلَيْهِ

باب: جنبی شخص (غسل جنابت کرتے ہوئے) اپنے جسم پر پانی بہانے سے پہلے (جسم پر لگی ہوئی) نجاست کو دور کرے

416 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَرَّ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ لِرِجْلَيْهِ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ أَقَامَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ نَحَى وَجْهَهُ لِمَسَلَّتْهُمَا . قَالَتْ هَذِهِ غَسَلَةٌ لِلْجَنَابَةِ .
 ☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیدہ ميمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ (غسل جنابت کے آغاز میں) سب سے پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے البتہ آپ اس میں پاؤں نہیں دھوتے تھے پھر آپ ﷺ اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے اور اس پر جو کچھ لگا ہوتا تھا اسے دھوتے تھے پھر آپ ﷺ اپنے جسم پر پانی بہا لیتے تھے پھر آپ ﷺ اپنے پاؤں ایک طرف کر کے ان دونوں کو دھو لیتے تھے۔
 سیدہ ميمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ غسل جنابت کا طریقہ ہے۔

15 - باب مَسْحِ الْيَدِ بِالْأَرْضِ بَعْدَ غَسْلِ الْفَرْجِ

باب: غسل جنابت کرتے ہوئے شرمگاہ کو دھونے کے بعد ہاتھ کو زمین پر ملانا (یعنی مٹی کے ذریعے صاف کرنا)

417 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَتَدَا فَيَغْسِلُ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يَفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَغْتَرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَمْسَحُهَا ثُمَّ يَغْسِلُهَا ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ وَعَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ يَتَنَحَّى فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ .

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیدہ ميمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب غسل جنابت کرتے تھے تو سب سے پہلے آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ دھوتے تھے پھر اس کے

بعد انہیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ پر پانی اٹھیل کر بائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے پھر آپ ﷺ اپنا وہ ہاتھ زمین پر دھرتے تھے اور اسے اس کے ساتھ ملتے تھے پھر اسے دھو لیتے تھے پھر آپ ﷺ نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے پھر زمین پر اپنے سر پر اور اپنے پورے جسم پر پانی بہا لیتے تھے پھر آپ ﷺ ایک طرف ہٹ کے اپنے دونوں پاؤں دھو لیا کرتے تھے

16 - باب الْإِسْتِدَاءِ بِالْوَضُوءِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ

باب: غسل جنابت کے آغاز میں وضو کرنا

418 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ يَخْلُلُ بِيَدِهِ شَعْرَةَ خَشْيَ إِذَا كَانَ قَدْ أَرَوَى بَشْرَتَهُ أَقَامَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ .
 ☆ ☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب غسل جنابت کرتے تھے تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتے تھے پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے پھر آپ ﷺ غسل کرتے تھے آپ ﷺ اپنے ہاتھ کے ذریعے اپنے پاؤں کا غسل کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کو یہ گمان ہو جاتا کہ آپ ﷺ کی جھد گیلی ہو گئی ہے پھر آپ ﷺ اپنے اوپر نماز پر پانی بہا دیتے تھے اور پورے جسم کو دھو لیا کرتے تھے۔

17 - باب التَّيْمُنِ فِي الطُّهُورِ

باب: وضو کرتے ہوئے دائیں حصے کو پہلے دھونا

419 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُؤْرُوَيْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيْمُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَتَوَضُّعِهِ وَتَوَلُّجِهِ وَقَالَ يُوَاسِطُ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ .

☆ ☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو جہاں تک ممکن ہو دائیں طرف سے کام کا آغاز کرنا پسند تھا وضو کرنے میں بھی جو تا پہنچنے میں بھی سبکدوشی کرنے میں بھی۔

ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”ہر معاملے میں (دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند تھا)۔“

18 - باب تَوَكُّرِكَ مَسْحِ الرَّأْسِ فِي الْوَضُوءِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب: جنابت کی حالت میں وضو کرتے ہوئے سر پر مسح نہ کرنا

420- أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - هُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ - قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ عُمَرَ وَبْنِ مَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَالسَّقَبِ الْأَحَادِيثُ عَلَى هَذَا يَدَّ الْقُرْعُ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى مَوْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَدْخُلُ يَدُهُ الْيُسْرَى فِي الْإِنَاءِ فَيَصُبُّ بِهَا عَلَى قَرْجِهِ وَيَدُّهُ الْيُسْرَى عَلَى قَرْجِهِ فَيَغْسِلُ مَا هَذَا حَتَّى يَنْقُتَ ثُمَّ يَصْغُ يَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى التُّرَابِ إِنْ شَاءَ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى حَتَّى يَنْقُتَ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَيَسْتَشْفِي وَيَتَضَمَّمُ وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ رَأْسَهُ لَمْ يَمْسَخْ وَاقْرَعْ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَهَكَذَا كَانَ غُسْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا ذَكَرَ.

☆ ایک سند کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور ایک سند کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت منقول ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے غسل جنابت کے بارے میں دریافت کیا۔

اس کے بعد دونوں طرح کی روایات میں یہی مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ غسل کے آغاز میں پہلے اپنے دائیں ہاتھ پر مرتبہ یا شاید تین مرتبہ پانی بہاتے تھے پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کرتے تھے پھر اس کے ذریعے اپنی شرمگاہ پر پانی ڈالتے تھے اور دائیں ہاتھ کے ذریعے شرمگاہ کو صاف کرتے تھے اس پر جو چیز لگی ہوتی تھی اسے دھو لیتے تھے جب اسے ابھی طرے صاف کر لیتے تھے تو پھر آپ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ مٹی پر رکھتے تھے پھر آپ ﷺ دائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اسے ابھی طرے صاف کر لیتے تھے پھر آپ ﷺ دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوتے تھے پھر ناک میں پانی ڈالتے تھے پھر کلی کرتے تھے پھر اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کو تین تین مرتبہ دھوتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے سر تک پہنچ جاتے تھے لیکن آپ ﷺ اس کا مسح نہیں کرتے تھے آپ ﷺ اس پر پانی اتر لیا کرتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ کے غسل کا طریقہ یہی تھا جو مذکور ہے۔

19- باب اسْتِجْرَاءِ الْبَشْرَةِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب: غسل جنابت میں جلد کو گیلیا کرنا

421- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُنَافٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ كَوَّضًا وَضَوْقَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَخْلُلُ رَأْسَهُ بِأَصَابِعِهِ حَتَّى إِذَا خَبِلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ اسْتَرَأَ الْبَشْرَةَ غَرَفَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ.

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب غسل جنابت کرتے تھے تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتے تھے پھر آپ ﷺ نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے پھر آپ ﷺ اپنی انگلیوں کے ذریعے اپنے سر میں خلل ڈالتے تھے یہاں

420- أخرجه البخاري، والحدث عبد السالفي عشرة النساء من الكبرى، ذكر اختلاف النافلين لحبر عبد الله بن عمر في ذلك (الحدث 179). - نسخة الاشراف (8247 و 17787).

421- أخرجه مسلم في الحصى، باب صفة غسل الجنابة (الحدث 35). - نسخة الاشراف (17108).

یہ کہ آپ ﷺ کو یہ محسوس ہوتا تھا کہ آپ ﷺ کی جلد گیلی ہو گئی ہے پھر آپ ﷺ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی کے چٹو ڈالتے تھے پھر اپنے ہاتھ کو دھویا کرتے تھے۔

422- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا الصَّحَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ حِطْلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوِ الْجِلَابِ فَتَحَذَّ بِكَفَيْهِ ثَلَاثًا بِشَيْءٍ رَأْسَهُ الْيَمِينِ ثُمَّ الْيُسْرَى ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَيْهِ فَقَالَ يَهْمًا عَلَى رَأْسِهِ.

☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب غسل جنابت کرتے تھے تو طلب جتنی کوئی چیز نکالتے اور اسے اپنی ہاتھ میں لیتے۔

☆ آپ اپنے سر کے دائیں حصے سے (سر کو دھونے کا) آغاز کرتے پھر بائیں حصے کو دھوتے پھر آپ ﷺ اپنی دونوں ہاتھوں میں پانی لیتے اور اسے اپنے سر کے اوپر ڈال لیتے۔

20- باب مَا يَكْفِي الْجُنُبَ مِنْ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى رَأْسِهِ

باب: جتنی شخص کے لیے (غسل جنابت کے دوران) اپنے اوپر کسی حد تک پانی بہانا کافی ہے؟

423- أَخْبَرَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ح وَأَبَانَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُوَيْدٍ يُخْبِرُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ عِنْدَهُ الْغُسْلُ فَقَالَ "أَمَّا أَنَا فَأَقْرِغُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا".

☆ حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے غسل کا تذکرہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے

ارشاد فرمایا:

"میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہا لیتا ہوں۔"

روایت کے یہ الفاظ سوید نامی راوی کے ہیں۔

424- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَحْوِلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ أَقْرَعَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا.

☆ امام محمد الباقری رحمہ اللہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب غسل کرتے تھے تو آپ ﷺ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہا لیتے تھے۔

422- أخرجه البخاري في الغسل، باب من يلقا بالجلاب أو الطيب عند الغسل (الحدث 258). - أخرجه مسلم في الحصى، باب صفة غسل

الجنابة (الحدث 39). - أخرجه أبو داود في الطهارة، باب في الغسل من الجنابة (الحدث 240). - نسخة الاشراف (17447).

423- أخرجه البخاري في الغسل، باب ما يكفي الجنب من المأضة الماء على رأسه (الحدث 250).

21 - باب العمل في الغسل من الحيض

باب: حیض کے بعد غسل کرنے کا طریقہ

425 - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَغْتَسِلُ عِنْدَ الطُّهُورِ قَالَ "عِدِّي لِرُحْمَةٍ مُمَسَّكَةٍ لَتَوْضِي بِهَا". قَالَتْ كَيْفَ اتَّوَضَّأُ بِهَا قَالَ "تَوَضَّئِي بِهَا". قَالَتْ كَيْفَ اتَّوَضَّأُ بِهَا قَالَتْ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ وَأَعْرَضَ عَنْهَا لَقِطَتْ عَائِشَةُ لَهَا يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَأَخَذْتُهَا وَجَدْتُهَا إِلَيَّ لَأَخْبِرَنَّهَا بِمَا يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں (حیض سے) پاک ہونے کے بعد کس طرح غسل کیا کروں؟

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم خوشبو میں بسی ہوئی روئی استعمال کیا کرو اور اس کے ذریعے وضو کر لیا کرو۔"

اس خاتون نے دریافت کیا: میں اس کے ذریعے کیسے وضو کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ذریعے وضو کر لیا کرو۔ اس خاتون نے دریافت کیا: میں اس کے ذریعے کیسے وضو کروں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس پر نبی اکرم ﷺ نے سبحان اللہ کہا اور اس خاتون سے منہ پھیر لیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم ﷺ کی مراد کا اندازہ ہو گیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس خاتون کو پکڑا اُسے اپنی طرف کھینچا اور اُسے بتایا: نبی اکرم ﷺ کیا مراد لے رہے ہیں۔

22 - باب الغسل مرة واحدة

باب: ایک ہی مرتبہ غسل کرنا (یعنی جسم پر ایک ہی مرتبہ پانی بہانا)

426 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْفَرِ عَنْ ثَوْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ قُتَيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ

424 - أخرجه البخاري في الغسل، باب من الماض على رأسه ثلاثاً (الحديث 255). نسخة الإشراف (2642).
425 - تقدم في الطهارة، باب ذكر العمل في الغسل من الحيض (الحديث 251).
426 - أخرجه البخاري في الغسل، باب الوضوء قبل الغسل (الحديث 249) بسوء، وفي الغسل، باب الغسل مرة واحدة (الحديث 257) مطولاً، و باب المضمضة والاستنشق في الجنابة (الحديث 259) مطولاً، و باب طريق الغسل والوضوء (الحديث 265) مطولاً، و باب من الغسل على شماله في الغسل (الحديث 266) مطولاً، و باب من توضأ في الجنابة لم يغسل ماقبل جسده ولم يعد غسل مواضع الوضوء مرة أخرى (الحديث 274) مطولاً، و باب دفع اليدين من الغسل عن الجنابة (الحديث 276) مطولاً، و باب القصر في الغسل عند الناس (الحديث 281) مطولاً، و أخرجه مسلم في الحيض، باب غسل الجنابة (الحديث 373) مطولاً، و أخرجه أبو داود في الطهارة، باب في الغسل من الجنابة (الحديث 245).

فَقَالَ لَوَجْهٌ وَذَلِكَ يَدُهُ بِالْأَرْضِ أَوْ الْحَاظِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَقْبَضَ عَلَى رَأْسِهِ وَتَابِعَ جَسَدِهِ.

☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ یونسہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ غسل جنابت کرتے ہوئے پہلے اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے پھر اپنا ہاتھ زمین پر ملتے تھے۔ (روای کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) دیوار پر ملتے تھے پھر آپ ﷺ نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے پھر اپنے سر اور پسے جسم پر پانی بہا لیتے تھے۔

23 - باب اغتسال النفساء عند الإحرام

باب: احرام باندھنے کے وقت نفاس والی عورت کا غسل کرنا

427 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَبَقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَنْبَأَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَسَّائَهُ عَنْ حَبِيبَةَ الْوَدَاعِ لَحْدًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِعُمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ. وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَتَى ذَا الْخَلِيفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُعَمَّةً بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ فَأَرَسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ فَقَالَ "اغْتَسِلِي ثُمَّ اسْتِغِيرِي ثُمَّ أَهْلِي".

☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میرے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ہم لوگ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے ان سے حجۃ الوداع کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ہمیں یہ بات بتائی کہ نبی اکرم ﷺ اس وقت روانہ ہوئے تھے جب ذوالقعدہ فتم ہونے میں پانچ دن باقی رہ گئے تھے آپ ﷺ کے ہمراہ ہم لوگ بھی روانہ ہوئے جب نبی اکرم ﷺ ذوالحجہ پہنچے تو وہاں اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جنم دیا انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو پیغام بھیجا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

24 - باب ترك الوضوء بعد الغسل

باب: غسل کر لینے کے بعد وضو نہ کرنا

428 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَفَّانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَمَّاسٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ح وَأَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ.

427 - تقدم في الطهارة، باب ما تفعل النساء عند الإحرام (الحديث 290).
428 - تقدم في الطهارة، باب ترك الوضوء من بعد الغسل (الحديث 252).

ذریعہ نماز ادا کرنا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک جائز نہیں ہوگا۔ (الکرامہ)
مسئلہ: جب کسی بیمار شخص کو کوئی دوسرا شخص تیمم کروادے تو تیمم کی نیت کرنا یا بار بار لازم ہوگا تیمم کروانے والے پر لازم نہیں ہوگا۔ (تہذیب)

تیمم کا طریقہ
مسئلہ: (تیمم کے بارے میں نیت کے بعد) دوسرا بنیادی حکم دوسرے ضرب لگانا ہے ان میں سے ایک کے ذریعے آدمی اپنے چہرے پر مسح کرے گا اور دوسری کے ذریعے کہیں تک دونوں بازوؤں پر مسح کرے گا۔ (الہدایہ)
مسئلہ: آدمی اپنی کہنی پر بھی مسح کرے گا۔ (قاضی خان)
مسئلہ: اکلے میں یہ بات مذکور ہے کہ آدمی اپنے چہرے کی ظاہری جلد پر اور بالوں کی اوپری حصے کے اوپر مسح کرے گا، صحیح قول یہی ہے۔ (معراج العبادین رحمہ اللہ)
مسئلہ: کیا آدمی اپنی پھیل پر بھی مسح کرے گا صحیح یہ ہے کہ اس پر مسح نہیں کرے گا بلکہ پھیل کو زمین پر مارتا ہی کافی ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک ہی مرتبہ ضرب لگا کر اپنے دونوں بازوؤں اور چہرے پر مسح کر لیتا ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (مفہرات)
مسئلہ: اگر کوئی شخص تیمم کا ارادہ کرتے ہوئے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے اور مٹی کو اپنے جسم پر مل لیتا ہے تو اگر اس کے چہرے اور بازوؤں پر مٹی لگ گئی ہے تو یہ جائز ہوگا اور اگر نہیں لگی تو یہ تیمم درست نہیں ہوگا۔ (الکرامہ)
مسئلہ: اگر کوئی شخص مٹی پر ہاتھ مارتا ہے اور پھر چہرے یا بازوؤں پر پھیرنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے تو ایسا مسح درست نہیں ہوگا۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے کوئی شخص وضو کرتے ہوئے بعض اعضاء کو دھونے کے بعد بے وضو ہو جاتا ہے۔ سو ابو شجاع نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

مسئلہ: قاضی اسماعیل فرماتے ہیں: ایسا کرنا جائز ہوگا کیونکہ اس کی مثال اس شخص کی مانند ہوگی جو اپنی دونوں پھیلیوں میں پانی بھرتا ہے اور پھر بے وضو ہو جاتا ہے اور پھر اس پانی کو استعمال کر لیتا ہے۔ اٹھارہ میں یہ بات تحریر ہے: صحیح قول یہ ہے کہ آدمی اس مٹی کو استعمال نہیں کر سکتا جس نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ (فتح اللہ)
مسئلہ: اس بارے میں ایک حکم استیعاہ ہے یعنی تیمم کرتے ہوئے دونوں اعضاء کو مکمل طور پر مسح کرنا واجب ہے یہ بات ظاہر الروایت میں ہے۔ (میدان)

مسئلہ: یہاں تک کہ اگر کوئی شخص ہردوؤں کے نیچے آنکھوں کے اوپر مسح نہیں کرتا تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ (میدان)
مسئلہ: تیمم کرنے سے پہلے آنکھوں یا ناکوں وغیرہ کو اتار لینا ضروری ہے۔ (الکرامہ)
مسئلہ: ناک کے دونوں تھنوں کے درمیان پردے پر بھی مسح کیا جائے گا اور اگر انگلیوں کے درمیان میں غبار داخل نہیں ہوگا

زین کا خلال کرنا واجب ہوگا۔ (تہذیب)
مٹی کا پاک ہونا
مسئلہ: اس بارے میں ایک حکم مٹی کا پاک ہونا ہے آدمی زمین کی جنس سے تعلق رکھنے والی پاک مٹی سے تیمم کرے گا۔ (تہذیب)

مسئلہ: ہر وہ چیز جو جلنے کے بعد راکھ بن جاتی ہے جیسے لکڑی، خشک وغیرہ جو چیز نرم ہو کر پھسل جاتی ہے جیسے لونا، کانسہ، تانبہ، شیشہ، سونا یا چاندی وغیرہ یہ سب زمین کی جنس سے شمار نہیں ہوں گے لیکن جو ایسے نہ ہوں وہ زمین کی جنس شمار ہوں گے۔ (الہدایہ)
مسئلہ: اس لیے مٹی زیت چونے، سرے، گندھک، فیروزہ، عقیق اور اس جیسے دیگر پتھروں پر مسح کرنا جائز ہے۔ (البحر الرائق)
مسئلہ: باقوت اور مرجان کا بھی حکم ہے۔ (تہذیب)
مسئلہ: اس بارے میں ایک حکم تین انگلیوں کے ذریعے مسح کرنا ہے تین سے کم انگلیوں کے ذریعے مسح کرنا جائز نہیں ہے یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے سر پر اور سوزوں پر مسح کرنے کا حکم ہے۔ (تہذیب)

پانی پر قدرت نہ رکھنا
مسئلہ: اس بارے میں ایک حکم یہ ہے کہ تیمم اس وقت جائز ہوتا ہے جب آدمی پانی پر قدرت نہ رکھے جو شخص پانی سے ایک میل کے فاصلے پر دور ہو اس کے لیے تیمم کرنا جائز ہے مقدار میں یہی قول مختار ہے خواہ آدمی شہر سے باہر ہو یا شہر میں ہو۔ صحیح قول یہی ہے اور اس بارے میں یہ دونوں صورتیں بھی برابر ہوں گی کہ آدمی مسافر ہے یا متمم ہے۔ (تہذیب)
مسئلہ: صحیح قول کے مطابق میل سے مراد تین فرسخ ہے جو چار ہزار باشت کے برابر ہوتے ہیں جن میں سے ایک باشت کی لمبائی چوبیس انگلیوں کے برابر ہوتی ہے اور ایک انگلی کی چوڑائی ہر کے چھ دانوں کے برابر ہوتی ہے۔ (تہذیب)
مسئلہ: اس بارے میں مسافت کا اعتبار کیا جائے گا وقت فوت ہونے کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ (الہدایہ)

کسی خوف کی وجہ سے تیمم کرنا
مسئلہ: اگر کسی درندے یا دشمن کا خوف ہو تو بھی تیمم کیا جاسکتا ہے خواہ یہ خوف اپنی ذات کے بارے میں ہو یا اپنے مال کے بارے میں خوف ہو۔ (الہدایہ)
مسئلہ: اسی طرح اگر کسی سانپ یا آگ کا خوف ہو تو بھی حکم ہے۔ (تہذیب)

مسئلہ: اگر پانی کے پاس چور موجود ہے یا ظالم شخص موجود ہے جو اسے اذیت پہنچا سکتا ہے تو ایسا شخص تیمم کر لے گا۔ (تہذیب)
مسئلہ: اسی طرح اگر کسی عورت کو اپنی عزت پر حملہ ہونے کا اندیشہ ہو یعنی پانی کے پاس کوئی قاسق شخص موجود ہو تو بھی وہ تیمم کر لے گی۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی شخص کو (وضو کرنے کے نتیجے میں) اپنے یا اپنے ساتھی کے یا اہل قافلہ میں سے کسی اور شخص کے یا اپنے جانور کے یا اپنے ساتھ خفایت کے طور پر چلنے والے کتے کے یا اپنے شکاری کتے کے موجودہ وقت میں یا آگے چل کر بیا سے رو جانے کا اندیشہ ہو تو وہ بھی تیمم کرے گا۔

مسئلہ: اسی طرح اگر آدمی کو آٹا وغیرہ گوندھنے کے لیے اس پانی کی ضرورت ہو تو بھی وہ تیمم کرے گا البتہ شور بہ مٹانے کے لیے یہ حکم نہیں ہوگا اسی طرح تیمم کرنا اس شخص کے لیے بھی جائز ہوگا جو جنابت کی حالت میں ہو اور اسے یہ اندیشہ ہو کہ اگر اس نے پانی کے ذریعے غسل کیا تو وہ ٹھنڈک کی وجہ سے مر جائے گا یا زیادہ بیمار ہو جائے گا اور یہ حکم اس وقت ہے جب وہ شخص شہر سے باہر ہو اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر وہ شخص شہر کے اندر موجود ہے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہی حکم ہوگا جبکہ صاحبین کی رائے مختلف ہے اور یہ اختلاف اس صورت میں ہے کہ جب اس شخص کے پاس یہ گنجائش نہ ہو کہ وہ حمام میں جاسکے (یعنی گرم پانی حاصل کر سکے) اگر گرم پانی حاصل کرنے کی گنجائش ہو تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اس کے لیے تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اسی طرح جو شخص پانی کو گرم کرنے کی قدرت نہیں رکھتا اس کا بھی یہی حکم ہوگا لیکن اگر وہ قدرت رکھتا ہو تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (السرائج ابو ہاشم)

مسئلہ: اگر بے وضو شخص کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ اگر اس نے وضو کیا تو وہ ٹھنڈک کی وجہ سے مر جائے گا یا شدید بیمار ہو جائے گا تو ایسا شخص بھی تیمم کرے گا۔ (کافی)

مسئلہ: تاہم صحیح قول یہ ہے کہ ایسی صورت میں تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا اس بات پر اتفاق ہے۔ (الترغیب والنہی)

پانی کے استعمال کا نقصان وہ ہوتا

مسئلہ: اگر بیمار شخص کو پانی مل جاتا ہے لیکن اسے یہ اندیشہ ہے کہ پانی کے استعمال سے بیماری میں اضافہ ہو جائے گا یا صحت میں تاخیر ہو جائے گی تو وہ تیمم کر لے گا اس بارے میں اس حوالے سے کوئی فرق شمار نہیں ہوگا کہ حرکت کرنے کی وجہ سے بیماری میں اضافہ ہوتا ہے یا پانی کو استعمال کرنے کی وجہ سے بیماری میں اضافہ ہوتا ہے یا اس طرح کی کوئی ایسی صورت حال ہو کہ آدمی بیمار ہو اور کوئی وضو کر دینے والا دستیاب نہ ہو اور خود وہ وضو نہ کر سکتا ہو لیکن اگر کوئی خادم مل سکتا ہو یا خود رو کر کھینچ کر دے موجود ہو یا کوئی ایسا شخص موجود ہو جس سے مدد مانگے تو وہ مدد کر دے گا تو ایسی صورت میں اسے تیمم نہیں کرنا چاہیے کیونکہ وہ پانی کے استعمال پر قادر ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: اس اندیشے کا اظہار اس صورت میں ہوتا ہے کہ جس کی علامت یا تجربے یا غالب گمان یا کسی مسلمان ماہر طبیب کی ہدایت پر یہ امکان ہو کہ شاید بیماری میں اضافہ ہو جائے گا یا صحت میں تاخیر ہو جائے گی۔ (شرح منیۃ المصلیٰ از امام طہی)

مسئلہ: اگر چیچک نکلی ہوئی ہو یا جسم پر زخم بنے ہوئے ہوں تو اکثر کا اعتبار کیا جائے گا خواہ آدمی بے وضو ہو یا جنابت کی حالت میں ہو جنابت میں جسم کے اکثر حصے کا اعتبار کیا جائے گا اور بے وضو حالت میں وضو کے اعضاء کے اکثر حصے کا اعتبار کیا جائے گا یعنی اگر جسم کا اکثر حصہ ٹھیک ہے اور تھوڑے حصے پر زخم ہے تو صحیح حصے کو دھو لے گا اور اگر ممکن ہو تو زخمی حصے پر مسح کرے گا۔

مسئلہ: اگر مسح نہیں ہو سکتا تو ان کھڑکیوں پر مسح کرے گا جو ٹوٹی ہوئی بڑی پر بندھی ہوئی ہوتی ہیں یا پٹی پر مسح کرے گا تاہم تیمم اور غسل کو جمع نہیں کرے گا لیکن اگر آدمی کا آدھا بدن تندرست ہو اور آدھا بدن زخمی ہو تو اس بارے میں مشائخ کا اختلاف ہے تاہم اس بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ آدمی تیمم کرے گا پانی استعمال نہیں کرے گا۔ (غلامہ عید)

مسئلہ: مسافر کنویں تک پہنچ جاتا ہے لیکن اس کے پاس پانی نکالنے کے لیے ڈول نہیں ہے تو وہ تیمم کر لے گا اور اگر ڈول موجود ہے اور رشتی نہیں ہے تو بھی تیمم کرے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص دارالحرب میں قید ہو جاتا ہے اور کفار اسے وضو نہیں کرنے دیتے اور نماز ادا نہیں کرنے دیتے تو وہ تیمم کرے اشارے کے ساتھ نماز پڑھ لے گا جب اس کو قید سے رہائی مل جائے گی تو دوبارہ ان نمازوں کو ادا کرے گا اسی طرح اگر کوئی شخص ایسی صورت حال سے دوچار ہو جاتا ہے کہ دوسرا شخص اس سے کہتا ہے کہ اگر تم نے وضو کیا تو میں تمہیں قید کر دوں گا یا قتل کر دوں گا تو ایسا شخص بھی تیمم کرے نماز ادا کرے گا اور بعد میں ان نمازوں کا اعادہ کرے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اس حکم کی وجہ یہ ہے کہ یہاں عجز آدمی کے فعل کی وجہ سے واقع ہوا ہے آدمی کا فعل اللہ تعالیٰ کے حق کو ساقط نہیں کرتا ہے۔

مسئلہ: اس بارے میں اصول یہ ہے کہ جب آدمی پانی کو اس طرح سے استعمال کر سکتا ہو کہ اسے جانی یا مالی اعتبار سے کوئی نقصان نہ پہنچتا ہو تو پانی کا استعمال کرنا واجب ہوگا یہاں تک کہ اگر عام قیمت سے زیادہ ادائیگی کر کے پانی حاصل ہوتا ہے تو یہ بھی نقصان ہے ایسی صورت میں وضو لازم نہیں ہوگا لیکن اگر عام قیمت سے معمولی سی زیادہ قیمت ہے تو وضو لازم ہوگا۔ (بحر الرائق)

دوسری فصل: ان چیزوں کا بیان جو تیمم کو توڑ دیتی ہیں

مسئلہ: جو چیز وضو کو توڑتی ہے وہ تیمم کو بھی توڑ دیتی ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: جب پانی کے استعمال پر قدرت حاصل ہو جائے تو بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اگر کوئی مسافر بے وضو ہے اور اس کے کپڑے بھی ناپاک ہیں اور اس کے پاس صرف اتنا پانی موجود ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک میں استعمال کر سکتا ہے تو اسے چاہیے کہ نجاست کو دھوئے اور حدث کی جگہ تیمم کر لے اس صورت میں اگر وہ پہلے تیمم کر کے بعد میں نجاست کو دھوئے تو تیمم دوبارہ کرے گا کیونکہ اس نے جب تیمم کیا تھا اس وقت وہ پانی پر قادر تھا جس سے وضو ہو سکتا ہے۔ (عیالہ خسی)

اس صورت میں اگر وہ پانی کے ذریعے وضو کر لیتا ہے اور ناپاک کپڑوں سے تیمم کر لیتا ہے تو نماز ہو جائے گی تاہم وضو گناہگار ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: جس بیماری کو وجہ سے تیمم کرنا جائز ہوا تھا جب وہ بیماری ختم ہو جائے تو تیمم ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: ایک شخص نے سفر کے دوران پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا پھر اسے کوئی ایسی بیماری لاحق ہو گئی جس کے نتیجے

نوعاً جو جائز ہو جائے اور وضوء مستحب ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص پانی کے پاس سے گزرتے ہوئے سویا ہوا تھا تو صحیح قول یہ ہے کہ تمام فقہاء کے نزدیک اس کا تیمم نہیں

ٹوٹے گا۔ مسئلہ: اگر کوئی شخص پانی کے پاس سے گزرتا ہے لیکن وہاں دشمن یا کسی دوسرے کے خوف کی وجہ سے اتر نہیں سکتا تو تیمم

نہیں ٹوٹے گا۔ (سراج النہار)

مسئلہ: اس بارے میں اصول یہ ہے کہ جس بھی چیز کے موجود ہونے کی وجہ سے تیمم منع ہوتا ہے (اس کی عدم موجودگی میں جب آدمی تیمم کرے اور بعد میں جب وہ چیز موجود ہو جائے تو تیمم ٹوٹ جاتا ہے اور جو چیز ایسی نہ ہو اس سے تیمم نہیں ٹوٹتا ہے۔) (دائع مصنف)

تیسری فصل: تیمم سے متعلق متفرق مسائل

تیمم میں سات چیزیں سنت ہیں

مسئلہ: تیمم میں سات چیزیں سنت ہیں: ہاتھ مٹی پر رکھ کر آگے کی طرف لے جانا، انہیں پیچھے کی طرف لے جانا، انہیں بھراؤ، انگلیوں کو کھولنا، اس کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا، ترتیب کا خیال رکھنا اور درمیان میں توقف نہ کرنا۔ (بہار النہار)

تیمم کرنے کا عملی طریقہ

مسئلہ: تیمم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ زمین پر مار کر پہلے انہیں آگے کی طرف لایا جائے پھر پیچھے کی طرف لے جایا جائے پھر انہیں اٹھا کر بھرا لیا جائے۔ (تہذیب)

مسئلہ: ہاتھوں کو اتنا بھرا جائے گا کہ اس کے ذریعے مٹی بھرا جائے۔ (دایہ)

مسئلہ: پھر اس کے ذریعے اپنے منہ کا مسح کیا جائے گا اس طرح کہ منہ کا کوئی بھی حصہ باقی نہ رہے پھر اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے جائیں گے اور دونوں بازوؤں پر کہیں تک مسح کر لیا جائے گا۔ (تہذیب)

مسئلہ: ہمارے مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے کہ آدمی پہلے بائیں ہاتھ کی چار انگلیوں کے کناروں کے ذریعے دائیں ہاتھ کی کہنی تک مسح کرے گا پھر بائیں ہاتھ کی پچھلی سے دائیں ہاتھ کے نیچے کی طرف پہنچے تک مسح کرے گا اور بائیں انگلی کے اندر کی طرف دائیں انگلی کے اوپر کی طرف میں پھیرے گا پھر اسی طرح سے بائیں ہاتھ کا مسح کرے گا اس میں زیادہ احتیاط

ہے۔ (میدان رحمی)

مسئلہ: ہمارے نزدیک نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے تیمم کر لینا جائز ہے۔ (علامہ)

مسئلہ: آدمی ایک تیمم کے ذریعے جتنے چاہے فرض اور نوافل ادا کر سکتا ہے (جب تک حدیث لاحق نہیں ہوتا)۔ (استیاد شریعت)

مسئلہ: جس شخص کو یہ گمان ہو کہ نماز کے آخری وقت تک اسے پانی مل جائے گا اور پانی کی جگہ تک سے اس شخص کا فاصلہ

ایک میل تک ہو تو آخری وقت تک نماز کو مؤخر کرنا مستحب ہے۔ (سراج النہار)

مسئلہ: اگر پانی ملنے کی امید نہ ہو تو تاخیر نہیں کی جائے گی اور مستحب وقت میں تیمم کر کے نماز ادا کر لی جائے گی۔ (دائع مصنف شرح لماعی)

مسئلہ: اس طرح کی صورت حال پیش آ جاتی ہے کہ سفر کے دوران ایک شخص جنبی ہے ایک عورت جو حیض سے پاک ہو چکی ہے اور میت بھی ہے اور پانی صرف اتنا ہے کہ ان میں سے کسی ایک کے لیے کافی ہو سکتا ہے اگر وہ پانی ان تینوں میں سے کسی

ایک کی ملکیت ہے تو وہ پانی اسی پر استعمال کرنا مناسب ہوگا اگر وہ پانی ان سب کی ملکیت ہے تو کسی پر بھی صرف نہیں کیا جائے ایک دوسرے تیمم کر لیں گے اور اگر پانی سہاگ ہے تو جنبی شخص کے لیے اسے استعمال کرنا زیادہ مناسب ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر باپ اور بیٹا موجود ہوں اور پانی ایک شخص کے استعمال میں آ سکتا ہو تو باپ کے لیے استعمال کرنا زیادہ مناسب ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی بیمار شخص وضوء بھی نہیں کر سکتا اور تیمم بھی نہیں کر سکتا اور اس کے ساتھ کوئی ایسا شخص بھی موجود نہیں ہے جو اسے

بندر کر سکے یا تیمم کر دے تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک وہ شخص نماز ادا نہیں کرے گا۔

مسئلہ: کوئی شخص قیدی ہے اسے وضوء کے لیے پانی بھی نہیں ملتا اور تیمم کے لیے صاف مٹی بھی نہیں ملتی تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک وہ نماز نہیں پڑھے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اصول یہ ہے کہ جس جگہ ادا شدہ نماز فوت ہو رہی ہو اور اس کا کوئی قائم مقام بھی موجود نہ ہو تو ایسی صورت اس کو اپنے کے لیے تیمم کرنا جائز ہوگا لیکن جب کوئی ایسی نماز فوت ہو رہی ہو جس کی کوئی قائم مقام بھی موجود ہو تو وہاں تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا جیسے جمعہ کی نماز فوت ہو جاتی ہے تو اس کی قائم مقام ظہر کی نماز موجود ہے۔ (جوہر النور)

مسئلہ: اگر دو آدمی ایک ہی جگہ سے تیمم کر لیتے ہیں تو یہ جائز ہے۔ (میدان رحمی)

مسئلہ: اگر ایک شخص ایک ہی جگہ سے کسی مرتبہ تیمم کر لیتا ہے تو یہ بھی جائز ہے۔ (تہذیب)

مسئلہ: جنبی شخص جنازے کی نماز میں شریک ہونے کے لیے یا عید کی نماز ادا کرنے کے لیے تیمم کر سکتا ہے۔ (ظہیر)

مسئلہ: (وضوء وضوء عبادت ہے) لیکن تیمم پر تیمم کرنا عبادت نہیں ہے۔ (عمد)

مسئلہ: مسافر شخص کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ اپنی کینٹے کے ساتھ صحبت کرے اگرچہ اسے اس بات کا علم ہو کہ آگے غسل کرے پانی نہیں ملے گا۔ (علامہ)

27- باب التَّيَمُّنِ لِمَنْ يَجِدُ الْمَاءَ بَعْدَ الصَّلَاةِ

باب: جو شخص نماز کے بعد پانی پا لیتا ہے اس کے تیمم کا حکم کیا ہے؟

431- أَخْبَرَنَا مُسْلِمٌ بْنُ عُمَرَ وَبْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَوَّادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ كُنِيَّمَا وَصَلِيَا ثُمَّ وَحَدَا مَاءً فِي الْوَقْتِ فَلَوْضَا أَحَدُهُمَا وَغَدَا لِصَاحِبِهِ مَا كَانَ فِي الْوَقْتِ وَلَمْ يُعِدْ الْآخَرُ فَسَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ "أَصَبْتَ الشُّبَّةَ وَأَجْرُكَ صَلَاتُكَ." وَقَالَ لِلْآخَرِ "أَمَا أَنْتَ فَلَكَ مِثْلُ سَبْعِمِ جَمْعٌ."

☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے تیمم کر کے نماز ادا کر لی پھر اسی نماز کے وقت کے دوران ان دونوں کو پانی مل گیا تو ان دونوں میں سے ایک نے وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کر لی چونکہ وقت ابھی باقی تھا دیگر دوسرے شخص نے اس نماز کو نہیں دہرایا بعد میں ان دونوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: جس نے نماز دوبارہ نہیں پڑھی تھی: تم نے سنت کے مطابق عمل کیا ہے اور تمہاری پہلی نماز درست ہے نہ آپ ﷺ نے دوسرے شخص سے فرمایا: جہاں تک تمہارا معاملہ ہے تو تمہیں دونوں نمازیں ادا کرنے کا ثواب ملے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

432- أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي غُبَيْرَةُ وَغَيْرُهَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَوَّادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ وَسَاقِ الْحَدِيثِ.

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

433- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَنَا أُمِّيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ مَخَارِقَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَجُلًا أَخْتَبَ فَلَمْ يُصَلِّ لَاتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ "أَصَبْتَ." فَاجْتَنَبَ رَجُلٌ آخَرُ فَتَيَمَّمُ وَصَلَّى فَاتَاهُ فَقَالَ نَحْوًا مِمَّا قَالَ لِلْآخَرِ يَعْنِي "أَصَبْتَ."

☆ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص کو جنابت لاحق ہو گئی اس نے نماز ادا نہیں کی وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے (اس صورت حال میں اپنے طرز عمل) کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے۔ اسی طرح ایک اور شخص کو جنابت لاحق ہوئی اس نے تیمم کر کے نماز ادا کر لی وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا (راوی کہتے ہیں میرے استاد نے) یہاں ایسے الفاظ نقل کیے ہیں جن کا مفہوم یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے دوسرے شخص سے بھی یہی فرمایا: "تم نے ٹھیک کیا ہے۔"

431- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب في التيمم بعد الماء بعدما يهمل في الوقت (الحديث 338 و 339) مسنداً. وأخرجه النسائي في الغسل والتيمم، باب التيمم لمن بعد الماء بعد الصلاة (432) مسنداً لمجلة الأشراف (4176).
432- تقدم في الغسل والتيمم، باب التيمم لمن بعد الماء بعد الصلاة (الحديث 431).
433- تقدم في الطهارة، باب لمن لم يجد الماء إلا الصبغة (الحديث 323).

28- باب الوُضُوءِ مِنَ الْمَذْيِ

باب: مذی کے خروج پر وضو کرنا

434- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَرْبَدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَلَا نَعْرَ عَلِيٍّ وَالْحَقْدَادُ وَعَمَّارٌ فَقَالَ عَلِيُّ ابْنِي امْرُؤُا مَذَّاءٌ وَابْنِي أَسْتَحِي أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا كَانَ ابْنِي يَتَنَبَّهَ فَيَسْأَلُهُ أَحَدُكُمَا فَلَمْ يَكُنْ لِي أَنْ أَخْبَعُهَا وَسَبَّحَهُ سَأَلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "ذَاكَ الْمَذْيُ إِذَا وَجَدْتُمْ فَلْيَغْسِلُوا ذَلِكَ مِنْهُ وَلْيَتَوَضَّأُوا وَصُورُهُ لِلصَّلَاةِ أَوْ تَتَوَضَّأُوا الصَّلَاةَ."

☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت مقداد بن اسود اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے درمیان بحث ہو گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک ایسا شخص ہوں جس کی مذی بہت خارج ہوتی تھی مجھے اس بات سے شرم آتی تھی کہ میں نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کروں اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی مابیناوی میری البیہ ہیں تو تم دونوں میں سے کوئی ایک نبی اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کرے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) میرے استاد نے میرے سامنے یہ بات ذکر کی تھی کہ ان دونوں میں سے کسی نے نبی اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا تھا لیکن میں ان کے بارے میں بھول گیا ہوں۔

ان صحابی نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"یہ مذی ہے جب کوئی شخص اس کو پائے (یعنی کسی شخص کی مذی خارج ہو جائے) تو وہ اس کو دھوئے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرے۔"

یہاں ایک راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

435- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ مَخَارِقَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَجُلًا أَخْتَبَ فَلَمْ يُصَلِّ لَاتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ "أَصَبْتَ." فَاجْتَنَبَ رَجُلٌ آخَرُ فَتَيَمَّمُ وَصَلَّى فَاتَاهُ فَقَالَ نَحْوًا مِمَّا قَالَ لِلْآخَرِ يَعْنِي "أَصَبْتَ."

☆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص کو جنابت لاحق ہو گئی اس نے نماز ادا نہیں کی وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے (اس صورت حال میں اپنے طرز عمل) کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے۔ اسی طرح ایک اور شخص کو جنابت لاحق ہوئی اس نے تیمم کر کے نماز ادا کر لی وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا (راوی کہتے ہیں میرے استاد نے) یہاں ایسے الفاظ نقل کیے ہیں جن کا مفہوم یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے دوسرے شخص سے بھی یہی فرمایا: "تم نے ٹھیک کیا ہے۔"

431- أخرجه مسلم في الوضوء، باب المذي (الحديث 19) مسنداً. وأخرجه النسائي في الغسل والتيمم، باب الوضوء من المذي (الحديث 434).
432- تقدم في الغسل والتيمم، باب التيمم لمن بعد الماء بعد الصلاة (الحديث 431).
433- تقدم في الطهارة، باب لمن لم يجد الماء إلا الصبغة (الحديث 323).

436 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْخَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ مُبِيرًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ أَجْلِ لَاطِمَةٍ فَأَمَرْتُ الْيَقْدَادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ "لِيهِ الْوُضُوءُ".
الإختلاف على بكسر

☆ امام محمد بن علی (یہ امام باقر بھی ہو سکتے ہیں اور امام محمد بن حنفیہ بھی ہو سکتے ہیں) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ سے مذی کا مسئلہ دریافت کروں، کیونکہ فاطمہ (میری بیوی تھی اور حضور ﷺ کی صاحبزادی تھی) تو میں نے مقدار سے یہ کہا کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کرے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اس صورت میں وضو کرنا لازم ہوگا۔"

یہاں روایت کے الفاظ میں کبیر نامی راوی پر اختلاف کیا گیا ہے۔

437 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ وَكَثَرَتْ كَلِمَتُهُ مَعَنَا أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْسَلْتُ الْيَقْدَادَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ "تَوَضَّأَ وَانْطَحَ لِرَجُلِكَ".
قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَخْرَمَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ شَيْئًا.

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ میں نے مقدار کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا تھا کہ وہ آپ ﷺ سے مذی کا مسئلہ دریافت کرے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لیا کرو۔"

☆ امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کے روایت مخرمہ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے (حالانکہ اس نے یہ حدیث اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے)۔

438 - أَخْبَرَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَّحِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ أَرْسَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - الْيَقْدَادَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَحْدُ الْمَذْيَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَغْسِلُ ذِكْرَهُ ثُمَّ لَيَتَوَضَّأُ".

☆ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ نے حضرت مقدار رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا تا کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں مسئلہ دریافت کریں جس کی مذی خارج ہو جاتی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

436 - تقدم في الطهارة، باب ما يقض الوضوء وما لا يقض الوضوء من المذي (الحديث 157).

437 - تقدم في الغسل والنہم، باب الوضوء من المذي (الحديث 434).

438 - تقدم في الغسل والنہم، باب الوضوء من المذي (الحديث 434).

"ایسا شخص اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لے گا۔"

(یعنی مذی کے خروج پر وضو لازم ہوگا)

439 - أَخْبَرَنَا عُثْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَرَأَ عَلَى مَالِكٍ وَأَنَا أَسْتَعِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ الْيَقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا قَامَ مِنَ الْمَرْأَةِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ فَإِنْ عِنْدِي ابْنَتُهُ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ. فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ "إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَنْصَحْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وَصُورُهُ لِلصَّلَاةِ".

☆ حضرت مقدار بن اسود رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کا مسئلہ دریافت کریں جو اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے تو اس کی مذی خارج ہو جاتی ہے۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضاحت کی کہ میں یہ مسئلہ اس لیے دریافت نہیں کر رہا) کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری بیوی ہے تو مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کروں۔ حضرت مقدار رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب کسی شخص کو ایسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑے تو وہ اپنی شرمگاہ کو دھو کر نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے (یعنی مذی کے خروج پر صرف وضو کرنا لازم ہوتا ہے)۔"

29 - بَابُ الْأَمْرِ بِالْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ

باب: نیند کے بعد وضو کرنے کا حکم

440 - أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ بَرِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَذُجْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَإِنْ أَحَدُكُمْ لَا يَذُجُ يَدَيْهِ يَأْتِ يَدُهُ".

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں اس وقت تک داخل نہ کرے جب تک اس ہاتھ پر دو یا

تین مرتبہ پانی نہ بہائے، کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے۔"

439 - تقدم في الطهارة، باب ما يقض الوضوء وما لا يقض من المذي (الحديث 156).

440 - أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء إذا استيقظ أحدكم ومن مائة فلا يغمس يده في الإناء حتى يغسلها (الحديث 24). و أخرجه ابن ماجه، في الطهارة و منها، باب الرجل يستيقظ من مائة هل يدخل في الإناء قبل أن يغسلها (الحديث 393). تحفة الإشراف (13189).

بکتاب التَّحْلِيقِ وَالْمَسْجِدِ

441- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَمْرِو عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ بَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ وَرَدَّقَ لِحْيَتَهُ الْمُؤَدَّنَ لِقُلِّي وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُخْتَصِرًا.

☆ ☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے ایک رات نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی میں آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے مجھے اپنے دائیں طرف کر لیا پھر آپ ﷺ نے نوافل ادا کرتے رہے پھر آپ ﷺ لیٹ گئے اور سو گئے پھر مؤذن آپ ﷺ کو بلائے کے لیے آیا تو آپ ﷺ نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے گئے آپ ﷺ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔
(امام نسائی یوحیہ کہتے ہیں:) یہ روایت مختصر ہے۔

442- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّعَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ عَنْ ابْنِ لُبَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْصُرْ وَلْيُوقِظْ". ☆ ☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آ جائے تو وہ نماز ختم کر دے اور سو جائے۔

30- باب الوضوء من مس الذكر

باب: شرمگاہ کو چھونے پر وضو لازم ہونا

443- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ - يَحْيَى ابْنُ أَبِي بَكْرٍ - قَالَ عَلَى آتِرِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَلَمْ أَتِفِقْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ قَرَّبَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ". ☆ ☆ سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے اُسے وضو کر لینا چاہیے۔"

444- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ 441- أخرجه البخاري في الوضوء، باب التيميم في الوضوء (الحديث 138) مطولاً، وفي الاذان، باب اذا قام الرجل عن يسار الامام وسره الامام حلقه الى يمينه تمت صلاته (الحديث 726)، وباب وضوء النساء، وعن يمين عليهما الفصل، والطهور وضوءهم الجماعة والمسلمين والحائض وضوءهم (الحديث 859) مطولاً، وأخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها (الحديث 186) مطولاً، وأخرجه ابن ماجه في الطهارة وسهواً، باب ما جاء في الغسل في الوضوء وكراهية التيميم فيه (الحديث 423) مختصراً، والحديث عند الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الرجل يغسل وجهه رجل (الحديث 232)، تحفة الاشراف (5356). 442- أخرجه البخاري في الوضوء، باب الوضوء من النوم (الحديث 213) نحوه، تحفة الاشراف (953). 443- تقدم في الطهارة، الوضوء من مس الذكر (الحديث 163). 444- تقدم في الطهارة، الوضوء من مس الذكر (الحديث 163).

بکتاب التَّحْلِيقِ وَالْمَسْجِدِ

أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَيْدٍ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا الْفُطَى أَخَذْتُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى فَرْجِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ". ☆ ☆ سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "جو شخص اپنے ہاتھ کو اپنی شرمگاہ کی طرف لے کر جائے (یعنی شرمگاہ کو چھو لے) تو اُسے وضو کر لینا چاہیے۔"

445- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ جَبَلٍ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مُرْوَانَ بْنِ الْحَكِيمِ أَنَّهُ قَالَ لِمُؤَدِّنٍ مِنْ مَنَسٍ الْمَذْكُورَ فَقَالَ مُرْوَانٌ أَخْبَرْتَنِيهِ بِبُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ - قَالَتْ عُرْوَةُ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَتَوَضَّأُ مِنْهُ لَقَالَ "مِنْ مَنَسٍ الْمَذْكُورِ". ☆ ☆ ابن شہاب عروہ بن زبیر اور مروان بن حکم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: مروان نے یہ ذکر کیا کہ شرمگاہ کو چھونے کی وجہ سے وضو لازم ہو جاتا ہے پھر مروان نے بتایا: سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نے مجھے اس بارے میں حدیث بتائی ہے تو عروہ نے (سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کو) پیغام بھیجا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ان چیزوں کا ذکر کیا کہ جن کے بعد وضو لازم ہوتا ہے تو آپ ﷺ نے اس میں شرمگاہ کو چھونے کا بھی ذکر کیا (یعنی شرمگاہ چھونے سے بھی وضو لازم ہوتا ہے)۔

446- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ حَتَّى يَتَوَضَّأَ". ☆ ☆ سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہے وہ اس وقت تک نماز ادا نہ کرے جب تک وضو نہیں کر لیتا۔"

امام نسائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کے راوی ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے یہ حدیث نہیں سنی ہے باقی اللہ بہر باری ہے۔

5- کِتَابُ الصَّلَاةِ

نماز (کے بارے میں روایات)

امام نسائی نے اس کتاب "نماز" (کے بارے میں روایات) میں 24 تراجم ابواب اور 45 روایات نقل کی ہیں جبکہ کمرات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 30 ہوگی۔

1- باب فَرَضِ الصَّلَاةِ وَذِكْرِ اخْتِلَافِ النَّافِلِينَ فِي اسْتِثْنَاءِ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَاخْتِلَافِ أَلْفَاظِهِمْ فِيهِ -
نماز کی فرضیت (کا واقعہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کی سند میں نقل کرنے والوں کے اختلاف کا تذکرہ اور اس روایت کے الفاظ میں اختلاف کا تذکرہ

شرح

نماز سے متعلق احکام

نماز کی فرضیت

مسئلہ نماز ایک حکم فرض ہے جسے ترک کرنے کی گنجائش نہیں ہے اور اس کا انکار کرنے والے کو کافر قرار دیا جائے گا۔

(عمر)

مسئلہ جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کرتا ہے لیکن اس کی فرضیت کا منکر نہیں ہے اسے قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ قید کر دیا جائے گا یہاں تک کہ توبہ کر لے۔ (شرح مجمع، تحریر ابن الملک)

مسئلہ ہمارے نزدیک اس کے وجوب کا قطعاً آخری وقت سے ہے اور اس کی مقدار اتنی ہے جتنی دیر میں تکبیر تحریر کی جاسکتی ہے یہاں تک کہ جب کوئی کافر مسلمان ہو جائے یا بچہ بالغ ہو جائے یا پاگل شخص ٹھیک ہو جائے یا حیض والی عورت پاک ہو جائے اور نماز کا وقت ختم ہونے میں تکبیر تحریر کہنے کا وقت باقی ہو تو ہمارے نزدیک ان پر نماز ادا کرنا واجب ہوگا۔ (مضمرات)

مسئلہ اسی طرح اگر یہ عوارض نماز کے آخری وقت میں لاحق ہو جاتے ہیں تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اس وقت کی فرض نماز ساقط ہو جائے گی۔ (غلام احمد دانی)

مسئلہ بچے کو جنم دینے میں مدد دینے والی دوائی کو اگر یہ اندیشہ ہو کہ اگر وہ نماز پڑھنے میں مشغول ہوئی تو بچہ فوت ہو جائے گا تو اس کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر دے اسی طرح بخوری کے خوف سے یا اس طرح کے دیگر اسباب کی وجہ سے بھی نماز کو مؤخر کیا جاسکتا ہے۔ (غلام احمد)

447- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي حَسَنٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدُّسْتَوَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْقَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "بَيْنَا آتَا عِنْدَ النَّبِيِّ بْنِ السَّامِ وَالْهَظْطَانِ إِذْ أَقْبَلَ أَخَذَ الثَّلَاثَةَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَأَبِثَ بِطُغَيْبٍ مِنْ ذَهَبٍ مِلَانٍ جُكْمَةً وَإِيمَانًا فَشَقَّ مِنَ السَّخْرِ إِلَى مَرَاتِي الْبَطْنِ فَغَسَلَ الْقَلْبَ بِمَاءٍ دَمَزَمَ ثُمَّ مَلَأَ جُكْمَةً وَإِيمَانًا ثُمَّ أَبِثَ بِدَاكِيَّةٍ دُونَ الْبَغْلِيِّ وَلَوْ أَنَّ الْجَحَنَّمَ لَمْ تَنْكَلِفْ مَعَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَيَقِلُّ مِنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ . فَيَلَّ وَفَرَّغَ مَقْعَكَ قَالَ مُعْتَمِدٌ . فَيَلَّ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَبِثَ عَلَى أَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ ابْنِ وَنَبِي . ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَيَلَّ مِنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ . فَيَلَّ وَفَرَّغَ مَقْعَكَ قَالَ مُعْتَمِدٌ . فَيَلَّ ذَلِكَ فَأَبِثَ عَلَى بَنِي وَنَبِي . ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ فَيَلَّ مِنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ . فَيَلَّ وَفَرَّغَ مَقْعَكَ قَالَ مُعْتَمِدٌ فَيَلَّ ذَلِكَ فَأَبِثَ عَلَى يُونُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِي . ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَيَلَّ ذَلِكَ فَأَبِثَ عَلَى إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِي . ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَيَلَّ ذَلِكَ فَأَبِثَ عَلَى هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِي . ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَيَلَّ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَيْتُ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِي . فَلَمَّا جَاوَزْتُهُ بَنِي فَيَلَّ مَا يَنْبَغِيكَ قَالَ يَا رَبِّ هَذَا الْغُلَامُ الَّذِي بَعَثْتَهُ بَعْدِي يَدْخُلُ مِنْ أَمَّتِهِ الْمَجْنُونُ أَكْثَرُ وَأَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أَمَّتِي . ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِقَةَ فَيَلَّ ذَلِكَ فَأَبِثَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ ابْنِ وَنَبِي . ثُمَّ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ الْمَعْمُورُ فَسَأَلَتْ جِبْرِيلَ فَقَالَ هَذَا النَّبِيُّ الْمَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سِتُّونَ أَلْفَ مَلَكٍ فَإِذَا خَرَجُوا مِنْهُ لَمْ يَمُوتُوا فِيهِ الْخَرَّ مَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ رَفَعَتْ لِي سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبَقَهَا مِثْلُ قِلَالٍ فَهَجَرَتْ وَإِذَا وَرَقُهَا

447- أخرجه البخاري في بدء الخلق، باب ذكر الملائكة (الحديث 3207)، وفي صحيح الانصار، باب المصراع (الحديث 3887)، وأخرجه مسلم في الإيمان، باب الاسراء برسول الله صلى الله عليه وسلم إلى السموات، وفرض الصلوات (الحديث 264)، وأخرجه في البخاري في أحاديث الأنبياء، باب قول الله عز وجل (وَهَلْ نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ خَلْقًا آخَرَ أَفْضَلُ مِنْ الَّذِي كُنَّا عَلَيْهِ) (الحديث 3393)، وأخرجه في البخاري في تفسير القرآن، باب (وَمِنْ مَوْرَدٍ لَمْ يَشْرَحْ) (الحديث 3346)، تحفة الاشراف (11202).

وَمِنْ أَدَانِ الْعِبَادَةِ وَإِذَا قِيلَ صَلِّ عَلَى رَأْسِكَ فَقَالَ إِنَّمَا الْإِنْسَانُ فِعْلُ الْحَسَنَةِ وَإِنَّمَا الظَّاهِرَانِ فَالْفَرَاحُ وَالْبَيْلُ ثُمَّ قُرِئَتْ عَلَى حَمَّوْنَ صَلَاةٌ فَكَتَبَتْ عَلَى مُوسَى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ فَلَمْ تُقِرْ عَلَى حَمَّوْنَ صَلَاةً . قَالَ إِنِّي أَغْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ إِنِّي عَالِمٌ بِسَيِّئِ إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمَعَالِكَةِ وَإِذَا أَتَيْتُكَ لَنْ يُطِيقُوا ذَلِكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ أَنْ يُعْفِيَكَ عَنْكَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَسَأَلْتُهُ أَنْ يُعْفِيَكَ عَنْيَ فَعَفَا عَنْيَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ جَعَلْتُهَا أَوْبَعِينَ . فَقَالَ لِي مِنْ مَقَالِيهِ الْأُولَى فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَجَعَلَهَا ثَلَاثِينَ فَكَتَبَتْ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَخَبَّرْتُهُ فَقَالَ لِي مِنْ مَقَالِيهِ الْأُولَى فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَجَعَلَهَا عِشْرِينَ ثُمَّ عَشْرَةٌ ثُمَّ خَمْسَةٌ فَكَتَبَتْ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي مِنْ مَقَالِيهِ الْأُولَى قُلْتُ إِنِّي أَسْتَعِجِي مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ أَوْجِعَ إِلَيْهِ فَرُدِّي أَنْ لَدَّ أَصْبَتْ فَرِيضَتِي وَخَفْتُ عَنْ عِبَادِي وَأَجْزَى بِالْحَسَنَةِ عَشْرًا أَتَقَالِيهَا .

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت مالک بن مہدی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”ایک مرتبہ میں بیت اللہ کے قریب سونے اور جاننے کی درمیانی کیفیت میں تھا (تین آدمی میرے پاس آئے) ان میں سے ایک شخص آگے بڑھا پھر میرے پاس سونے سے ہٹا ہوا ایک ٹکٹ لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا انہوں نے میری گردن سے لے کر پیٹ کے نرم حصے تک کو چاک کر دیا اور میرے دل کو آب زم زم کے ذریعے دھویا اور پھر اس میں حکمت اور ایمان کو بھر دیا گیا پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو پھر سے کچھ چھوٹا اور گدھے سے کچھ بڑا تھا۔ پھر میں جبریل کے ہمراہ روانہ ہو گیا ہم لوگ آسمان دنیا تک پہنچے وہاں دریافت کیا گیا: کون ہے؟ تو جبریل نے جواب دیا: جبریل ہوں دریافت کیا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ تو انہوں نے بتایا: حضرت محمد ﷺ ہیں تو کہا گیا: انہیں پیغام بھیج کر (بلایا گیا ہے) انہیں خوش آمدید! کتنے اچھے مہمان آئے ہیں۔ (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:)

(وہاں) میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آیا میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ کو جو (میرے) بیٹے بھی ہیں اور نبی بھی ہیں خوش آمدید!

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر ہم دوسرے آسمان پر آئے تو وہاں دریافت کیا گیا: کون ہے؟ تو جبریل نے جواب دیا: جبریل ہوں دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ ہیں تو اسی کی مانند کلمات کہے گئے (جو پہلے آسمان پر کہے گئے تھے)۔

(وہاں) میں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا میں نے ان دونوں حضرات کو سلام کیا ان دونوں نے جواب دیا آپ ﷺ کو خوش آمدید! جو بھائی بھی ہیں اور نبی بھی ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر ہم تیسرے آسمان پر آئے تو وہاں دریافت کیا گیا: کون ہے؟ جبریل نے جواب دیا:

جبریل ہوں دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ ہیں (اسی کی مانند مکالمہ ہوا جو پہلے آسمان پر ہوا تھا)۔

(وہاں) میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آیا میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کو خوش آمدید! جو نبی بھی ہیں اور بھائی بھی ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر میں چوتھے آسمان پر آیا پھر اسی کی مانند مکالمہ ہوا۔ (وہاں) میں حضرت اور لیس علیہ السلام کے پاس آیا میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کو خوش آمدید! جو بھائی بھی ہیں اور نبی بھی ہیں۔

کے پاس آیا میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کو خوش آمدید! جو بھائی بھی ہیں اور نبی بھی ہیں۔

سلام کیا تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ کو خوش آمدید! جو بھائی بھی ہیں اور نبی بھی ہیں۔

پھر ہم چھٹے آسمان پر آئے وہاں بھی اسی کی مانند مکالمہ ہوا وہاں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں سلام کیا انہوں نے بھی فرمایا: آپ ﷺ کو خوش آمدید! جو بھائی بھی ہیں اور نبی بھی ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) جب میں اُن سے آگے جانے لگا تو وہ رو پڑے ان سے پوچھا گیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! یہ کم سن صاحب جنہیں تو نے میرے بعد مبعوث کیا تھا میری اُمت کے جو وہی جنت میں داخل ہوں گے ان کی پہ نسبت ان کی اُمت کے افراد زیادہ تعداد میں اور زیادہ بہتر طور پر جنت میں داخل ہوں گے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر ہم ساتویں آسمان پر آئے وہاں اسی کی مانند مکالمہ ہوا یہاں تک کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آیا میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کو خوش آمدید! جو بیٹے بھی ہیں اور نبی بھی ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر میرے سامنے بیت المعمور کو بلند کیا گیا میں نے اس کے بارے میں جبریل سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: یہ بیت المعمور ہے جس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز ادا کرتے ہیں جب وہ اس میں سے نکل جاتے ہیں تو دوبارہ کبھی اس میں نہیں آئیں گے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر مجھے سورۃ النبی تک لے جایا گیا اور اس کے پھل حجر (نامی شیر) کے ٹکڑوں کی طرح تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی مانند تھے اس کی جڑ میں سے چار نہریں نکل رہی تھیں دو باطنی تھیں اور دو ظاہری تھیں میں نے جبریل سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: باطنی نہریں تو جنت میں ہیں اور ظاہری نہریں فرات اور نیل ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر مجھ پر (روزانہ) پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔

(وہی کے سفر کے دوران) جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے دریافت کیا آپ ﷺ کو کیا ملا ہے میں نے جواب دیا: مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں تو وہ بولے: آپ ﷺ کے مقابلے میں مجھے لوگوں سے زیادہ

واقفیت ہے اور بنی اسرائیل کے حوالے سے میں سخت ترین تجربے کا سامنا کر چکا ہوں۔

(اس بنیاد پر میں یہ کہتا ہوں) آپ منجھٹلم کی اُمت اس کی طاقت نہیں رکھ سکے گی آپ منجھٹلم دوبارہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں جائیں اور اُس سے یہ درخواست کریں کہ وہ ان میں کی کر دے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) میں واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میں نے اس سے درخواست کی کہ وہ اس میں کمی کر دے تو اس نے اسے چالیس مقرر کر دیا میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے دریافت کیا اب کیا ہوا ہے؟ میں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے یہ چالیس کر دی ہیں تو انہوں نے اپنی پہلی بات دوبارہ مجھ سے کہی میں واپس حاضر ہو کر پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس نے تم میں مقرر کر دیں میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہیں اس بار سے میں نے چھوڑ دیں تو اس بار سے میں مجھے دعویٰ بات کہی جو پہلے کہی تھی میں واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں گیا تو اس نے میں کو ارمانا پھر دس ہو گئیں پھر پانچ ہو گئیں پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے دعویٰ بات کہی جو پہلی مرتبہ کہی تھی میں نے کہا کہ اب مجھے اپنے پروردگار سے حیا آتی ہے کہ میں دوبارہ اس کے پاس جاؤں تو آواز دی گئی (یعنی پروردگار نے فرمایا):

”میں نے فرض شدہ (نمازوں کا حکم) جاری کر دیا ہے اور اپنے بندوں کے لیے اس میں تخفیف بھی کر دی ہے اور میں ایک نیکی کا بدلہ دس گنا دوں گا (یعنی پانچ نمازیں ادا کرنے والے کو پچاس نمازیں ادا کرنے کا ثواب ملے گا)۔“

448 - أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ تَأْتِي
بُنْ مَالِكٍ وَأَبْنُ حَزْمٍ قَالَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً
فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أَمَرَ بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَيَّ أَمِينُكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ
صَلَاةً . قَالَ لِي مُوسَى فَرَاغِ رَّبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ أَمْنَكَ لَا يُطِيقُ ذَلِكَ . فَرَاغْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَوَضَعَ
فَظَرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَاجِعِ رَّبَّكَ فَإِنَّ أَمْنَكَ لَا يُطِيقُ ذَلِكَ . فَرَاغْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ
هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ حَمْسُونَ لَا يُبْدَلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ . فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعِ رَّبَّكَ قُلْتُ كَيْدِ اسْتَحْيَيْتُ
مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ ."

☆☆ ابن شہاب زہریؒ حضرت انس بن مالکؓ جیٹا اور ابن حزم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

448- أخرجه البخاري في الصلاة، باب كيف فرعت الصلوات في الاسراء (الحدث 349) مطوّلًا، وفي الاكباد، باب ذكر الخوف على السلام (الحدث 3342) مطوّلًا، وأخرجه مسلم في الايمان، باب الاسراء برسول الله صلى الله عليه وسلم الى السموات، وفرض الصلوات (الحدث 263) مطوّلًا، وأخرجه ابن ماجه في الجامعة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في فرض الصلوات الخمس والمحافظة عليها (الحدث 1399)، وفي الحديث عهد البخاري في الصحيح، باب ما جاء في زجرهم (الحدث 1636)، تحفة الاشراف (1556).

اللہ تعالیٰ نے پہلے میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض کی تھیں میں ان کا حکم لے کر دواہیں آ رہا تھا میرا گزرد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا تو انہوں نے دریافت کیا: آپ ﷺ کے پروردگار نے آپ ﷺ کی اُمت پر کیا چیز فرض کی ہے؟ تو میں نے جواب دیا:

اللہ تعالیٰ نے ان پر پچاس کماریاں نازل کیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ آپ ﷺ واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں جائیے (اور نمازیں کم کرنے کے لیے کہجئے) کیونکہ آپ ﷺ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں میں واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس نے ان میں سے نصف معاف کر دیں میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہیں اس بارے میں بتایا تو انہیں نے کہا: آپ ﷺ دو بارہ اپنے پروردگار کے پاس جائیے کیونکہ آپ ﷺ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی میں واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس نے فرمایا: یہ پانچ ہیں لیکن (ثواب انہما سے پچاس ہیں) میرا فرمان تبدیل نہیں ہوتا ہے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو وہ بولے: آپ ﷺ اپنے پروردگار کے پاس واپس جانے تو میں نے کہا: مجھے اپنے پروردگار سے حیا آتی ہے۔

449 - أَخْبَرَنَا عُثْمَرُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ
لَهُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَيُّكُمْ يَدَّأِيهِ فُرُوقُ الْجَمَارِ وَذَوْنُ الْبَنِي
طُورٍ فَأَجَدَ نَتْنِي طَرَفَهَا فَرَكِبْتُ وَمَعِيَ جَبْرِئُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمِزْتُ فَقَالَ أَنْزِلْ فَصَلَّ . فَقَعَلْتُ فَقَالَ اتَّذِرْ
بَيْنَ صَلَاتِكَ بِطَيَّةٍ وَالْيَها الْمُهَاجِرُ ثُمَّ قَالَ أَنْزِلْ فَصَلَّ . فَصَلَّيْتُ فَقَالَ اتَّذِرْ أَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتُ بِطُورِ
سَيْئَةٍ خَبْتُ مُحَمَّدٌ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ أَنْزِلْ فَصَلَّ . تَرَكْتُ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ اتَّذِرْ أَيْنَ
صَلَّيْتَ صَلَّيْتُ بِبَيْتِ لَحْمٍ خَبْتُ وَلَدَ عَيْنِي عَلَيْهِ السَّلَامُ . ثُمَّ دَخَلْتُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ فَجُمِعَ لِي الْأَنْبِيَاءُ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَلَّمَنِي جَبْرِئُ حَتَّى لَمَسْتُهُمْ ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا لِإِذَا فِيهَا آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ
بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ لِإِذَا فِيهَا ابْنُ الْحَالَةِ عَيْنِي وَيَخْنِي عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ لِإِذَا
فِيهَا يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ لِإِذَا فِيهَا هَارُونُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى
السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ لِإِذَا فِيهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ لِإِذَا فِيهَا مُوسَى عَلَيْهِ
السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ لِإِذَا فِيهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي فُورَ سَبْعِ سَمَوَاتٍ فَآتَانِي
بِزُرَةِ الْمَتْنَى فَتَشَبَّهَنِي صَبَابَةً فَخَرَرْتُ سَاجِدًا فَقِيلَ لِي إِنِّي يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ
وَعَلَى أُمَّتِكَ خَمْسِينَ صَلَاةً فَقُمَ بِهَا أَنْتَ وَأُمَّتُكَ . فَارْجَعْتُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَلَمْ يَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ عَلَى
مُوسَى فَقَالَ كَمْ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ خَمْسِينَ صَلَاةً . قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَقْرُمَ بِهَا أَنْتَ

کتاب التہجد

وَلَا أَقْنُكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ . فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَخَفَّفَ عَنِّي عَشْرًا ثُمَّ أَتَيْتُ مُوسَى فَاسْتَأْذَنُ بِالسُّرُجُوعِ فَارْجَعْتُ فَخَفَّفَ عَنِّي عَشْرًا ثُمَّ رُدُّتُ إِلَى خَمْسٍ صَلَوَاتٍ . قَالَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ . فَارْجَعْتُ إِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَاسْأَلْتُهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ لَنْ يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَقْنُكَ خَمْسِينَ صَلَاةً فَخَمْسِينَ بِخَمْسِينَ فَلَقَمْتُ بِهَا أَقْنُكَ وَأَقْنُكَ . فَعَرَفْتُ أَنَّهَا مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى صَرَى فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ ارْجِعْ فَعَرَفْتُ أَنَّهَا مِنَ اللَّهِ صَرَى . أَنَّى خَتَمَ - فَلَقَمْتُ ارْجِعْ .

حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو گدھے سے کچھ بڑا تھا اور خچر سے کچھ چھوٹا تھا، لیکن اس کا ایک قدم اتنی دور چڑھتا تھا جہاں تک ٹکاہ کام کرتی ہے میں اس پر سوار ہو گیا، میرے ساتھ حضرت جبریل بھی تھے میں روانہ ہوا (راستے میں ایک جگہ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ ﷺ نیچے اترے اور نماز ادا کیجئے) میں نے ایسا ہی کیا پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے دریافت کیا کیا آپ ﷺ جانتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کہاں نماز ادا کی ہے آپ ﷺ نے طیبہ (مدینہ منورہ) میں نماز ادا کی ہے اور اس کی طرف ہجرت کی جائے گی (ہم وہاں سے روانہ ہوئے)۔

پھر جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ ﷺ اترے اور یہاں نماز ادا کیجئے۔ میں نے وہاں نماز ادا کی تو جبریل علیہ السلام نے دریافت کیا کیا آپ ﷺ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز ادا کی ہے؟

آپ ﷺ نے طور سینا میں نماز ادا کی ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا تھا (پھر میں نے وہاں نماز ادا کی پھر ہم وہاں سے روانہ ہو گئے) پھر جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ ﷺ یہاں اترے اور نماز ادا کیجئے۔ میں وہاں اتر اور نماز ادا کی جبریل علیہ السلام نے دریافت کیا: کیا آپ ﷺ جانتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کہاں نماز ادا کی ہے؟

آپ ﷺ نے بیت اللحم میں نماز ادا کی ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تھی۔

(نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:) پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا تو وہاں انبیاء کرام میرے لیے اکٹھے ہو چکے تھے جبریل علیہ السلام نے مجھے آگے کیا میں نے ان حضرات کو نماز پڑھائی۔

پھر مجھے آسمان دنیا کی طرف لے جایا گیا وہاں حضرت آدم علیہ السلام موجود تھے پھر مجھے دوسرے آسمان کی طرف لے جایا گیا وہاں دو خالہ زاد بھائی حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام موجود تھے پھر مجھے تیسرے آسمان کی طرف لے جایا گیا وہاں حضرت یوسف علیہ السلام موجود تھے پھر مجھے چوتھے آسمان کی طرف لے جایا گیا وہاں حضرت ہارون علیہ السلام موجود تھے پھر مجھے پانچویں آسمان کی طرف لے جایا گیا وہاں حضرت ادریس علیہ السلام موجود تھے پھر مجھے چھٹے آسمان کی طرف لے جایا گیا وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام موجود تھے پھر مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام موجود تھے پھر مجھے سات آسمانوں کے اوپر لے جایا گیا میں سدرة المنتہی تک آ گیا اس وقت مجھ پر ایک مخصوص کیفیت طاری ہوئی تو میں سجدے میں چلا گیا اس وقت مجھ سے

کتاب التہجد

کہا گیا:

"جس دن میں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا اسی دن میں نے تم پر اور تمہاری امت پر پچاس نمازیں فرض کر دی تھیں تم اور تمہاری امت انہیں قائم کرو۔"

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:)

میں واپس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے مجھ سے کوئی سوال نہیں کیا پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: پچاس نمازیں انہوں نے کہا: آپ ﷺ انہیں قائم کرنے کی استطاعت نہیں رکھیں گے نہ آپ ﷺ اور نہ ہی آپ ﷺ کی امت۔

آپ ﷺ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں اور اس سے تخفیف کی درخواست کریں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) میں واپس اپنے پروردگار کے پاس آیا تو اس نے دس کم کر دیں پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پاس آیا تو انہوں نے مجھے پھر واپس جانے کے لیے کہا میں واپس گیا تو پروردگار نے مزید دس کم کر دیں پھر یہ (مزید تخفیف ہو گئی) پانچ ہو گئیں۔

تو پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے: آپ ﷺ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں اور اس سے مزید تخفیف کی درخواست کریں کیونکہ پروردگار نے نبی اسرائیل پر دو نمازیں فرض کی تھیں اور وہ لوگ ان دو نمازوں کو بھی ادا نہیں کر سکتے تھے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) میں واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میں نے اس سے تخفیف کی درخواست کی تو اس نے ارشاد فرمایا: "جس دن میں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا اسی دن میں نے تم پر اور تمہاری امت پر پچاس نمازیں فرض کر دی تھیں یہ پانچ نمازیں ہیں لیکن پچاس کے برابر ہیں تم اور تمہاری امت انہیں ادا کرو۔"

تو مجھے پتا چل گیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حتی حکم ہے۔

میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو وہ بولے: آپ ﷺ واپس جائیے لیکن چونکہ مجھے یہ پتہ چل چکا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حتی حکم آچکا ہے اس لیے میں واپس نہیں گیا۔

450- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُسْلِمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ عَن طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَتْهُ بِه إِلَى بِلْدَةِ الْمُتَنَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ وَكَانَتْ بَيْنَهُمَا مَا عُرِجَ بِهِ مِنْ لَحْيَيْهَا بَيْنَهُمَا مَا أَهْبَطَ بِهِ مِنْ لَحْيَيْهَا حَتَّى يَلْقَى مِنْهَا قَالَ (إِذَا تَفَشَّى السَّلْوَةُ مَا تَفَشَّى) قَالَ لَرَأْسٍ تَيْنَ ذَهَبَ لَأُغَطِّيَ لَكُلًّا الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِينَ

458- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّاحُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّافِعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي تَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أُمِّةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ بْنِ أَبِي سَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ لَأَبْنِ عُمَرَ كَتَبْتُ تَقْصُرُ الصَّلَاةَ وَأَمَّا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ) فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا ابْنَ آجِشٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَنَحْنُ ضَلَالٌ لَعَلَّمَنَا فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنَا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنَا أَنْ نُصَلِّيَ رُكْعَتَيْنِ فِي السُّفْرِ. قَالَ الشَّافِعِيُّ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي تَكْرِ. (مؤلف)

★★ امیر بن عبد اللہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ نماز کو قصر کیوں کر لیتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم نماز کو قصر کر لو اگر تم خوف کی حالت میں ہو۔“
(لیکن اب تو کوئی خوف نہیں ہے) تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت گمراہی کا شکار تھے تو آپ ﷺ نے ہمیں (اسلامی تعلیمات کی) تعلیم دی اس میں یہ بات بھی شامل تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ہدایت کی ہے کہ ہم سفر کے دوران دو رکعات ادا کریں گے۔
اس روایت کے راوی محمد بن عبد اللہ فضلی نے یہ بات بیان کی ہے کہ ابن شہاب زہری نے اس روایت کو عبد اللہ بن ابی بکر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

4- باب كَمْ فُرِضَتْ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ .

باب: روزانہ کتنی نمازیں فرض کی گئی ہیں؟

457- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ لَأَبْنِ الرَّائِسِ نَسَمْعُ ذَوِي صَوْبِهِ وَلَا نَفْهَمُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا لِيَاذًا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ.“ قَالَ هَلْ غَيْرُهُنَّ قَالَ ”لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعٌ.“ قَالَ ”وَصِيَامٌ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ.“ قَالَ هَلْ غَيْرُهُ قَالَ

456- أخرجه السنن في تفسير الصلاة في السفر (الحديث 1433) بمجموعه وأخرجه ابن ماجه في القامة الصلاة والسنة فيها باب تقصير الصلاة في السفر (الحديث 1066) بمصنفه . تحفة الاشراف (6651)
457- أخرجه البخاري في الايمان . باب الزكاة من الاسلام (الحديث 46) . وفي الصوم . باب وجوب صوم رمضان (الحديث 1891) . وفي الشهادات . باب كيف يستعمل (الحديث 2678) . وفي الحيل . باب في الزكاة . وان لا يفرق بين مجتمع والايجمع بين مغروق وشبه الصلقة (الحديث 6956) . وأخرجه مسلم في الايمان . باب يها . صلوات التي هي احد اركان الاسلام (الحديث 8 و 9) . وأخرجه ابو داود في الصلاة باب فرض الصلاة (الحديث 391 و 392) . وأخرجه النسائي في الصيام . باب وجوب الصيام (الحديث 2089) . وفي الايمان و شرائعه . الزكاة (الحديث 5043) و الحديث هـ . في نواذ في الايمان والنور . باب في كراهية الحلف بالاباء (الحديث 3252) . تحفة الاشراف (5009) .

”لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعٌ.“ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ قَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهَا قَالَ ”لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعٌ.“ فَأَذِنَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ .
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ.“

★★ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ نجد سے تعلق رکھتا تھا اس کے ہاں بکھرے ہوئے تھے ہمیں اس کی آواز کی جھنکار سنائی دے رہی تھی لیکن وہ کیا کہہ رہا ہے یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا جب ہم اس کے قریب ہوئے تو پتہ چلا وہ اسلام کے بارے میں دریافت کر رہا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا:

روزانہ پانچ نمازیں (فرض ہیں) اس نے دریافت کیا: کیا اس کے علاوہ بھی کوئی نماز مجھ پر فرض ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! البتہ اگر تم نوافل ادا کرو (تو تمہاری مرضی ہے) پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

رمضان کے مہینے میں روزے رکھنا (بھی فرض ہیں) اس نے دریافت کیا: کیا اس کے علاوہ کوئی اور روزہ بھی مجھ پر فرض ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! البتہ اگر تم نفل طور پر دینا چاہو (تو تمہاری مرضی ہے)۔

پھر وہ شخص چلا گیا جاتے ہوئے وہ یہ کہہ رہا تھا:

”اللہ کی قسم! میں اس میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا اور اس میں کوئی کمی نہیں کروں گا۔“

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”مگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو یہ کامیاب ہو گیا۔“

458- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الْقَرَضُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ قَالَ ”الْقَرَضُ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا.“ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ قَبْلَهُنَّ أَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْئًا قَالَ ”أَفَرَضَ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا.“ فَحَلَفَ الرَّجُلُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ شَيْئًا وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”إِنْ صَلَّقَ كَيْدُ خُلُقِ الْجَنَّةِ.“

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ

تو نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟
 تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا اس سے پہلے ہاں کے بعد کوئی اور چیز بھی فرض ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
 اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر صرف پانچ نمازیں ہی فرض کی ہیں تو اس شخص نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ ان پر کوئی اضافہ نہیں کرے گا اور ان میں کوئی کمی نہیں کرے گا۔
 تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
 ”اگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو یہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔“

5- باب البُيعة عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ .

باب: پانچ نمازیں ادا کرنے پر بیعت لینا

459- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُشَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رِبْعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا الْحَبِيبُ الْأَيْمِيُّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشَجِيِّ قَالَ سَمِعْنَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ ”أَلَا تَبَايَعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ فَرَدَدْنَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقُلْنَا لَبَّيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَايَعْنَاكَ فَعَلَامَ قَالَ ”عَلَى أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَأَتَرُ تَكْبِيرَةً خَفِيفَةً أَنْ لَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا“

☆ حضرت عوف بن مالک اشجی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرو گے؟

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی تو ہم نے اپنے ہاتھ اٹھ کر دیئے اور آپ ﷺ کی بیعت کی ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کی بیعت تو کر لی ہے لیکن یہ کس بات پر ہے؟

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
 ”اس بات پر ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے پانچ نمازیں ادا کرو گے۔“
 پھر آپ ﷺ نے پست آواز میں ارشاد فرمایا: (اور یہ بیعت اس بات پر بھی ہے کہ تم لوگوں سے کچھ نہیں مانگو گے۔“

6- باب الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ .

باب: پانچ نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنا

459- أخرجه مسلم في امر كذا، باب كراهة المسألة للناس (الحديث 108) مطولا . وأخرجه أبو داود في الزكاة، باب كراهة المسألة (الحديث 1642) مطولا . وأخرجه ابن ماجه في المهاد، باب البيعة (الحديث 2867) مطولا . لحقة الاشراف (10919) .

460- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُخَيْرِيزٍ أَنَّ زَيْلَ بْنَ تَعْنَةَ كَتَبَ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ لَأَعْتَزُّنَكَ لَهُ وَهُوَ رَاقِعٌ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَخْبَرَهُ بِأَلَدِي قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ لَقَالَ لَوْ خُشْتُ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ سَعِيفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ”خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادَةِ كَلَّابٍ لَمْ يَضَعِ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتَحَقَّ لَهُ بِحَقِّهِمْ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْجِلَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهَا لَمْ يَلَسْ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَلَيْهِ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ“

☆ ابن حجر عسقلانی بیان کرتے ہیں: ہونکانہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جنہیں محدثی کہا جاتا تھا انہوں نے شام میں ایک شخص کو سنا جن کی کنیت ابو محمد تھی وہ صاحب یہ کہہ رہے تھے: وتر واجب ہیں۔ محدثی کہتے ہیں: میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں ان کے پاس اس وقت پہنچا جب وہ مسجد جا رہے تھے میں نے انہیں اس بات کے بارے میں بتایا جو ابو محمد نے بیان کی ہے۔ تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو محمد نے غلط کہا ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پانچ نمازیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے جو شخص انہیں ادا کر دے گا وہ ان کے حق کو کم نہ سمجھتے ہوئے انہیں قضاء نہیں کرے گا تو اس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا اور جو شخص انہیں ادا نہیں کرے گا تو اس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی عہد نہیں ہے اگر وہ چاہے گا تو اس شخص کو عذاب دے گا اگر وہ چاہے گا تو اسے جنت میں داخل کر دے گا۔

7- باب فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ .

باب: پانچ نمازیں (ادا کرنے کی) فضیلت

461- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ”كُرِّبَتْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَعْدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلُّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ قَلَّ يَغْفِرُ مِنْ قَرْبِهِ شَيْءٌ“ قَالُوا لَا يَتَقَى مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ . قَالَ ”فَكَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهَا الْخَطَايَا“

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی:
 ”کیا تم نے غور کیا کہ اگر تم میں سے کسی ایک شخص کے دروازے پر کوئی نہر موجود ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ

460- أخرجه أبو داود في الصلاة، باب فمن لم يؤمر (الحديث 1420) . وأخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب ما جاء في فرض الصلوات الخمس والمحافظة عليها (الحديث 1401) . لحقة الاشراف (5122) .

461- أخرجه البخاري في مواهب الصلاة، باب الصلوات الخمس كذا (الحديث 528) . وأخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب ليس في الصلاة تمحيي به الخطايا وارتفاع به الدرجات (الحديث 283) . وأخرجه الترمذي في الامتثال، باب مثل الصلوات الخمس (الحديث 2861) . لحقة الاشراف (14998) .

مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کا میل باقی رہ جائے گا؟

لوگوں نے عرض کی اس کا میل بالکل بھی باقی نہیں رہے گا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

”پانچ نمازوں کی مثال بھی اسی طرح ہے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔“

8 - باب الحکم فی تارک الصلوة .

باب: نماز ادا نہ کرنے والے شخص کا حکم

462- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَتَانَا الْقَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ الْقَهْرَةَ الَّتِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ لَمَنْ تَرَكَهَا قَدْ تَغَيَّرَ".

★★ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”ہمارے اور ان (کفار) کے درمیان بنیادی فرق نماز ادا کرنا ہے جو شخص اسے ترک کر دیتا ہے وہ گویا کفر کا مرکب بن جاتا ہے۔“

463- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَبَّانَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "كَيْسٌ بَيْنَ الْقَبِيلِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ إِلَّا تَرَكَ الصَّلَاةَ".

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”بندے اور کفر کے درمیان (فرق) صرف نماز کو ترک کرنا ہے (یعنی نماز ترک کرنے والا شخص کافر کی مانند ہے)۔“

9 - باب الْمُحَاسَبَةِ عَلَى الصَّلَاةِ .

باب: نماز کے حوالے سے محاسبہ ہونا

464- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ - هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ الْخَزَّازُ - قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَجَلَسْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي دَعَرْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَجَلَسْتُ بِحَدِيثِ

462- أخرجه الترمذي في الإيمان، باب ما جاء في ترك الصلاة (الحديث 2621). وأخرجه ابن ماجه في القامة الصلاة، والسنة فيها، باب ما جاء ليس ترك الصلاة (الحديث 1079)، تحفة الاشراف (1960).

463- أخرجه مسلم في الإيمان، باب بيان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة (الحديث 134)، تحفة الاشراف (2817).

464- أخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء ان اول ما يحاسب به العبد يوم القامة الصلاة (الحديث 413)، تحفة الاشراف (12239).

سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَتَقَبَّلَ بِهِ - قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلَاتِهِ فَإِنْ صَلَحَتْ لَقَدْ أَفْلَحَ وَاتَّعَجَ وَإِنْ فَسَدَتْ لَقَدْ خَابَ وَتَلَمَّ يَقُولُ" قَالَ هَمَّامٌ لَا أَتَرَى هَذَا مِنْ كَلَامٍ قَتَادَةَ أَوْ مِنَ الرَّوَاثِ "فَإِنْ انْقَضَ مِنْ قَرِيبَتِهِ شَيْءٌ قَالَ انْظُرُوا هَلْ يَنْتَفِي بِكَ تَطَوُّعٌ فَيَكْتُمِلَ بِهِ مَا نَقَصَ مِنَ الْقَرِيبَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى نَحْوِ ذَلِكَ" - خَالَفَهُ أَبُو الْعَوَّامِ .

★★ حرث بن قبیصہ بیان کرتے ہیں میں مدینہ منورہ آیا وہ کہتے ہیں کہ میں نے دعا کی یا اللہ! تو مجھے کوئی نیک ماحول غیب کرنا پھر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کے بیٹھا اور ان سے کہا: میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ وہ مجھے ایک ہم سخن عطا کرے تو آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے نبی اکرم ﷺ سے سنی ہو تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مجھے بھی نفع غیب کرے۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

”(قیامت کے دن) بندے سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا اگر وہ ٹھیک ہوئی تو بندہ قلاع پائے گا اور کامیاب ہو جائے گا اگر وہ فاسد ہوئی تو وہ بندہ پریشان ہوگا اور نقصان اٹھائے گا۔“

تمام نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ نہیں معلوم کہ یہ قنادہ کے الفاظ ہیں یا روایت کے الفاظ ہیں (بظاہر یہی محسوس ہوتا ہے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کے الفاظ ہیں):

”اگر اس شخص کی فرض نماز میں کوئی کوتاہی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کے نوافل کا جائزہ لو تو ان نوافل کے ذریعے اس کے فرض کی کمی کو پورا کیا جائے گا پھر اس کے تمام اعمال کا اسی طرح حساب لیا جائے گا۔“

اور اعمام نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے):

465- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ - يَعْنِي ابْنَ زَيْنَادٍ بْنُ مَسْمُونٍ - قَالَ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ السَّيِّدِي عَنهُ - أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُهُ فَإِنْ وَجَدَتْ تَامَةً كُتِبَتْ تَامَةً وَإِنْ كَانَ النِّقْصَ مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ لَهُ مِنْ تَطَوُّعٍ يُكْتَمِلُ لَهُ مَا صَبَّحَ مِنْ قَرِيبَةٍ مِنْ تَطَوُّعِهِ ثُمَّ سَائِرُ الْأَعْمَالِ تَجْرِي عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ" .

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے اس کی نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا اگر وہ مکمل پائی گئی تو اسے مکمل رت کیا جائے گا اگر اس میں کمی پائی گئی تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرمائے گا: تم اس بات کا جائزہ لو کیا تمہیں اس کی کوئی نقل ملا ہے تو پھر اس کے ذریعے اس کی فرض نماز میں سے وہ جانے والی چیزوں کو مکمل کر لیا جائے گا پھر تمام اعمال کا اسی حساب

ہے (یعنی اسی طریقے سے حساب لیا جائے گا)۔“

466- أخرجه الترمذي في الصلاة، تحفة الاشراف (14660).

466 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النُّصْرُ بْنُ حَمَلٍ قَالَ أَلْبَانَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْأَزْزَقِيِّ بْنِ قَبَسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْقَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَوَّلُ مَا يُعَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلَاتُهُ لِمَا كَانَ أَكْمَلَهَا وَلَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْظُرُوا لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَإِنْ وَجَدَ لَهُ تَطَوُّعًا قَالَ أَكْمَلُوا بِهِ الْقَرِيبَةَ".

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: " (قیامت کے دن) سب سے پہلے بندے سے اس کی نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا اگر وہ مکمل ہوئی تو ٹھیک ہے ورنہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میرے بندے کے لوافل کا جائزہ لو اگر اس کے لوافل مل گئے تو پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ان کے ذریعے اس کے فرض کو مکمل کرو۔"

10 - بَابُ ثَوَابِ مَنْ أَقَامَ الصَّلَاةَ .

باب: نماز پڑھنے والے کا اجر و ثواب

467 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي صَفْوَانَ التَّقِيفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا تَهْزُ بْنُ أَمِيَّةٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرَنِي بِمَكَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَمَدُّدُ اللَّهِ وَلَا تُفْهِرُ بِهِ حَبِيبًا وَتُفِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الرِّكَاتَ وَتَصِلُ الرَّجْمَةَ ذَرَاهَا" كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلِهِ .

★★ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ﷺ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ تم نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو اور اب اسے چھوڑ دو۔"

(راوی کہتے ہیں) اس سے یہ لگتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ اس وقت سواری پر سوار تھے (اور اس شخص نے آپ ﷺ کی سواری کی رگام تھام کر یہ سوال کیا تھا)۔

11 - بَابُ عَدَدِ صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الْحَضَرِ .

باب: حضر کے دوران ظہر کی رکعات کی تعداد

466 - أخرجه البخاري . نسخة الإشراف (14818) .

467 - أخرجه البخاري في الركا، باب وجوب الركا (الحديث 1396)، وفي الادب، باب فضل صلاة الرحم (الحديث 5982 و 5983)، وأخرجه مسلم في الايمان، باب يهين الايمان الذي يدخل به الجنة وإن من لمك بما امر به دخل الجنة (الحديث 12 و 13 و 14)، مطولا . نسخة الإشراف (3491) .

468 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعَا أَنَسًا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِلَدِي الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ وَكُفْتَيْنِ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے مدینہ منورہ میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ظہر کی نماز میں چار رکعات ادا کی ہیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز کی دو رکعات ادا کی ہیں۔

12 - بَابُ صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ .

باب: سفر کے دوران ظہر کی نماز (کی رکعات)

469 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ خُلَيْمٍ عَنْ عُثَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَحْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْجِ جَرَّةً - قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى إِلَى التَّطَعُّاءِ - قَتَوْنَا وَصَلَّى الظُّهْرَ وَكُفْتَيْنِ وَالْعَصْرَ وَكُفْتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ .

★★ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ دو پہر کے وقت باہر تشریف لائے۔ ابن ثنی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ بطحاء کی طرف تشریف لے گئے آپ ﷺ نے وہاں وضو کیا پھر آپ نے ظہر کی نماز میں دو رکعات پڑھیں اور عصر کی نماز میں دو رکعات پڑھیں آپ ﷺ کے سامنے (سترہ کے طور پر) نیزہ رکھا اور تھا۔

13 - بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعَصْرِ .

باب: نماز عصر کی فضیلت

470 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَسْمَعُ وَابْنُ أَبِي خَالِدٍ وَالْبَيْهَقِيُّ بْنُ أَبِي الْخَثَرِيِّ ثَمَلُهُمْ سَمِعُوهُ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ التَّقِيفِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَنْ يَلِجَ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا" .

468 - أخرجه البخاري في التفسير، باب يقصر إذا خرج من موضعه (الحديث 1089)، وفي الحج، باب من بات بذي الحليفة حتى أصبح (الحديث 1546) مطولا . وأخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين وقصرها (الحديث 11)، وأخرجه يروى في الصلاة، باب متى يقصر المسافر (الحديث 1202)، وفي المسالك (الحج)، باب في وقت الاحرام (الحديث 1773) مطولا . وأخرجه طبراني في الصلاة، باب ما جاء في التقصير في السفر (الحديث 546)، تحفة الاشراف (166 و 1573) .

469 - أخرجه البخاري في الوضوء، باب استعمال فصل وضوء الناس (الحديث 187) مطولا . وفي الصلاة، باب السرة بمكة وغيرها (الحديث 501) مطولا . وفي المناسك، باب صلاة النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 3553) مطولا . وأخرجه مسلم في الصلاة، باب صلاة فعلی (الحديث 252 و 253)، تحفة الاشراف (11799) .

470 - أخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما . (الحديث 213 و 214) مطولا . وأخرجه ابو داود في الصلاة، باب في المحافظة على وقت الصلوات (الحديث 427) مطولا . وأخرجه النسائي في الصلاة، باب فصل صلاة الجماعة (الحديث 486) تحفة الاشراف (10378) .

☆☆ ابو بکر بن عمارہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔
"وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو سورج نکلنے سے پہلے والی اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز ادا کرتا ہے۔"

14 - باب الْمُحَافَظَةِ عَلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ .

باب: عصر کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنا

471 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ زَوْجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مَضْحَقًا فَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْأَيَّامَ فَانْظُرِي (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى) فَلَمَّا بَلَغْتَهَا أَذْنَتَهَا قَامَتْ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ لَانِيتَيْنِ . ثُمَّ قَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ابویونس بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں ان کے لیے قرآن مجید تحریر کروں انہوں نے فرمایا: جب تم اس آیت پر پہنچو تو مجھے بتا دینا:
"تم لوگ نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی بھی (حفاظت کرو)۔"

راوی کہتے ہیں: جب میں اس آیت پر پہنچا تو میں نے انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے مجھے یہ الفاظ ادا کرائے:
"تم لوگ نمازوں کی حفاظت کرو اور بطور خاص درمیانی نماز کی بھی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ کھڑے رہو۔"

پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبان سے یہ الفاظ سنے ہیں۔

472 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ عَنْ يَسْرِ حَسَّانَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "خَلُّوْا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ ."

471 - أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب الدليل لمن قال الصلاة الوسطى هي صلاة العصر (الحديث 207) . وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب في وقت صلاة العصر (الحديث 410) . وأخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة البقرة) (الحديث 2982) . وأخرجه البخاري في التفسير سورة البقرة، قوله جل جلاله (حافظوا على الصلوات والصلاة الوسطى) (الحديث 66) نسخة الأشراف (17809) .

472 - أخرجه البخاري في الجهاد، باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة (الحديث 2931) . وأخرجه مطولاً . وفي المغازي، باب غزوة الحندق (الحديث 4111) . مطولاً . وفي التفسير، باب (حافظوا على الصلوات والصلاة الوسطى) (الحديث 4533) . مطولاً . وفي الدعوات، باب اندعاء على المشركين (الحديث 6396) . مطولاً . وأخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب التخليط في طهيت صلاة العصر (الحديث 202) . مطولاً . وباب الدليل لمن قال الصلاة الوسطى هي صلاة العصر (الحديث 203) . مطولاً . وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب في وقت صلاة العصر (الحديث 409) . مطولاً . وأخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة البقرة) (الحديث 2984) . مطولاً . نسخة الأشراف (10232) .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔
(غزوہ بدر کے موقع پر آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:)

"ان لوگوں نے ہمیں نماز وسطیٰ ادا نہیں کرنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔"

15 - باب مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ .

باب: جو شخص عصر کی نماز ادا نہیں کرتا

473 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي تَيْمِيٍّ عَنْ أَبِي بَلَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو التَّمِيحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بَرْنَدَةَ بِنْتِ يَزِيدٍ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ يَجُوزُ بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ خَبِطَ عَمَلُهُ ."

☆☆ ابو تمیم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ جب بادل چھائے ہوئے تھے ہم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے انہوں نے ارشاد فرمایا: ہم اس نماز کو جلدی ادا کر لو کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
"جو شخص عصر کی نماز ادا نہ کرے اس کا عمل ضائع ہو جاتا ہے۔"

16 - باب عَدَدِ صَلَاةِ الْعَصْرِ فِي الْعَصْرِ .

باب: عصر کے دوران عصر کی رکعات کی تعداد

474 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْرَافِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَبَانَا مُصَوِّرُ بْنُ زَادَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الصَّبْحِيِّ النَّاجِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَخَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الظُّهْرِ قَدْزَرْنَا لَابْنِ آيَةَ قَدْزَرْنَا سُورَةَ السَّجْدَةِ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَخَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْزَرْنَا الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَخَزَرْنَا بَابَهُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ .

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ عصر کی نماز میں نبی اکرم ﷺ کے قیام کا اندازہ لگایا کرتے تھے تو ہم نے یہ اندازہ لگایا کہ عصر کی نماز میں آپ ﷺ اتنی در قیام کرتے ہیں جتنی دیر میں تم میں آیات کی تلاوت کی جا سکتی ہے جو سورہ بقرہ کے برابر ہیں پہلی دو رکعات میں آپ ﷺ اتنا قیام کرتے ہیں اور آخری دو رکعات میں اس سے نصف قیام کرتے ہیں اسی طرح ہم نے عصر کی ابتدائی دو رکعات میں آپ ﷺ کے قیام کا اندازہ لگایا تو وہ عصر کی آخری دو رکعات جتنا

473 - أخرجه البخاري في مواضع الصلاة، باب من ترك العصر (الحديث 553) . وباب التكبير بالصلاة، في يوم غيم (الحديث 594) . نسخة الأشراف (2013) .
474 - أخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الظهر والعصر (الحديث 156 و 157) . وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب تحبب الآخرين (الحديث 804) . نسخة الأشراف (3974) .

تھا جبکہ عصر کی آخری دو رکعات کے بارے میں ہمارا اندازہ یہ تھا کہ وہ پہلی دو رکعات سے نصف ہوتا ہے۔

475 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي عَوَّالَةَ عَنْ مَنصُورِ بْنِ زَادَانَ عَنِ الزُّوَيْدِ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فِي الظُّهْرِ فَيَقْرَأُ قُلُوبَ ثَلَاثِينَ آيَةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ يَقُومُ فِي الْعَصْرِ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قُلُوبَ خَمْسٍ عَشْرَةَ آيَةً

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں قیام کرتے تھے تو آپ ﷺ تقریباً تیس آیات کی تلاوت جتنی قرأت ہر رکعت میں کرتے تھے پھر جب آپ ﷺ عصر کی ابتدائی دو رکعات میں قیام کرتے تھے تو وہ پندرہ آیات کی تلاوت کے برابر ہوتی تھیں۔

17 - باب صَلَاةِ الْعَصْرِ فِي السَّفَرِ .

باب: سفر کے دوران عصر کی نماز

476 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِدِي الْحُلَيْفَةِ وَرُكْعَتَيْنِ

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعات اور عصر کی نماز میں دو رکعات ادا کیں۔

477 - أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَبْرَةَ بْنِ خُرَيْجٍ قَالَ أَتَانَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ تَوْقَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَنْ قَاتَنَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُزِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ" قَالَ عِمْرَانُ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَنْ قَاتَنَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُزِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ" خَالَفَهُ يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ

☆☆ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "جس شخص کی عصر کی نماز قضاء ہو جائے گویا کہ اس کے سب گھر والے اور سب مال اسباب ضائع ہو گیا۔"

عراق نامی راوی بیان کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو

475 - انفرادہ النسائي . تحفة الاشراف (4259) . .

476 - أخرجه البخاري في الحج . باب من بات بذي الحليفة حتى أصبح (الحديث 1547) . مطبوعاً . و باب وقع الصوت بالأهلال (الحديث 1548) . مطبوعاً . و باب التعميد والتسبيح والتكبير قبل الأهلال عند الركوب على الدابة (الحديث 1551) . مطبوعاً . و باب نحر البدن لثمة (الحديث 1714 و 1715) . مطبوعاً . و باب الجهاد . باب الخروج بعد الظهر (الحديث 2951) . . وأخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها . باب صلاة المسافرين وقصرها (الحديث 10) . . و الحديث عند : البخاري في الحج . باب من نحر عليه بيده (الحديث 1712) . و من الصلاة . باب الارتداف في الغزو والحج (الحديث 2986) . و أبي داود في المناسك (الحج) . باب في الاقتران (الحديث 1796) . و في الضحاة . باب ما يستحب من الضحايا (الحديث 2793) . تحفة الاشراف (947) .

477 - انفرادہ النسائي . و سياتي في الصلاة . باب صلاة العصر في السفر (الحديث 478 و 479) . تحفة الاشراف (11717 و 7320) .

یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "جس شخص کی عصر کی نماز قضاء ہو جائے گویا کہ اس کے تمام گھر والے اور تمام مال اسباب ضائع ہو گیا۔"

478 - أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ رُغْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ "مَنْ قَاتَنَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُزِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ" قَالَ ابْنُ عُمرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَنْ قَاتَنَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُزِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ" خَالَفَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ

☆☆ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "ایک نماز ایسی ہے کہ جس شخص کی وہ نماز قضاء ہو جائے تو گویا اس کے تمام گھر والے اور اس کا مال و اسباب ضائع ہو گئے۔"

جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "یہ عصر کی نماز ہے۔"

عمر بن اسحاق نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)

479 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ بِنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ تَوْقَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ صَلَاةٌ مِنْ قَاتَنَةِ لَكَائِنَا وَزِرَ أَهْلُهُ وَمَالُهُ . قَالَ ابْنُ عُمرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ" .

☆☆ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ایک نماز ایسی ہے کہ جس شخص کی وہ نماز قضاء ہو جائے تو گویا اس کے اہل خانہ اور اس کا مال ضائع ہو گئے۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"وہ عصر کی نماز ہے۔"

18 - باب صَلَاةِ الْمَغْرِبِ .

باب: مغرب کی نماز (کے بارے میں روایت)

480 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ رَأَيْتُ سَعْدَةَ بْنَ جَبْرِ يَجْمَعُ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى - يَعْنِي - الْعِشَاءَ وَرُكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ

478 - نظم في الصلاة . باب صلاة العصر في السفر (الحديث 477) .

479 - نظم في الصلاة . باب صلاة العصر في السفر (الحديث 477) .

أَبْنُ عُمَرَ صَنَعَ بِهِمْ مِثْلَ ذَلِكَ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ .

★★ سہ بن کہیل یہ بیان بیان کرتے ہیں میں نے سعید بن جبیر کو مزدلفہ میں دیکھا انہوں نے اقامت کہنے کے مغرب کی تین رکعات ادا کیں پھر اقامت کہہ کر عشاء کی دو رکعات ادا کیں پھر انہوں نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی ان لوگوں کو اس جگہ پر اسی طرح نماز پڑھائی تھی اور اس بات کا تذکرہ کیا تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس مقام پر یہ نمازیں اسی طرح ادا کی تھیں۔

19- باب فَضْلِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ .

باب: عشاء کی نماز ادا کرنے کی فضیلت

481- أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نَصْرِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُرَّةٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَغْتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ وَجِئِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَأَمَّ الْبَنَاتِ وَالْقَبَائِلَ .

فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ "إِنَّهُ لَيْسَ آخِذٌ بِصَلَاةِ هَذِهِ الصَّلَاةِ غَيْرُكُمْ" . وَلَمْ يَكُنْ يُؤْتِيهِمْ آخِذٌ بِصَلَاةِ غَيْرِ الْقَبَائِلِ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں گزارش کی: خواتین اور بچے سوچتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ (مسجد میں) تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

"اس وقت تمہارے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اس نماز کو ادا کرے گا۔"

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) اس زمانے میں صرف یہ منورہ میں ہی نمازیں ادا کی جاتی تھیں (یعنی اسلام ابھی پھیلا نہیں تھا)۔

480- أخرجه مسلم في الصحيح، باب الاضافة من عرفات الى المزدلفة، واستحباب صلاتي المغرب والعشاء جميعا بالمزدلفة في هذه الليلة (الحديث 287 و 289 و 290) وأخرجه ابن ماجه في المناسك، باب الصلاة بجمع (الحديث 1930 و 1931 و 1932)، وأخرجه النسائي في الصلاة، باب صلاة العشاء في السفر (الحديث 482 و 483)، وفي الاذان، الاذان لمن جمع بين الصلوتين بعد فضاء وقت الاولى منها (الحديث 656) والحديث عند: مسلم في الصحيح، باب الاضافة من عرفات الى المزدلفة واستحباب صلاتي المغرب والعشاء جميعا بالمزدلفة في هذه الليلة (الحديث 288 و 289 و 291)، والترمذي في الصحيح، باب ما جاء في الجمع بين المغرب والعشاء بالمزدلفة (الحديث 888)، والنسائي في المسوالمات، الجمع بين المغرب والعشاء بالمزدلفة (الحديث 605)، وفي الاذان، الاقامة لمن جمع بين الصلوتين (الحديث 657 و 658)، وفي مناسك الحج، الجمع بين الصلوتين بالمزدلفة (الحديث 3030)، تحفة الاشراف (7052).

481- أخرجه البخاري في الاذان، باب وجوه العبادان متى يجب عليهم الغسل والطهور وحضورهم الجماعة والمدين، والحائز وطولهم (الحديث 862)، تحفة الاشراف (16642).

20- باب صَلَاةِ الْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ .

باب: سفر کے دوران عشاء کی نماز ادا کرنے کا طریقہ

482- أَخْبَرَنَا عَفْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَبِي أَصَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ صَلَّى بِأَنْبِئَةَ بْنِ جُبَيْرٍ يَجْمَعُ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا بِأَقَامَةٍ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ وَتَغَنَّنَ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَعَلَ ذَلِكَ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَلَ ذَلِكَ .

★★ حکم نامی راوی بیان کرتے ہیں سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے مزدلفہ میں اقامت کہنے کے بعد میں مغرب کی نماز میں تین رکعات پڑھائیں پھر انہوں نے سلام پھیر دیا اور عشاء کی نماز میں دو رکعات پڑھائیں پھر انہوں نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایسا ہی کیا تھا اور انہوں نے اس بات کا ذکر کیا تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا (یعنی سفر کے دوران عشاء کی نماز میں دو فرض ادا کیے جاتے ہیں)۔

483- أَخْبَرَنَا عَفْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَبِي أَصَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَجْدَةَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ صَلَّى يَجْمَعُ فَأَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ وَتَغَنَّنَ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فِي هَذَا الْمَكَانِ .

★★ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا انہوں نے مزدلفہ میں نماز ادا کی انہوں نے پہلے اقامت کی اور مغرب کی نماز کی تین رکعات ادا کیں پھر انہوں نے عشاء کی نماز کی دو رکعات ادا کیں اور پھر یہ بات بیان کی کہ میں نے اس مقام پر نبی اکرم ﷺ کو (اسی طرح یہ نمازیں ادا کرتے ہوئے) دیکھا ہے۔

21- باب فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ .

باب: باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت

484- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْمَعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْنَا فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يَصَلُّونَ وَآتَيْنَاهُمْ وَقَمَّ يَصَلُّونَ" .

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

482- تقدم في الصلاة، باب صلاة المغرب (الحديث 480).

483- تقدم في الصلاة، باب صلاة المغرب (الحديث 480).

484- أخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب فضل صلاة العصر (الحديث 555)، وفي التوحيد، باب قول الله تعالى: (وجمع الملائكة وروح له) (الحديث 7429)، وباب كلام الرب مع جبريل و لقاء الله الملائكة (الحديث 7486)، وأخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاتي الصبح والمغرب والمحافظة عليهما (الحديث 210)، تحفة الاشراف (13809).

☆ سلام اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہی نفل نماز ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی جانب ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر ہی وتر بھی ادا کر لیتے تھے البتہ فرض نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر ادا نہیں کرتے تھے۔

490 - أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَنُحَيْمَةُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَمْرٍ عَنِ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى ذَاتَيْهِ وَهُوَ مُقِيلٌ مِمَّنْكَ إِلَى الْمَلِيَّةِ وَفِيهِ أَنْزَلْتُ (فَإِنَّمَا تَوَلَّوْا قَدَمَ وَجْهِ اللَّهِ) .

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہی نماز ادا کر لیا کرتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی جانب ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر ہی نفل نماز ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی جانب ہو۔

آیت نازل ہوئی: "تم لوگ جس طرف بھی رخ کرو گے وہیں اللہ کی ذات موجود ہوگی۔"

491 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَأْسِهِ فِي السَّجْدَةِ حَتَّى تَوَجَّهَتْ بِهِ . قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُثْمَرَ يَقُولُ ذَلِكَ .

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران اپنی سواری پر ہی نفل نماز ادا کر لیتے تھے خواہ اس سواری کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔

امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسی ہی کر لیا کرتے تھے۔

24 - باب استبابة الخطأ بعد الإجهاد

باب: اجتہاد کے بعد خطا واضح ہو جانے کا حکم

492 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقَاءٍ فِي صَلَاةٍ

490 - أخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب جواز صلاة المأظلة على الدابة في السفر حيث لو جهت (الحديث 33 و 34) . وأخرجه الترمذي في المعجم، باب (ومن سورة البقرة) (الحديث 2958) . وأخرجه النسائي في التفسير: (سورة البقرة) قوله (فبما تولى) وهم وجه (الحديث 17) . نسخة الاشراف (7057) .

491 - أخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب جواز صلاة المأظلة على الدابة في السفر حيث لو جهت (الحديث 37) . وأخرجه النسائي في القبلة، باب الحال التي يجوز عليها استقبال غير القبلة (الحديث 742) . نسخة الاشراف (7238) .

492 - أخرجه البخاري في الصلاة، باب ما جاء في القبلة (الحديث 403) . وفي التفسير، باب (الذين اتبعهم الكتاب يعرفونه كما يعرفون أبناءهم) (ان قرءوا القرآن فليذكرن الحق) . في قوله: من المستبين (الحديث 4491) . وفي اخبار الاحاد، باب ما جاء في اجابة امر المؤمنين الصلوة في الاذان والاقامة والصوم والبركات والاحكام (الحديث 7251) . وأخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب تعويل القبلة من القدس الى الكعبة (الحديث 13) . وأخرجه النسائي في القبلة، باب استبابة الخطأ بعد الاجتهاد (الحديث 744) . وفي التفسير قول تعالى (ولقد نرى قلبك قلقا فرحناها) (الحديث 24) . نسخة الاشراف (7228) .

بَيْنَمَا جَاءَتْهُمْ آيَةُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أَمَرَ أَنْ يُسْتَقِيلَ الْكُفَّةَ فَتَسْتَقِيلُونَهَا . وَكَانَتْ وَجْهَهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكُفَّةِ .

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ قباء میں فجر کی نماز ادا کر رہے تھے اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور یوں کہہ دیا: گزشتہ رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ حکم نازل ہوا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کی طرف رخ کر لیں تو ان لوگوں نے خانہ کعبہ کی طرف اپنا رخ کر لیا پہلے ان لوگوں کے چہرے شام کی طرف تھے وہ لوگ اپنے محکمہ کر خانہ کعبہ کی طرف ہو گئے۔